گریناڈا اور سینٹ ونسینٹ - یہ جزیرے بھی سنہ ۱۷۶۳ء میں فرانسیسیوں سے چھینے گئے۔

باربیڈوز - یہ جزیرہ سنہ ۱۶۲۵ء میں سر ولیم کورٹن نے آباد کیے۔

سینٹ لوشیا - یہ جزیرہ سنہ ۱۸۰۳ء میں فرانسیسیوں سے چھین لیا۔

ڈومینکا - یہ جزیرہ سنہ ۱۷۶۳ء میں انگریزوں کے ہاتھ آیا۔

مونٹ سرات - انٹیگوا - سینٹ کٹس - یہ تین جزیرے سنہ ۱۶۳۲ء اور سنہ ۱۶۲۳ء میں بسائے گئے۔

ورجن سنہ ۱۶۶۶ء میں انگویلا سنہ ۱۶۵۰ء میں اور جزائر ورماجن سنہ ۱۶۶۹ء میں بسائے گئے۔ جزائر بہاما سنہ ۱۷۸۳ء میں اور جزائر برمیوڈا سنہ ۱۶۱۲ء میں انگریزوں کے قبضہ میں آئے۔ سب سے پیشتر امریکا کی زمین جو کلمبس نے دیکھی وہ جزیرہ سان سیلواڈور کی زمین ہے۔ یہ جزیرہ جزائر بہاما میں سے ہے۔ جزائر برمیوڈا از بحر اوقیانوس میں واقع ہیں اور یہاں کی آب و ہوا اچھی ہے اور یہ بہت خوبصورت جزیرے ہیں اور یہاں اراروٹ خوب پیدا ہوتا ہے۔

غلامون سے نے بلوے کیا سنہ ۱۸۳۱ء مین یہان تین دریاؤن پر انگریزون نے تین بستیان بسائین۔ گرم ملکون کی چیزین یہان پیدا ہوتی ہین۔

جزائرِ فاکلینڈ۔ یہ سنگلاخ جزیرے پٹگونیا کے مشرق کے سمت واقع ہین سنہ ۱۵۹۴ء مین ھاکنس جہازران نے انہین ظاہر کیا تھا۔ سنہ ۱۷۶۵ء مین یہان انگریزی عملداری ہوئی۔ ان جزیرون مین بندرگاہین عمدہ عمدہ ہین۔

## جزائر غرب الہند

جمیکا۔ یہ جزیرہ سنہ ۱۴۹۴ء مین کلمبس نے ظاہر کیا تھا سنہ ۱۶۵۵ء مین انگریزون نے اسپانیہ والون سے چھین لیا۔ یہان شکر اور رم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین۔

ٹرینڈاڈ۔ اس لفظ کے معنے تثلیث مقدس ہین۔ یہ جزیرہ دریاے اوریانوکو کے دہانہ پر واقع ہے سنہ ۱۴۹۸ء مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا۔ سنہ ۱۵۸۸ء مین اسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا۔ سنہ ۱۵۹۵ء مین اسپر انگریزون نے حملہ کیا اور سنہ ۱۷۹۷ء مین لے لیا۔ اس جزیرہ مین ایسے آتش بار پہاڑ ہین جنمین سے غلیظ چیزین اُبلتی ہین اور ایک رال کی جھیل ہے اور یہان گرم ملکون کی چیزین پیدا ہوتی ہین۔

ٹباگو۔ یہ جزیرہ سنہ ۱۷۹۳ء مین انگریزون نے فرانسیسیون سے

مین یہان کیبٹ آیا - یہان مچھلی باِفراط پکڑی جاتی ہی - اور ایک لفٹننٹ گورنر اسکا حاکم ہے -

ھَنڈیُوراَس - یہ صوبہ جزیرہ نما سے یُوکٹن کے مشرق کی سمت ساحل دریا پر واقع ہے - اسکا پایہ تخت بلِز ہے - سنہ ۱۵۰۲ع مین اسے کلمبس نے ظاہر کیا تھا - سنہ ۱۷۶۳ع مین اسپانیہ والون نے انگریزون کو دیدیا - یہان ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقچے وغیرہ بنتی ہین خوب ہوتی ہے -

خلیج ھڈسن - اِس خلیج پر کچھہ سوداگرون نے ایک بستی بسائی تھی - یہ سوداگر یہان پوستین کی تجارت کرتے ہین -

وانکُوور و کولمبیائے برطنی - یہ ملک بحر الکاہل کے جزیرہ ساحل غربی پر واقع ہے - سنہ ۱۷۷۸ع مین کپتان کُوک نے اسکا سراغ لگایا - بعد اوسکے سنہ ۱۷۹۱ع اور سنہ ۱۷۹۳ع مین اور دو جہازرانون نے اس ملک کا خوب تفحّص کیا - سنہ ۱۸۵۸ع مین اس ملک مین دریاے فریزر مین سے سونا نکلا اس سبب سے یہ فوراً مشہور ہوگیا -

## امریکائے جنوبی مین

گیانائے برطنی - یہ ضلع امریکائے جنوبی کے شمال و مشرق مین واقع ہے - سنہ ۱۶۱۳ع مین اسے ڈچ نے بسایا - سنہ ۱۷۸۳ع مین فرانسیسیون نے چھین لیا - سنہ ۱۸۰۳ع مین ڈچ سے انگریزون نے لیا - سنہ ۱۸۱۴ع مین

یہان فرانسیسیون نے مجرمون کی بستی بسائی - اور اسکا نام اکیڈیا رکھا - پھر ۱۶۲۳ء مین سر ولیم الگزنڈر نے یہان ایک بستی بسائی اور اسکا نام نُووا اسکوشیا رکھا - مصالحۂ یوٹرکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزون کو ملا -

(۳) نیو برنزلِک - یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب مین واقع ہے - اِسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۱۳ء مین فرانسیسیون نے انگریزون کو دیدیا - کیپ برٹن - یہ جزیرہ نُووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے - اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۴۵ء مین لُوئی برگ کو نیو انگلنڈ کے انگریزون نے لے لیا اور ۱۷۴۹ء مین اوس کا مبادلہ مندراس سے کر لیا - ۱۷۵۸ء مین یہ جزیرہ انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا اور لُوئی برگ کے دیوارین وغیرہ منہدم کر دین -

(۴) شاہزادۂ اڈورڈ کے جزیرے - یہ جزیرے نیو برنزلِک کے قریب واقع ہین اور انکا رقبہ ۱۴۰ × ۳۴ میل ہے - انہین بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا - ۱۷۵۸ء مین انگریزون نے لے لئے - یہان مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے -

(۵) نیو فونڈلینڈ - یہ جزیرہ دریاے سینٹ لارنس کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۴۲۰ × ۳۰۰ میل ہے - ۱۰۰۱ء مین شاید اسے آیس لینڈ کے ایک ملّاح نے ظاہر کیا تھا - ۱۴۹۶ء

دفن رہا- اب یہان ہندوستان کے جہاز ٹکتے ہین
جزیرہ میڈاگاسکر کے شمال مین دو گچھے چھوٹے چھوٹے جزیرون
کے ہین- ایک کا نام سیشلس ہے اور دوسرے کا امیرانٹ
جزیرے ۱۷۹۴ء مین فرانسیسیون سے چھین لیے گئے- یہان کی
آب وہوا اچھی ہے اور بندرگاہین مستحکم ومحفوظ ہین اور گرم مصالح
خوب پیدا ہوتا ہے-
روڈریگز اور چیگس یہ دو گچھے جزیرون کے بھی انگریزون کے قبضہ مین ہین

## امریکائی شمالی مین

## امریکائے وطنی شمالی

صوبجات امریکائے وطنی شمالی

۱- کینڈا- اس صوبہ مین دریاے سینٹ لارنس اور اوسکی
جھیلین واقع ہین ۱۴۹۷ء مین اسے کیبٹ جہازران کو ظاہر کیا تھا-
۱۶۰۸ء مین فرانسیسیون نے بستی بسائی- ۱۷۵۹ء مین انگریزون
نے لیا اور اس لڑائی مین وولف سپہ سالار مارا گیا- ۱۸۳۷ء و ۱۸۳۸ء
مین یہان دو دفعہ بلوا ہوا- ۱۸۴۰ء مین کینڈائے مغربی و کینڈائے
مشرقی یہ دونون صوبے ملا لئے گئے- اب اسکا پایہ تخت اٹاوا
ہے اور لکڑی- غلہ- مچھلی- اور پوستین یہان اچھی ہوتی ہے-
(۲) نووا اسکوشیا- یہ جزیرہ نما دریاے سینٹ لارنس کے
جنوب مین واقع ہے اسے بھی کیبٹ نے ظاہر کیا تھا- ۱۴۹۷ء مین

دل آویز پیدا ہوتے ہین —

گیمبیا اور ساحل طلا — یہ دو بستیان سولھوین صدی عیسوی مین بسائی گئین گیمبیا دریاے گیمبیا کے دہانہ پر واقع ہے اور ساحل طلا گنی مین یہان کی مٹی سے سونا نکلتا ہے اور چاول اچھا ہوتا ہے —

مارایشس — یہ جزیرہ جزیرہ میڈاگاسکر کے مشرق کی سمت ۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے — اسکا پاے تخت پورٹ لوئی ہے — سنہ ۱۵۰۵ء مین اسے پرتگیزون نے دریافت کیا اور چند روز اپنے قبضہ مین رکھکر چھوڑ دیا — سنہ ۱۵۹۸ء مین یہ ڈچ کے ہاتھ آیا اونھون نے بھی اسے چھوڑ دیا — پھر سنہ ۱۷۲۱ء مین یہان فرانسیسون نے بستی بسائی سنہ ۱۸۱۰ء مین انگریزی فوج بحری ذی فرانسیسون سے یہ جزیرہ چھین لیا — اب یہ بندرگاہ ہے اور یہان سے شکر روئی چوب شیشم اور نیل اور ملکون مین جاتا ہے —

سایرالیون — اس لفظ کے معنے جبال الاسد ہین سنہ ۱۷۸۷ء مین یہان انگریزون نے بستی بسائی مگر یہان کی آب وہوا ایسی خراب ہے کہ اسے مقبرۂ سفید پوستان کہتے ہین —

سینٹ ہیلینا — یہ سنگلاخ جزیرہ بحر اوقیانوس کے جنوب مین واقع ہے اور اسکا رقبہ ۱۰ × ۷ میل ہے سنہ ۱۵۰۲ء مین پرتکیزون نے اسے دریافت کیا سنہ ۱۶۴۵ء مین ڈچ نے لے لیا — بعد اسکے انگریزون کے قبضہ مین آیا — یہ جزیرہ اسواسطے مشہور ہے کہ یہان سنہ ۱۸۱۵ء سے سنہ ۱۸۲۱ء تک نپولین بوناپارٹ قید رہا اور سنہ ۱۸۴۰ء

# افریقیہ مین

ایسن شن — یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہان ایک کوہ آتشین
ہے اور یہ بریزیل اور گنی کے بیچ مین آدھی دور پر واقع ہے — یہان
ایک قسم کا جانور جسکا نام ٹرٹل ہے با فراط ہوتا ہے —

راس گڈ ہوپ — یہ افریقیہ کے منتہے جنوب مین واقع ہے اور دریاے ارنج
اسکی حد شمالی ہے — سنہ ۱۴۸۷ء مین یہ زمین بورتھولومیو ڈیاز نے دریافت کی
مگر یہان اتر نہ سکا — جان دوم بادشاہ پرتگال نے اسکا نام کیپ آف گڈ ہوپ
یعنے راس امید اسواسطے رکھا تھا کہ اوسے امید تھی کہ ابکی پھیر کے جہازران سفر دریا کرین
گے تو اسے بھی بہتر ملک دریافت کرینگے — سنہ ۱۴۹۷ء مین واسکوڈی گاما نے اس راس کے گرد
دورہ کیا — سنہ ۱۶۵۲ء مین ڈچ قوم نے یہان بستی بسائی اور ۱۴۳ برس اسپر قابض رہے — سنہ ۱۷۹۵ء
مین انگریزون نے اسے ڈچ سے لے لیا — پھر بروقت مصالحہ امینس
مسترد کر دیا — بعد اوسکے سر ڈیوڈ بیرڈ اور سر ہوم پوپم نے
جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مین اسے پھر ڈچ سے چھین لیا —

پورٹ نیٹل — یعنے وہ زمین جو یوم الولادۃ حضرت مسیح کو دریافت
ہوئی تھی — یہ بستی راس کولونی کے حدود سے باہر واقع ہے
اور سنہ ۱۸۴۲ء مین اسکی بنا ہوئی تھی — راس امید ہندوستان
و دیگر ممالک مشرقیہ کی کلید بحری ہے اور یہان گندم و شراب و گلہاے

جسنے اسے دریافت کیا تھا اوسی کے نام سے اسکا نام ٹسمینیہ
مشہور ہے ۱۷۹۸ء مین ایک اور ملاح باس نامی کو معلوم ہوا کہ یہ
جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہے اوسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج باس
ہوگیا ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے اس جزیرہ پر قبضہ کرکے یہان مجرمون
کی بستی بسائی اور ۱۸۳۵ء مین اس جزیرہ کی حکومت نیو سوتھ ویلس
کی حکومت سے علیحدہ کرلی گئی اور اوسکا انتظام ایک لفٹنٹ
گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پاے تخت ھوبرٹ ٹون
دریاے ڈرونٹ پر واقع ہے۔ اور یہان بھی ویسی ہی چیزین
پیدا ہوتی ہین جیسے آسٹریلیا مین ہوتی ہین۔

نورفک آئلینڈ۔ یہ جزیرہ آسٹریلیا کے مشرق مین واقع ہے اور ٹسمینیا
کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق مین یہ فقط مجرمون کی بستی تھی۔

نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیرون سے مرکب ہے انمین سے دو جزیرے بڑے ہین اونکا
نام نیوالسٹر اور نیومنسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام
لینسٹر ہے۔ نیوزیلینڈ آسٹریلیا کے جنوب و مشرق
مین واقع ہے اور اسکا پاے تخت آکلینڈ جزیرہ نیوالسٹر
مین واقع ہے۔ جزیرہ مذکورہ اسی صدی مین نیوزیلینڈ کمپنی نے
بسایا تھا اور ۱۸۴۱ء مین یہ سلطنت برطانیہ مین داخل ہوا۔
یہان کی آب وہوا بہت معتدل ہے۔

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا - اس جزیرہ کے ساحل کا سراغ انگریزی جہازرانون نے لگایا سنہ ۱۷۷۰ع مین کوک جہازران نے خلیج بوٹینی کو دریافت کیا - چونکہ اس خلیج کے گرد و نواح مین پھول بہت خوبصورت ہوتے ہین اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنے خلیج نباتات رکھا سنہ ۱۷۸۸ع مین انگریزون نے اسکے ساحل پر مجرمون کی بستی بسائی اور اوسکا نام نیو سوتہ ویلس رکھا اور اوسکا پایہ تخت شہر سڈنی بندر جیکسن مین بنا کیا سنہ ۱۸۲۹ع مین آسٹریلیاے مغربی آباد کیا گیا - اس ملک کا پایہ تخت پرتھ ہے سنہ ۱۸۳۶ع مین آسٹریلیاے جنوبی بسایا گیا - اسکا دار الحکومت اڈیلیڈ ہے سنہ ۱۸۳۱ع مین آسٹریلیاے شمالی آباد کیا گیا - اسکا پایہ تخت وکٹوریا ہے - آسٹریلیا کے گوشہ جنوب و مشرق مین ایک بستی ہے جسکا نام وکٹوریا ہے اور پایہ تخت ملبورن ہے یہ بستی سنہ ۱۸۳۷ع مین بسائی گئی تھی - سنہ ۱۸۵۱ع مین اس جزیرہ مین معادن طلا دریافت ہوے اوسکی طمع مین ہزارون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے یہان اون - سونا - چربی - اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے -

وان ڈیمنس لینڈ - یہ جزیرہ آسٹریلیا کے جنوب مین واقع ہے اور وسعت مین آیرلینڈ کے قریب قریب ہے - سنہ ۱۶۴۲ع مین ایک ڈچ ملاح ٹیسمین نامی نے یہ جزیرہ دریافت کیا - اور بٹیویا کے حاکم کے خاطر سے اسکا نام وان ڈیمنس لینڈ رکھا - مگر اب

یہ جزیرہ سلطان جوھور سے خریدا- یہان شکر- روئی- بن-
جوز- اور سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے- اور یہ تجارت کا بڑا مخزن ہی
اور جو مجرم ہندوستان مین محکوم بہ عبور دریائے شور ہوتے ہین
وہ یہان بھیجے جاتے ہین- یہ جزیرہ اور پنِنگ اور ملاکا
مشرقی بستیان کھلاتی ہین-

سراواک- ضلع ساحل دریائے سراواک بر جزیرہ بورنیو کے شمال و مغرب
مین واقع ہے- سنہ ۱۸۴۰ع مین سلطان بورنیو نے یہ ملک سر جیمس
بروک کو عطا کیا تھا- پھر سنہ ۱۸۴۶ع مین یہ عطیہ پھیر لیا- مگر انگریزون
نے پھر توپین مار کر چھین لیا- اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ
نہین ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجر الکحل- ھیرا- طلا-
آہن- اور تمام نباتات جو گرم ملکون مین پیدا ہوتی ہین وہ یہان پیدا
ہوتی ہین- اور دریاے چاین کی تجارت کا مرکز ہے-

لیبون- یہ جزیرہ دریاے بورنیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا
رقبہ ۱۲×۶ میل ہی- سنہ ۱۸۴۷ع مین انگریزون کے قبضہ مین آیا-
یہان کوئلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے-

## آسٹریلیا مین

آسٹریلیا- یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے- فرانسیس اور انگلستان
اور ھالنڈ اور اسپانیہ یہ چار ملک اِثبات کے مدعی ہین کہ یہ

سلہ۔ آخر ۱۸۲۵ء مین پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا۔

# ایشیا مین

عدن ۔ یہ شہر عرب کے جنوب و مغرب مین واقع ہے ۱۸۳۸ء مین انگریزون کے ہاتھ آیا۔ جو دخانی جہاز بمبئی سے سویز جاتی ہین وہ یہان کوئلے لینے کے واسطے ٹھہرتے ہین۔ یہان کا بُن بہت عمدہ ہوتا ہے۔

بَرھما کی نو آبادستیان ۔ اراکان ۔ یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چٹگنگ کے جنوب مین واقع ہے ۱۸۲۶ء مین اسے انگریزون نے فتح کیا۔ اور اوسی زمانہ مین تناسرم بھی فتح کیا جو جزیرہ نمائے ملایا کے قریب اور دریائے اراودی کے جنوب مین واقع ہے۔ اس دریا کے دہانہ پر پیگو واقع ہے۔ یہ شہر ۱۸۵۳ء مین انگریزون نے فتح کیا۔ یہان چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے۔

جزیرہ سرندیپ۔ اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہے اور اسکا رقبہ ۲۷۵×۱۴۵ میل ہے اور ہندستان کے جنوب مشرق مین واقع ہے۔ یہ جزیرہ ہمیشہ سے پادشاہ کی نامزدی ہے۔ سولھوین صدی عیسوی مین اسپر پرتگیزون نے دخل پایا۔ بعد اوسکے ڈچ نے لے لیا۔ اوسکے بعد ۱۷۹۶ء مین انگریزون نے ڈچ سے چھین لیا اور ۱۸۱۵ء مین اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہوگئی۔ یہان کا بُن

سنہ ۱۵۳۰ء مین شاہ چارلس پنجم سنے یہ جزیرہ غازیان سینٹ جان
کو دیدیا تھا - پھر ترکون سنے کئی مرتبہ اسپر حملہ کیا - بعد اوسکے سنہ ۱۷۹۸ء
مین نپولین بونا پارٹ سنے اسے فتح کیا - سنہ ۱۸۰۰ء مین انگریزون
سنے اِس جزیرہ کے اصلی باشندون کی مدد سے فرانسیسیون سے اسے
چھین لیا - پھر یہان کے باشندون سنے خود اسے انگریزون سکے
حوالہ کردیا - جو انگریزی جنگی جہاز بحیرۂ روم مین رہتے ہین وہ اسی
جزیرہ مین مقیم رہتے ہین - اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب
۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزو نام ہے - یہ جزیرہ بہت
سرسبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے -

جزائر نورمن - یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکائیل
مین صوبہ نورمنڈی کے قریب واقع ہین - انمین سب سے
بڑے جزیرہ کا نام جرسئی ہے - یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزون
کے قبضہ مین ہے جبکہ ولیم رئیس نورمنڈی سنے انگلستان کو
فتح کیا تھا - کئی مرتبہ اسپر فرانسیسیون سنے حملہ کیا مگر نہ لے سکے -
ان جزیرون مین بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارزان ہین اور آب و ہوا اچھی ہے

جزیرۂ مین - یہ جزیرہ خلیج آیرلنڈ مین واقع ہے - سنہ ۱۲۶۶ء مین
الگزنڈر سوم شاہ اسکاٹ لنڈ سنے یہ جزیرہ اہل نورویح
سے چھین لیا تھا - پھر سنہ ۱۲۸۹ء مین شاہ اڈورڈ اول کے
حوالہ کردیا - سنہ ۱۸۲۵ء مین امراے اتھول کو یہ جزیرہ ترکہ مین

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہان انگریزی فوج اور جہاز رکتے ہین اور یہ گویا بحیرہ روم کی کنجی ہے ―

**ہلیگولینڈ** ― یہ جزیرہ (جسکا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریاے اِلب کے دہانہ سے شمال و مغرب کی جانب ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ― اِس جزیرہ کے نام کے معنے **ارض مقدس** ہین اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہان قوم سیکسن کا معبد تھا ― یہ جزیرہ اکثر امراے سلسلِک کے قبضہ مین رہا مگر ۱۷۱۴ء مین **ڈینمارک** والون نے اوسے چھین لیا ― پھر ستمبر ۱۸۰۷ء مین انگریزون نے اسے لے لیا اور جب ۱۸۱۴ء مین اہلِ ڈینمارک سے مصالحہ ہوا تو اونھون نے خود یہ جزیرہ انگریزون کو دیدیا ― لڑائی کے زمانہ مین انگریزون کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے جرمنی کے دریا اونکے قبضہ مین تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہان ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسنے شب کو جہاز والون کو سمندر کا راستہ سجھائی دیتا ہے اور یہان کے ملاح اچھے ہوتے ہین اور لنگرگاہ بہت محفوظ و مامون ہے ―

**مالٹا** ― یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہان پولوس کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا ― پولوس اتباعِ حواریین رضی اللہ عنہم مین سے تھے اور اونہون نے ترویج دین عیسوی مین بڑی سعی کی اور بہت اذیتین اوٹھائین ― یہ جزیرہ جزیرۂ صقلیہ کے جنوب مین قریب ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ― اسکے پاے تخت کا نام لا والیٹا ہے

# نوآبادبستیان اور
# مضافات و متعلقات سلطنت برطانیہ

## یورپ مین

جبل الطارق یہ ایک شاخ زمین سنگلاخ کی اسپانیہ کے جنوب مین دور تک چلی گئی ہے۔ اسکے منتہے کا نام راس یوروپا ہی۔ اسمین ایک بڑی پتھر کی چٹان ہے اوسکا طول ۳ میل اور بلندی ۱۵۰۰ فیٹ ہی۔ اس زمین سنگلاخ کا نام دو عربی لفظون سے مرکب ہے یعنی جبل بمعنے پہاڑ اور طارق یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو سلہ ۷۱۲ء مین بقصد تسخیر مملکت اسپانیہ یہان وارد ہوا تھا۔ کئی مرتبہ اس زمین کو مسلمانون نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اونسے چھین لیا۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۷۰۴ء مین انگریزون نے بسرداری سر جارج رولک وباعانت شاہزادۂ ہسی دارمسٹاٹ یہ زمین اسپانیہ والون سے چھین لی۔ پھر جب مصالحۂ یوٹرکٹ ہوا تو اونھون نے خود یہ زمین انگریزون کو دیدی۔ بعد اسکے جون ۱۷۷۹ء سے فروری ۱۷۸۳ء تک فرانسیسی اور اہل اسپانیہ اسکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب نہوئے اور اگرچہ اثنائے محاصرہ مین اونھین کمک بھی پہنچی لیکن کلارڈ ہاؤ سپہ سالار انگریزی نے اونکا قبضہ اس زمین پر نہونے دیا۔ زمین انگریزون کے قبضہ مین ہے۔ اس مین سرکار

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| جنگ ناوارینو | جارج چہارم | سنہ ۱۸۲۷ء |
| جنگ علی وال | ملکہ وکٹوریا | سنہ ۱۸۴۶ء |
| جنگ سبراؤن | ایضاً | سنہ ۱۸۴۶ء |
| جنگ چلیان والہ | ایضاً | سنہ ۱۸۴۹ء |
| جنگ گجرات | ایضاً | سنہ ۱۸۴۹ء |
| آغازِ محاربہ روس | ایضاً | سنہ ۱۸۵۴ء |
| جنگ ایلما | ایضاً | سنہ ۱۸۵۴ء |
| جنگ بالاک لیوا | ایضاً | سنہ ۱۸۵۴ء |
| جنگ انکرمن | ایضاً | سنہ ۱۸۵۴ء |
| تسخیر سباسٹپول | ایضاً | سنہ ۱۸۵۵ء |
| انعقاد مصالحہ درمیان پادشاہ روس و پادشاہان روم و فرانس و برطانیہ در شہر پیرس | ایضاً | سنہ ۱۸۵۶ء |
| بغاوت ہند | ایضاً | سنہ ۱۸۵۷ء |
| جنگ چین | ایضاً | سنہ ۱۸۶۰ء |

| | | |
|---|---|---|
| جنگ کلوڈن | جارج دوم | سنہ ۱۷۴۶ء |
| مصالحہ اِکس لا شپیل | ایضاً | سنہ ۱۷۴۸ء |
| آغاز جنگِ ہفت سالہ | ایضاً | سنہ ۱۷۵۶ء |
| پیرس کا پہلا مصالحہ | جارج سوم | سنہ ۱۷۶۳ء |
| آغازِ محاربۂ امریکا | ایضاً | سنہ ۱۷۷۵ء |
| جنگِ کوہ بنکس در امریکا | ایضاً | سنہ ۱۷۷۵ء |
| جنگ دریائے برینڈی وائن | ایضاً | سنہ ۱۷۷۷ء |
| محاصرۂ جبل الطارق | ایضاً | سنہ ۱۷۷۹-۱۷۸۳ء |
| انقلابِ سلطنتِ فرانس | ایضاً | سنہ ۱۷۸۹-۱۷۹۵ء |
| جنگ دریائے نیل | ایضاً | سنہ ۱۷۹۸ء |
| بغاوتِ آئرلنڈ | ایضاً | سنہ ۱۷۹۸ء |
| مصالحہ آمیانس | ایضاً | سنہ ۱۸۰۲ء |
| جنگ ٹرافلگار | ایضاً | سنہ ۱۸۰۵ء |
| آغازِ جنگِ جزیرہ نما | ایضاً | سنہ ۱۸۰۸ء |
| جنگ بہ ممالکِ متحدہ امریکا | ایضاً | سنہ ۱۸۱۲-۱۸۱۴ء |
| جنگ وٹوریا | ایضاً | سنہ ۱۸۱۳ء |
| جنگ واٹرلو | ایضاً | سنہ ۱۸۱۵ء |
| پیرس کا دوسرا مصالحہ | ایضاً | سنہ ۱۸۱۵ء |
| محاصرۂ الجزیرہ | ایضاً | سنہ ۱۸۱۶ء |

## ممالکِ مستحصلہ و منتزعہ

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| فتح بنگالہ | جارج دوم | سنہ ۱۷۵۷ء |
| فتح کینیڈا و امریکا | ایضاً | سنہ ۱۷۵۹ء |
| خود سری ممالکِ متحدۂ امریکا | جارج سوم | سنہ ۱۷۸۳ء |
| استحصالِ جزیرۂ ہونگ کونگ | ملکہ وکٹوریا | سنہ ۱۸۴۲ء |
| شمولِ ریاستِ سندھ در سلطنتِ برطانیہ | ایضاً | سنہ ۱۸۴۳ء |
| فتح پنجاب | ایضاً | سنہ ۱۸۴۹ء |
| شمولِ صوبۂ اودھ در سلطنتِ برطانیہ | ایضاً | سنہ ۱۸۵۶ء |

## محاربات و مصالحات

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| خروجِ جیمس کلاں در اسکاٹ لینڈ | جارج اوّل | سنہ ۱۷۱۵ء |
| جنگ ڈٹنجن | جارج دوم | سنہ ۱۷۴۳ء |
| جنگ فونٹی نوئی | ایضاً | سنہ ۱۷۴۵ء |
| خروجِ چارلس دوم در اسکاٹ لینڈ | ایضاً | سنہ ۱۷۴۵ء |

# تغیّرات در آئینِ مملکت

| واقعہ | عہدِ وقوع | سنۂ وقوع |
| --- | --- | --- |
| قانونِ انسدادِ ہنگامہ پردازی کا نافذ ہونا | جارج اوّل | بسنہ ۱۷۱۵ء |
| نفاذ قانونِ ہفت سالہ | ایضاً | بسنہ ۱۷۱۶ء |
| امریکا کی نوآبادبستیوں پر قانونِ اسٹامپ جاری ہونا | جارج سوم | بسنہ ۱۷۶۵ء |
| اتحاد سلطنت برطنِ اعظم و آیرلنڈ | ایضاً | بسنہ ۱۸۰۱ء |
| نفاذ قانون مُشعر آزادی برات فرقہ کیتھولک از تشددات | جارج چہارم | بسنہ ۱۸۲۹ء |
| نفاذ قانونِ اصلاح مجلسِ عوام | ولیم چہارم | بسنہ ۱۸۳۲ء |
| منسوخی قانون درباب غلّہ | ملکہ وکٹوریا | بسنہ ۱۸۴۶ء |
| منظوری قانونِ اصلاح سلطنتِ ہند | ایضاً | بسنہ ۱۸۵۸ء |

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| وارن ہیسٹنگس گورنر جنرل ہند کی روبکاری کا شروع ہونا | جارج سوم | سنہ ۱۷۸۸ع |
| ریل کا پہلی مرتبہ انگلستان مین جاری ہونا | ولیم چہارم | سنہ ۱۸۳۰ع |
| انگریزی نوآبادبستیون مین بردہ فروشی کا موقوف ہونا | ایضاً | سنہ ۱۸۳۴ع |
| اوکونل کی روبکاری | ملکہ وکٹوریا | سنہ ۱۸۴۴ع |
| ریل کی کارخانون کی نقصان سے انگلستان مین تھلکہ پڑجانا | ایضاً | سنہ ۱۸۴۷ع |
| لنڈن مین نمایش گاہِ عظیم کا ہونا | ایضاً | سنہ ۱۸۵۱ع |
| امیر ولنگٹن کی وفات | ایضاً | سنہ ۱۸۵۲ع |
| ملکہ معظمہ کے شوہر شاہزادہ البرٹ کی وفات | ایضاً | سنہ ۱۸۶۱ع |
| ملکۂ معظمہ کو ولیعہد کی شادی | ایضاً | سنہ ۱۸۶۳ع |
| نواب پامرسٹن وزیر اعظم کی وفات | ایضاً | سنہ ۱۸۶۵ع |
| بحر اوقیانوس کو اندر سے تار برقی کا جاری ہونا | ایضاً | سنہ ۱۸۶۶ع |

## تفصیل خرچ

| | |
|---|---|
| سود قرضہ قومی | ۲۶۳۶۹۳۹۸۰ روپیہ |
| سول لسٹ یعنے مصارف پادشاہ و حکام ملکی وغیرہ پنشن عدالتہائے دیوانی و فوجداری وغیرہ | ۱۹۰۲۴۱۳۰ روپیہ |
| فوج بری | ۱۴۳۸۲۶۷۲۰ روپیہ |
| فوج بحری | ۱۰۸۹۸۲۵۳۰ روپیہ |
| خدمات ملکی سررشتہ مال وغیرہ | ۱۲۹۰۹۴۷۰۰ روپیہ |

## تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان برٹش

### وقائع عامہ

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| تجار بحر جنوبی کی تباہی | جارج اول | ۱۷۲۰ء |
| والپول وزیر اعظم کا استعفا دینا | جارج دوم | ۱۷۴۲ء |
| تقویم سال و ماہ کا نیا طریقہ جاری ہونا | ایضاً | ۱۷۵۲ء |
| جان ولکس ممبر پارلیمنٹ کا قید ہونا | جارج سوم | ۱۷۶۳ء |

یا مہتمم خزانۂ عامرہ کہتے ہین - اسکاٹ لنڈ مین دو محکمے بڑے ہین - (۱) کورٹ آف سشن (۲) ہای کورٹ آف جسٹشیری دیہات مین یہ دستور ہے کہ اکثر سال بھر مین دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور جو جج دورہ کرتے ہین وہی اس عدالت مین مقدمات فیصلہ کرتے ہین —

۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۵ء مین انگلستان کی آمدنی اور خرچ حسب تفصیل ذیل تھا

| | |
|---|---|
| آمدنی | ۷۰۳۱۳۴۳۶۰ روپیہ |
| خرچ | ۶۶۴۶۲۲۰۶۰ روپیہ |

## تفصیل آمدنی

| | |
|---|---|
| محصول اور ملکون کی چیزون پر | ۲۲۵۷۲۰۰۰۰ روپیہ |
| محصول انگلستان کی چیزون پر | ۱۹۵۵۸۰۰۰۰ روپیہ |
| کاغذ اسٹامپ | ۹۵۳۰۰۰۰۰ روپیہ |
| محصول زمین پر | ۳۲۹۲۰۰۰۰ روپیہ |
| محصول مال پر | ۷۹۵۸۰۰۰۰ روپیہ |
| محصول ڈاک | ۴۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ |
| اراضی خالصہ | ۳۰۰۰۰۰۰ روپیہ |
| متفرقات | ۲۹۹۳۴۳۶۰ روپیہ |

وہ قوانین ہین جو پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے بمنظوری پادشاہ جاری کئے ہون — (۲) کومن لا وہ قانون ہے جو رسوم قدیم پر مبنی ہو اور سابق کے مقدّمات کے فیصلون کے بموجب اوسکی عمل درآمد کیجای — (۳) لا آف اکوی ٹی اوس قانون کو کہتے ہین جو ایسے مقدّمات مین جاری کیا جائے جنمین صدر الصّدور کے واسطہ سی پادشاہ دخل دے تاکہ کومن لا سے کسیطرح کا ظلم و ناانصافی نہونے پائے — انگلنڈ اور ایرلنڈ مین بڑی عدالتین یہ ہین — (۱) چینسری یعنے عدالۃ العالیہ یا محکمۂ صدر — اس عدالت سے جملہ احکام و فرامین شاہی جاری ہوتے ہین اور ہر قسم کی دستاویزون اور اسناد کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلون کے منعقد ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے — اس محکمہ کے حاکم اعلی کو لارڈ چینسلر یعنے صدر الصّدور کہتے ہین اور یہ حاکم دیوان وزرا مین داخل ہے جسکا ذکر تفصیلاً سابق مین کیا گیا — (۲) کوینس بنچ یعنے عدالت ملکۂ معظمہ — (۳) کومن پلینز — یہ وہ عدالت ہے جسمین ہر قسم کے مستغیث استغاثہ کرتے ہین اور اسکا مرافعہ عدالت ملکۂ معظمہ مین ہوتا ہے — (۴) اکسیچکر یعنے عدالۃ العالیۂ مال — اس محکمہ مین وہ مقدّمات منفصل ہوتے ہین جو خراج ملک اور حقوق پادشاہی سے متعلق ہوتے ہین اور اسی مین محاصل ملکی کا روپیہ داخل ہوتا ہے اور اسکے حاکم اعلی کو چینسلر آف دی اکسیچکر یعنے وزیر مال

جو قوانین برطانیہ مین نافذ ہوتے ہین انکی عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے۔ جوری یعنے پنچایت ایکٹ[۲] ہیبیاس کورپس[۱] — ججون یعنے حکام عدالت کی رائے۔ انگلنڈ اور ایرلنڈ مین یہ دستور ہو کہ پیشتر ایک جوری اس امر کی تحقیق کے واسطے مقرر کیجاتی ہے کہ آیا یہ مقدمہ اس قابل ہو کہ عدالت مین تحقیقات کیواسطے بھیجا جائے یا نہین۔ بعد اسکے ایک اور جوری جسمین بارہ آدمی ہوتے ہین اوس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے مگر اوسکا فیصلہ اوسوقت مستند اور واجب العمل ہوتا ہے جبکہ سب اہل جوری بالاتفاق اپنی رائے ظاہر کرتے ہین کہ فلان شخص مجرم ہے یا مجرم نہین ہے۔ اسکاٹ لنڈ مین پہلے قسم کی جوری جسے بڑی جوری کہتے ہین نہین مقرر ہوتی بلکہ پندرہ آدمی کی ایک جوری مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے کہ فلان شخص مجرم ہے یا نہین ہے یا اوسکا جرم ثابت نہین ہوا مگر اس مین کل اہل جوری کا اتفاق شرط نہین ہے بلکہ اکثریت اور غلبۂ رائے پر مدار ہے۔

انگلستان مین تین قسم کے قانون جاری ہین اور انکا انصرام مختلف عدالتون سے متعلق ہے۔ (۱) اسٹیچوٹ لا وہ قانون ہے جو ایکٹھا ی پارلیمنٹ مین داخل ہو۔ ایکٹھا ی پارلیمنٹ

[۱] اس قانون کی کیفیت چارلس دوم کے حال مین دیکھیے ۱۲۔

دیدیتے ہین اور جب یہ استعفا دیدیتے ہین تو بادشاہ انکے فریق مقابل
کے سربراہ کار کو طلب کر کے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور کونسل وزرار
مقرر کرو۔ تو یہ کونسل گویا ایک خاص قسم کی کمیٹی ہوتی ہے کہ اوسی کمیٹی
رازداران پادشاہ کہتے ہین اور جو مشیران خاص اس مین شریک
ہوتے ہین وہ اون لوگون مین سے منتخب کیے جاتے ہین جو سرآمد
روزگار ہوتے ہین—

پارلیمنٹ کے دو محکمون مین سے ہر ایک محکمہ مین قانون
تجویز ہوسکتا ہے اور جبتک قانون نافذ نہین ہوتا اور زیر تجویز رہتا ہے
جبتک اوسے بل کہتے ہین۔ ہر بل کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کے دونون
محکمون مین تین مرتبہ پڑھا جائے اور تینون مرتبہ اکثر ارباب محکمتین
اوسے مقبول کرلین تب وہ پادشاہ کی حضور مین دستخط کے واسطے
بھیجا جاتا ہے۔ غرض جب بل یہ سات مرحلے طے کر چکتا ہے یعنے
تین مرتبہ محکمہ عوام مین اور تین مرتبہ محکمہ امرا مین منظور ہوچکتا ہے
اور ایک مرتبہ پادشاہ اوسے ملاحظہ کر کے دستخط کر لیتا ہے تب وہ
ایکٹ پارلیمنٹ سمجھا جاتا ہے اور آئین انگلستان مین داخل
ہوجاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب مین تجویز ہوتے ہین اونکی
ابتدا محکمہ عوام سے ہوتی ہے پھر چاہے محکمہ امرا اونہین منسوخ
کردے مگر اونہین کسی نہج کا تغیر و تبدل نہین کرسکتا

۵- وزیر مختص انگلستان - اس وزیر سے خاص انگلستان کے معاملات متعلق رہتے ہین
۶- وزیر ممالک غیر - اس وزیر سے غیر ملکون کے مقدمات متعلق رہتے ہین
۷- وزیر ممالک نوآباد - یہ وزیر امریکا اور افریقیہ وغیرہ مین جو انگریزی بستیان ہین اونکا انتظام کرتا ہے
۸- وزیر ہند - یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان کے امور اسی سے متعلق ہین
۹- وزیر جنگ - اس سے کل جنگی مقدمات متعلق ہین
۱۰- وزیر مال اسسے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہین اور کل محاصل ملکی کا انتظام یہی کرتا ہے لہذا اسی مہتمم خزانۂ عامرہ اور بخشی الملوک بھی کہسکتے ہین-
۱۱- حاکم اعلی عدالت بحری اسی کل مقدمات دیوانی و فوجداری جو بحر مین واقع ہون متعلق ہین
۱۲- صدر کونسل تجارت
۱۳- صدر کونسل براے پرورش غربا و مساکین
۱۴- افسر اعلی محکمۂ ڈاک
۱۵- وزیر ریاست لینکسٹر
۱۶- وزیر ایرلنڈ
جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ مین تجویز ہوتا ہے اور ان وزیرون کی راے اوسکے باب مین نہین مقبول ہوتی تو اکثر یہ استعفا

آیرلنڈ کی طرف سے - تمام اضلاع و بلاد و قریے و قصبات اور بعض
مدارس عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ مین شریک رہتے ہین اور
اس محکمہ کے اختیارات مخصوصہ تکرّرات و قرات اس کتاب مین لکھے
گئے - روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار مین ہی اس
سبب سے پادشاہ اسکے قابو مین رہتا ہے - یہ قاعدہ ہی کہ پارلیمنٹ
سات برس سے زیادہ نہین رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ پادشاہ
کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائی

پادشاہ وزرا کے واسطہ سے حکمرانی کرتا ہے اور انمین
سے جو بڑے بڑے وزیر ہین اونکی ایک کونسل علیحدہ ہے اور اوسکا
نام کونسل وزرا ہے اور اوس مین بالفعل وزرائے مفصلہ ذیل
داخل ہین -

۱- خزانۂ عامرہ کا افسر اعلی - یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے -
۲- صدر الصدور - اس وزیر پاس مہر سلطانی رہتی ہے اور قاضی
اور مفتی یہی مقرر کرتا ہے اور اسے بہت بڑے اختیارات حاصل
ہین اور جوری کو بھی اسکی راے مین دخل نہین ہے اور اسکے حکم کا
مرافعہ محکمۂ امرا مین ہوتا ہے -
۳- داروغۂ دیوان خانہ - یہ وزیر کاغذات پر مہر سلطانی ثبت کرتا ہی

صدر کو وزرا -

ہین — (۱) ڈیوک یعنے امیر الامرا (۲) مارکوئس یعنے امیر درجۂ دوم — (۳) ارل یعنے امیر درجۂ سوم — (۴) وائی کونٹ یعنے امیر درجۂ چہارم — (۵) بیرن یعنے امیر درجۂ پنجم — (۱۶) امیر آئرلینڈ کے اور ۱۶ امیر اسکاٹ لنڈ کے محکمۂ امرا مین شریک ہوتے ہین اور انہین ہمیشہ امیر اس محکمہ مین مقرر کرتے ہین — اِن امرا کا منصب باعتبار مشارکت محکمۂ امرا موروثی ہوتا ہے (یعنے جسکا باپ مثلاً ڈیوک یعنے امیر الامرا کا منصب اس محکمہ مین رکھتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اوس منصب پر مقرر ہوگا) — یہ محکمہ سلطنت برطانیہ مین سب عدالتون سے اعلیٰ ہے —

محکمۂ امرا کی کیفیت تو مجملاً لکھی گئی اب محکمۂ عوام کا کچھ حال سُنئے کہ ۱۸۶۴ء کے اجلاس مین اس محکمہ مین ۶۵۸ ممبر یعنے وکلائے رعایا تھے — انمین سے ۵۰۰ آدمی اہل انگلنڈ اور ویلس کیطرف سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکاٹ لنڈ کیجانب سے اور ۱۰۵ مردم

۱؎ اس کتاب مین جہان جہان اِن پانچ درجون کے امیرون مین سے کسی امیر کا خطاب آیا ہے اوسکا ترجمہ لفظ نواب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان مین اِن پانچون درجون کے لئے علیحدہ علیحدہ لفظ نہین ہین اور نہ ہو سکتے ہین نہ اِن مدارجِ امارت کے فرق و امتیاز پر نفسِ مطلب موقوف تھا لہذا فقط نواب یا امیر کی لفظ پر اکتفا کی گئی کہ اسسے اتنا تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحب اسم منصبِ امارت پر فائز ہے گو وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲ —

بلکہ اِن تینون کا مجموع ہی اور اِسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام
ہی۔ پادشاہ کا منصب موروثی ہی اور اب وہ بیہودہ قانون نہین باقی ہی جسکے عوض
پادشاہ نہوسکتی تھی — پادشاہ کے اختیارات کے جزو اعظم یہ ہین —
(۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کرسکتا ہے (۲) وہی اون مجرمون کا
جرم عفو کرسکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کرین — (۳) وہی
پارلیمنٹ کو معطل اور برخاست اور منعقد کرسکتا ہے — (۴) نفاذ
قوانین اوسکے دستخط پر موقوف ہے — مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہین
ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونون محکمے منظور کرلین اوسپر
پادشاہ دستخط نکرے — (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پرسکہ نہین
پڑسکتا — (۶) تمام مدارج و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو
اختیار ہے — مگر باوصف اِن تمام اختیارات کے پادشاہ کو بھی قوانین
کی پابندی اوسیقدر لازم ہے جسقدر کہ رعایا مین سے کسی شخص کو —

پارلیمنٹ کے محکمہ اعلی یعنے محکمہ اُمرا مین دو قسم کے
امیر اجلاس کرتے ہین اُمرا اور علماء دین۔ علماء دین مین سے ۳۰ شخص
اس محکمہ مین شریک شورا ہوتے ہین یعنے ۲۶ اُسقف کلیسا
انگلستان کے اور ایک اُسقف اعظم اور تین اُسقف ایرلنڈ کے —
مگر ایرلنڈ کے اُسقف ہر سال بدلے جاتے ہین — اُمرا کی تعداد کچھہ
مقرر نہین ہے — بلکہ یہ پادشاہ کے اختیار مین ہے کہ
اونکی تعداد جتنی چاہے بڑہا دے — اِن اُمرا کے پانچ درجہ

...پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیر تھا۔ دخانی انجن اسی نے اختراع کیا تھا۔
...برس کے سن میں انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا سر ایزک اسوا سطے
...مشہور ہے کہ اوسنے آب نائے مِنائے پر دو منزلہ پل کا پُل بنایا جیسا ذکر سابق میں ہوا
...مسٹر جوزف پیکسٹن ... سنہ ۱۸۰۱ء سے سنہ ۱۸۶۵ء تک رہا۔ کسی زمانہ میں
ایک امیر کا باغبان تھا۔ سنہ ۱۸۵۱ء میں
جو لنڈن میں وہ عظیم الشان نمائش گاہ
ہوئی تھی جسکا ذکر سابق میں کیا گیا ہے اسکے
شیش محل کا نقشہ اسی نے بنایا تھا۔

# باب ہشتم

## آئین سلطنت و عنوان حکومت انگلستان

سلطنت برطانیہ تین ارکان پر مبنی ہے۔ یعنی پادشاہ یا
ملکہ۔ اُمرا۔ عوام۔ پس اسنے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ
صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنے بادشاہ کو کل سیاہ
وسفید اور رطب و یابس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنت اوسی ہے کہ...
امرا اور اہل مقدرت وصاحبانِ ملک کے دستِ قدرت میں...
عنانِ حکومت و زمامِ سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنت جمہوری ہے کہ...
جمہور عوام و کافۂ انام پر نظم مہام مملکت موقوف و محوّل ہو۔

سر فرانسس چینٹری . . . . سنہ ۱۷۸۲ء سے سنہ ۱۸۴۱ء تک رہا - پتھر کی
تصویرین بنانے مین بڑا نام پیدا کیا -
ایک بہت عمدہ حجری تصویر اوسکی بنائی
ہوئی لچ فیلڈ کے گرجے مین ابتک
موجود ہے -
جوزف ٹرنر . . . . . . . . سنہ ۱۷۷۵ء سے سنہ ۱۸۵۱ء تک رہا - بڑا نامی
مصور تھا - کوہ و صحرا اور دریا وغیرہ کی عمدہ عمدہ
تصویرین کھینچین - اور وقایعِ تاریخی کو
بھی خوب خوب نقشے کھینچے -

## مخترعینِ صنایع

سر اسامبارڈ برونل . . . . سنہ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۸۴۹ء تک رہا - بڑا نامی انجینر تھا -
اسی نے دریاے ٹیمس کے اندر سے راستہ
بنایا - یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہے
اور واقع مین عجایبِ غرایبِ روزگار سے
ہے کہ پانی کے نیچے راستہ چلے - یہ تحت آب راستہ
سنہ ۱۸۲۶ء مین بنا شروع ہوا اور سنہ ۱۸۴۳ء
مین بن چکا -
جارج سٹیفنسن . . . . سنہ ۱۷۸۱ء سے سنہ ۱۸۴۸ء تک رہا ضلعِ نورتھمبرلنڈ

تاریخ انقلابِ سلطنتِ فرانسیسی تالیف کی اور اور کئی کتابیں تصنیف کیں

چارلس ڈکنس ........ کیا کیا دلچسپ اور لطیف قصے لکھے ہیں کہ
عمل علی - اسکے کلام کا مزا کوئی اہل
زبان کے دل سے پوچھے —

شریڈن نولیس ........ سنہ ۱۷۸۴ء سے سنہ ۱۸۶۲ء تک رہا - جیسی
تماشہ گاہوں میں شبیہہ بنانے کی نقلیں اسنے
لکھی ہیں ویسی اس زمانہ کی کسی شاعر نے نہیں لکھیں

الفریڈ ٹینی سن ........ ملک الشعرا تھا - تھوڑے دن ہوئے کہ انتقال
کیا - بہت سی مثنویاں اوسکی مشہور ہیں

ولیم ٹھیکری ........ سنہ ۱۸۱۱ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک رہا - بڑا نامی
قصہ نویس اور لکچرر گو تھا بعض
تصنیفات اوسکی مشہور ہیں —

## صناعانِ مشہور

سر ڈیوڈ ولکی ........ سنہ ۱۷۸۵ء سے سنہ ۱۸۴۱ء تک رہا - اسکاٹ لنڈ
کا مصور تھا - عمدہ عمدہ تصویریں
کھینچیں —

سر آرچی بالڈ الیسن ...... اسکاٹ لنڈ کا قانون دان تھا۔ انقلاب سلطنت فرانسیس کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ یورپ بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات لکھے جو نپولین بونا پارٹ کے وقت مین ممالک یورپ مین گذری۔

سر ڈیوڈ بروسٹر ...... ایک طویل و ضخیم کتاب مسمّی بہ مخزن العلوم اڈنبرا تصنیف کی اور اسکی تصنیف مین ۱۸۰۸ء سے ۱۸۳۰ء تک مشغول رہا۔ عجائب و غرائب عالم کے حال مین کچھہ خطوط لکھے۔ اور رئیس الحکما سر آئزک نیوٹن کا تذکرہ لکھا۔ علم المناظر والمرایا مین کئی مسئلے مستنبط کئے۔

سر اڈورڈ بلور لٹن ...... بڑا سیاست دان اور قصہ نویس اور شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات مین بہت سے عشق کے قصے اور تماشہ گاہون مین شبیہہ بنانے کی نقلین مشہور ہین۔

ٹامس کارلائیل ...... بڑا زبردست عالم تھا مگر اوسکی طبیعت کا رنگ دنیا سے نرالا تھا۔

جان لِنگرڈ ...... سنہ ۱۷۶۹ع سے سنہ ۱۸۵۱ع تک رہا - فرقہ کیتھولک
کا قسّیس تھا - تاریخ انگلستان تصنیف
کی اور اوسمین زمانہ انقلاب سلطنت
تک کے حالات لکھے - اکثر اوسکے خیالات
صحیح ہین مگر کلیسای رومہ کی طرف
میلان اور رجحان مترشح ہے -

صَموئیل راجرس ... سنہ ۱۷۶۳ع سے سنہ ۱۸۵۵ع تک رہا - لنڈن کا
مہاجن تھا - اسکی مصنفات مین سے
یاد ایام سالفہ اور گلشن اطالیہ
یہ دونون مثنویان مشہور ہین -

لارڈ میکالے ...... سنہ ۱۸۰۰ع سے سنہ ۱۸۵۹ع تک رہا - اس زمانہ مین
اس سے بہتر کوئی مورخ نہین ہوا - تاریخ
انگلستان تالیف کی - اس تاریخ لطیف
کی چار جلدین چھپکر مشتہر ہو گئی ہین
اور اونمین جیمس دوم کے کل عہد کے
حالات اور ولیم سوم کے بعض عہد کے
سوانح اور کچھہ حالات مختصر زمانہ سابق کے مرقوم
ہین - اوسنے کئی قصیدے روم قدیم کے محاربات
و مفاخرات کے حال مین بھی نظم کئے

# مشاہیر اہل تصنیف
## عہد ملکہ معظمہ وکٹوریا

**رابرٹ سوذي** ...... ۱۷۷۴ء سے ۱۸۴۳ء تک تھا۔ بوسٹل کا باشندہ تھا۔ اس نامور شاعر نے کئی مثنویاں نظم کیں اور ۱۸۱۳ء میں ملک الشعرا ہوا۔ نثر میں امیر البحر نلسن کا تذکرہ بطرز لطیف لکھا اور کئی تاریخیں تصنیف کیں۔

**ٹامس کیمبل** ...... ۱۷۷۷ء سے ۱۸۴۴ء تک تھا۔ گلاسگو میں پیدا ہوا اور وہیں تعلیم پائی۔ اوسکی نظم مسمّی بہ شادمانی اُمید مشہور ہے۔ اوسنے لڑائیوں کے حال میں ایسے ایسے عمدہ قصیدے کہے ہیں کہ سبحان اللہ

**ولیم ورڈس ورتھ** ...... ۱۷۷۰ء سے ۱۸۵۰ء تک تھا۔ سوذي کے بعد ملک الشعرا ہوا۔ کئی مثنویاں نظم کیں۔ اوسکو اکثر اشعار میں روزمرہ کی باتیں سلیس روزمرہ میں نظم ہیں

**ٹامس مور** ...... ۱۷۷۹ء سے ۱۸۵۱ء تک تھا۔ ایرلنڈ کا شاعر غزل گو تھا۔ اوسکی مثنوی لالہ رخ مشہور ہے۔ اسمیں ممالک مشرقیہ کی حکایات نظم کی ہیں نثر میں بھی اسکی کتابیں ہیں

ہو کر گذرا ہے جنمیں سے ایک کا نام وکٹوریا نیانزا ہے دوسرے کا نام البرٹ نیانزا ہے اور یہ دوسری جھیل ریاست مذکور کا منبع ہے

## سلاطین معاصرین

### فرانس — سنہ وفات

لوئی فلپ ... بسنہ ۱۸۴۸ء میں معزول ہوا
سلطنت جمہوری ... بسنہ ۱۸۵۲ء میں معزول ہوئی
نپولین سوم ..........

### اسپانیہ

ملکہ ازابلا ..........

### سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ ... بسنہ ۱۸۴۴ء
اوسکر اول ...... بسنہ ۱۸۵۹ء

### روس

نکولس ........ بسنہ ۱۸۵۵ء
الکزنڈر دوم

### پروسیا — سنہ وفات

فریڈرک ولیم سوم ...... بسنہ ۱۸۴۰ء
فریڈرک چہارم ...... بسنہ ۱۸۶۱ء
ولیم اول ..........

### ترکستان روم

محمد ششم ...... بسنہ ۱۸۳۹ء
عبدالمجید ...... بسنہ ۱۸۶۱ء
عبدالعزیز اول ..........

### اسٹریا

فرڈننڈ اول ...... بسنہ ۱۸۴۸ء
فرانسس جوزف اول ......

### پوپ

گرگری شانزدہم ...... بسنہ ۱۸۴۶ء
پایس نہم ..........

استعفا دیدیا اور اب اور وزرا فرقۂ ٹوری سے مقرر ہوئے
اور نواب ڈربی اور مسٹر ڈیزریلی اونکے سرغنہ ہوئے۔

آخر الامر بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۶ء مین تار
برقی بحر اوقیانوس کے اندر سے جاری ہوگیا اور اب امریکا
اور یوروپ مین پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی۔

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے کہ اس پانچ
برس کے عرصہ مین جہازرانان وسیاحان برطانیہ نے کیا کیا نئے
ملک اور کیسی کیسی نامعلوم راہین دریافت کین چنانچہ ۱۸۶۱ء مین دو
بہادرون نے جزیرۂ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک سطے کیا
آخر بیچارے بھوکھون کے مارے مرگئے۔ وسط افریقیہ کا حال
ابتک نہ معلوم تھا اب اوسکی کیفیت بھی معلوم ہوئی۔ ڈاکٹر لونگسٹن
نے ساحل زنگبار کی تفتیش و تفحص کرتے کرتے ایک بڑی بھاری
جھیل دریافت کی جسکا نام وکٹوریا ہے اور ایک آب شار بھی ظاہر
کیا جسکا نام نیاسا ہے زور و شور اور عظم و وسعت مین یہ آب شار
نیاگیرا جیسے تھار آب شار سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کپتان اسپیک
اور مسٹر بیکر نے یہ معمّٰی لاحل حل کیا کہ دریائے نیل دو جھیلون سے

ا انکا نام برک اور ولس ہے ۱۲

مین تھے اونکی سلطنت سے منسلک کر دیے گئے۔

جنگ خانگی امریکا مین باشندگان اضلاع شمالی نے سکنۂ اضلاع جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر اونکی فتح کرنی شروع کیے کہ اس اثنا مین ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہو گئے۔ وہ خبر یہ تھی کہ ابراھیم لنکن صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک متحدہ امریکا شہر واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ مین مارا گیا۔ یہ سانحہ ۱۴ اپریل ۱۸۶۵ء مین ہوا اور اوسی سال اکتوبر کے مہینے مین ملکہ معظمہ کے وزیر باتدبیر وسیاست دان دیرینہ یعنے امیر پامرسٹن نے بسن ہشتاد سالگی انتقال کیا اور اوسکے مقام پر امیر رسل وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۶۶ء مین پادشاہان آسٹریا و پرشیا مین لڑائی ہوئی اور پرشیا کا پادشاہ غالب رہا۔ اوسکے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بندوق تھی جسسے بہت لوگ ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان مین یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جسکے باب مین وزرا مین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ امیر رسل وزیر اعظم اور اوسکے شرکا کی راے کے خلاف تجویز ہوا آخر اونھون نے

اور جو بہادر اونکے ساتھ ۱۸۴۵ء مین بحرِ شمالی کے تفتیش و تفحص کے واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہو گئے۔

پانچ برس تک ممالکِ متحدۂ امریکا مین باہم جدال و قتال رہا اور اہلِ انگلستان اوسکے سبب سے نہایت متردد و متفکر رہے۔ اونکی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے اضلاعِ جنوبی سے روئی بافراط انگلستان مین آتی تھی اور ضلع لینکشیر مین اوسسے الغارون کپڑا بنا جاتا تھا آب اِس لڑائی کے سبب سے روئی کا آنا موقوف ہو گیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہو گئے اور ہزارون آدمی محتاج ہو گئے۔ ایک مرتبہ اثنائے جنگ مین شمالی اضلاع والون نے دو شخص ساکنۂ اضلاعِ جنوبی مین سے ایک انگریزی جہاز پر سے گرفتار کر لئے اس سبب سے سرکار انگریزی اور فرمان روایانِ امریکا سے کچھ بیلطفی ہو گئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونون شخص چھوٹ گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا۔

مارچ ۱۸۶۳ء مین ولیعہد بہادر کی شادی ڈینمارک کی شاہزادی الگزنڈرا سے ہوتی۔ اس شادی کے بعد شاہزادی موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جارج تختِ سلطنتِ یونان پر بٹھائے گئے اور جزائرِ یونان کہ پادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

۔ اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ گل ہوگیا اور علم یتیم ہوگیا
اب علوم و فنون کو ایسا قدر دان اور جوہر شناس کاہیکو نصیب ہوگا
اگر چراغ لیکر ڈھونڈین گے تو ایسا مُربّی شفیق و مشیر باتدبیر نہ پائین گے
جب ایسا مونس و غمخوار دنیا سے اوٹھہ گیا تو ملکہ معظمہ کو سلطنت کا
لطف کیا باقی رہا ۔ بیس برس تک شاہزادۂ عالی وقار ملکہ نامدار کے
ہم پہلو و ہم کنار رہے اور اتنے دنون بڑے لطف سے نبھہ گئی اور
چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچین ۔ بس اب انہین
نو نو نہالون سے حضرت مخدرۂ علیا کی آنکھون کو طراوت اور قلب کو
راحت ہے ۔ بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۸ء مین شہنشاہ پرشیا
کے ولیعہد شاہزادہ فریڈرک ولیم سے ہوئی اور اونکے قدوم
سعادت لزوم سے سلطنت پرشیا کی رونق دوبالا ہوگئی ۔

خطون کی ڈاک جو چارلس دوم کے عہد مین فقط
لنڈن مین جاری ہوئی تھی ۱۸۴۰ء مین وہ تمام ممالک متحدہ
برطانیہ و آیرلنڈ مین جاری ہوگئی اور یہ امر خاصۃً مسٹر
رولنڈ ہِل کی سعی جمیل سے ہوا ۔ جبسے خطون کی سالانہ آمد
و رفت بیشتر کی چھہ گنی ہوگئی ہے ۔ ۱۸۴۳ء مین وہ راہ جو دریای
ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی تیار ہوچکی اور جاری بھی ہوگئی ۔
۱۸۴۴ء مین وہ عظیم الشان دُوربین جسے لارڈ راس نے مدت

پر فتح عظیم حاصل کی- اس معرکہ مین بہت سے انگریز بھی جنرل موصوف کے شریک تھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوے-

اِس لڑائی کا انجام نیپلس مین ہوا اور اطالیہ جدید کا پادشاہ وِکٹر عمنوائیل مقرر ہوا- نیپلس کے پادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گایٹا مین کیا وہان بھی شکست کھائی مگر اوس شہر کے لوگ بعد اِس شکست کی بھی کئی مہینے تک لڑا کیے-

مارچ ۱۸۶۱ء مین جو مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ جزائر برطانیہ مین ۲۹۳۳۳۷۸۸ کی آبادی ہے- اسی سال ایک سانحۂ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنے چارلسٹن واقع امریکا مین جنگ خانگی شروع ہوئی- یہ لڑائی ممالک متحدہ امریکا مین آپس مین ہوئی تھی اسی سے اسی جنگِ خانگی کہا-

اِسی سال ہماری شہنشاہِ نامدار ملکۂ عالی وقار پر دو صدمے عظیم گذرے- مارچ کے مہینے مین مادر مہربان نے انتقال کیا- ابھی اون مرحومہ کے غم کو آنسو نہ تھمے تھے کہ دسمبر مین شوہر عالیقدر نے اس دنیاے ناپایدار سے رحلت کی- شاہزادہ اَلبرٹ کو حمیٰ لازمی لاحق ہوئی اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء مین مقام ونڈسر مین انتقال کیا

اور ایک وزیر بخطاب وزیر ہند او نکا سر منشار مقرر ہوا۔ دوسرے قانون کی رو سے ایک یہودی بیرن راتھچایلڈ نامی اہل لنڈن کی طرف سے محکمۂ عوام کا ممبر یعنے وکیل مقرر ہوا۔

جب ۱۸۵۹ء میں نواب ڈربی نے استعفا دیا تو لارڈ پامرسٹن کو پھر منصب وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈسٹن مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اِن وزرا جدید کی وزارت میں پہلا کام یہ ہوا کہ والنٹیر سپاہی بھرتی ہوئے اور بادشاہ فرانس سے تجارت کے باب میں عہد و پیمان ہوا۔ اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ مشتعل ہوئی۔ اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینیوں کا ایک قلعہ دریا سے پیہو پر مسخر کر لیا اور دو لڑائیوں میں برابر شکست دیکر اہل آسمان کی ساری شیخی خاک میں ملادی۔ اور ۱۲- اکتوبر ۱۸۶۰ء میں شجاعان برطانیہ و فرانسیس پکن دار السلطنت چین کی دیواروں میں زینے لگا کے شہر کے اندر پھاند پڑے اور محلسرا میں گھس کر فغفور سے صلح کی گفتگو حاکمانہ کی غرض اوسی مہینے میں شہر ٹین سین میں صلح منعقد ہوئی اِس معاملہ میں لارڈ الجن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا۔ مئی ۱۸۶۰ء میں جرنیل گاری بالڈی نے ساحل جزیرۂ صقلیہ

چینی شیخی سے اپنے تئیں اہل آسمان کہتے ہیں ۱۲

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھ گھن بھی پسا۔ بہت سے پرانے کارخانے تو بالکل خراب ہو گئے اور جن لوگون کی گرہ مین ٹکہ نہ تھا مگر اورون کی وستخطی ہنڈیون سے اپنا کام چلاتے تھے وہ بھی جلد تشریف لیگئے۔ اور اسی طوفان مین کئی بنک گھر بھی غریق رحمت ہوئے مگر یہ اونکے مالکون کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دھڑکے سیکھا لے ہزار ہا روپیہ پنگلی لوگون کو دیدیا اب اونھون نے دھتا بتلائی لیکن یہ کوئی نئی بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہو چکا تھا کہ نوٹ کے کاغذون کو لوگ سمجھتے تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اس خیال خام مین برباد ہوئے تھے۔

سنہ ۱۸۵۸ء مین وہ وزرا جنکا سرغنہ لارڈ پامرسٹن تھا معزول ہوئے اور اونکے مقام پر فرقہ ٹوری سے وزیر مقرر ہوئے۔ انمین نواب ڈربی وزیر اعظم اور ڈزرئیلی مہتمم خزانہ عامرہ ہوا۔ ان وزرا کے عہد وزارت مین سیاست ملکی سے متعلق دو امر عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیون کے پارلیمنٹ مین داخل ہونے کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ پچھلے قانون کی بموجب یکم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان کی حکومت منتزع ہو گئی اور پندرہ وزیرون کی کونسل کے سپرد ہوئی

تھوڑے سے ہی عرصہ مین فوج انگریزی نے مسخر کر لئے آخر شاہ ایران صلح کا
سائل ہوا —

مگر محاربہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ
ہند تھی اس غدر کے دفع کرنے مین سردار دلاور کالن کیمبل نے
بڑی جد و جہد کی اور اسکے صلہ مین امارت کا درجہ پایا ۱۸۵۷ء موسم
بہار مین یہ غدر میرٹھ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جانتے
ہین کہ یہ سارا جھگڑا کارتوس پر ہوا تھا - کانپور مین جسطرح انگریزون
کی عورتین اور بچے ذبح ہوئے اوسکے سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہین - دھلی کا محاصرہ تو طشت از بام افتادہ ہے - لکھنو کا معرکہ
اور اوسمین جنرل ھیولاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار
ہے - بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے - غرض یہ معرکے
ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کالحجر ہین - اور اہل انگلستان تو ابتک
یہ یاد کرکے زار و قطار روتے ہین کہ ہاے ہمارے ہم وطنون کو
اتنی دور جا کر مٹی نصیب ہوئی —

۱۸۵۷ء کے آخر مین تاجرون پر عجیب بلا نازل ہوئی
امریکا کے تاجر مارے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات
مین پھنس گئے کہ آخر دوالے نکل گئے - اونکے ساتھ بیچارے یورپ

جنگ روس کا ہنگامہ ملک بحر کا شیا مین بھی گرم تھا۔ اور وہان شامل سپہسالار فرانسیسی نے بڑی بہادری سے روسیون کا مقابلہ کیا۔ آخر سب سپاہ روس شہر کا ارہس پر جھک پڑی مگر جنرل ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اوسے روکا اور شہر پر قبضہ نکرنے دیا لیکن افسوس ہے کہ اوسے کمک پہنچی آخر ناچار ہوکر اوسنے یہ شہر روسیون کے حوالہ کردیا۔ مختصر شہنشاہ روس نے بحر بالٹک اور بحر اسود دونون جانب سے زک اٹھاکر صلح کی استدعا کی اور مارچ ۱۸۵۶ء مین شہر پیرس مین متخاصمین مین صلح منعقد ہوئی۔

۱۸۵۶ء کے آخر مین سرکار سے اور چین سے لڑائی شروع ہوئی۔ اِس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین کی سرحد سے جاتا تھا اوسکے جاشون کو چینیون نے ذلیل کیا۔ بڑا معرکہ اس لڑائی مین یہ ہوا کہ سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے شہر کینٹن چینیون سے چھین لیا۔ بعد چند روز کے کچھ مراسلات ممالک مشرقیہ سے انگلستان مین آئے اونسے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور فغفور چین سے مصالحہ ہوگیا اور یورپ کے سوداگرون اور پادریون کو اجازت مل گئی کہ چین مین جہان چاہین آئین جائین۔ قریب اسی زمانہ کے افواج برطانیہ فارس مین داخل ہوئین اور ایک بیڑا انگریزی جہازون کا خلیج فارس مین پہنچا۔ ہرات اور بوشہر

سے زیادہ بھروسا تھا مگر آخر کو یہ دُھس چھن گئے۔ فرانسیسی لشکر نے میملون پر قبضہ کرکے قلعہ میلا کوف پر دھاوا کردیا اور اوسے بھی چھین لیا۔ اوسی روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانبازی کی کہ قلعہ ریڈان کو چھین لیا مگر اس فرقہ جرار پر روسیون نے چار طرف سے آگ برسادی آخر یہ پس پا ہوا اور بہت سے لوگ ضایع ہوتے۔ دوسری روز شب کو گورٹ شاکاف سردار فوج روسی محصورین شہر سباستپول کو نکالکر بندرگاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشہ شمالی مین لیگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت مین چھن گیا اور جب وہ وہان سے بھاگنے لگے تو اپنے جہازون کو سمندر مین ڈبو دیا چنانچہ ابتک وہ یونہین پانی مین پڑے سڑ رہے ہین۔ جب سباہ روس اسطرح سے منہزم و مفرور ہوئی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگرگاہین اور دھش وغیرہ باروت رکھکے اڑا دئے چنانچہ وہ قلعہ رفیع الشان جو روس جنوبی مین بڑا حصن حصین تھا اب فقط ایک تودہ خاک ہی۔

سباستپول کی لڑائی تو اسطرح ختم ہوئی اب ادھر شمال کی طرف کی کچھ کیفیت سُنیے کہ ۱۸۵۵ء مین سر چارلس نیپیر سے بحر بالٹک کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اوسکے مقام پر ڈنڈاس امیر البحر مقرر ہوا اور اوسنے بھی روسیون پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ بھنا گئے یعنے بندر سویبابورگ بم کے گولے مارکے چھین لیا۔

ڈاکٹر ولیم رسّل جسکی ٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اوسکے خطوط جنمین لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اوسکی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲۱ مارچ ۱۸۵۵ء مین نکولاس شہنشاہِ روس نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا الگزنڈر بادشاہ ہوا مگر اوسکے وقت مین بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مئی ۱۸۵۵ء مین انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کی کچ اور بحر ازوف مین پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیون کے تباہ و برباد کر دیئے۔ سارڈنیا کا بادشاہ بھی اس لڑائی مین انگریزون اور فرانسیسیون کا شریک ہو گیا اور اوسکی فوج نے سپاہ فرانسیسی کی مدد سے ساحل دریائے چرنایا پر فتحِ مبین حاصل کی۔ اثنائے محاربۂ کریمیا مین انگریزی اور فرانسیسی فوجون کی سردار دو مرتبہ بدلے گئے پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سینٹ آرنو تھا جب وہ آلما کی لڑائی کے بعد مر گیا تو کینروبرٹ سردار مقرر ہوا اور مئی ۱۸۵۵ء مین اوسکی مقام پر پلیسیر قائد عسکرِ فرانسیسی مقرر ہوا۔ ادھر فوج انگریزی کا سردار لارڈ رگلن ہیضہ کرکے مر گیا اور اوسکے مقام پر جنرل سمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہو گیا اور منصب سپہ سالاری سر ولیم کوڈرنگٹن کو عطا ہوا۔

بادشاہ سارڈنیا

روسیون کو اپنے قلعہ کے برجون پر پتھر کی دیوارین

انگریزی جہاز پُر از غلّہ و دیگر ضروریاتِ جنگ بندرگاہِ بالکلیوا مین
موجود تھی مگر فوجِ انگریزی کو وہان سے رسد نہ پہنچی جب یہ ماجرا
اہلِ انگلستان نے سُنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبرُ رُاوبلِک نامی نے وُزرا
کو الزام دیا کہ یہ تکلیف و صعوبت جو ہماری فوج نے اُٹھائی ہے یہ فقط تمھاری
بدانتظامی کے باعث سے ہے غرض ۱۵۷ ممبرون کے غلبۂ راے سے
یہ الزام ممبرِ موصوف کا محکمۂ عوام مین مستند و مقبول ہوا اور نواب
آبرڈین نے استعفا دیدیا اور لارڈ پامرسٹن وزیر اعظم مقرر
ہوا ــ اب لڑائی کا انتظام بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ ہوا ــ اور عرصۂ
قلیل مین بندرگاہ بالکلیوا سے مُعسکرِ انگریزی تک ریل جاری ہوگئی اور
اب یہ طُرفہ تماشا دیکھنے مین آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گاے کا گوشت
اور شراب اور گولا بارود لئے ہوئے فرّاٹے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا
جاتا ہے ــ علاوہ برین اس لڑائی مین اور کئی باتین نئی ہوئین کہ وہ
وِٹوریا اور واٹرلُو کے معرکون مین بھی نہوئی تھین ــ ایک بات تو
یہی تھی کہ بحر اسود کے اندر ہی اندر کریمیا سے ساحل وارنا تک
تار برقی دوڑ گیا اور وہان سے برابر لنڈن تک جاری ہوگیا ــ پس
جو حادثہ لڑائی مین ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ
مین اوسکی کیفیت لنڈن مین پہنچ جاتی تھی ــ قطع نظر اسکے بڑے بڑے
اخبار جو ولایت مین جاری تھے اونکے مخبر بھی اس معرکہ مین موجود تھے
اور وہ وقتاً فوقتاً خبرین بھیجتے تھے ــ اِن وقائع نگارون مین سے

مضبوط و مستحکم کر لیے تھے کہ اونھین توڑکر قلعہ کے اندر گھس جانا محال
عادی تھا۔ غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا۔ بعد اوسکے روسیون نے فوج
انگریزی پر بالکلیوا مین حملہ کیا مگر انگریزی ایسے جی توڑ کر لڑے کہ
روسیون کے چھکے چھڑوا دیے آخر وہ پس پا ہوئے۔ اس معرکہ مین
سواران سبک سیر انگریزی فوج مخالف کی توپون پر بیدھڑک جا پڑے
اور اگرچہ کامیاب نہوئے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اونکی مدت تک
یادگار رہیگی۔ سپاہ انگریزی کی دہنی جانب قریب انکرمین کے اونکو
بھی بڑھکر فتح حاصل ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ہنوز تاریکی شب فی الجملہ
باقی تھی کہ انگریزی سنتریون نے دیکھا کہ روسیون کے دل کے دل اجلا کتھئی
وردی پہنے ہوے اس ارادہ سے بڑھتے آتے ہین کہ انگریزی
لشکر کی صفون کو تہ و بالا کردین۔ بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی
فوج اوسکے مقابلہ کو آگے بڑھی اور باڑہ پر باڑہ اس زور و شور سے
چلنے لگی کہ سارا لشکر چونک پڑا اور اب خوب گھمسان لڑائی ہونے لگی
اور افسر اور سپاہی سب کے سب لڑائی مین گتھ گئے۔ کہ اتنے مین فرنسیسی
فوج مدد کو آپہنچی اور قبل غروب آفتاب روسیون کے قدم اوٹھ گئے اور
نصف لشکر اونکا لڑائی مین کام آیا۔

موسم سرما مین سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے بسبب عدم
تیسر طعام و خیام بڑے مصائب و آلام اوٹھائے اور اگرچہ بہت سے

گولے برسے - بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
روسیون کو مارکر دریاے ڈینیوب کے اوسپار بھگا دیا اور صوبہ
سلسٹریا مین اونھین نہ دھسنے دیا - اودھر سر چارلس نیپیر
نے کہ بحر بالٹک مین انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر بومارسنڈ
پر حملہ کرکے سب دھس وغیرہ برباد کردے اور کرونسٹٹ کے
قلعہ کو جاکر خوب دیکھہ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشان تھا اور دار السلطنت
روس کو ناکہ پر واقع تھا - لیکن جزیرہ نماے کریمیا مین سب جگہہ سے
زیادہ ہنگامہ کارزار گرم رہا - ۱۴ ستمبر کو ۵۶ ہزار آدمی کی فوج بسرداری
مارشل سینٹ آرنو و لارڈ ریگلن مقام یوپی ٹوریا
مین وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریاے ایلما کے دھنے کنارے
پر صف بستہ کھڑے ہین - غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ مین فوج انگریزی
و فرانسیسی روسیون کو دریا سے ہٹا کر اوسپار اوتر گئی اور وہ پیچھے
ہٹکر سیباسٹپول کے قلعہ مین کہ نہایت مضبوط و مستحکم تھا چلے گئے -
سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کی سمت مورچہ لیا -
اس مقام سے دس میل کے فاصلہ پر بالکلیوا کی بندرگاہ تھی اور
وہان انگریزون کے جہاز اور میگزین وغیرہ سب مہیا تھا - ۱۷ اکتوبر کو
انگریزون اور فرانسیسیون نے شہر سیباسٹپول پر بر و بحر دونون جانب
سے حملہ کیا مگر اس اثنا مین روسیون نے فرصت پاکر دھس وغیرہ اپنے

وزیر مخصوص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۱۴ ستمبر کو امیر باتوقیر ولنگٹن نے ۸۳ برس کے سن مین قلعہ والمر مین انتقال کیا۔ یہ سپہ سالار فلک وقار ایسا شجاع و جری تھا کہ اسکے اہل وطن نے ازراہ فخر و مباہات اسکا نام روئین تن اور مرد صد میدان رکھا تھا۔ ۱۸ نومبر کو اسکا جنازہ بہ تزک و احتشام جنگی کلیسائے سینٹ پال مین لیجا کر دفن کیا کہ وہین نلسن امیر البحر بھی مدفون تھا۔

جنگ واٹرلو کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ مین نہ ہوئی تھی مگر اس اثنا مین شہنشاہ روس نے صوبہ مولڈیویا اور صوبہ والیکیا کو کہ انمین اور اور ممالک مقبوضہ سلطان روم [...]ین دریائے ڈینیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب سے [...]زان سلطنت کی معادلہ و مساواۃ مین فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا [...] بھاری ہوگیا تھا۔ الغرض پادشاہان فرانسیس و برطانیہ نے [...]ارکت سلطان روم کی مدد کو واسطے افواج بحری بحر اسود [...]بھیجین پس اسیوقت سفیر روس لندن سے رخصت ہوگیا [...]۲۷ مارچ ۱۸۵۴ع مین طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ اس لڑائی مین پہلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈیسا پر [...]

اس کا سبب یہ ہوا کہ رنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازون کے افسرون کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ[1] ہند نے لیمبرٹ امیر البحر کو بھیجا کہ سرکشان برھما سے اس ذلت کی تلافی چاہے - مگر والی برھما نے صاف انکار کیا کہ ہم کچھہ تلافی نکرین گے - پھر سرکار انگریزی نے اس مقدمہ مین سعی کی مگر کچھہ ثمرہ نہ مترتب ہوا - آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور یہ فوج برھما مین داخل ہوئی اور چند ہی روز مین ہی تبان کہ ساحل دریا پر بسا ہے اور رنگون جو دریاے اِراودی کے مشرقی شاخ پر واقع ہے اور پیگو جو دریاے پیگو پر آباد ہے یہ تین شہر برھما والون سے چھین لئے - پھر اونھون نے بڑی جدوکد کی کہ پیگو کو لے لین مگر جرنیل ہل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھہ پیش رفتہ نہ گئی - باوجودیکہ ایسے ایسے شہر بادشاہ برھما سے چھن گئے تھے اسپر بھی اوسنے سرکار انگریزی سے مصالحہ نہ کیا - آخر کار سرکار نے ایک اشتہار جاری کیا جسکے بموجب صوبہ پیگو سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا -

سنہ ۱۸۵۲ء کے ابتدا مین جان رسل کی بمقام پر لارڈ ڈربی اور ڈزریلی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہنوز انکی وزارت کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور نواب ابرڈین وزیر اعظم اور لارڈ جان رسل وزیر ممالک غیر اور لارڈ پامرسٹن

[1] یعنے نواب گورنر جنرل بہادر اور اذکار ارباب کونسل ۱۲ –

پر مترتب ہوئی۔ ایک یہ کہ اسکے سبب سے انگلستان مین ہر قسم کے صناعون اور کاریگرون کو اپنی ہنر آزمائی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آئے سب کا خال وخط رنگ ڈھنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان مین اور ایک ہی غرض سے جمع ہوتی تھی اس سبب سے اون مین موانست و الفت زیادہ ہوگئی اور تپاک بڑھا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء مین ڈبلن مین ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین پیرس مین ہوئی۔

۱۸۵۱ء مین وہ وزرا جنکا سر منشا امیر رسل تھا کسی مقدمہ مین زک اٹھا کر مستعفی ہوئے۔ مگر امیر ولنگٹن کی صلاح سے پھر منصب وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کافر سے لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم اس ملک ہوپ مین افریقیہ کے انتہائی جنوب مین رہتی تھی اور انگریزون کو ہمیشہ تنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۳ء مین جاکر کہین یہ قوم مغلوب ہوئی جس سال یہ نمائش ہوئی اوسی سال ایک اور واقعہ عظیم یہ بھی ہوا کہ جزیرہ اسٹریلیا مین سونے کی معدن نکلی اور اوسمین کھود کر سونا نکالنے کو لاکھون آدمی انگلستان سے وہان چلے گئے۔

۱۸۵۲ء مین دوسری لڑائی والی برمھا سے شروع ہوئی

کی کچھہ حرمت و وقعت نہین ہے۔

پٹیل وزیر اعظم نے اپنی عمر عزیز اصلاح و ترفیہ خلائق مین بسر کردی تھی یہانتک کہ دم واپسین بھی اوسے انہین امور کا خیال رہا اور اوسوقت بھی اوسنے لنڈن کی نمائش گاہ کی تدبیرین بتلائین۔ اس نمائش گاہ کا نام مخزن صنایع کلّ اقوام ہے اور سب سے پیشتر ملکہ معظمہ کے شوہر عالی وقار یعنے شاہزادہ اَلبرٹ کو اسکا خیال آیا تھا۔ واقع مین یہ نمائش گاہ بھی رفعت و احتشام مین دوسرا ایوان کسرے تھا۔ سر جوزف پیکسٹن سے کامل شخص نے اسکا نقشہ بنایا تھا اور یہ مقام ھایڈ پارک مین بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے مین واقع تھی اور لوہا اور شیشہ کہ یہی دونون عمارت کی جان ہین اور ایک کی پائداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ مین بہت لگا تھا اور اسکی سقف بلور کی تھی اور اسقدر بلند تھی کہ کئی اونچے اونچے درخت اوسکے نیچے آگئے تھے۔ اس نمائش گاہ عرش اشتباہ مین ہر قسم کی چیزین ہر ولایت کی موجود تھین اور پانچ مہینے تک ہر روز اسمین تماشائیون کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت سے آینہ صفت ہوجاتا تھا کہ یا الٰہی سه یہ کس شکل مسیحا کا مکان ہے + زمین جسکی چہارم آسمان سے ہے + ۔ دو بہت بڑے فائدے اس نمائش گاہ

تقرر نمائش گاہ لنڈن و ہجوم تماشائیان دران

سزاے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدلگیا اور وہ ملک بدر کیے گئے۔ اب یہ مفسد ایک ایک کرکے رہا ہوگئے ہین اور بعضے بھاگ بھی گئے ہین۔

سنہ ۱۸۴۹ء مین تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین جہازرانی مین تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکۂ معظمہ آیرلنڈ کی سیر کو تشریف لے گئین اور وہان کی رعایا اونکی تشریف آوری کو اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھکر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے یہ کہ ملکۂ محتشمہ کی چچی صاحبہ یعنے شاہ ولیم چہارم کی ملکہ آڈیلیڈ نے وفات کی۔

۲۹ جون سنہ ۱۸۵۰ء مین سر رابرٹ پیل گھوڑے پرسے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اس وزیر آصف نظیر نے ۶۳ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اسی سال ایک یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پایس نہم خلیفۂ روم نے انگلستان پر پھر دست درازی کی اور پادری وائزمین کو اس غرض سے ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کیا کہ اساقفہ و قسیسین کیتھولک کی حکومت جسے ملکہ الزبتھ نے باطل و عاطل بلکہ منعدم و مستاصل کردیا تھا دوبارا انگلستان مین قائم ہوجاے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہوگیا کہ اونکی نظر مین امام کلیسای روم

جائین اور ایک عرضی مین اپنے مطالب لکھکر اوسکے ہاتھ سے دلوائین
مگر اودھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ما شاء اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھ آدمی خوب کرارے کرارے لندن کی سڑکون پر ڈٹے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھین بے مارے نچھوڑینگے
یہ رنگ جو اونھون نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

## ایرلنڈ مین فسخ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے

ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن مین جو صاحب [illegible] تھے
اونھون نے ایک شخص ولیم اسمتہ اوبراین نامی کو اپنا [illegible]
بنا کر اپنا نام گروہِ جوانان ایرلنڈ کہا تھا۔ اور لڑائی پر تلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے پڑھنے سے
عوام الناس کو ایک ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انمین سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حمیت انگیز تھا اور اسکا اڈیٹر جان میچل تھا
ہر روز ہزارہا مزدور پیشہ لوگ کنارِ دریا اور کھیتون مین [illegible]
حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیت مین فساد تھا۔ [illegible]
انجام کچھ نہوا۔ اوبراین اور اور مفسدون نے [illegible]
مقام ٹپریری مین کیا مگر جلدی بر [illegible]
کر دیا۔ اور اسکے ہمراہ کارن کو گرفتار کر لیا اور [illegible]

یعنی پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ ایرلنڈ۔

سزاے موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدلگیا اور وہ ملک بدر کیے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کر کے رہا ہو گئے ہین اور بعضے بھاگ بھی گئے ہین۔

سنہ ۱۸۴۹ء مین تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین جہازرانی مین تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکۂ معظمہ ایرلنڈ کی سیر کو تشریف لے گئین اور وہان کی رعایا اونکی تشریف آوری کو اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھکر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے یہ کہ ملکۂ محتشمہ کی چچی صاحبہ یعنے شاہ ولیم چہارم کی ملکہ اڈیلیڈ نے وفات کی۔

۲۹ جون سنہ ۱۸۵۰ء مین سر رابرٹ پیل گھوڑے پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اِس وزیر آصف نظیر نے ۶۲ برس کے سن مین انتقال کیا۔ اسی سال ایک یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پایس نہم خلیفۂ روم نے انگلستان پر پھر دست درازی کی اور پادری وائزمین کو اس غرض سے ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کیا کہ اساقفہ و قسیسین کیتھولک کی حکومت جسے ملکہ الزبتھ نے باطل و عاطل بلکہ منعدم و مستاصل کر دیا تھا دوبارہ انگلستان مین قائم ہو جاوے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ اونکی نظر مین ایام کلیسا ئی ...

جائین اور ایک عرضی مین اپنے مطالب لکھکر اوسکے ہاتھہ سے دلوئین مگر ادھر بھی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے ما شاء اللہ تھوڑے نہ بہت ۲ لاکھ آدمی خوب کرارے کرارے لنڈن کی سڑکون پر ڈٹے کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انھین بے مارے نچھوڑین گے۔ یہ رنگ جو اونھون نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

## ایرلنڈ مین فسخ اتحادِ ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے

ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن مین جو صاحب زیادہ محرورُ المزاج تھے اونھون نے ایک شخص **ولیم اسمتھ او برائن** نامی کو اپنا سرگروہ بناکر اپنا نام **گروہِ جوانانِ ایرلنڈ** رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تلے ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے عوام الناس کو ایک ولولہ وہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انمین سے ایک اخبار نہایت تیز اور حمیّت انگیز تھا اور اسکا اڈیٹر **جان مچل** تھا۔ ہر روز ہزارہا مزدور پیشہ لوگ کنارِ دریا اور کھیتون مین گیند بازی کے حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیّت مین فساد تھا۔ لیکن اس ساری بندش کا انجام کچھہ نہوا۔ اوبرائن اور اور مفسدون نے کچھہ تھوڑا سا ہنگامہ مقام ٹپّوریری مین کیا مگر چند ہی برقندازون نے اس فتنہ کو فرو کردیا۔ اور اسکے سربراہ کاردن کو گرفتار کرلیا اور اونمین سے چار کو

۱ یعنے پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ ایرلنڈ ۱۲

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون مین سے نصف محض عبث وبیکار ہونگی۔ غرض اب ساری ملک مین ایک کہرام پڑگیا اور ہراخبار مین اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلان ریل کی کمپنی شکست ہوگئی آج فلان کارخانہ ٹوٹ گیا اتنون کی جمع ڈوب گئی اور اتنون کا دیوالا نکل گیا۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء مین اس آفتِ ناگہانی کا اثر سب دنون کر شدید تر محسوس ہوا۔ لکن اس منحوس سال مین اتنا تو فائدہ ہوا کہ تار برقی کے فوائد قوت سے فعل مین آئے یعنی اوسکے واسطہ سے خبرین آنے جانے لگین۔

۱۸۴۸ء مین فرانسیس مین تیسرا انقلاب ہوا اور لوئی فلپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنتِ جمہوری قائم ہوئی پادشاہِ معزول نے انگلستان مین جاکر پناہ لی اور ۱۸۵۰ء مین وہین انتقال کیا اسی سال کے آخر مین لوی نپولین کہ ھالنڈ کے پادشاہ معزول کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بخطاب نپولین سوم شہنشاہ فرانس ہوگیا۔ ۱۸۴۹ء مین تمام یوروپ مین عجب تلاطم برپا رہا۔ ویانا و برلن اور سلطنت روم قدیم مین ہنگامے ہوئے۔ اور انگلستان مین چارٹسٹ فرمانِ شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۰۔ اپریل کو بہت سی لوگ لندن مین بایں غرض جمع ہوئے کہ ایک شخص فیرگس اوکونر نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھین یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پائے گا - غرض ازدیاد محصول سے تجارت مین مدت تک ترقی نہوئی مگر آخر کو تجارت سے اپنو ملک اور غیر ملک کی قید رفع ہوگئی اور غیر ملکون سے جو گیہون آتا تھا اب اوسپر فی من ۸ آنہ محصول رہگیا - اس ماجرے کے دو روز کے بعد سر رابرٹ پیل نے استعفا دیا اور لارڈ جان رسل وزیر اعظم مقرر ہوا

۱۸۴۵ء مین آلو کی فصل پر پالا پڑا - اس سبب سے آیرلنڈ مین بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی - برطانیہ اور امریکا کے لوگون نے بڑی ہمت کی کہ ایرلنڈ کے قحط زدہ دہقانون کو مدد بھیجی مگر پھر بھی بہت سے لوگ وہان کے قحط اور بیماری سے ہلاک ہوگئے اور بہت سے سر بصحرا نکل گئے اس سبب سے اوس ملک کی آبادی مین قریب بیس لاکھ آدمی کا گھاٹا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مالیخولیا پیدا ہوا - صدہا کمپنیان ریل کی بن گئین اور ہر شخص ریل کی تجارت کے حصے بیع و شرا کرنے لگا - آخر اس مالیخولیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگون کی آنکھون سے غفلت کے پردے اوٹھے اور حواس بجا ہوئے تو

کو اونپر حملہ کیا اور فتح پائی مگر سپاہ انگریزی مین لوگ اسقدر مارے گئے کہ جنرل گف کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تمنے کیون ایسی بیڈھب لڑائی مین استنے لوگون کو کٹوا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گف نے گجرات مین سکھون کو شکست فاش دی اور پہلے جو زک اوٹھائی تھی اوسکی خجالت مٹائی۔ چند روز بعد اس معرکہ کے نواب گورنر جنرل بہادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانیہ مین شامل ہو گیا۔

ملکہ معظمہ کے عہد جلالت عہد مین سیاست ملکی مین بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب غلہ منسوخ ہو گیا۔ اوسکی منسوخی کی یہ کیفیت ہو کہ ۱۸۳۸ء مین ضلع لنکشایر مین کچھہ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متفق ہوے اور تجارت مین آزادی کے خواہان ہوئے۔ ان لوگون کا سرگروہ مینچسٹر کا ایک کارخانہ دار رچرڈ کوبڈن نام تھا۔ ۱۸۴۱ء مین سر رابرٹ پیل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ پہلے تو اوسکی راے یہی تھی کہ اور ملکون سے جو غلہ آتا ہے اوسپر زیادہ محصول لگایا جاے مگر ۱۸۴۵ء مین اوسکی راے اس باب مین بدل گئی۔ جن لوگون کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب یہی چاہتے تھے کہ غیر ملک سے غلہ نہ آنے پاتے۔ اونکے زعم ناقص مین غیر ملک کے

دریا اس مین جاری ہین اس سبب سے اسے پنجاب یعنے پنج آب ہین - اوس زمانہ مین یہ ملک ایک قوم جنگ جو کی قبضہ مین تھا سکھ کہتے ہین - یہ قوم وسط صدی ہفتدہم عیسوی مین پنجاب مسلط ہوگئی تھی - اور اسکا ایک راجہ رنجیت سنگھ نامی انگریزی کا بڑا اچھا دوست تھا - لیکن جب سنہ ۱۸۳۹ء مین وہ مرگیا تو اوس راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی مین سکھون نے حلہ مین انگریزون کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی او بہت سے مارے گئے - لکن سکھ کسیطرح سے دشمن حقیر نہ تھی سوا کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازون انگریزی گولندازون سے تعلیم پائی تھی - غرض سپاہ انگریزی بسرداری مسٹر ھیوگف و مسٹر ھنری ہارڈنگ سکھون کے لشکر بمقام فاروز شھر چڑھ دوڑی دودن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد اوسکے انگریزی فوج نے فاروز شھر فتح کرلیا اور سکھ ستلج کے اوس پار بھاگ گئے - پھر ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۶ء مین علی وال مین اور اسکے پندرہ روز کے بعد سبراون مین سکھون کو شکست دی اس سبب سے لاھور پایہ تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا وہان جاکر انگریزون نے سکھون سے عہد و پیمان کرلیا - مگر سنہ ۱۸۴۹ء مین پھر لڑائی ہوئی - سکھون کے لشکر نے دریاے جھیلم پر بمقام چلیان والہ خوب مضبوط مورچہ باندھا - جنرل گف نے ۱۳ جنوری

تجارت کے باب مین نزاع ہوتی۔ چینی افیون پر مرتے ہین اور اوسے کھاتے بھی ہین اور مدک کے طور پر پیتے بھی ہین اور اگرچہ اوسکی سمیت سے صدہا مرجاتے ہین مگر یہ بلا کب چھوٹتی ہے۔ اب چینیون نے اس افراط سے افیون کا استعمال کیا کہ فغفور چین نے پریشان ہوکر ممانعت کردی کہ خبردار ہمارے ملک مین افیون نہ آنے پائے۔ مگر انگریزی سوداگرون کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری سے لیجا کر اسے چین مین بیچتے تھے۔ آخر چینی افسرون نے کئی کھیپ افیون کے انگریزی جہازون سے نکالکر خراب و برباد کردئے اور کپتان الیٹ کمشنر انگریزی اور اور کئی انگریزون کو قید کرلیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۴۰ء مین سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور چند ہی روز مین سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب کرلیا اور شمال کی جانب سمر ہنری پوٹنجر سپہ سالار انگریزی شہر اموی کو مسخر کرکے دیوارہاے شہر نانکن تک پہنچ گیا۔ اس شہر مین متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا اور اس مصالحہ کے بموجب جزیرۂ ھونگ کونگ انگریزون کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموے فوچو۔ ننگپو۔ شنگھائے۔ ان چار بندرگاہون مین غیرملکون کے سوداگرون کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی۔

۱۸۴۳ء مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے ملک

اور اوسکا بیٹا ابراھیم مدت سے سلطان روم کو ستا رہا تھی
چنانچہ ۱۸۳۹ع مین ابراھیم پاشانے فوج عثمانی کو ساحل فرات پر
مقام نصیبین مین شکست دی۔ آخر سلطان روم نے ملکہ
برطانیہ اور اور پادشاہان یورپ سے مدد مانگی۔ اوران
سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کرلی اسواسطے کہ اس
لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آب نائے ڈارڈنلیز کا راستہ بند ہو
چکا تھا اور اس راہ کے مسدود ہونے سے بحر اسود کی تجارت
موقوف ہوگئی تھی۔ القصہ انگریزی فوج بحری بسرداری اسٹوپ فرڈ
اور نیپئر امیر البحر شہر بیروت کو کہ ساحل شام پر واقع ہی تباہ و برباد
کرکے زیر دیوار ہاے شہر عکہ پہنچگئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
مین یہ حصن حصین کہ کلید ملک شام ہے اور نپولین جیسے زبردست
کے بھی اُسسے کچھہ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزون کے
قبضہ مین آگیا۔ اِس شہر کو فتح کرکے نیپئر امیر البحر اسکندریہ
کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
فوج برخواست کرلینے کا وعدہ کیا۔ بعد چند مدت کے اوسنے اور
سلطان روم سے عہد و پیمان ہوگیا جسکے بموجب ولایت مصر
محمد علی پاشا کے پاے نام نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن ہوگئی۔

۳ نومبر سنہ ۱۸۴۰ع

اسی زمانہ مین سرکار انگریزی اور فغفور چین سے افیون کی

بٹھائی۔ چند ہی مہینے کے عرصہ مین قندھار اور غزنین اور کابل جیسے عظیم الشان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لئے مگر اکبر خان خلف دوست محمد خان نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل مین انگریزون کو چار طرف سے گھیر لیا اور سر ولیم میکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی کو مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا۔ بقیۃ السیف فوج انگریزی کابل سے جلال آباد تک کہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے برف مین ٹھٹھرتی ہوئی گئی راہ مین افغان آپڑے اور انگریزون کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ کئی سے آدمیون مین سے فقط ایک شخص اپنی جان لیکے بھاگا اس واقعۂ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نے مار ڈالا۔ مگر جرنیل پولاک بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درہ خیبر کی راہ سے جا کر سر رابرٹ سیل اور جرنیل نوٹ کے لشکر سے ملا اور ان سب سردارون نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی کی اور اوسے فتح کیا اور اوسکی فصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور فتح کے شادیانے بجائے۔ غرض شہر کابل کی فصیل اور برج وغیرہ مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزی ہندوستان مین پھر آئی اور ۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحہ کر لیا۔

اسی زمانہ مین ملک لِونَٹ یعنے اطراف و نواحی شام مین لڑائی ہو رہی تھی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

تھا کے شاہزادہ آلبرٹ سے ہوا اور اوسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی
ا ہوئین جو شہنشاہ پرشیا کے ولیعہد شاہزادہ ولیم فریڈرک
سے منسوب ہین سنہ ۱۸۴۱ء مین ۹ نومبر کو شاہزادۂ عالیجاہ آلبرٹ اڈورڈ
ا ہوئے جو اب وارث تاج و تخت برطانیہ ہین۔ چند روز بعد کے خدائی
لکہ محتشمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدانخواستہ ملکۂ معظمہ ولیعہد
ادر کے بالغ ہونے سے پیشتر مرجائین تو اونکے شوہر یعنی شاہزادہ آلبرٹ
پنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولی سلطنت کے حکمرانی
کرین۔

سنہ ۱۸۳۹ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک افغانستان مین بازار جنگ گرم رہا۔ اِس
لڑائی کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزون کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس
کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان مین ہماری سلطنت دبالے لہذا یہ ضرور ہے
کہ افغانستان مین ایسے شخص کو بادشاہ کرین جو ہمسے موافق ہو اسلئے
کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین واقع ہے اور
شاہِ ایران ہمیشہ سے شہنشاہِ روس سے موافق ہے ایسا نہو کہ وہ
روسیون کو ہندوستان مین آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے
غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے سنہ ۱۸۳۹ء مین بسرداری سر جان
کین فوج ظفر موج بسوئے افغانستان روانہ کی تا کہ دوست محمد خان
غاصبِ سلطنتِ افاغنہ کو نکالدے اور شاہ شجاع کو دوبارا تخت پر

فرمانِ رعایا[۱] مین چند تغیراتِ عظیمہ کا خواہان تھا - ایک یہ کہ ہر شخص کو اجازت دی جاے کہ پارلیمنٹ کیواسطے ممبر منتخب کرنے مین اپنی راے دے - دوسرے یہ کہ ہنگام انتخاب ممبرانِ پارلیمنٹ لوگ اپنی راے اونکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کاغذ کے پرچون پر لکھکر ایک صندوق مین ڈالدیا کرین تاکہ امیدواران مشارکتِ پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسکی راے ہمارے خلاف ہے اور کسکی راے ہمارے موافق ہے تیسرے یہ کہ ہر سال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جاے - چوتھے یہ کہ ممبرانِ پارلیمنٹ کی تنخواہین مقرر کی جائین - پانچوین یہ کہ ہر شخص خواہ صاحب جایداد ہو خواہ نہو بشرطیکہ لوگون نے اوسے ممبر مقرر کردیا ہو پارلیمنٹ مین شریک کیا جائے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاعِ متساویہ مین کی جائے - غرض ان سرکشون کے ایک گروہ نے جان فروسٹ کو جو کسی زمانہ مین کسی شہر کا مجسٹریٹ رہا تھا اپنا سردار بناکر مقام نیوپورٹ واقع ضلع مونمتھ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فروسٹ اور دو اور مغوی بجرم بدخواہی وفتنہ پردازی محکوم بہ سزائے موت ہوئے — پھر وہ سزاے موت سے معاف ہوئے اور تاحیات ملک بدر کردئے گئے -

۱۸۴۰ء مین ۱۰ فروری کو ملکۂ معظمہ کا عقد پرنس البرٹ کے ساتھ ہوا اور

۱ یہ فرمان پادشاہ نے رعایا کو دیا تھا اس سبب سے یہ رعایا کی طرف مضاف ہوا اور فرمانِ رعایا مشہور ہوگیا ۱۲

چونکہ قانون سیلک کے بموجب ہینوور کی ریاست عورت کو
نہ مل سکتی تھی لہذا جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئیں تو وہ ریاست
سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیم چہارم کے بھائی آرنسٹ
جنکا خطاب نواب کمبرلنڈ تھا اوس ملک کے بادشاہ مقرر ہوئے

دسمبر ۱۸۳۷ء مین کینڈاے مشرقی اور کینڈاے
مغربی مین بلوے ہوا اور پپینو اور میکنزی مفسدون کے
سربراہ کار بنے۔ پپینو نے تو چندہی روز مین بمقام سینٹ
یوسٹیس شکست کھائی مگر میکنزی نے شہر ٹورانٹو پر حملہ کیا
اور ہلہ افسر انگریزی نے اوسے بھی شکست دی۔ دوسری سال مین
۱۸۳۸ء مین کینڈاے مشرقی مین پھر فساد ہوا مگر سر جان
کولبورن کی ہمت و جوانمردی سے یہ فساد بھی چندہی روز مین رفع
ہوگیا۔ امریکا مین حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے
۱۸۴۰ء مین پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جسکے بموجب کینڈا
مغربی اور کینڈاے مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا۔

اسی زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے
تئین حامل فرمان شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس
گروہ نے یہ نام اپنا اس واسطے رکھا تھا کہ یہ

صموئیل کولرج ...... ۱۷۷۲ء سے ۱۸۳۴ء تک رہا۔ ضلع
ڈون مین پیدا ہوا تھا۔ مدرسۂ عالیہ
کیمبرج مین علم حاصل کیا تھا۔
کئی مثنویاں نظم کین

فلیسیا ہیمنس ...... ۱۷۹۳ء سے ۱۸۳۵ء تک رہی۔
شاعرہ غزل گو تھی اوسکے کلام سے
دلسوزی اور نزاکت ٹپکتی ہے اور
استعارات و تشبیہات لطیفہ سے مملو ہے
بعض گیت اوسکی بہت مشہور ہین

## باب بست و ششم

## عہد معدلت مہد ملکۂ معظمہ مفخمہ وکٹوریا خلد اللہ ملکہا وعظم سلطانہا

۱۸۱۹ء مین ۲۴ مئی کو پیدا ہوئین ۱۸۳۷ء مین ۲ جون کو تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئین
ولیم چہارم کے بعد اونکی بھتیجی ملکہ الگزنڈرا اینا وکٹوریا
بسن ہجدہ سالگی رونق بخش سریر عرش نظیر ہوئین۔ ملکہ محتشمہ کی والدہ
ماجدہ کا نام اڈورڈ اور خطاب نواب کینٹ تھا۔ ۱۸۳۹ء مین
ونکی تاجداری کی رسوم ویسٹ منسٹر مین ادا ہوئی

| سوئیڈن | آسٹریا سنہ وفات |
| --- | --- |
| چارلس جان برنادوٹ ........ | فرانسس ........ بسنہ ۱۸۳۵ء |
| سرویس | فرڈننڈ اوّل ........ |
| نکولاس ........... | پوپ |
| | لیو دوازدہم ... بسنہ ۱۸۳۱ء |
| | گرگری شانزدہم ........ |

## مشاہیر اہل تصنیف
## عہد ولیم چہارم

سروالٹر اسکاٹ .... سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک رہا۔ اسکاٹلینڈ کا وکیل تھا۔ گیت بنائی اور قصے نظم کیے اوسکی تصنیفات مین سے حکایات مشہورہ ویورلی نوولس بہت عمدہ اور دلچسپ ہین۔ کئی مثنویان بھی اوسکی مشہور ہین

ادم کلارک ........ سنہ ۱۷۶۲ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک رہا۔ آیرلنڈ کا رہنیوالا تھا۔ فرقہ متھڈسٹ کا ایک قسیس تھا۔ السنہ مشرقیہ پر عبور رکھتا تھا صحف سماویہ کی تفسیر لکھی

باغی ہوے تو بادشاہ انگلستان نے رعایاے مذکور کو مدد فوج عنایت کی اور سپاہ انگریزی نے ہالنڈ کی بندرگاہون کا محاصرہ کرکے آمد و رفت کی راہ مسدود کردی —

ولیم چہارم نے ۲۰ جون ۱۸۳۷ء مین ۷۲ برس کی سن مین انتقال کیا — اوسکے دو بیٹیان ہوئی تھین دونون صغر سن ہی مین مرین ایک تو جسدن پیدا ہوئی اوسیدن مرگئی —

یہ بادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و بے تکلف تھا اور اگرچہ ذکی الطبع اور حاد الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور صائب الفکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامت عقل و اصابت فکر ظاہر تھی

## سلاطین معاصرین

| فرانس | سنہ وفات | پروشیا | سنہ وفات |
| --- | --- | --- | --- |
| چارلس دہم ...... | ۱۸۳۰ء مین معزول ہوا | فریڈرک ولیم سوم | ...... |
| لوئی فلپ ...... | | | |
| **اسپانیہ** | | **ترکستان روم** | |
| انقلاب سلطنت ...... | ۱۸۳۳ء تک رہا | محمد ششم | ...... |
| ازابلا دوم ...... | | | |

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بمجرد طلب اطالیہ سے آکر تازہ وزرا مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسنے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد وقصبات متعلق تھا ادنکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اوران کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکارِ خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جسنے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین۔ اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور آیرلنڈ مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین۔ ایک یہ کہ سنہ ۱۸۳۵ء اور سنہ ۱۸۳۷ء مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے دوم یہ کہ سنہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ہالنڈ کے پادشاہ سے

ملہ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲۔

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیرِ دامِ قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانون تکفل غربا و مساکین مین بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی و توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاوے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھہ محنت کرین تو کیا مضائقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گرے نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسنے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہوگئی جو انسداد فتنہ پردازی اہل آیرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۸۳۴ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بمجرد طلب اطالیہ سے آکر تازہ وزراء مقرر کیئے - مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن پھر وزیر اعظم مقرر ہوا -

۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسّے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد و قصبات متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی - اور ان کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جسّے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین - اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین - ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۷ء مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ھالنڈ کے بادشاہ سے

ؔ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲ -

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیر دام قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانون تکفل غربا و مساکین مین بہت سی تغیرات واقع ہوئے۔ چند مدت پیشتر اَتے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی و توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبرگیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھہ محنت کرین تو کیا مضائقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گرے نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسنے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہوگئی جو انسداد فتنہ پردازی اہل ایرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۸۳۴ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بجرد طلب اطالیہ سے آکر تازہ وزرا مقرر کیے - مگر چار ہی مہینے مین نواب ملبورن پھر وزیر اعظم مقرر ہوا -

۱۸۳۵ء مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسنے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد و قصبات متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی - اور ان کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبرون کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے مجسٹریٹ یعنے وہ حاکم جسنے شہرون کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین - اسی قسم کے تغیرات اسکاٹ لنڈ اور آیرلنڈ مین بھی ہوئے

ولیم چہارم کے عہد مین غیر ملکون کی نسبت دو امر ایسے ظہور مین آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہین - ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء مین اسپانیہ کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزادہ چارلس سے لڑنیکے واسطے اپنی فوج مین انگریزی سپاہی بھرتی کرے دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء مین جب بلجیم کی رعایا ہالنڈ کے بادشاہ سے

۱؎ ایسی کونسلون کو آج کل ہماری محاورہ مین میونسپل کمیٹیان کہتے ہین ۱۲ -

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۳ء مین اسیر دام قضا ہوا۔

۱۸۳۴ء مین قانون تکفل غربا و مساکین مین بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غربا و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کرور روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر مین سے اکثر روپیہ ایسے مردون اور عورتون کی پرورش مین ضایع ہوتا تھا جو قوی توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اوسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبرگیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنیکے قابل ہین اونکی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جاے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ محنت کرین تو کیا مضائقہ۔

اس قانون مین اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گرے نے وزارت سے استعفا دیا۔ اوسکے استعفا کا یہ منشا ہوا کہ اوسمے اور اور وزرا سے ایک قانون کے باب مین نزاع ہوگئی جو انسداد فتنہ پردازی آیرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اوسکے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پامرسٹن اوسکے معین و مددگار مقرر ہوے۔ ۱۸۳۴ء کے آخر مین یہ وزیر بھی معزول

لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس سو روپیہ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی
یا جو کم سے کم پانسو روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی سنہ ۱۷۸۷ع سے
محکمۂ عوام مین اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نوآباد انگریزی بستیون
مین جسقدر غلام ہین وہ سب آزاد کر دیے جاوین - سب سے پیشتر
ولیم ولبر فورس کہ ضلع یورک کے لوگون کی طرف سے پارلیمنٹ
کا ممبر یعنے وکیل تھا اس امر مین محرک ہوا اور جبتک اوسکی زندگی
نے وفا کی اس کار خیر مین بکمال سرگرمی و استقلال ساعی رہا —
غرض اس مقدمہ مین کارفرمایان پارلیمنٹ مین بکرات و مرات مباحثہ
و مناظرہ ہوا اور غلامون کے مالکون اور نوآباد بستیون کے زمیندارون
اور سوداگرون نے عتق عبید مین بڑی قیل و قال اور عذر و معذرت
کی - چھیالیس برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ مین لڑا کیا آخر کو ایک
قانون جاری ہوا جسکے بموجب ۲۰ کرور روپیہ غلامون کے آقاون
کو اونکے نقصان کی مکافات مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون نے غلامون
کو مطلقا نہین آزاد کیا بلکہ یہ شرط کر لی کہ سات برس تک یہ ہماری
خدمت کرین - مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدت زائدہ مین دو برس
کی تخفیف کیجاوے اور سنہ ۱۸۳۸ع مین آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی
خدمت زائدہ کے بعد آزاد کر دیے گئے - ولبر فورس نے
ساری عمر اسی کار خیر کی پیروی مین صرف کر دی تھی اب جب اوسکی
مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور مین آیا یعنے قانون آزادی غلامان

خلائق ایسا جوش مین آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جسنے واٹرلو کی
لڑائی مین انگلستان کی عزت رکھلی تھی اور نپولین جیسے زبردست
کو زیر کیا تھا لنڈن کے بازاریون سکے یورش سے اپنا مکان
بچانا پڑا بعد اسکے نواب گری پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور
وہ **قانونِ اصلاح** جسکے واسطے یہ قیامت کبرے برپا ہوئی تھی
نافذ ہوگیا- اسی سال یعنے ۱۸۳۲ء مین ۱۷ جولائی کو اسکاٹلنڈ
کی اصلاح کا قانون اور ۷ اگست کو ایرلنڈ کی اصلاح کا قانون بادشاہ نے
منظور کرلیا —

نفاذ قانون بنابر اصلاح [illegible] ۷ جون ۱۸۳۲ء

اِس قانون سے آئین سلطنت مین تین تغیرات عظیم
ہوئے- اوّل جن قصبات و دیہات مین ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ
کو واسطے ممبر منتخب کرسکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر معتدبہ تھے تو وہان کے
متوطن نہ تھے اونسے پارلیمنٹ مین وکیل بھیجنے کا حق سلب ہوگیا
دوم جو قصبات کہ سترہوین صدی مین ترقی کرکے اوّل درجہ کے
شہر ہوگئے تھے اونھین اب اوّل مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف
سے ممبر یعنے وکیل مقرر کرکے پارلیمنٹ مین بھیجین سوم پارلیمنٹ
مین راے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام
کردیا گیا- اہل شہر و قصبات مین سے یہ حق اون لوگون کو دیا
گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اِسّے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے
یا اسقدر کرایہ کے مکان مین رہتے تھے - اضلاع مین یہ حق اون

مین محسوس ہوئے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی ضلع سنڈرلینڈ
پر نازل ہوئی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب
۶۰ ہزار آدمی کے اس وبا سے ہلاک ہوئے۔ اوس زمانہ سے تین
مرتبہ یہ وبا انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی مین
اہتمام بلیغ کیا گیا ہے اور نالے مہربان صاف رہتی ہین اور مکانات
ہوادار بنتے ہین لہذا اس بلائے بے درمان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہے

اس بادشاہ کے عہد مین سیاست ملک مین امر عظیم یہ ہوا
کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ ہوا
یکم مارچ سنہ ۱۸۳۱ء مین لارڈ جان رسل نے یہ قانون محکمہ عوام
مین پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونون محکمون نے علی الخصوص محکمہ
امرا نے اسپر بہت نقض و ابرام کیا مگر جمہور عوام اسکے نفاذ مین
مصر رہا۔ الغرض پندرہ مہینے تک اس قانون کے باب مین رہا اور
پارلیمنٹ مین جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈربی اور برسٹل مین
بڑے بڑے ہنگامے ہوئے۔ ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر
جرح و قدح ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل رد ہو جائے گا۔ محکمہ
امرا کے ممبرون نے اسکی رد مین اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ نواب
گری وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر ولنگٹن کو حکم ہوا کہ اپنے
طور پر وزیر مقرر کر لو۔ مگر یہ کام اوس سے نہ بن پڑا اور دریائے غضب

مینِنجن کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈ پلیڈ تھا۔

چند مدّت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس مین دوبار انقلاب ہوا اور تین روز پیرس کے بازارون مین کشت وخون ہوا آخر چارلس دہم تخت سلطنت سے اوٹھا دیا گیا اور لوی فلپ اورلینس فرانسیس کا پادشاہ مقرر ہوا۔ فرانسیس کے انقلاب نے بلجیم کے لوگون پر بھی اثر کیا اور اونھون نے بھی پادشاہِ ہالنڈ سے منحرف ہوکر شاہزادہ لیوپولڈ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ مین انگلستان کے لوگ بھی بہت آزردہ ونالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے۔ جس قسم کا تغیّر اس محکمہ مین رعایا کو منظور تھا امیر ولنگٹن وزیر اعظم کی راے اوسکے بالکل خلاف تھی آخر اوسنے استعفا دیدیا اور اب وزرا فرقۂ وھگ سے مقرر ہوئے اور نواب گرے اور لارڈ جان رسّل گروہِ وزرا کے ارکانِ اعظم ہوئے۔

سنہ ۱۸۳۰ء مین یہ تغیر وزراء مین ہوا اور اسی سال ستمبر کو لورپول سے مینچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا جو تمام سلطنت برطانیہ مین مثل لوہے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔

اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ء مین ایک تازہ وبا جسکے آثار بیشتر ہندوستان

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سے ۲۰۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔
سرہمفری ڈیوی ........ ۱۷۷۸ء سے ۱۸۲۹ء تک رہا۔
ضلع کورنوال مین پیدا ہوا تھا۔
ایک خرادکا لڑکا تھا۔ ایک جرّاح کا شاگرد
ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ
اوسے ہوا سے نہین ضرر پہنچتا اور برابر روشنی
دیتا ہے علم کیمیا اور علم برق مین
بڑی بڑی مفید باتین ظاہر کین۔ علاوہ
علوم حکمیہ کے اور مضامین مین بھی کتابین
تصنیف کین جینوا مین انتقال کیا

## باب ششم

### عہد شاہ ولیم چہارم

سنہ ولادت ۱۷۶۵ء سنہ جلوس ۱۸۳۰ء سنہ وفات ۱۸۳۷ء

جارج چہارم کے بعد اوسکا بھائی نواب کلیرنس بخطاب ولیم چہارم
بادشاہ ہوا۔ اس بادشاہ نے جوانی مین فوج بحری مین کام کیا تھا
لہذا اسکا لقب بادشاہ ملّاح مشہور ہو گیا۔ اسکی بی بی ایڈیلیڈ

جان فلیکس مین ...... ۱۷۵۵ء سے ۱۸۲۶ء تک ہا۔ شہر یورک میں پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویرین بنانے مین اُستاد تھا۔ تصویراتِ حجری کے مدرسۂ شاہی کا مُدرّس اعلیٰ تھا۔ جن لوگون کا حال بڑے بڑے یونانی شاعرون نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہی اونکی عمدہ عمدہ مورتین اس مُصوّر نے بنائی ہین۔

سر ٹامس لارنس .... ۱۷۶۹ء سے ۱۸۲۶ء تک ہا۔ برسٹل مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کا ثانی تھا۔ رینلڈس مُصوّر کے مقام پر جارج سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۳۰ء مین فنِ مصوری کے مدرسۂ شاہی کا صدرنشین مقرر ہوا

مُخترعین علوم

سر ولیم ہرشل ...... ۱۷۳۸ء سے ۱۸۲۲ء تک ہا۔ ھینوور مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر مُغنّی تھا۔ بعد اوسکے علم ہیئت مین کمال حاصل کیا اور دوربین عکسی کو بہت درست کیا۔ ۱۷۸۱ء مین ستارۂ یورینس کو دریافت کیا اور قمر مین آتشی پہاڑ اور بعض سیارات کے ضمائم و اقمار

مداخلت اہل کیتھولک در امور سیاست و منسوخی قوانین مذہبیہ نسبت ایشان ۱۸۲۹ء

بت فرقہ کیتھولک کے منسوخ ہوگئے اور یہ فرقہ بھی امور سیاست
ن اوسیقدر دخیل ہوگیا جسقدر فرقہ پرالسٹنٹ تھا۔

۲۶ جون ۱۸۳۰ء مین بادشاہ نے ۶۸ برس کے سن
ن انتقال کیا اور کوئی وارث نہین چھوڑا۔

جارج چہارم کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفا
کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت
اور نازک مزاج اور صاحب سلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور
لوگون سے بہ خُلق و مُداراۃ ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ بادشاہ ایسا ہی
تھا جیسا اسکے خوش آمدی اسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض
اشخاص کے شریف وہ ہے جسکے مزاج مین شفقت و مُروّت ہو اور
صاحب اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ ہو تو حاشا و کلّا یہ بادشاہ ہرگز
شریف نہ تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین کپتان پارّی اور کپتان
راس نے اس تجسّس مین کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان
کی راہ دریافت کرین تمام بحر شمالی کو چھان ڈالا ۱۸۲۰ء مین
ایک صاحب میک آدم نامی نے سڑکون پر کنکر بچھانا رواج دیا۔

پیچل خاصتہً اون امور کے انتظام و انصرام کے واسطے وزیر مقرر ہوا جو انگلستان سے متعلق تھے۔ اِن دو وزیرون کے عہدِ وزارت مین قانونِ آزادی باین مراد جاری ہوا کہ جو قوانینِ شدیدہ نسبت فرقہ کیتھولک کے زمانہ انقلاب سلطنت سے چلے آتے تھے اور اب اونکی کچھہ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل کیتھولک پر بہت دشوار تھے وہ منسوخ ہوگئے۔ مگر اب فرقہ مذکورہ نے بغاوت و فساد کی تخریب شروع کی لہذا ارباب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر آئین حکومت مین کرین کہ فساد نہونے پاوے۔ بنابران کنونشن ایکٹ اور ٹسٹ ایکٹ جو چارلس دوم کے عہد مین نافذ ہوئے تھے اور بالخصوص فرقہ کیتھولک پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے۔ مگر اس فرقہ کے لوگون نے اس تخفیفِ عذاب پر بھی اکتفا نہ کی بلکہ سیاست ملک مین دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسب قانون جو شخص مذہب کیتھولک کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ مین شریکِ شورئے ہونے کا مجاز نہ تھا مگر تاہم اہل کیتھولک نے اپنے ایک ہم مذہب ڈانیال اوکونل نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا آیرلنڈ کے ایک ضلع کلیر کی طرف سے وکیل کر کے پارلیمنٹ مین بھیجا اور اس وکیل نے اپنی کلیسا یعنے اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا جی توڑ کے لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانین شدیدہ

۱؎ اس قسم کے وزیر کو ہوم سکٹری یعنے اپنے ملک کا وزیر کہتے ہین ۱۲-

سے باغی ہو گئے - اونکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تین سو برس سے ترک اونپر ظلم و تعدّی کر رہے تھے اور اونکا حال غلامون کا سا کر دیا تھا یونان کے کوہی قومون مین ابتک اپنی بزرگان سلف کی حمیّت و شجاعت باقی تھی اور اس معرکہ مین اون سے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر ہوئی تمام یوروپ عش عش کر گیا اور اونکی ہمدردی اور دلسوزی کی چنانچہ بائرن نے کہ مشاہیر شعرای انگلستان سے تھا اپنی شاعری اور اپنی دولت اونہین کی نصرت و حمایت مین صرف کر دی اور اپنی عمر قلیل کی باقی ایام بھی اونھین کی خدمت مین گذاری - غرض سنہ ۱۸۲۷ء مین اعاظم سلاطین یوروپ یعنے پادشاہان روس و فرانس و برطانیہ نے لنڈن مین باہم عہد و میثاق کیا کہ سلطان روم سے اہل یونان کی آزادی اور خود سری بزور شمشیر قبول کروالین گے - اس سال کے آخر مین ان تینون پادشاہون کی افواج بحری بسرداری کوڈرنگٹن امیر البحر روانہ ہوئین اور جزیرہ نمای موریا کے جنوب مغرب مین بندرگاہ ناورینو مین لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ مین اونھون نے سلطان روم کے جہازون کا سارا بیڑا تباہ و برباد کر دیا - آخر چند ہی روز کے بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے برخواست کر لیا اور یہ ملک خود سر و خود مختار ہو گیا اور بویریا کا شاہزادہ جسکا نام اوتھو تھا وہان کا پادشاہ مقرر ہوا -

فوت شدن بائرن [illegible] اپریل سنہ ۱۸۲۴ء

سنہ ۱۸۲۸ء مین امیر ولنگٹن وزیر اعظم مقرر ہوا اور سرابرٹ

آخر ۱۸۲۶ء مین متخاصمین مین مصالحہ ہوگیا جسکے بموجب وہ ملک جو ساحل تناسرم پر واقع ہے اور ضلع ارکان سرکار انگریزی کو مل گیا۔

۱۸۲۴ء مین اہل انگلستان اس خبط مین مبتلا ہوئے کہ روپیہ شریک کرکرکے تجارت کی کوٹھیان قائم کرین۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگون پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا اونھون نے منافعہ کثیر کی امید پر ایسے امور مین اوسے صرف کرنا شروع کیا جنکا کچھہ سروپا نہ تھا اور بعض ممالک روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور بنک والون نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور دور اندیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا اولوالعزمی اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء مین سوداگرون پر بڑی آفت آئی ۵۰ بنگ گھر تو بالکل بند ہوگئے اور ۲۰۰ سوداگرون سے زیادہ کا دوالہ نکل گیا غرضا ایک عجب تلاطم اور کہرام تمام ملک مین پڑگیا۔

۱۸۲۷ء مین نواب لورپول کہ پندرہ برس وزیراعظم رہچکا تھا مرض فالج مین مبتلا ہوا اور منصب وزارت کیننگ کو عنایت ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصب رفیع کے بار کا متحمل نہ ہوسکا اور سال ہی بھر مین مرگیا۔ اوسکے مقام پر لارڈ گوڈرچ وزیراعظم مقرر ہوا۔

جارج چہارم کے اوائل عہد مین اہل یونان دولت عثمانیہ

بہت خوش ہوئی مگر اونکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ پادشاہ نے اونھین
اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز و ممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ
حضرت بہ ارادہ جنگ تشریف لے گئے تھے بخلاف پادشاہانِ سابق
کے کہ وہ جب وہان گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے - دوسرے
مہینے مین پادشاہ اپنی ریاست قدیم ھینوور کے ملاحظہ کو گیا اور
اسکے بیس روز کے بعد اسکاٹ لنڈ کی سیر کو گیا اور تیرہ دن وہان
ٹھہرا - ایک دن وہان پادشاہ کو خبر پہنچی کہ نواب لنڈ نڈری کہ
وزراے عظام مین سے تھا اپنے ہاتھ سے اپنے تئین مار ڈالا -
اوسکے مقام پہ پادشاہ نے جارج کیننگ کو وزیر ممالک غیر[1]
مقرر کیا -

برھما کے پادشاہ نے انگریزون کی بستیون
پر جو دریاے گنگ کے اوس طرف واقع تھین ایسی زیادتیان
کین کہ آٹھ فروری ۱۸۲۴ء مین سرکار انگریزی نے والی برھما سے
لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا - پہلے سال کی لڑائی مین سر ارچی بالڈ کیمبل
سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے
دریاے اراودی پہ مسخر کیے - دوسرے سال ایک فوج قلیل
نے بسرداری جرنیل موریسن صوبہ ارکان کو چھین لیا -

[1] وزیر ممالک غیر سے وہ وزیر مراد ہے جو پادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکون سے
مکاتبہ و مراسلہ رکھتا ہے اور اونسے امور سیاست و مہام سلطنت طے کرتا ہے ۱۲ -

اطالیہ مین پڑی رہی اب جو اوسنے سُنا کہ اوس شخص کا شوہر بادشاہ ہوا ہے تو وہ بعجلت تمام انگلستان مین آئی اور اوسے امید تھی کہ جو مراسم شاہانہ شاہزادیون کی نسبت ادا کیے جاتے ہین وہی میری نسبت بھی بجا لائے جائینگی مگر یہان اوس بیچاری کو اور لینے کے دینے پڑگئے کہ اوسپر بدکاری کی تہمت لگائی اور ۶ جولائی ۱۸۲۰ء مین ایک قانون اوسکی تعزیر و سزادہی کے واسطے محکمہ امرا مین تجویز ہوا۔ بروہم اور ڈن مین نے کہ دونون بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی طرف سے جوابدہی کی کہ ۱۰ دسمبر کو وہ قانون مشعر سزادہی منسوخ ہوگیا اور ملکہ جرم سے بری ہوگئی — اوسکی برات سے رعایا کو بڑی خوشی ہوئی کہ سب اوسکی طرف تھے — دوسرے سال جب تقریب تاجداری بادشاہ ولسٹ منسٹر آبی مین جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن مین شریک ہونے کو آئی مگر دروازہ پر پہرہ والون نے اوسے روکا اور اندر نہ جانے دیا — اس بےعزتی اور ناکامی کا اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ انیسؔ ہی دن مین مرگئی اور جب اوسکا جنازہ لنڈن سے ہارچ کو لیچلے تو سپاہ اور رعایا مین اثنائے راہ مین اسقدر تکرار ہوئی کہ کشت و خون پر نوبت پہنچ گئی —

وفات ملکہ کرولین ۱۹ اگست ۱۸۲۱ء

جس مہینے مین ملکہ نے انتقال کیا اوسی مہینے مین بادشاہ آیرلنڈ مین گیا اور وہان کے لوگ اوسکے آنے کی

ایک امیر کے یہان دعوت مین گئے تھے مار ڈالین - ایک کار او باش آدمی تھسٹل وڈ نامی اونکا سرپراہ کار تھا اور اونھون نے یہ تدبیر کی کہ وزرا کو اوس دعوت مین قتل کر کے قیدخانون کے دروازے توڑ ڈالین اور لنڈن مین آگ لگا دین غرض ایسا کچھ کرین کہ سلطنت منقلب ہوجائے جسدن شام کو اونھون نے اس امر عظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعتہ اون بدمعاشون پر جا پڑے - پہلے تو خوب مارپیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو وہ سب گرفتار ہوئے اور اونکا سرغنا تھسٹل وڈ اور چار شخص اور پھانسی دئے گئے باقی بدمعاش ملک بدر کئے گئے - بعد اوسکے اسکاٹ لنڈ مین بھی ایک گاؤن کلسائیتھ نامی مین کہ ضلع اسٹرلنگ مین ہے کچھ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہو گیا -

جارج چہارم نے اپنی بی بی کیرولائن سے بڑی بدسلوکی کی اور اوسکی بدنہادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے اوسکے کسی فعل سے نہین ثابت ہوتی - ملکہ موصوفہ بجز ڈیوک برنسوک کی شاہزادی تھی اور ۱۷۹۵ء مین اوسکی شادی پادشاہ سے ہوئی تھی مگر میان بی بی مین بنی اور شادی کے چند ہی روز کے بعد قطع ہو گئی - فی الحقیقت پادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے نباہ نہ کر سکتی - جبتک وہ متولی سلطنت رہا جبتک ملکہ بیچاری ایک

| | |
|---|---|
| سر رچارڈ ارکرایٹ........ | سنہ ۱۷۳۲ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک ہا۔ ضلع لنکشایر مین پیدا ہوا تھا۔ پیشتر بال صاف کرنیوالا تھا۔ اسی نے روئی کاتنے کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی روئی کے کارخانون کا بانی ہوا۔ |
| جوشوا وجوڈ........ | سنہ ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۹۵ء تک ہا۔ اسنے چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور اِس فن کو بڑی رونق دی یہ ایک کمہار کا لڑکا تھا |
| جیمس واٹ........ | سنہ ۱۷۳۶ء سے سنہ ۱۸۱۹ء تک ہا۔ ایک قسم کی دخانی کل ایجاد کی |

## باب پنجم
### عہد شاہ جارج چہارم

سنہ ولادت سنہ ۱۷۶۲ء سنہ جلوس سنہ ۱۸۲۰ء — سنہ وفات سنہ ۱۸۳۰ء

یہ پادشاہ نو برس اپنے باپ جارج سوم کی زندگی مین متولی سلطنت رہا تھا۔ اب اوسکے مرنے کے بعد بالاستقلال پادشاہ ہوگیا۔ چند روز بعد اوسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کرکے چاہا کہ وزرا کو

## مصوّرانِ مشہور

| | |
|---|---|
| ٹامس گینسبرا ........ | سنہ ۱۷۲۷ء سے ۱۷۸۸ء تک یہ رہا۔ ضلع سفک میں پیدا ہوا تھا۔ اچھا مصور تھا |
| سر جوشوا رینلڈس ........ | ۱۷۲۳ء سے ۱۷۹۲ء تک یہ رہا۔ ضلع ڈیون میں پیدا ہوا تھا۔ صدر انجمن علوم شاہی تھا۔ وقائع تاریخی وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویریں کھینچیں۔ فن مصوری میں ایک کتاب بھی تصنیف کی۔ شمس العلماء ڈاکٹر جانسن کا بڑا دوست تھا |

## مخترعین صنائع

| | |
|---|---|
| جیمس برنڈلی ........ | ۱۷۱۶ء سے ۱۷۷۲ء تک رہا۔ ضلع ڈربی کا رہنے والا تھا۔ اسی کے اہتمام سے ورسلی سے مینچسٹر تک نہر کھدی تھی پس نہر کنی کا یہی موجد ہوا۔ |

| | |
|---|---|
| ولیم کوپر ........ | ۱۷۳۱ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا۔ قانون کی تعلیم پائی تھی۔ اسکے اکثر اشعار نصیحت آمیز اور عارفانہ ہین۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی اور ترجمہ منظوم دیوان **ہومر** ابو الشعرائے یونان مشہور ہے |
| ہیو بلیر ........ | ۱۷۱۸ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا۔ اڈنبرا کا واعظ تھا۔ کچھہ خطبے لکھے اور ایک کتاب مین انشا پردازی اور عبارت آرائی کے اصول و قواعد لکھے |
| ولیم پیلی ........ | ۱۷۴۳ء سے ۱۸۰۵ء تک رہا۔ کارلائیل کا اسقف تھا۔ اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب الٰہیات مین اور ایک کتاب مسمّی بہ شواہد و بیّنات دین عیسوی بہت مشہور ہین |

## صناعانِ مشہورہ

| | |
|---|---|
| ٹامس گینسبرا ........ | سنہ ۱۷۲۷ء سے سنہ ۱۷۸۸ء تک رہا۔ ضلع سفک میں پیدا ہوا تھا۔ اچھا مصور تھا |
| سر جوشوا رینلڈس ...... | سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۹۲ء تک رہا۔ ضلع ڈیون میں پیدا ہوا تھا۔ صدر انجمن علوم شاہی تھا۔ وقائع تاریخی وغیرہ کی عمدہ عمدہ تصویریں کھینچیں۔ فن مصوری میں ایک کتاب بھی تصنیف کی۔ زبدۃ العلماء ڈاکٹر جانسن کا بڑا دوست تھا |

## مخترعین صنائع

| | |
|---|---|
| جیمس برنڈلی ........ | سنہ ۱۷۱۶ء سے سنہ ۱۷۷۲ء تک رہا۔ ضلع ڈربی کا رہنے والا تھا۔ اسی کے اہتمام سے ورسلی سے منچسٹر تک نہر کھدی تھی۔ پس نہر کنی کا یہی موجد ہوا۔ |

| | |
|---|---|
| ...جر کوپر ........ | ۱۷۳۱ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا- قانون کی تعلیم پائی تھی- اسکے اکثر اشعار نصیحت آمیز اور عارفانہ ہین- اسکی تصنیفات مین سے ایک مثنوی اور ترجمہ منظوم دیوان **ھومر** ابو الشعراے یونان مشہور ہے |
| ھیو بلیر ........ | ۱۷۱۸ء سے ۱۸۰۰ء تک رہا- اڈنبرا کا واعظ تھا- کچھہ خطبے لکھے اور ایک کتاب مین انشاپردازی اور عبارت آرائی کے اصول و قواعد لکھے |
| ولیم پیلی ........ | ۱۷۴۳ء سے ۱۸۰۵ء تک رہا- کارلائیل کا اسقف تھا- اسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب... الٰہیات مین اور ایک کتاب مسمّی... **شواہد و بیّنات دین عیسو...** بہت مشہور ہین |

| | |
|---|---|
| اڈورڈ گبن | ۱۷۳۷ء سے ۱۷۹۴ء تک تھا۔ ضلع سرے میں پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیفات میں سے عروج و زوال سلطنت رومۃ الکبرا یعنی روم قدیم بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کی چھ جلدیں ہیں اور ۱۲ برس میں تصنیف ہوئی تھی |
| جارج کیمبل | ۱۷۱۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ مارشل کالج واقع ابرڈین کا پرنسپل یعنی اعلی المدرسین تھا۔ ایک تقریر اوسکی اثبات معجزات میں بہت مشہور ہے۔ یہ تقریر ہیوم ملحد کے رد میں لکھی تھی اور جواب مسکت و دندان شکن ہے۔ |
| رابرٹ برنس | ۱۷۵۹ء سے ۱۷۹۶ء تک رہا۔ کسان تھا۔ اس شاعر کی غزلیں اور گیت مشہور ہیں |
| اڈمنڈ برک | ۱۷۳۰ء سے ۱۷۹۷ء تک رہا۔ ڈبلن میں پیدا ہوا تھا۔ بڑا خطیب فصیح و بلیغ تھا۔ اوسکی بعض تصنیفات مشہور ہیں |

| | |
|---|---|
| سموئیل جانسن | سنہ ۱۷۰۹ء سے سنہ ۱۷۸۴ء تک ۔ لچ فیلڈ میں پیدا ہوا تھا اور اکثر لنڈن میں رہا ۔ اسکی تصنیفات میں سے تذکرۃ الشعرا قصہ رسلاس لغت انگریزی مثنوی مسمی بہ لنڈن بہت مشہور ہیں ۔ |
| ادم اسمتھ | سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۹۰ء تک رہا ۔ اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا ۔ مدرسۂ عالیہ گلاسگو میں مدرس اعلی تھا ۔ اوسکی تصنیفات میں سے ولتھ اف نیشنس یعنے اسباب و تدابیر تحصیل مال و حسن معیشت بہت مشہور ہے ۔ یہی کتاب علم جدید سیاست مدن و تدبیر المنزل کا ماخذ و مبنی ہے ۔ |
| ولیم رابرٹسن | سنہ ۱۷۲۱ء سے سنہ ۱۷۹۳ء تک رہا ۔ اسکاٹ لنڈ کا قسیس تھا ۔ اسکی تصنیفات میں سے تاریخ اسکاٹ لنڈ تذکرۂ چارلس پنجم ۔ تاریخ امریکہ بہت مشہور ہیں ۔ |

# مشاہیر اہل تصنیف عہدِ شاہ
# جارج سوم

| | |
|---|---|
| ڈیوڈ ہیوم ........ | سنہ ۱۷۱۱ء سے سنہ ۱۷۷۶ء تک رہا - اسکاٹلینڈ کا رہنے والا تھا - اڈنبرا کی انجمن وکلا کے کتب خانہ کا داروغہ تھا - اسکی تصنیفات میں سے تاریخ انگلستان بہت مشہور ہے - اسکا یہ مذہب تھا کہ آدمی کسی بات کا یقین نہیں کرسکتا لہذا رسالت و نبوت و نزول وحی و وقوع معجزات یہ سب اسکے نزدیک منحصر بہ شک و ابہام میں تھا - اسنے ایک رسالہ تحقیق طبیعت انسانیہ میں لکھا اور کئی تقریرات علمیہ لکھیں - |
| سر ولیم بلیک سٹن ........ | سنہ ۱۷۲۳ء سے سنہ ۱۷۸۰ء تک رہا - بڑا نامی قانون دان اور عدالت شاہی کا جج تھا - اسکی تصنیفات میں سے شرح قوانین انگلستان بہت مشہور ہے - |

## سویڈن

سنہ وفات

ادولفس فریڈرک ...... سنہ ۱۷۷۱ء
گسٹیوس سوم ...... سنہ ۱۷۹۲ء
گسٹیوس چہارم ...... سنہ ۱۸۰۹ء
چارلس سیزدہم ...... سنہ ۱۸۱۰ء
چارلس جان برنڈوٹ ......

## روس

ملکہ الزبتھ ...... سنہ ۱۷۹۱ء
پیٹر سوم ...... سنہ ۱۷۹۲ء
ملکہ کیتھراین دوم ...... سنہ ۱۷۹۶ء
پال اول ...... سنہ ۱۸۰۱ء
الگزنڈر ......

## پوپ

سنہ وفات

کلمنٹ سیزدہم ...... سنہ ۱۷۶۹ء
کلمنٹ چہاردہم ...... سنہ ۱۷۷۵ء
پایس ششم ...... سنہ ۱۸۰۰ء
پایس ہفتم ......

# مشاہیر اہل تصنیف عہد شاہ
# جارج سوم

ڈیوڈ ہیوم ........

سنہ ۱۷۱۱ع سے سنہ ۱۷۷۶ع تک تہا - اسکاٹلینڈ کا رہنے والا تہا - اڈنبرا کی انجمن وکلا کے کتبخانہ کا داروغہ تہا - اسکی تصنیفات میں تاریخ انگلستان بہت مشہور ہی - اسکا یہ مذہب تہا کہ آدمی کسی بات کا یقین نہیں کرسکتا لہذا رسالت و نبوت و نزول وحی و وقوع معجزات یہ سب اسکے نزدیک مشکوک و ابہام میں تہا - اسکی ... تحقیق طبیعت انسانیہ ... تقریرات علمیہ ... ... تک تہا - ... ... الت شاہی ... غات میں ... ... ستان

........
........
........
........

ڈاکٹر جانسن ........
........
........
........
........
........

اور اسمین انگریزون نے بڑی زور باری اور بڑی جانفشانیان کین جنگ ہفت سالہ
کے بعد قرضہ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کرور روپیہ ہوگئے اور
محاربہ امریکا کے بعد دو ارب ۳۸ کرور روپیہ اب اس کی مقدار
اسقدر بڑہی کہ آٹھ ارب ۱۰ کرور روپیہ ہوگئی - یا تو اس زور و شور
سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑہی ہوئی تھی یا جا ب
یکبارگی لڑائی موقوف ہوگئی تو لوگ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوئے
کہ کھانے کی چیزین تو ویسی ہی گران رہین مگر مزدوری کی مقدار بہت کم
ہوگئی - اسپر قیامت یہ ہوئی کہ ۱۸۱۷ء مین گیہون کی فصل تشریف
لیگئی - آخر جب لوگ بھوکھون کے مارے مرنے لگے تو جا بجا
فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقت سے یہ ہنگامے فرو ہوئے -
مگر جسقدر جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑہا اوسے جلد ... کی گلون
کی بدولت دولت بڑہی - اور دہوین کے زور سے روئی اور
کپڑے کے کارخانون نے بڑی ترقی کی -

اگست ۱۸۱۶ء مین انگریزی فوج بحری نے بسرداری ...
امیر اکس موتھ الجزیرہ پر حملہ کیا - یہ ضلع منجملۂ اضلاع بر...
کے ہے جو افریقیہ کے شمال مین مصر سے لیکر سرحد اسپانیہ...
کے قریب تک ہین - اس ضلع مین دزدان دریا رہتے تھے اور وہ عیسا...
پکڑ پکڑ کر غلام بنا ڈالتے تھے - الغرض فوج انگریزی نے اونھی...

کے دل سے کوئی پوچھے کہ اوسپر کیا گذری جسکی خونخوار تلوار فرنگی قوم زبردستون کو زیر کیا تھا اور لاکھون بیگناہون کے گلے کاٹے تھے اور لاکھون کے لہو کے آنسو رلائے تھے آپ وہی تلوار میدان کارزار مین پُرزے پُرزے اُڑ گئی اور وہ خود ذلیل و خوار و بیقرار ہوا سو یہ گردش چرخ نیلوفری ہے نہ نادر بجا ماند و سے نے نادری +

نپولین اسطرح سے مغلوب مقہور اور منہزم و مفرور ہو کر اپنے دارالسلطنت پیرس مین آیا اور بیٹے کو جانشین کر کے خود سلطنت سے کنارہ کش ہوا - جب انگریزون اور پرشیا والون نے وہان بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقام رُوشفورٹ مین چلا گیا اور وہان سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی - جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور کہین مفر نہ ملا تو آخر عاجز ہو کر اپنے تئین ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا - انگریز اوسے پکڑ کر جزیرہ سینٹ ہلینا مین لے گئے اور چھ برس تک اوسے وہان قید رکھا - آخر ۵ مئی سنہ ۱۸۲۱ع مین اوسنے اس زندان بلا سے طرف عالم بقا کے رحلت کی اور سنہ ۱۸۴۰ع مین اوسکی لاش کو لیجا کر فرانسیس مین دفن کیا -

غرض اسطرح سے جنگ جزیرہ نما ختم ہوئی

یا بلوکر ہماری کمک کو پہنچ جاے - آخر تیر دعا ہدف اجابت ہوا
اور رات کو سات بجے دور سے پرشیا کی توپون کی آواز آئی اور
معلوم ہوا کہ بلوکی سپہ سالار گروچی سردار فرانسیسی سے کہین
آگے بڑھ آیا ہے اور واٹرلو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے - تب تو
نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کے پرانے پرانے کارآزمودہ
سپاہیون کو جنھون نے اسٹرلٹز اور جینا کے معرکے مارے
تھے ہمراہ لیکر صفوف شکستہ فوج انگریزی پر مثل بلائے بے درمان آ
پڑا مگر سپہ سالار انگریزی نے کچھ ایسا سحر کا کلمہ کہدیا کہ پیادون کی
ٹولیان ہٹ ہٹ کر پتلی پتلی صفین بن گئین اور اونکی سرخ سرخ کرتیان
اور براق سنگینین دور سے چمکتی نظر آتی تھین - پہلے تو اونھون نے
اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا بعد اوسکے
بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہکر فرانسیسیون پر یکبارگی ٹوٹ پڑے
قصہ کوتاہ فوج فرانسیسی نے جھرمٹ کہایا صفین ٹوٹ گئین آخر
قدم اوکھڑ گئے اور واٹرلو کی لڑائی فتح ہوگئی - یہ تین دن بھی
عجب قیامت کے دن تھے کہ ۴۰ ہزار فرانسیسی ۱۶ ہزار پرشیا کی
سپاہی - ۱۳ ہزار انگریز اور جرمن کام آئے - چنانچہ لکھا ہے
کہ جب امیر ولنگٹن چاندنی رات مین میدان قتال سے گذرا تو اپنی
یاران وفادار اور رفیقان جان نثار کے کشتون کے پشتے اور لاشون
کے انبار دیکھکر زار و قطار رونے لگا - اے اوس بادشاہ جبار و شعلہ

مقابل ٹیلون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر برسلس
کو شاہراہ چلی گئی تھی ۔ امیر ولنگٹن کے لشکر مین ۷۰ ہزار آدمی سے
زیادہ تھے اور نپولین کی فوج مین ۸۰ ہزار جوان کے قریب تھا
اون دو ٹیلون کے بیچ مین تھوڑا سا نشیب تھا اوس مین دو کسانون
کے مکان بنے ہوے تھے بس اونھین کے آس پاس دن بھر
کیا بازار موت گرم رہا کہ الامان و الحفیظ ۔ نپولین جانتا تھا کہ بس
آج مین ہارا ۔ وہو ا اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہے تو اسی مین ہے کہ میرے اور برسلس کے
درمیان مین جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
نکل جاؤن ۔ بس اس خیال سے اوسنے لڑائی کا یہ ڈھنگ کیا کہ پہلے
توصفوف لشکر انگریزی پر گراب اور گولون کی بوچھار کر دیتا تھا
بعد اوسکے زرہ پوش سوارون کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا
مگر انگریزی پیادون نے بھی ایسی مستحکم ٹولیان باندھ لین کہ نپولین
تو آدمی تھا دیو کے ہٹائے نہ ہٹ سکتے ۔ سواران فوج فرانسیسی نے
کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوے اور سیکڑون زین سوارون
سے خالی ہو گئے ۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
تھا اور جب امیر ولنگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفون سے
قلت ظاہر ہے ایک سپاہی پر سپاہی گرتا چلا آتا ہے اور جب ایک
گرتا ہے تو دوسرا اوسکے مقام پر پیچھے سے چلا آتا ہے تو اوسنے
دست دعا اوسی وقت آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوندا یا تو رات آجائے

انگریزی بی متلس سے نکل کر مثل سیل کاٹرہ کی طرف روانہ ہوئی -
یہ مقام بی متلس سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور یہاں پر دوشٹرکین
آکر ملی تھین - ۱۶ - جون کو نی سپہ سالار فرانسیسی نے فوج انگریزی
پر حملہ کرکے چاہا کہ اوسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھہ نہ ہو سکا - لکن اوسی
نپولین نے لین بی پر حملہ کرکے پرشیا کی فوج کو وہان سے نکالدیا
اور ۳۵ ہزار آدمی گروچی سپہ سالار کے ہمراہ اوسکے تعاقب
مین روانہ کئے اور اوسے کہدیا کہ خبردار پرشیائی فوج کو امیر ولنگٹن
کے لشکر سے نہ ملنے دینا - جب پرشیا والون نے لین بی مین شکست
کھائی تو امیر ولنگٹن بھی بمجبوری پیچھے ہٹکر ایک گاؤن مین چلا گیا
جسکا نام واٹر لو ہے مگر وہان سے بھی بلوکر سپہ سالار فوج پرشیا
قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا - اب نپولین کو اپنی فتح کا یقین
ہو گیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پرشیا اور انگلستان کی فوجون
کے درمیان مین میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہین
کر سکتین ہا ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے - غرض اتوار کے روز
واٹر لو کے میدان مین سپاہ انگریزی اور فوج فرانسیسی مین مقابلہ
ہوا - جس روز لڑائی ہوئی اوسکی شب کو اس زور و شور سے منہ برسا
کہ خدا کی پناہ - دونو فوجین ساری رات کیچڑ پانی مین پڑی رہین اور
کسی کو سونا نہ نصیب ہوا - جب رات بھر کے تھکے باندے لوگ صبح کو
اوٹھے تو اوسوقت تک ترشح ہو رہا تھا - دونو لشکر ایک دوسرے کے

ا منظور کیا۔ اور ۸۰ ہزار آدمی کی فوج بسرداری امیرالامرا ولنگٹن
انہ کی — ایک طرف بلوکر سپہ سالار پرشیا نے ایک لاکھ ۲۰ ہزار
ر کی فوج آراستہ و پیراستہ کی — ایک طرف شہنشاہان روس و آسٹریا
ابان جنگ کر رہے تھے اور اونکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے
فرانسیس پہ حملہ کریں اور ایک فوج جرّار اونھون نے جمع کی تھی — جب
نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا مائل ہوا مگر اب اوسکی کون سنتا تھا
آخر اوسے کچھ چارہ نہ رہا سوا اسکے کہ فوراً مستعد پیکار ہو —

ولنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بلجیم میں جاکر پرشیا
کی فوج سے ملے اور وہان سے اوسے ساتھ لیکر شمال و مشرق کو
سے پاریس کو روانہ ہو — نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار
انگریزی کو پرشیا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے
وہ ۱۵ جون کو سرحد فرانسیسی سے آگے بڑھا — اوس وقت فوج انگریزی
شہر برسلس میں مقیم تھی اور پرشیا کا لشکر سرحد فرانسیسی سے چند
میل کے فاصلہ پر مقام لینی میں پڑا تھا — ۱۵ جون کو شام کے
وقت ولنگٹن ایک امیرزادی کے یہاں بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا
کہ اوسے خبر پہنچی کہ فرانسیسی لشکر آگے بڑھتا آتا ہے — بس سنتے
کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت رقص میں شریک تھے
چپکے چپکے کچھ آپس میں مشورہ کیا اور دوسرے روز علی الصباح سے

اسکے صلہ مین سرکار نے اوسے امیر الامرا کا خطاب عنایت کیا اور کل
ارباب پارلیمنٹ یعنے کار فرمایان محکمۂ امرا و محکمۂ عوام نے سر دربار
اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اوسے بجلدوے خدمات
جلیلہ مرحمت کیا۔ ۱۸۱۴ء مین وِیانا پایۂ تخت آسٹریا مین
اس غرض سے مجلس شوریٰ منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل و کثیر المصارف
مین یورپ کے مقدمات نہایت ابتر ہو گئے تھے اونکی اصلاح کرے
مگر مارچ ۱۸۱۵ء مین ایسی خبر وحشت اثر آئی کہ یہ مجلس برخاست ہو گئی
وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جزیرۂ اِلبا سے چلا اور یکم مارچ کو ساحل
پُرووِنس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پیرس کی طرف چلا
آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے
سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوے اور فرانسیسی سپاہی
بھی خاندان بوربون کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی جمعیت
چند ہزار نفر آکر اوسکے شریک ہوتے۔ الغرض بیس ہی روز کے عرصہ مین
نپولین دار الخلافت اور دیہیم سلطنت فرانس پر پھر قابض و متصرف
ہو گیا۔

جب نپولین نے عہود و مواثیق سابقہ کی مطلق رعایت
و پابندی نہ کی اور فرانس پر پھر قبضہ کر لیا تو تمام پادشاہان یورپ
کے حواس باختہ ہو گئے اور اس پیمان شکنی پر اونہین غیظ و غضب آیا۔ اوسکے
فنا و برباد کرنیکے واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کروڑ روپیہ

اسی سنہ ۱۸۱۴ء مین شہر پاریس مین پہلی صلح منعقد ہوئی اور نپولین مغلوب و مقہور ہوکر جزیرۂ البا مین چلا گیا۔

ادھر تو براعظم یورپ مین یہ تغیرات عظیمہ ظہور مین آرہے تھے اودھر برطانیہ اور ممالک متحدہ امریکا سے لڑائی ہو رہی تھی اس لڑائی مین مورد نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم امریکا کے جہازون سے ملاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی جنگی جہازون کی خدمت کے واسطے لیجائینگے امریکا والے کہتے تھے واہ یہ ہرگز نہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہوگئی اور سنہ ۱۸۱۴ء تک رہی۔ اہل امریکا نے صوبہ کینڈا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے شہر واشنگٹن پر حملہ کرکے وہان کے سرکاری مکانات مین آگ لگا دی۔ مگر نیو اورلینس سے شکست کھا کر بھاگی اور کچھ انگریزی سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیان بہت سی ہوئین جنمین ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخرکار انگریزون کو فتح پائی اور دسمبر سنہ ۱۸۱۴ء مین فریقین مین بمقام گھنٹ مصالحہ و معاہدہ ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل منشاء نزاع جو امر تھا وہ نہ منفصل ہوا۔

جنگ جزیرہ نما مین جو ایسے ایسے معرکے امیر ولنگٹن کی شجاعت و جوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سر ہوئے

مین ویسی صعوبتین درج نهین ہین چنانچہ لکھا ہے کہ ہنگام مراجعت سپاہِ فرانسیسی اس شدت سی جاڑا پڑا اور اسقدر برف پگھلی کہ شہر مُوسکو سے دریاے نیمن تک کہ خدا جانے کسقدر فاصلہ ہی بس چار لاکھہ آدمیون کی ہڈّیان ہی ہڈّیان نظر آتی تھین-

ادہر تو نیولین روس سے یون ناشاد و نامراد پھرا اودھر اسپانیہ مین امیر ولنگٹن نے اوسکی فوج کو بھگاتے بھگاتے جبالِ پرنیز کے اوسپار کردیا- آخر وِٹّوریا واقع خلیج بسکی مین وارے نیاری کی لڑائی ہوئی اور فوج فرانسیسی منہزم ہوئی- بعد اسکے سینٹ سبسشین اور پمپی لیونا انگریزون نے بہت جلد مسخّر کرلئے اور امیر ولنگٹن دریاے بدّیسوا سے عبور کرکے بفتح و فیروزی داخلِ فرانسیس ہوا اور ۱۴ اپریل ۱۸۱۴ء مین بقیۃ السیف لشکرِ ہزیمت اثر فرانسیسی کو جسکا سردار جرنیل سولٹ تھا جنگ تولوین منتشر و پریشان کردیا- اس معرکہ سے دس روز پیشتر شہر لیزگ مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور نیولین شکست کھاکر بھاگا اور روس و سویڈن و جرمنی و آسٹریا و پرشیا کی فوجین اوسکے تعاقب مین پیرس دار السلطنت فرانس تک چلی آئین اور اوسے ایسا عاجز کردیا کہ وہ فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہوگیا اور اسپانیہ و فرانسیس کی سلطنت پھر خاندان بوربون کے قبض و تصرف مین آئی- آخر

لِندر لنڈس کی طرف روانہ ہوئی — اس فوج کا مقصود اعظم یہ تھا کہ فرانسیسیون کے دمہس جو دریاے شلِٹ کے کنارے پر تھے اونھین چھین ے — جب یہ لشکر جزیرۂ والشرن مین پہنچا تو رطوبت فاسدہ کی شدت ے بیماری پیدا ہوئی اور ہزارون آدمی اوسمین سے مر گئے اور اوس وج قہار مین سے فقط نفسِ چند ماہ ڈسمبر مین انگلستان مین پھر آے —

جنگ پرتگال ۱۸۱۰ع

دوسرے سال پرتگال مین بازارِ قتال گرم رہا — اس ملک مین افواج فرانسیسی سب طرف سے سمٹ کر اس واسطے مجتمع ہوئی تھین کہ سپاہ انگریزی کو کھدیڑ کر جہازون پر کر دین — آخر بُساکو مین لڑائی ہوئی اور امیر ولنگٹن نے میکّسینا سپہ سالارِ فرانسیسی کو شکست دی اور بہت سے فرانسیسی تہِ تیغ کئے — بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر لِسبَن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹورِس وِڈرس مین جا کر مورچہ لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار ہر چند کہ اوسے وہان سے ہٹا دین مگر اوسنے جنبش نہ کھائی —

اِسی سال نپولین نے اپنی بیاہتا بی بی جوزفائین کو طلاق دیکر اسٹریا کی شاہزادی میریا لوئیزا سے شادی کی — ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین ایک امر عظیم پر مباحثہ ہو رہا تھا وہ یہ تھا کہ مدت سے بادشاہ کو ضعف و اضمحلال ہوتا تھا اور اب بسبب کبر سنی کے ضعف و نقاہت اور زیادہ ہو گئی تھی اور بصارت

جنگ کورونا و شکست فوج فرانسیسی ۔ فتح جنگ ٹیلویرا ۲۸ جولائی ۱۸۰۹ء۔

مُور سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولا لگا اور اوسکی لاش اوسکی وردی کے کپڑون مین لپیٹ کر کورنا کی فصیل پر دفن کر دی آخر انگریزون کو فتح بیّن حاصل ہوئی ۔ مُور کے قتل ہونے کے بعد آرتھر ولزلی دوبارا سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیہ پر حملہ کیا اور مقام ٹیلویرا مین دریاے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست فاش دی ۔ اس فتح کے صلہ مین اوسے امیر ولنگٹن کا خطاب عنایت ہوا ۔ اب چونکہ تین فرانسیسی فوجین بسرداری سولٹ و نی و مُور ٹیوس شہر میڈرڈ کے ناکے روکے ہوے تھین لہٰذا سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹکر پرتگال کی سمت جانا پڑا ۔ اسی سال پادشاہ آسٹریا نے پہلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت کچھہ خاک اڑائی لیکن ویگرام کے معرکہ مین پھر مُنہ کی کھائی اور نپولین نے فتح پائی اور فوج ظفر موج فرانسیسی بفتح و فیروزی داخل ویانا دار السلطنت آسٹریا ہوئی ۔

اب جارج سوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہو گئے تھے اور چونکہ کسی پادشاہ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب ہوئی تھی لہٰذا اسکی خوشی مین تمام ملک مین بڑی عید ہوئی ۔ نپولین کے مقابلہ مین پادشاہ آسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھہ آدمی کی فوج بسرداری نواب چیتھم برادر کلان پٹ وزیر اعظم ساحل

۲ ڈسمبر ۱۸۰۵ء مین نپولین نے اسٹولٹز کی لڑائی مین پادشاہ اسٹریا کی قوت توڑدی۔ پھر ۵ اکتوبر ۱۸۰۶ء مین ایک ہی دن مین اور ایک ہی لڑائی مین پادشاہِ پروشیا کو زیر کیا۔ اب سارا یورپ اوسکے قبضہ مین آگیا سوا روس اور انگلستان کے۔ روس تو شدت زمستان اور کثرت صحراہاے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور انگلستان حیلولۂ بحرِ زخار در احاطۂ دیوارہای چوبین (یعنی جہازون) سے مامون رہا۔ پٹ اور فوکس نے نظم امورِ سیاست مین اسقدر مشقتِ شدیدہ اور ریاضتِ شاقہ کی کہ منجر بہلاکت ہوئی اور ۱۸۰۶ء مین چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونون نے اس دار المحن سے رحلت کی۔ پٹ کا سن تو کل ۴۶ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸ سال کی عمر نصیب ہوئی۔

نپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزون کی قوت تجارت ہے اور اونھین تو ہینًا قومِ دوکانداران کہتا تھا۔ پس اوس نے شہر برلن سے احکام جاری کئے کہ جزائر برطانیہ کی راہین قطعًا مسدود کردی جائین اور تمام بنادرِ یورپ مین انگریزی جہاز نہ آنے پائین۔ اسکی عوض مین وزراے انگلستان نے یہ حکم جاری کیا کہ جو پادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نپولین کا وہ اوسکے یعنی فرانسیس اور اوسکے شرکا کے ملکون سے ہرگز تجارت

فوقَ الثّریا اور ایک تحتَ الثّریٰ پہنچ جائے - مگر جس ثبات و استقلال
سے اونھون نے اِس بادشاہِ جبّار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخذول و مقہور
یہ فرعونِ بے سامان ہوا ویسا کوئی نہین ہوا -

نپُولیَن نے جو یہ قصدِ عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ
کو مسخر کرے اُسکا ایک جزیہ بھی تھا کہ بَرطانیّہ پر حملہ کرے - اِس
غرض سے اوسنے بُولُون مین ایک جنگی جہازون کا بیڑا مہیّا کر رکھا
تھا کہ طرفۃ العین مین فرانسیسی لشکر انگلستان مین مثلِ سَیل پہنچ جائے
مگر نِلسَن امیرالبحر کی بیدار مغزی اور ہیبت سے انگلستان شرِ اعدا
سے محفوظ و مصئون رہا - جب ادھر نپُولیَن کی دال نہ گلی تو فوج
کو دریاے ڈینیُوب کی طرف لیگیا وہان اَسٹریا کی فوجین
اوسکا مُزمّہ سینے کو تیار ہورہی تھین -

پہلے بادشاہ اسپانیّہ نپولیَن کا شریک ہوا تھا -
مگر نلسَن نے اِن دونون کی فوج بحری کو قریب راس ٹرافلگار کے
شکست فاش دی اور ۳۳ جہازون مین سے ۱۹ چھین لئے - اس
لڑائی مین امیرالبحر مذکور کو گولی لگی اور قبل غروب آفتاب اوسنے انتقال
کیا - اوسکی نعش کو بہ تزک و احتشام شاہانہ لیجا کر کلیسا سے سینٹ
پال مین دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوا -

مبین ظفر کامل حاصل ہوئی کہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور اسکے سبب سے
نپولین کی فوج ریگستانِ مصر مین پھنس گئی مگر اوسسے جب لڑائی کب
پیش آتا تھا۔ آخر ۱۷۹۹ع مین وہ اپنے لشکر کو اوس ریگستان سے
جو مابین مصر و فلسطین واقع ہے نکال کر لے گیا اور شہر یافہ کو
فتح کرکے شہر عکّہ کا محاصرہ کر لیا۔ مگر سپاہِ برطانیہ اور فوج
دولت عثمانیہ نے بہ سرداری سر سڈنی اسمتھ
اوسے عکّہ سے ہٹا دیا۔ اوسیوقت فرانس سے کچھ ایسی ہوش
خبر آئی کہ نپولین نے فوج کو تو مصر مین چھوڑا اور خود بعجلت
تمام بسوی وطنِ مالوف روانہ ہوا۔ جب اوسکی فوج بے سر ہوگئی
تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۱ع مین سر رالف ابرکرومبی نے
اوسے شکست دی مگر اوسے بھی لڑائی مین ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر
نہوا۔ بس اس شکست پر جنگِ مصر کا خاتمہ بالخیر ہوگیا۔

۱۷۹۸ع مین جو ایرلنڈ مین غدر ہوا اوسسے
ثابت ہوا کہ اوس ملک کو سلطنتِ برطانیہ سے زیادہ
متحد و مرتبط کر لینا ضرور ہے۔ اہلِ ایرلنڈ نے اس باب مین
بڑی بحث کی اور اتحاد ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے۔ آخر بعد
مباحثہ و مطارحہ بسیار دونون ملکون کی پارلیمنٹ متحد کر لی گئی
پس ۵۰ برس کے زمانہ مین اہل ایرلنڈ کو اس اتحاد سے منافع

۱۸۰۱ع پارلیمنٹ انگلستان و ایرلنڈ باہم متحد ہوئین

نہ گذرا تھا کہ کیپ ٹاؤن واقع دریائے شیانن مین اونسے فوج انگریزی کے سامنے ہتھیار ڈالدئے ۔

اب کچھ نپولین کے قہر و غلبہ کا حال سُنئے کہ دو برس تک وہ مصر اور شام مین مقیم رہا اور اس بات مین سرگرم و ساعی رہا کہ کوئی راہ ایسی نکل آئے کہ اوسی ہندوستان کو جا کر فتح کرون مگر یہ کوشش اوسکی محض بیسود ہوئی اوسکی سفر کی یہ کیفیت ہو کہ وہ شہر تولون سے ایک بڑا بھاری بیڑا جہازون کا اور ایک عظیم لشکر لیکر چلا اور راہ مین جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہانتک کہ اسکندریہ مین پہنچ گیا ۔ وہان سے جو چلا تو قاہرہ مین دم لیا اور قریب اہرام مصریہ کے عسکر ممالیک مصر کو شکست دی ۔ مگر جب نپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیر البحر انگریزی بھی اوسکے عقب مین آیا تھا ۔ آخر خلیج ابو قیر مین لڑائی ہوئی اور امیر البحر انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کر دئے ۔ یہ لڑائی قریب غروب آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوع فجر رہی ۔ نلسن کے سر مین ایک لوہے کا ٹکڑا اڑ کے لگا اور بڑا زخم پڑ گیا ۔ ادھر فرانسیسیون کا بڑا جہاز جسپر علم لشکر نصب تھا مع امیر البحر اور ۱۰۰۰ خدام جہاز کے دھوین اڑ گیا ۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازون مین سے نو جہاز انگریزون کے ہاتھ آئے اور دو اونھون نے جلا دئے فقط دو چھوٹے چھوٹے جہاز بچکر نکل گئے ۔ غرض اس جنگ بحری مین انگریزون کو ایسی فتح

انہی شکستین دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیان ہارین کہ شجاعانِ یورپ کے زہرے آب ہوگئے۔

ادہر پارلیمنٹِ انگریزی مین پِٹ وزیرِاعظم بکمالِ اصرار والحاح کہہ رہا تھا کہ ہرچہ بادا باد نپولین سے لڑائی چلی جاے۔ مگر فوکس اوسکا بڑا رقیب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحربیانی اسی مباحثہ مین ختم کی اور کہا کہ میری دانست مین مصالحہ کرلینا انسب اَولیٰ ہے اسواسطے کہ قرضۂ قومی بہت بڑھگیا ہے اور اب اسکی تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ کہان تک پہنچ جاے گا۔

۱۷۹۶ء مین بادشاہِ اسپانیہ فرانس واسے برطانیہ سے عازمِ پیکار ہوا اور شاہِ ہالنڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ غرض اب وہ بادشاہانِ یورپ کے نرغہ مین تن تنہا رہگیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور اوسی حال مین ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بنک انگلستان نے نقد روپیہ دینا موقوف کردیا ادہر فوجِ بحری آمادۂ فساد ہوئی اور ناخداؤن نے ایک حشر برپا کردیا کہ ہماری تنخواہین زیادہ کردی جائین۔ اسپِٹ ہیڈ مین تو اونھین سمجھا بجھا کر دھیما کیا

تھا۔ جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ قلعہ سے
دست بردار ہوئے سگر بعد اوسکے سپاہِ فرانسیسی نے بسرداری نپولین
بونا پارٹ اوس قلعہ پر اتنی توپین مارین کہ انگریزون کو اوسے
ویسے ہی دیتے بن پڑا۔ اب اس سردارِ جلیل الشّان فخر اسکندر و دارا
یعنے نپولین کا حال بگوشِ ہوش سُنئے کہ یہ جزیرہ کورسکا
رہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ مین علم حاصل کیا تھا اور
علم ریاضی مین ید طولے رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر
مقرّر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھہ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا۔ ہان
فرانسیس مین اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی
جسدن سپاہ فرانسیسی نے بمقتضیِ خیرخواہی و دل سوزی خاندان
شاہی محلسرائے ٹوئی لوری پر یورش کیا اور نپولین نے ایسی
آب ماری کہ اوسکے دھوین اُڑا دئے اور اوس محلسرا کے
سامنے سے اوسے بھگا دیا اور منتظمین[1] سلطنتِ جمہوری فرانس
جان بچالی۔ یہ ماجرا ۲ اکتوبر کو ۱۷۹۵ء مین ہوا۔ دوسرے
سال نپولین نے جوزفاین بوھارنی سے شادی کی اور
اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ مین فوج فرانسیسی کا سپہ سالار مقرّر ہوا
اور وہان پادشاہ اسٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال مین

---

[1] یہ نسل فرانسیس مین بعد انعدام حکومتِ پادشاہی و استقرارِ سلطنت جمہوری
معین تھی اسمین پانچ شخص مقرّر اونسرا احکام و قوانین کا نافذ کرنا اور اونکو موافق عمل کروانا متعلق تھا ۱۲۔

مین ہرج و اختلالِ عظیم واقع ہوا۔ لوگ بندگئ خدا سے بلکہ عقل سے بے بہرہ ہو گئے اور تمام فرانسیس مین خون کے دریا بہہ گئے۔ یہ طوفانِ عظیم بحرِ اعظم یوروپ مین دور تک پھیل گیا اور اسکی موجین ساحلِ برطانیہ سے بھی ٹکرائین مگر کچھ گزند نہ پہنچا سکین۔

[illegible] ۱۷۹۳ء [illegible] ۱۸۱۵ء

فرانسیس کی سلطنت سلطنتِ شخصی موروثی تھی۔ پس جب ایک جمہور عوام اوس سے برگشتہ و مخالف ہو گیا تو اور پادشاہان یوروپ بھی جنکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ہراسان ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ہمسے یہی سلوک کرے۔ آخر جب لوئی پادشاہِ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنت جمہوری قائم کی تو پادشاہانِ برطانیہ و ہالنڈ و اسپانیہ و آسٹریا و پروشیا باہم متفق ہو کر اوس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اور پانچ چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اوسکے شریک ہوئے۔ اور اب جو آتشِ حرب مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی۔

مگر چند ہی روز مین ظاہر ہو گیا کہ اس انقلابِ عظیم سے فرانسیس کی قوت زائل نہین ہوئی بلکہ اور زائد ہو گئی۔ اب کچھ انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنئے کہ ساحلِ بحیرۂ روم پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹولون ہے فرانسیسیون کے قبضہ مین

مستقر ہوا اور ٹیپو سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست
بالکل غارت ہو گئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹون نے
دہلی پر قبضہ کر لیا اور جنرل لیک نے اونہین جمنا کے کنار شکست
دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیل الشان سلاطین مغلیہ
دولت علیہ برطانیہ کا دست نگر اور وظیفہ خوار ہو گیا۔

# باب چہارم
## بقیہ حالات عہد جارج سوم

اٹھاروین صدی عیسوی مین انقلاب سلطنت فرانسیس
اعظم وقایع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء مین شروع ہوا اور ۱۷۹۵ء مین
تمام ہوا۔ اسکے تین سبب ہوے۔ اوّل یہ کہ والٹیر اور روسو نے
کہ مشاہیر علماء فرانس سے تھے ایسی کتابین مشتمر کفر و الحاد
تصنیف کین کہ وہ باعث انتشار و اختلال عوام ہوئین۔ دوم یہ کہ
امراے غدار نے غربا پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ بادشاہ فرانس کی اسراف
اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہو گیا۔ غرض اس انقلاب عظیم مین
خاندان قدیم شاہان بوربون پر زوال آگیا اور لوئی شانزدہم بادشاہ
فرانس اور اوسکی ملکہ میری انٹائینٹ قتل ہوئے۔ دین مسیحی

ونالان ہوئے کہ جب وہ انگلستان مین پھر گیا تو بجرم تظلم و تشدد
براہل ہند ماخوذ ہوا اور قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر مین
پیشگاہ فرمان فرمایان محکمہ امرا اوسکی روبکاری ہوئی۔ ہنگام پیشی
مقدمہ اڈمنڈ برک نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی
کہ اوسکا عدیل و نظیر نہین ہوا جیمس فوکس اور نیز نسلی شریڈن کہ
یہ دونون بھی بڑے فصیح اللسان اور سحر بیان تھے برک کی طرف
ہوگئے۔ مجرم مدعی علیہ یعنے ہیسٹنگس کی جانب سے تین وکیلون نے
روبکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینون اپنی لیاقت و قانون دانی
کے سبب سے خلعت ججی سے مخلع ہوئے۔ غرض سات برس
تک یہ مقدمہ لڑا کیا اور کسی قدر توقف و امہال کے بعد روبکاری
ہوا کی۔ انجام کار ہیسٹنگس جرم سے بری ہوگیا مگر اس مقدمہ مین
اوسکا روپیہ اسقدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہوگیا۔ اور آخر ایام زندگانی
اوسنے اپنی آملاک قدیم مین سے ایک مکان مین بسر کئے اور سرکار کمپنی سے
چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسے ملا کی۔

سنہ ۱۷۸۶ء مین لارڈ کورن والس گورنر جنرل
ہند مقرر ہوا اور اوسنے ٹیپو سلطان والی میسور کا آدھا ملک
چھین لیا۔ پھر جب سنہ ۱۷۹۹ء مین ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے
عہد وزارت مین سرنگ پٹن دار الخلافت میسور بھی

سن مین وزیر اعظم اور مہتمم خزانۂ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر سے کم سن کوئی وزیر انگلستان مین نہین ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہچکا تھا۔

اب انگریزون کی سلطنت ہندوستان مین یوماً فیوماً بڑھتی جاتی تھی۔ سنہ ۱۷۶۱ء مین اونھون نے پونڈیچری واقع ساحل ملابار فرانسیسیون سے چھین لیا۔ اس شکست سے ہندوستان مین حکومت فرانسیسی کو زوال آگیا۔ سنہ ۱۷۷۳ء مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص سنہ ۱۷۵۰ء مین ۱۷ برس کی عمر مین انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی مین منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر مین مصروف ہوا اور وسط ہند مین مرہٹون کو زیر کیا اور حیدر علی اور اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتون سے بدنام ہو گیا۔ ایک یہ کہ اسنے ہنود کے معبد یعنے بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کر لی۔ یہ دونون امر اوسنے اسواسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ بہم پہنچے اور ان امور سے اہل انگلستان اوسسے ایسے آزردہ

جہلوا سے نے بجوادیا گیا بعد اوسکے اوسکی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے
بری کیا گیا۔ بعضون کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہو گیا
اس ہنگامہ کا نام ہنگامۂ گورڈن وسیع تاریخ ہے —

ادھر تو سلطنت برطانیہ اور اضلاع[۱] امریکا مین جدال
و قتال ہو رہا تھا اور رشتۂ قرابت و ہمقومی ان دونون ملکون مین قطع
ہوا جاتا تھا ادھر کپتان کوک اور طبقات زمین مین جزیرے دریافت
کر کے مملکت برطانیہ مین شامل کرتا جاتا تھا۔ یہ جہاز ران کہ نہایت
مشہور و معروف ہے اور کہہ سکتے ہین کہ اسی نے جزیرۂ آسٹریلیا
مین اتنی بڑی بستیان انگریزون کی بسائین ۱۷۲۸ء مین ضلع یورکشائر
مین پیدا ہوا تھا اور ۱۷۶۸ء اور ۱۷۷۹ء کے درمیان مین اسنے دریا کی راہ
سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کیے اور خاصکر بحار جنوبی اور ساحل
آسٹریلیا کی تفحص و تفتیش مین مشغول رہا۔ ۱۷۷۹ء مین ایک آسٹریلیا
کے باشندے نے اوسے جزیرۂ اوویہی مین دغا سے مار ڈالا —

۱۷۸۳ء مین پٹ وزیر اعظم کا بیٹا ولیم پٹ ۲۴ برس کو

۱؎ ان اضلاع کا نام نیوانگلنڈ یعنے انگلستان جدید ہے اور انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
انھین انگریزون نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب مین
واقع ہین ۱۲—

مقام پر مستعد بیٹھی رہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوفِ ضرر نہ
یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑین۔ مگر باوجودیکہ یہ چھ بادشاہ اکٹھا ہوئے
تھے پھر بھی بادشاہِ انگلستان ہی غالب آیا۔ اس لڑائی مین بڑا معرکہ یہ
کہ تین برس تک یعنے ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۲ء تک سپاہِ اسپانیہ اور
فوجِ فرانسیسی جبلُ الطّارق کا محاصرہ کئے رہی مگر فتح نہ نصیب
ہوئی۔

ادھر ۱۷۸۰ء مین لنڈن مین ایک ہنگامۂ عظیم اور قیامتِ
کبریٰ برپا رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین
مشعرِ تشدد بر فرقۂ کیتھولک منسوخ ہوگئے تھے لہذا ۱۷۸۰ء
مین ایک شخص جارج گورڈن نامی ایک انبوہِ کثیر عوام کالانعام
کا ساتھ لیکر محکمۂ عوام مین گیا اور ایک عرضی بدین مضمون پیش کی
کہ یہ قوانینِ شدیدہ نسبت فرقۂ طاغیۂ کیتھولک کے بحال کئی جائین۔ یہ عرضی پارلیمنٹ
نے منظور نکی بس اسپر ایک ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور اون بدمعاشون نے فرقۂ کیتھولک
کے معابد و کنائس مین آگ لگادی اور محبس نیوگیٹ اور قیدخانون کے دروازے
کھول دیے اور قیدیون کو رہا کردیا۔ غرض سات روز تک لنڈن کو
بازار بدمعاشون کے قبضہ مین رہے اہل فوج نے تلوارون سے
بھی اونھین مارا گولیان بھی برسائین مگر اونھین کچھ اثر نہوا آخر جب
۴۰۰ مارے گئے تب سیدھی ہوئے۔ اونکا سرِ راہ کار گورڈن

وہ مصیبت یہ تھی کہ لارڈ کورنوالیس جسنے گیٹس اور لا فیٹ
سرداران فرانسیسی کو شکست دی تھی قصبہ یورک ٹون مین گھر گیا اور
جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لیجا کر اوسکا محاصرہ
کرلیا کہ کورنوالیس کو کچھ نہ بن پڑا سوا اسکے کہ ۰۰۰ ۷ آدمی سمیت جو اوسکے
ساتھ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے بس یہ انگریزون پر قیامت
کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اسکے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی
نوآبادستیان بس اوسی وقت سے سلطنت برطانیہ سے جدا ہو گئین
اور چند روز کے بعد متخاصمین نے باہم معاہدہ کر لیا اور سرکار انگریزی
نے امریکا کے تیرہ ضلعون کی خود مختاری اور خودسری تسلیم کر لی —
ان اضلاع کا لقب ممالک متحدہ ہے اور انمین جبسے ابتک برابر
سلطنت جمہوری چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار
مقرر ہو جاتا ہے —

جنگ امریکا کے سالہاے آخری مین پادشاہ انگلستان
ایک اور لڑائی مین پھنس گیا - یہ لڑائی انگلستان کے قرب و جوار کے
پادشاہون سے ہوئی اور اسمین انگریزون کو بڑا خون جگر کھانا پڑا —
اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہان فرانس و اسپانیہ و ھالنڈ نے باہم
متفق ہو کر خسرو انگلستان سے لڑنے پر کمر باندھی اور سلاطین روس
و سویڈن و ڈینمارک نے اونمین سے کیسکی شرکت تو نہ کی مگر اپنی

کی فصل مین رہی تھی چھوڑدیا اور امریکا والون نے اوسپر قبضہ کرلیا۔ اوڈ
انگلستان مین ایک قیامت برپا ہوئی کہ وہ مدبر با توقیر اور سیاست دان
بی نظیر یعنے پٹ مرگیا اسطرح سے کہ ایک دن اوس پیرانہ سالی اور ضعف
ونقاہت مین اوسنے محکمۂ امرا مین اس زور وشور اور ولولہ وطنطنہ سے
جنگ امریکا کی مذمت کی کہ آخر غش کھاکر زمین پر گرا اور اوسے وہان سے
اوٹھاکر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اوٹھا۔

پانچوین لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی مین ہوئی مگر اس مین
کوئی امر ایسا نہین ہوا کہ قابل درج تاریخ ہو۔

چھٹی لڑائی مین کلنٹن سپہ سالار انگریزی نے شہر چارلس
ٹن لے لیا اور جرنیل آرنولڈ کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حاکم
تھا اہل امریکا کو چھوڑکر انگریزون سے آملا اور فوج انگریزی کا سردار
مقرر ہوا۔ میجر آینڈری نے انگریزون کا قبضہ چارلس ٹن پر کروادیا
تھا لہذا جاسوسی کی علت مین امریکا کے سپاہیون نے اوسے گرفتار کیا
اور جنرل واشنگٹن نے اوسے پھانسی دیدی اور اگرچہ اوسنے بہت
منت وسماجت کی مگر کچھہ شنوائی نہوئی۔

ساتوین سال سپاہ انگریزی پھر مصیبت عظیم مین مبتلا ہوئی

فوج اور روپیہ آیا - اس فوج کے ساتھ جو افسران فرانسیسی آئے تھے
اونمین سے ایک سردار مارکوس ڈی لا فیٹ نامی کمسن اور شجاع
و جری تھا - آخر دریاے برینڈی وائین پر لڑائی ہوئی اور انگریزون
نے فتح پائی - بعد اوسکے شہر فلڈلفیا اونھون نے مسخر کر لیا - ان
دو فتحون سے انگلستان مین لوگون کو امید قوی ہوئی کہ اب امریکا کی
نو آباد بستیان ہمارے ہاتھ سے کہان جاتی ہین چند ہی روز مین فتح
کی خبر آتی ہے - مگر پھر اونھون نے ذلت بھی ایسی اُٹھائی کہ امید فتح مبدّل
بہ ہزیمت شکست ہوگئی - اسکی صورت یہ ہوئی کہ جنرل برگوین مع فوج کینڈا
سے روانہ ہوا راہ مین امریکا کے لشکر نے اوسے مقام سریٹوگا مین
ایسا چارون طرف سے گھیر لیا کہ مجبور ہوکر اوسنے سب برنجی توپین اور بندوقین
اور ہتھیار دشمن کے نذر کر دیا - اسکے بعد پانچ برس لڑائی رہی اور امریکا
والون کو ہر لڑائی مین غلبہ رہا -

جاڑے کی فصل مین جنرل واشنگٹن کی فوج پا برہنہ
و شکم گرسنہ فلڈلفیا کے قریب ایک وادی وحشتناک مین پڑی ٹھٹھر
کی مگر سردار کے تحمل و استقلال سے اوسنے یہ مصیبت بڑی جوانمردی سے
جھیلی - چوتھی لڑائی جون مین شروع ہوئی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ جنرل
ہو کے مقام پر اب سر ہنری کلنٹن سپہ سالار فوج انگریزی مقرر
ہوا اوسنے چند ہی مدت مین شہر فلڈلفیا جہان انگریزی فوج جا رہی

مونٹ گمری اور آرنولڈ نے کینڈا پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوی
جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ ریل کو مغلوب کر لیا اور کرنیل
آرنولڈ بھی ضلع میں کے جنگلون کو طے کر کے شہر کوبیک کے قریب
اوسنے آکر ملا اور وہان کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا مگر اِن فوجون نے شکست کھائی اور پسپا
ہوے اور مونٹ گمری مارا گیا۔ اس اثنا مین فوج انگریزی کی کمک
۱۷۰۰۰ کا لشکر جرمنی سے آگیا تھا اور اب امریکا مین فوج سلطانی
مین ۵۵۰۰۰ آدمی کی جمعیت ہوگئی —

دوسرے سال کی لڑائی مین امریکا والون نے اتنی توپین
مارین کہ ھو سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوسنے بوسٹن
کو خالی کر دیا اور جہاز پر سوار ہو کر ھیلی فوکس کو روانہ ہوا۔ اسکے بعد ضلاع
امریکا کے وکلا نے جو شہر فلاڈلفیا مین بتقریب مشاورت جمع ہوے
تھے وہ فصیح و بلیغ اشتہار جاری کیا جسکا نام اظہار خودسری مشہور
ہے۔ مارچ کے مہینے مین تو انگریزون کو یہ مصائب پیش آئے
جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر اگسٹ کے مہینے مین انکی تلافی بھی خوب ہوی کہ
جرنیل ھو نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ آیلنڈ کو مغلوب کر لیا
اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیویورک سے نکالدیا اور
فصیل قلعہ پر نشانِ ظفر بنیانِ برطانیہ کلان گاڑ دیا۔
تیسرے سال آغازِ جنگ مین اہل امریکا کی مدد کو فرانسیس سے

سپاہیون کا قبضہ بدستور رہا - غرض دس برس تک تو اہلِ امریکا اور اہلِ انگلستان مین سیفِ زبان سے لڑائی رہی اب شمشیرِ بران پر نوبت پہنچی اور آٹھ برس تک میدان کارزار گرم رہا -

پہلی لڑائی لگسنِگٹن مین ہوئی - اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دستہ انگریزی فوج کا کہین میگزین لینے جاتا تھا راہ مین کچھ بندوقچیون نے اوسپر حملہ کیا کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی باقی خیر - دو مہینہ کے بعد دوسری لڑائی کوہ بنکر ہل پر خوب جمکر ہوئی اور اس لڑائی مین انگریزون کو ثابت ہوگیا کہ دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد - اب اسکا کچھ حال سنیے کہ جارج واشنگٹن امریکا کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا مگر اوسکی فوج مین محض ناواقف و ناتجربہ کار لوگ اور جرم پوش شکاری بھرے ہوئے تھے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ لوگ بڑے مضبوط اور بہادر اور تلوار کے دھنی تھے اور بڑی گل چلے تھے مگر نہ طرزِ جنگ سے واقف تھے نہ اونکے پاس ساز و سامانِ جنگ درست تھا بس کچھ تھوڑے سے تفنگ اور ذرا سا میگزین اور قلیل سا روپیہ اونکے پاس تھا - اِدھر فوج انگریزی نے شہر بوسٹن کو صدر قرار دے کر وہان قیام کیا تھا اور جرنیل گیج سپہ سالار تھا مگر اکتوبر مین اوسکی بدلی ہوئی اور اوسکے مقام پر جرنیل ھو سپہ سالار مقرر ہوا - اس لڑائی مین ایک معرکہ تو وہ ہوا جسکا حال ابھی لکھا گیا دوسرا معرکہ اوس سے عظیم تر یہ ہوا کہ فوجِ امریکا کے سردار

آخر سوا ضلع جارجیا کے امریکا کے تمام ضلعون کی
اپنے اپنے وکیل شہر فلڈلفیا مین بھیجے اور ان سب نے مشورہ
ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جسکا مضمون یہ تھا
یہ محصول جواب مقرر ہوے ہین ہم پر بہت شاق ہین لہذا ام
ہین کہ اُنسے بری کئے جائین — جب یہ عرضی انگلستان مین پہنچی
کسی نے اسپر مطلق توجہ نکی ہان عقیل لوگ اپنا سر ہلا کئے کہ اچھا
دیکھو سرکار کیسا تگنی کا ناچ ناچتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم
ہوجائے گی پٹ نے بھی محکمۂ امرا کے مدبرون سے کہا کہ صاحب
یہ کیا حماقت ہے صریح نادیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہے
اوسپر محصول محصول کئے جاتے ہو — اڈمنڈ برک نے کہ یہ بھی کن کین
تھا محکمۂ عوام کے ممبرون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمہ مین
سمجھ بوجھ کے دخل دیجیئے گا آپ جانتے ہین کہ ہمارا اور اہل امریکا کا
گوشت و خون ایک ہے آخر وہ بھی تو ہمین مین سے ہین اور اسی ملک
سے جاکر وہان بسی ہین ایسا نہو کہ اونکی حق تلفی اور سلب اختیارات
سے رشتۂ قرابت اور صلۂ رحم ہمارے اونکے قطع ہوجائے اور یہ
رشتہ عجیب طرح کا رشتہ ہے کہ لوہے سے مضبوط ہے مگر بال سے
نازک ہے — مگر وزرا نے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تخویف پر
مطلق اعتنا نہ کی اور اس طوفان عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جسکے آثار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہویدا و آشکار تھے اور شہر بوسٹن پر انگریزی

جھگڑا ہوا کہ وہ کہتی تھی ہم محکمہ امرا اور محکمہ عوام کو مباحثہ چھاپین گے پارلیمنٹ کہتی تھی ہم نہ چھاپنے دین گے۔ وڈفال جسنے خطوط جونیئس چھاپے تھے اس نزاع مین سب اخبار نویسون کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دستگیری سے وہ مقدمہ جیتگیا۔ اوس زمانہ مین آج کل کیطرح وقایع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین حرفا بالحرف نہ قلمبند کرتے تھے بلکہ اونکا لب لباب لکھ لیتے تھے اور اپنے گھر پر آکے یاد سے اون تقریرون کو پورا کر لیتے تھے۔

تونزند وزیر اعظم کے حکم سے ابتک امریکا مین جو چاے بھیجی جاتی تھی اوسپر محصول مقرر کیا جاتا تھا مگر اہل امریکا نے ابتدا سے جو محصول دینے سے انکار کیا تھا اوس مین یکسر مونہ فرق آیا علی الخصوص ضلع میسٹوچسٹس کے لوگون نے انکار مین سب سے زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون مین سے بیس جوانمردون نے امریکا کے وحشیون کا لباس پہنکر اور اونھین کیطرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ بوسٹن مین جاکر انگریزی چاے کے جہازون پر حملہ کیا اور چاے کے صندوق اوٹھا کر سمندر مین انڈیلدیے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا سُنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کروادیا اور محصول کا محکمہ یہان سے قصبہ اسیلم مین منتقل کردیا۔ اس اثنا مین ڈاکٹر فرینکلین نے کہ اب بڑا نامی عالم تھا مگر کسی زمانہ مین لندن کے ایک چھاپہ والے کا خدمتگار تھا ہر اسپر چاہا کہ کسیطرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحہ ہوجائے مگر عجب و بیگانہ

ہوا۔ اوسکے عہدِ قلیل وزارت مین ایکٹ اسٹامپ تو منسوخ ہوگیا
مگر امریکا کی نوآبادبستیون پر ٹیکس مقرر کرنیکا استحقاق بحال خود باقی رہا۔
اوسکے بعد نواب گرافٹن اور پٹ وزیر مقرر ہوے اور اگرچہ اس
سیاست دانِ دیرینہ (یعنے پٹ) نے بہت تنبیہ و تہدید کی کہ خبردار
اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سُنی اور امریکا کی نوآبادبستیون
مین چاے۔ سیسہ۔ شیشہ۔ کاغذ۔ نقاشی کے رنگ۔ ان اشیاے
تجارت پر تازہ محصول مقرر کئے۔ اس سبب سے وہان کے لوگون کی
آزردگی آناً فاناً بڑھتی گئی۔ ۱۷۶۶ء مین پٹ دار وغۂ دیوانخانہ نے
طبیعت کی ناسازی سے یہ عہدہ ترک کیا اور محکمۂ امرا کا ممبر مقرر ہوا۔ مگر اس
محکمہ مین وہ ہجوم ارباب سیاست اور وہ زور و شور کے مباحثے اور وہ
ولولہ انگیز و حرارت خیز تقریرین کہان تھین کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گہر اندوز
کے جلوے اوسطرح دکھلاتا جسطرح ہنگام گرم بازاریِ مباحثہ محکمۂ عوام
مین دکھلاتا تھا۔ دو برس کے بعد نواب گرافٹن نے بھی اپنے ہم منصب
یعنے پٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب
نورتھ وزیرِ اعظم مقرر ہوا۔ یہ وزیر فرقۂ ٹوری سے تھا
اور اسکی وزارت مین امریکا سے برابر لڑائی رہی۔

اس اثنا مین انگلستان مین ایک اور گل پھولا۔ وہ
یہ ہے کہ اخبار نویسون اور پارلیمنٹ مین اس بات پر

مین جگہہ پائی اور لنڈن کا کوتوال مقرر ہوا۔ اسی ہنگامہ وفساد کے زمانہ مین نواب گرافٹن اور اور اہل کارانِ شاہی کی ہجو و مذمت مین کچہہ خطوط اخبارون مین چھپے جو خطوطِ جونیس کے لقب سے مشہور ہین۔

اِس اثنا مین بعض امور ایسے ظہور مین آئے کہ امریکا سے جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گرانوِل وزیر اعظم نے اِس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہوجاے بعض کاغذات اور دستاویزون پر جو امریکا مین رائج تھے ٹیکس مقرر کرنا چاہا اور ایکٹ اِسٹامپ جاری کیا۔ امریکا کے نوآباد قصبون مین اون انگریزون کی اولاد متوطن ہوگئی تھی جنکا مذہب پیوریٹن تھا اور جنھون نے چارلس اول کو قتل کرکے سلطنت جمہوری قائم کی تھی۔ اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگون نے باستقلال تمام اسکی ردّ و قدح کی اور کہا کہ نہ ہمکو انگلستان کی حکومت مین کچہہ دخل ہے نہ ہماری طرف سے پارلیمنٹ انگریزی مین ہم شریک ہین پھر ہم پادشاہِ انگلستان کو ٹیکس کیون دین اور اسٹامپ کی کاغذ کیون مول لین۔

جب یہ عذر اہل امریکا کا گرانوِل وزیر اعظم نے سُنا تو فوراً استعفا دیدیا اور اوسکے مقام پر نواب رُوکنگہم وزیر اعظم مقرر

اسن خلائق ان جرائم مین ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض محکام عدالت
نے یہ کیا کہ جس وارنٹ مین کسی شخص خاص کا نام نہو وہ قانونًا ناجائز ہی
مگر باوجودے کہ ایسے ایسے عذر اس مقدمہ مین موجود تھے تاہم ولکس
بادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظت قانونی سے
محروم کیا گیا اور فرانسیس مین نکالدیا گیا۔ مگر ۱۷۶۸ء مین وہ واپس
پھر آیا اور اہل پارلیمنٹ کی غالب رائے سے ضلع مڈل سکس کی
طرف سے محکمہ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمہ عوام نے اوسکی شرکت
اپنے زمرہ مین نہ قبول کی اور اگرچہ سزای محرومی حفاظت قانونی کا حکم
جو اوسکی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہوگیا لکن دو برس کی قید کا حکم
ہوا۔ اوسکی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگون
کو اوس سے ایسی محبت تھی کہ اوسکی تصویرین اور مورتین بنتے پھرتے
تھے۔ غرض مڈل سکس کے لوگون نے چار مرتبہ ولکس کو اپنی
طرف سے ممبر کرکے بھیجا مگر چارون مرتبہ ممبران محکمہ عوام نے اوسے
پارلیمنٹ مین نہ گھسنے دیا بلکہ اوسکی عوض مین اوسکے حریف کرنل لٹرل
کی شرکت منظور کرلی۔ لیکن آخر کو ولکس ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ



اتفاقِ صلح درمیان بادشاہان انگلستان و فرانس ۱۷۶۳ء

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پِٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ لڑائی پہ آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی مین پادشاہِ موصوف سے جزیرۂ ہیوانا و منیلا چھن گیا اور جزائر غرب الہند مین سے کئی عمدہ عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونون پادشاہ خسروِ انگلستان سے صلح کے سائل ہوے اور پیرس دار السلطنت فرانس مین صلح منعقد ہوئی اور متخاصمین نے بمہر و دستخط خود صلح نامہ کو مستند و موثق کر دیا۔ اوسی سال مقام ہیوبرٹس برگ مین مجادلینِ جنگِ ہفت سالہ مین بھی مصالحہ ہو گیا اور اِس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی مدت کے بعد نواب بیوٹ عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گرینوِل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد وزارت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ مین سے جان ولکس نامی ماخوذ و سزایاب ہوا۔ اِس کے ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ شخص قصبۂ اِیلسبری کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا اُس اخبار کے پینتالیسوین پرچے مین ولکس نے یہ لکھا کہ پادشاہ فُلان تقریر مین جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو متہم بہ کذب کرنیکے جرم مین یہ شخص گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا۔ مگر اوسکی روبکاری مین بڑی دقت پڑی حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہین ہو سکتا اِلّا وہ شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی و خلل اندازی

# باب ۳ سوم

## عہد شاہ جارج سوم

### سنہ ولادت سنہ ۱۷۳۹ء ۔ سنہ جلوس سنہ ۱۷۶۰ء ۔ سنہ وفات سنہ ۱۸۲۰ء

جب یہ پادشاہ زیب بخشِ دیہیم خسروی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکب اقبال کمال اوج پر تھا اور پٹ وزیر اعظم کی جودت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکون پر گوی سبقت لے گیا تھا ۔

پادشاہانِ فرانس و اسپانیہ نے کہ دونون بوربون کے خاندان سے تھے پادشاہِ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا ۔ جب پٹ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اوسنے بکمال اصرار کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فورا جنگ کی جاے ۔ مگر پادشاہی خزانے مین روپیہ کی قلت تھی اِس سبب سے اوسکی مشورہ پر کسی سنے عمل نکیا اور اوسنے خفا ہوکر وزارت سے استعفاد یدیا اور اوسکی خدمات جلیلہ کے صلہ مین سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن اوسے مقرر کردی اور اوسکی بی بی کو بیرونس یعنے امیرزادی کا خطاب عنایت کیا ۔ اوسکے بعد نواب بیوٹ جو کسی زمانہ مین پادشاہ کا اتالیق

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا- آخر پیٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ
لڑائی پر آمادہ ہوا- مگر اس لڑائی مین پادشاہِ موصوف سے جزیرۂ
**ہیوانا** اور **مینلا** چھن گیا اور جزائر **غرب الہند** مین سے کئی عمدہ
عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونون پادشاہ خسروِ
انگلستان سے صلح کے سائل ہوے اور **پیرس** دار السلطنت فرانس
مین صلح منعقد ہوئی اور متخاصمین نے بمہر و دستخط خود صلحنامہ کو مستند
و موثوق کر دیا- اوسی سال مقام **ہیوبرٹس برگ** مین مجادلینِ **جنگِ
ہفت سالہ** مین بھی مصالحہ ہو گیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا -

انتقال عہدۂ وزارت از ارل بیوٹ ... ۱۷۶۳ع

چند ہی مدت کے بعد نواب **بیوٹ** عہدۂ وزارت سے معزول
ہوا اور اوسکے مقام پر **جارج گرنوِل** وزیر اعظم مقرر ہوا- اوسکے عہد
وزارت مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ مین سے **جان
ولکس** نامی ماخوذ و سزایاب ہوا- اس کے ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ شخص مصنف
ایلسبری کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا- اس اخبار
کے پینتالیسوین پرچے مین **ولکس** نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریر مین
جھوٹ بولا- پادشاہ کو متہم بہ کذب کرنیکے جرم مین یہ شخص گرفتار ہوا اور
محبس **ٹاور** مین مقید ہوا- مگر اوسکی روبکاری مین بڑی دقت پڑی ہے
حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہین ہو سکتا اِلّا وہ
شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی و خلل اندازی

# مشاہیر اہلِ تصنیف

## عہدِ شاہِ جارج دوم

### دانیالؔ ڈی فُو

دانیالؔ ڈی فُو ...... سنہ ۱۶۶۱ء سے سنہ ۱۷۳۱ء تک رہا — لنڈن کا جُرّاب فروش تھا — پھر اخبار نویس ہوا — نثر مین قصص و حکایات اختراعی لکھی — انمین سے رابنسن کروزو کا قصہ بہت مشہور ہے — یہ کتاب سنہ ۱۷۱۹ء مین چھپی تھی —

### الگزنڈر پوپ

الگزنڈر پوپ ...... سنہ ۱۶۸۸ء سے سنہ ۱۷۴۴ء تک رہا — اس شاعر کا باپ لنڈن کا بزّاز تھا — اسنے بارہ برس کی عمر مین عمدہ اشعار نظم کئے — اسکی تصنیفات مین سے ھُوَمر شاعر یونانی کے دیوان کا ترجمہ نظم انگریزی مین بہت مشہور ہے — یہ شاعر بدصورت اور دائم المرض اور چڑچڑا تھا —

### جوناتھان سوِفٹ

جوناتھان سوِفٹ ...... سنہ ۱۶۶۷ء سے سنہ ۱۷۴۵ء تک رہا — کلیسائے سینٹ پیٹرک واقع شہر ڈبلن کا اسقف تھا — علم سیاست مدن و تدبیر المنزل مین اسنے عمدہ عمدہ مضامین لکھے ہین — یہ شخص شاعر بھی تھا — اسمین ہجو ملیح خوب کرتا تھا — یہ دیوانہ ہو کر مر گیا —

## سلاطین معاصرین

### فرانس
سنہ وفات

لوئی پانزدہم ........

### اسپانیہ

فلپ ششم ........ بسنہ ۱۷۴۶ع

فرڈنند ششم ........ بسنہ ۱۷۵۹ع

چارلس سوم ........

### سویڈن

ملکہ الرکا الیونورا ... بسنہ ۱۷۵۱ع

اڈولفس فرڈرک ........

### روس

ملکہ کیتھراین اولی ... بسنہ ۱۷۲۷ع

پیٹر دوم ... بسنہ ۱۷۳۰ع

ایون ششم ... بسنہ ۱۷۴۱ع

ملکہ الزبتھ ........

### پروشیا

فرڈرک ولیم اول ... بسنہ ۱۷۴۰ع

فرڈرک اعظم ........

### ترکستان روم
سنہ وفات

احمد سوم ........ بسنہ ۱۷۳۰ع

محمود پنجم ........ بسنہ ۱۷۵۴ع

احمد چہارم ........

### شہنشاہان جرمنی

چارلس ششم ........ بسنہ ۱۷۴۰ع

چارلس ہفتم ........ بسنہ ۱۷۴۵ع

فرانسس اول و ملکہ ماریا تھریسا ........

### پوپ

بینیڈکٹ سیزدہم ........ بسنہ ۱۷۳۰ع

کلمنٹ دوازدہم ........ بسنہ ۱۷۴۰ع

بنیڈکٹ چہاردہم ........ بسنہ ۱۷۵۸ع

کلمنٹ سیزدہم ........

کاجل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجیے گا اب انگلستان مین یہ نرالا رسم نکلا ہے۔ سواریون مین نُوچہ اوس زمانہ کے لوگون کو بہت پسند تھا اور رات کو مشعلچی مشعلین روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے تھے کہ بازارون مین گلّو کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح راستہ بھی نہین سوجھتا ایسا نہو کہ سواری کو کچھہ گزند پہنچے۔ سڑکون پر گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادون کے چلنے کی لیکھہ علیحدہ اور ان دونون کے درمیان مین ایک قطار لکڑیون کی حدِ فاصل ہوتی تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ جاڑون مین تو بڑی چپقلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے غلیظ کیچڑ کی چھیٹین اڑاڑکر بڑی دور پہنچتی تھین۔ ہر وضیع و شریف تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیون مین ذرا سی بات پر تکرار ہوئی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ مین قماربازی کی بھی بڑی شدّت تھی۔ مرد اپنے دوستون کی جلسہ مین اور عورتین اپنے گھرون مین جوا کھیلا کرتی تھین اور ایک رات مین گنجیفہ یا چوسر مین لاکھہ روپیہ کی ہار جیت تو کچھہ بات نہ تھی۔ وضعدار لوگ دن کو تین یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے۔ گھرون مین بھی ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھہ مکان علیحدہ بنے ہوے تھے جسکا جے چاہتا تھا وہان جاکر اپنے دوست آشناؤن کے ساتھہ مجلس عام مین ناچتا تھا اور باجا بجتا جاتا تھا۔

تحفۃ النخبا رکھا۔ سنہ ۱۷۵۳ء مین عجائب خانہ انگریزی لندن مین
مقرر ہوا۔ سنہ ۱۷۵۸ء مین اوّل مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی گئی

ملکہ این کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے بعد تک شرفا کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لمبے لمبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے۔ اونکے اوپر چوڑے کلف دار۔ دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے۔ سر پر کلغی اونچی اونچی ٹوپیان۔ پایجامے گھٹنون تک۔ جوتون کی ایڑیان اونچی۔ اور اونکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونون بالون مین کلغی ملتے تھے۔ مگر عورتون کے رخت مین ایک چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے لگے ہوتے تھے۔ یہ دور دار سائے تو اب انگلستان کی اشراف زادیون مین ایسے عام ہوگئے ہین کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ اوس زمانہ مین یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے منہ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو ملیح کی ہے۔ اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمین یہ فقرہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے منہ پر سیاہ

چھوڑ دیا تھا - کئی مرتبہ لوگون نے اوسے یہ کہتے سُنا کہ مصوری اور
شاعری سے کیا فائدہ ہے - اس بادشاہ کا رنگ سرخ وسفید تھا
اور پستہ قد تھا مگر متناسبُ الاَعضا اور خوش قطع -

اس بادشاہ کے عہد مین تقویم سال وماہ مین تغیّر عظیم ہوا

تفصیل اسکی یہ ہے کہ جسطرح بعض گھڑی بہت سریع ہوجاتی ہے اوسیطرح
یورپ مین سنہ مین بھی کئی روز زیادہ ہوگئے تھے - اسکی تعدیل و
تسویہ کیواسطے ۱۷۵۲ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری
تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال وماہ کا حساب درست کرلیا - یہ تغیر
پوپ گِی گوری نے ۱۵۸۲ء مین ملک اطالیہ مین کیا تھا اور چونکہ
جارج دوم کے عہد مین یہ طریقہ جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا اسی
طریقہ جارجیہ کہنے لگے - اسی تغیّر کے سبب سے انگلستان
کی تقویمون مین عید ولادت حضرت مسیح ؑ کے دو دن لکھے جاتے ہین
یعنی یومُ العید باعتبار حساب قدیم اور یومُ العید بنابر طریقہ جدیدہ -
مگر اہل رُوس ابتک اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار
کرتے ہین -

۱۷۳۱ء مین ایک کتاب فروش اَڈورَڈ کیو
نامی نے ایک رسالہ مشتمل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اوسکا نام

هاک امیر البحر انگریزی نے شب تیرہ و تار اور شدت طوفان و تلاطم امواج میں فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دیے اور فتح عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۷۶۰ء میں شاہ جارج دوم نے بعارضہ وجع الفواد صبح کو انتقال کیا - اس بادشاہ کو آٹھ اولاد تھے - اکبر اولاد فریڈرک ولیعہد تھا - اس شاہزادہ کی شادی ۱۷۳۶ء میں سیکس گوتھا کی شاہزادی اگسٹا سے ہو گئی تھی اور ۱۷۵۱ء میں ۴۴ برس کے سن میں گیند کی چوٹ سے ہلاک ہوا - اس شاہزادہ کو ۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنے دادا کے سریر آرای سلطنت انگلستان ہوا -

بمفاد اَلوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیہِ جارج سوم کا مزاج بالکل اپنے باپ کا سا تھا اور جن لوگوں سے اوسے محبت تھی اونھیں سے اسے بھی انس تھا یعنے یہ بھی فرقہ وھگ کو عزیز رکھتا تھا اور انگلستان سے ہمیشہ بخل کرتا تھا مگر اپنی ریاست ھینوور کی توسیع و تشیید اور تقویت و استحکام کیواسطے انگریزوں کی جان و مال سے مطلق دریغ نکرتا تھا - علوم حکمیہ و فنون ادبیہ اور صنایع و بدایع پر بھی اوسے چندان التفات نہ تھا اور انھیں اوسنے اپنے حال پر

تھا اور وہ صوبے جواب ممالک متحدہ کے لقب سے نامزد ہین انگریزون
کے قبض و تصرف مین تھے - انگریزون اور فرانسیسیون کی عملداری
مین دریائے سینٹ لارنس اور اوسکی جھیلین حدِ فاصل تھی
اب اہل فرانسیس نے اسمین اصرار کیا کہ ان جھیلون سے دریاے
مسسپی تک ایک قطار قلعون کی بنائین تاکہ انگریز امریکا کے اصلی
باشندون سے پوستین کی تجارت نکرنے پائین - فرانسیسیون کی
اس زیادتی اور ناانصافی سے نیو انگلنڈ کے سکنہ انگریز بہت
افروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعون پر کئے مگر فتح
نہ پائی لکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر اونھون نے عمل کیا تو
فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ اونھون نے چھین لیا
یا فرانسیسیون نے خود چھوڑ دیا - کیوبک پایۂ تخت
امریکائے شمالی کے قریب لڑائی ہوئی اور جنرل وُلف سردار
فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزون نے فتح پائی
اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبۂ کینڈا اپنا ابضہ و متصرف
ہو گئے -

فتح کیوبک سنہ ۱۷۵۹ء

سنہ ۱۷۵۹ء مین ایک معرکۂ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر منڈن
واقع جرمنی مین انگریزون نے فرانسیسیون کو پھر شکست دی -
بعد اوسکے قریب ساحل بریٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی

نیّرِ اقبال اوجِ رفعت و جہانبانی پر پہنچا اور فرانسیسیون کی حکومت
ہندوستان سے منخفض و منقرض ہوئی — سپہ سالار موصوف پیشتر سرکار
کمپنی مین بعہدۂ منشی گری ملازم ہوا تھا بعد اوسکے سنہ ۱۷۵۱ع مین فوج مین
نوکر ہوا اور تھوڑے عرصہ مین ارکٹ کو فتح کرکے بڑا نام حاصل کیا
بعد اوسکے اوسنے مندراس مین قلعہ سینٹ ڈیوڈ کو مسخر کرلیا
اس سبب سے کارناٹک پر اوسے تسلّط تام حاصل ہوگیا — مگرچہ جو مہم اوسنے
سر کیا اونمین سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے — یہ معرکہ تو مشہور
ہے کہ سراج الدولہ ناظم صوبۂ بنگ نے ۱۴۶ انگریزون کو کلکتہ مین ایک
حجرۂ تنگ و تاریک مین جسکا طول بیس فیٹ اور عرض ۱۴ فیٹ تھا
ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون مین سے کل ۲۳
آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی مین گھٹ کر مر گئے — اس ظلم و ستم
کا عوض کلایو نے ناظم بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی مین اوسے
شکست فاش دی[1] — اسی لڑائی کی فتح ہونے سے صوبہ بنگالہ کہ نہایت وسیع
و سرسبز و شاداب اور دریاے گنگ سے سیراب ہے اور ہزارہا
زرخیز و زرریز شہر اوسمین واقع ہین سلطنت برطانیہ مین شامل
ہوگیا —

در سنہ ۱۷۵۷ع یہ فتح

## امریکاے شمالی مین صوبۂ کینڈا فرانسیسیون کے قبضہ مین

۱؎ اصل انگریزی مین جو بیان پر فقرہ لکھا ہے اوسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ — کلایو نے سیل فتح و فیروزی فرانسیسیون کیطرف سے پلٹ دیا — اسکا مطلب یہی ہے جو متن مین لکھا ہے ۱۲

گفتگو کی مگر اوسکی جان بری نہوتی - جب کلاے رعایا کا رُکن اعظم (یعنے پیٹ) پادشاہ کی چشمک سے عہدۂ وزارت سے معزول ہوا تو رعایا ایسی برہم ہوتی اور ایسا غل مچایا کہ پادشاہ کو اوسی عہدۂ وزارت پر بحال کر دینا پڑا اور اوسکی حسن تدبیر اور اولو العزمی اور کارگذاری سے پادشاہ برطانیہ کو فتح پر فتح علی التواتر و الاتصال حاصل ہوئی اور دنیاے قدیم اور دنیاے جدید مین اوسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے آغاز کا حال سنئے کہ پیشتر اس ملک مین انگریزون اور فرانسیسیون اور پرتگیزون اور قوم ڈچ نے تجارت کے واسطے کچھ کارخانے یا کوٹھیان قائم کی تھین اور ان سب مین انگریزون کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے - جتنی بستیان فرانسیس کی ہندوستان مین تھین اون سب مین پونڈیچری واقع ساحل ملابار بڑی بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عامل فرانسیسی کا نام ڈیوپلی تھا - اب اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام ہندوستان کو فتح کر لے اور شاہزادگان و راجگان ہند سے مدد حاصل کرکے چاہا کہ انگریزون کی بستیون کی بیخ و بن ہندوستان مین نہ باقی رکھے - الغرض مندراس کو تو چند مدت سے فتح کرکے اوسنے اپنی حکومت مین شامل ہی کر لیا تھا - اب تمام کارناٹک کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا - مگر کلائیو سپہ سالار انگریزی کی شجاعت و جوانمردی سے انگریزون کا

اس دنیاے فانی سے طرف عالمِ جاودانی کے رحلت کی اور اوسکی وفات
کے انیس برس کے بعد اوسکا بھائی هنری بھی مرگیا۔ اس شاہزادہ کے مرنے سے خاندان
بادشاہانِ اِسٹوارٹ کے ورثۂ ذکور مین سے کوئی نہ باقی رہا
چنانچہ کلیساے سینٹ پیٹر واقع روم قدیم مین کینووا سنگتراش کا
بنایا ہوا مقبرہ ابتک موجود ہے اور اوسپر جیمس سوم اور چارلس سوم
اور هنری نہم ان تین بادشاہون کے نام کندہ ہین مگر فہرست سلاطین
برطانیہ مین انکا پتا نہین لگتا اور مدت ہوئی کہ چارلس ایڈورڈ
اور اوسکے بھائی کی ہڈیان قبر مین گل کر خاک بھی ہوگئین اور اب کوئی
اونکا ذکر بھی نہین کرتا بقول شاعرے بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند
کز ہستیش نشان نماند در بسیطِ خاک ٭

برِّ اعظم یورپ مین ابتک لڑائی ہو رہی تھی آخر ایکس لاشپل
کے مصالحہ سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین مین سے جسنے
کا ملک فتح کرلیا تھا اوسے مسترد کردیا۔ جو فوج اس لڑائی کے واسطے نوکر
رکھی تھی جب وہ بعد اختتام جنگ و انعقادِ صلح موقوف ہوئی تو اوسمین
اکثر سپاہی نووا اسکوشیا واقع امریکا مین چلے گئے اور وہان
ہالی فوکس بسایا۔

اس عرصہ مین ولیم پٹ جسے محکمۂ عوام پارلیمنٹ

...ئے ادر شیرِف[1] کا عہدہ جو مدت سے قبائلِ کوہی مین موروثی چلا آتا
...اب اوسکا تقرر پادشاہ کے اختیار مین ہوگیا—

شاہزادہ چارلس اِڈورڈ نے آخرِ ایامِ زندگانی شہر روم قدیم مین بسر کئے اور اپنا خطاب نواب البنی مشہور کیا— اگرچہ اس شکست کے بعد بھی اوسکے ہواخواہ یعنی **یعقوبیین** مدت تک یارون کی صحبت مین اوسکی خیر منایا کئے اور اوسکی سلامتی کے جام پیا کیے مگر خاندانِ اِسٹوارٹ کا خاتمہ ۱۷۴۵ء کی لڑائی مین ہوچکا تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استحصالِ سلطنت کی کوشش نہین کی— کسی زمانہ مین اس شاہزادہ کی شجاعت وجوانمردی کا ایسا شہرہ تھا کہ اسکی تعریف وتوصیف مین نظم ونثر کے طومار لکھے گئے مگر آخر عمر مین کثرت میخواری سے وہ ضعیف وناتوان ہوگیا آخر ۱۷۸۸ء مین بعارضہ سکتہ

[1] انگلستان کے ہر ضلع مین پادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقرر ہوتا ہے اوسی شیرِف کہتے ہین اور اوسکا کام یہ ہے ...ا ہی ضلع کے مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور امن وصلح اور حفاظت وحراست اہل ضلع کا نگران رہتا ہے اور احکام شاہی اور قوانین کو نافذ کرتا ہے اور بڑے بڑے مقدمون مین ججون کو بھی مدد دیتا ہے اور اور خدماتِ ضروریہ اوسکے سپرد ہوتی ہین— شاید شریف کا لفظ شیرِف سے کچھ مناسبت معنوی اور مجانست لفظی رکھتا ہے مگر شریف مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے مخصوص ہے— اس لفظ کا ترجمہ عامل اور چکلہ دار اور فوجداران سب لفظون سے ہوسک... اگر کوئی لفظ ٹھیک نہین بیٹھتا تے اسے یونہین رہنے دین تو اچھا ہے ۱۲—

جان ہی دیتی تھین مگر وہ بھی اس لطف و نزاکت سے بات کرتا تھا اور ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینون کے گورے گورے گال خوشی سے دہکنے لگتے تھے۔

غرض شاہزادہ چارلس سرحد مغربی کی جانب سے انگلنڈ مین داخل ہوا اور تین دن مین شہر کارلایل لے لیا۔ اوسے امید تھی کہ انگلنڈ مین جو میرے ہواخواہ ہین وہ میری نصرت ضرور کرین گے مگر نہ وہ کارلایل مین اوسکے شریک ہوے نہ مانچسٹر مین اوسکی حمایت کو آئے۔ آخر ۴ دسمبر کو وہ ڈربی مین داخل ہوا مگر وہان سے آگے نہ بڑھا کیونکہ سرداران فوج کو بھی مین آپس مین نقیض پڑ گئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے ہر کوچ مین شاہزادہ کذاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سرداران کوہی نے متفق اللفظ ہو کر اوس سے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلئے غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اونکی عرض قبول کی اور میدان جنگ سے رجعت قہقری کی۔ بعد طے منازل و قطع مراحل شاہزادہ کذاب مایوس و متحسر مع فوج دل شکستہ و افسردہ خاطر کوہستان اسکاٹ لنڈ مین پہنچا اور نواب کمبرلنڈ نے اوسکا تعاقب کیا۔ مقام فالکرک مین شاہزادہ نے جرنیل ہالی کو شکست دی اس سبب سے اوسکا دل پژمردہ پھر ذرا تازہ ہو گیا

خندق کو طے کر کیا جو اوسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی۔
اور صفوف فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا—
پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق طپنچے مارے
بعد اوسکے بُھجالیان لیکر ٹوٹ پڑے اور فوجِ شاہی کے ٹکڑے
اڑا دیئے۔ آخر اوسکے قدم اُٹھہ گئے اور توپ خانہ اور میخزین
اور روپیہ کے صندوق شاہزادۂ ظفر پناہ کے ہاتھہ آئے—
مقتولین فوجِ شاہی مین کرنیل گارڈنر بھی شامل تھا۔ یہ شخص
آخرِ عمر مین نہایت متّقی و پرہیزگار ہوگیا تھا—

اگر شاہزادہ چارلس اوسیوقت فوج کو لئے ہو
لنڈن مین چلا جاتا تو سلطنت جاندانِ گوئلف کے ہاتھہ سے
جا چکی تھی مگر اوسکی سپاہ بہت کم رہگئی تھی اور چھہ ہفتہ مین او
کہین ۵۰۰۰ آدمی جمع کئے۔ اس چھہ ہفتہ کے زمانہ مین فوج
شاہی مثل سیلِ دریا صوبۂ فلینڈرس سے آئی اور نواب
کمبرلنڈ نے بھی کچھہ فوج بادشاہ کی حمایت کو تیار کی— اودھر
شاہزادہ چارلس نے اہلِ اسکاٹ لنڈ کی تالیف قلوب مین
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور کئی رات قصرِ ھولی رُڈ مین خو
جلسے رہے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیان صحبتِ رقص و س
مین شریک ہوتی تھین۔ اڈنبرا کی بیگمین تو شاہزادہ کے حسن

داخل ہونا شاہزادہ کا دارالسلطنت اڈنبرا مین ۱۷ ستمبر ۱۷۴۵ع

اور اوسی راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر پرتھ مین پہنچا اور وہان کے لوگون نے اوسکے باپ کیطرف سے اوسے متولی سلطنت مقرر کردیا۔ وہان سے لنلتھگو مین ہوکر وہ اِڈنبرا مین پہنچا اور اس کشادہ روئی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہوگئے اور اب اوسکی فوج قلیل اسقدر بڑھی کہ ۲۰۰۰ آدمی ہوگئے۔ سوا کرنیل گارڈنر کے رسالے کے اور کوئی فوج اِڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیرخواہِ بادشاہ تھے اور اہل قلعہ بادشاہ کی طرف سے لڑے لیکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازے کھولدئے اور شاہزادہ چارلس داخلِ شہر ہوکر قصرِ ہولی رُوڈ مین فروکش ہوا۔

اس اثنا مین کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی ابرڈین مین جہاز پر سوار ہوکر مع فوج ڈنبار مین پہنچا اور مشرق کی سمت سے اِڈنبرا کو روانہ ہوا۔ ادھر ۲۰۰۰ کوہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور اونھین ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پرسٹن پینس مین دونون لشکر دوچار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوسرے دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کوہی کو لیکر اوس

نے عالمِ جلا وطنی مین پادشاہانِ فرانس و اِسپانیہ کی تقویت و
تحریص سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کیواسطے بڑی کوشش
کی۔ اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اڈورڈ تھا
جسکا لقب کذّاب مشہور ہوگیا تھا۔ ہوا خواہانِ خاندانِ اِسٹوارٹ
نے جو بلقب یعقوبیین مشہور تھے جوشِ محبت و ولولۂ مودّت
مین ایسے دلسوز و جگر خراش گیت بنائے تھے کہ اونکے سُننے سے
لوگون کو ولولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا اور پیارا شاہزادہ چارلی
کہہ کہکے شاہزادۂ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے۔ غرض
اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیت سے ساحلِ ضلعِ اِنوَر
پر قریب قصبہ مُویڈارٹ کے وارد ہوا مگر اوسکی اولوالعزمی
اور عظمِ ارادت دیکھا چاہیئے کہ کُل سات افسر لیکر اتنی بڑی
کو فتح کرنے آیا تھا کیا ہوا پچیس ۲۵ برس کے سن مین آدمی
حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہین۔ بہت سے سرداران قبائلِ کوہی
اسکاٹ لنڈ اس شاہزادہ کے شریک ہوئے اُنمین سے کیمرن
نہایت معزز و ممتاز تھا۔ آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقامِ گلین
فنان مین کھڑا ہوا اور ۷ وحشی کوہیون کو ساتھ لیکر جنگے دا
پہاڑی پوشاک پہنکر اوسنے لُبھا لیے تھے جنوب کے سمت روانہ
ہوا۔ ادھر سر جان کوپ سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے بڑی نادانی
کی انورنس کی طرف چلا گیا اس سبب سے راستہ خالی ہوگیا

[illegible] در اسکاٹ لنڈ ۲۵ جولائی ۱۷۴۵ع

اس بدنصیب نے اوسکا سوگ بھی نہین اُتارا ہے کہ ان بے ایمانون نے سلطنت کی طمع مین چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا ہے تو شجاعان انگلستان کو حمیت و مروت نے جوش کیا۔ غرض ادھر سے ہنگریکے رئیس اوس یتیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچے ادھر سے خود شاہ جارج مع فوج ظفر موج خلیج ڈوور سے عبور کرکے اوسکی نصرت کو پہنچا۔ اس یادگار معرکہ کے بعد پھر کبھی پادشاہ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو نہین گیا۔ آخر ایک دیہہ کے قریب جسکا نام ڈٹنجن ہے اور دریاے مین پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہ انگریزی نے فوج فرانسیسی کو شکست دی۔ مگر دو برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا نواب کمبرلنڈ قصبہ فونٹنوی واقع ملک بلجیم مین مارشل سکیس سپہ سالار فرانسیسی سے منہزم ہوا۔ اس لڑائی مین فوج فرانسیسی کو بس یہی ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ میریا تھریسا کی فتح ہوئی اور اوسکا شوہر فرانسس اسٹیفن رئیس اعظم ملک ٹسکنی ۱۷۴۵ع مین آسٹریا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اوسی سال متعیان سلطنت مذکورہ مین شہر ڈرسڈن مین مصالحہ ہو گیا اور لڑائی کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ ملکہ موصوفہ کہ شہنشاہان آسٹریا مین بڑی نامی و گرامی ہے ۱۷۸۰ع تک تا دم مرگ متمکن سریر سلطنت رہی۔

انھین ایام مین خاندان اسٹوارٹ کے شاہزادون

۱۷۴۳ع لڑائی ڈٹنجن

ن جاکر عزلت گزین ہوا - اوسکے بعد نواب گرینویل منصب وزارت پر
قرر ہوا مگر اوسنے چندہی مدت وزارت کی - اوسکے بعد عنانِ مہامِ سلطنت
وزرائے پلہم کے قبضۂ اقتدار مین آئی اور وہ بزور امارت و ریاست
اور یہ پیشا وارتِشا پندرہ برس تک مسندِ وزارت پر متمکن و جاگزین ہو

ان وزرا کے عہدِ وزارت مین سنہ ۱۷۴۱ع سے سنہ ۱۷۴۵ع تک
برِّ اعظم یورپ مین لڑائی رہی - اسکا سبب یہ ہوا کہ سنہ ۱۷۴۰ع مین چارلس
ششم شہنشاہِ آسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ مین یہ لکھ
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی میریا تھریسا وارثِ تخت و تاج ہو نہ ہوئی تھی کہ کئی بادشا
ہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نے ہنگری کی
نے اوسپر غدر کیا - صوبہ بویریا کے رئیس نے
ریاست کا دعوے کیا اور فریڈرک دوم شاہِ پروشیا نے خو
سیلیشیا دبا لیا اور لوئی شاہِ فرانس نے تو اوس بیچاری شاہزادی
کو بالکل محجوب الارث ہی ٹھہرا دیا - جب انگریزون نے دیکھا کہ فرانسیس
پروشیا کے پادشاہ متفق اور یکدل ہو گئے ہین اور فریڈرک
کی اولوالعزمی اور عالی ہمتی سے پروشیا کی سلطنت روز بروز عر
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تنزل کا
ہو اور جب اونھین یہ خیال آیا کہ ہائے اس نازنین شاہزادی
سر مین کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہنے والا باپ مر گیا او

اور ذی وقعت و ذی اقتدار ہین — اس فرقہ کا بانی جان وزلی
ہوا - جب یہ مرد دیندار مدرسہ عالیہ آکسفرڈ مین اکتساب علوم مین مشغول
تھا تو اکثر مدرسہ ہی مین لوگون کو جمع کر کے نماز جماعت پڑھایا کرتا تھا
اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامت صلوٰۃ اور موعظہ مین
مصروف رہتا تھا آخر چند ہی روز مین وہ بڑا واعظ مشہور ہوگیا - اوسکو
وعظ مین یہ تاثیر تھی کہ بڑے بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے مین وعظ سننے
کو آتے تھے حالانکہ اوس زمانہ مین دینداری کا یہ حال تھا کہ عبّاد و صلحا
پر لوگ تمسخر و استہزا کرتے تھے — اس کار خیر مین وھایت فیلڈ
نے اوسکی بڑی اعانت کی — یہ قسیس بھی فرقہ اصولی نصاریٰ سے یعنے
وزلی سے بھی لائق و فائق تھا اور فصاحت لسان و بلاغت بیان
مین اپنا عدیل و نظیر نرکھتا تھا — فی الحقیقت ان دو بزرگون نے
اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطیکہ یہی احیاء علوم دین مین مقدمۃ الجیش
بنے اور انہین کی سعی جمیل و کوشش بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان
آج تک دولت دینداری سے متمتع و بہرہ مند ہین —

اب والپول وزیر اعظم کو بہت سخت مشکلین درپیش ہوئین
اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف و معاند ہین وہی پارلیمنٹ
مین بکثرت مقرر ہوسے ہین تو اوسنے استعفا دیدیا اور اوسے نواب
اورفرڈ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھکر وہ قصبہ

کو کچھہ جنگی جہاز لیکر وِرْنَنْ امیر البحر کی کمک کو بھیجا ۔ یہ سردار بھی کامیاب نہوا اور اوس مقام سے ہٹکر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندرگاہ پیٹا واقع صوبہ چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر مین غنیمت کی فکر مین پھرا کیا آخر کو ایک جہاز اسپانیہ کا جو مانِلا کو جاتا تھا اور جسپر ۳۰ لاکھہ روپیہ بار تھا پکڑ لیا ۔ جب یہ سردار (اَنْسَن) سنہ ۱۷۴۴ع مین فقط ایک یہی جہاز لیکر انگلستان مین پھر آیا تو ۳۰ لاکھ روپیہ کا گٹھا دیکھکر لوگون کی باچھین کھل گئین اور اوسکے آنیکی بڑی خوشیان منائین ۔

اِسی زمانہ مین وہ فرقہ حادث ہوا جسکا نام مِتھڈسٹ[۱] یعنے اصولی ہے ۔ اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان مین بکثرت ہین

[۱] یہ ترجمہ مناسبتِ لفظی کے لحاظ سے کیا گیا ہے کیونکہ مِتھڈسٹ کے لفظی معنی پابند طریقہ ہین اور یہی لفظِ اصولی کا بھی مفاد ہے مگر باعتبار معنے اصطلاحی کے ان دونون لفظون مین البتہ تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہلِ اسلام کا مسلک تو اجتہاد و تقلید اور استدلال بطور ... اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر مِتھڈسٹ یعنے اصولیین ... مذہب یہ ہے کہ محض اقرار باللسان اور تقرب الے اللہ اور خضوع باللہ ... الجنان نہین ہے ... حقیقتِ ایمان اور موصل الے ... عبادت بھی فرض ہے ... طرقِ مخصوصہ و انحاءِ مخصوصہ ...

... ہے ۔

اکہ جب انگریزی جہاز ساحل امریکا کے جنوبی پہ پہنچے تھے
اسپانیہ کے جہازوں کے ناخدا جو ساحل مذکور پر تھا بعض و
تھے کہتے تھے کہ ہمیں شبہ ہے کہ ان انگریزی جہازوں میں
مال ہے جسپر محصول پڑتا ہے پس ہم انکی تلاشی لینے کے مستحق
یہ ملک ہمارا ہے — نواب والپول نے ہرچند چاہا کہ اس
اہل اسپانیہ سے مصالحہ ہو جاوے مگر اوسکی سعی بے سود
لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا — جب اہل لنڈن
اکہ سرکار نے لڑائی کا عزم بالجزم کیا ہے تو خوب
گھنٹے بجائے مگر جب وزیر موصوف نے اونہیں اسقدر
تو چیکے چیکے کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے
کف افسوس ملینگے — غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ
قصبہ پورٹو بلو جو خاکناے ڈیرین میں واقع ہے
تھوڑے دنوں کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح
— تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ورنن امیر البحر اور
سپہ سالار ایک بڑا بھاری بیڑا جنگی جہازوں کا ایک شہر
پر حملہ کرنے کو ... گئے ...
... ت کھائی اور اس شکست کا باعث
انگریزی ...
... اقی ہوئی — اسپر طرہ یہ ہوا کہ وہاں
الیسی ... ون انگریزی ہیں مر گئے اس ...

آغاز جنگ اسپانیہ ۱۷۳۹ء

کردی جائین اور وہان کے لوگون کو جو فرمان شاہی عطا ہوا تھا نہ چھین لیا جائے۔ مگر اسکاٹ لنڈ کے ممبرون نے اس جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہونے پایا لکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہل اسکاٹ لنڈ کو کلاً و قاطبۃً اہل انگلنڈ سے بغض و عداوت شدید پیدا ہوگئی —

سنہ ۱۷۳۷ء مین ملکہ کیرولائین مرگئی — یہ ملکہ والپول وزیر اعظم کی بڑی دوست شفیق اور حامی و مددگار تھی — اسپر طرہ یہ ہوا کہ سنہ ۱۷۴۱ء مین جنگ اسپانیہ مین سپاہ انگریزی نے شکست فاش کھائی اور مصائب مین مبتلا ہوئی —— اس شکست سے وزیر موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اوسکا سنبھالنا غیر ممکن تھا — ادھر بادشاہ اور فریڈرک ولیعہد اوس سے مخالف تھے اور ادھر بڑے بڑے علماء و فضلاء و شعراء مثل ٹامسن اور جانسن اور سوفٹ اور پوپ کے اوسکے مٹانے مین کد کر رہے تھے — فرقہ وہگ کا ایک گروہ بھی وزیر موصوف سے ناراض ہوکر اوسکے دشمنون کا شریک ہوگیا اور اب میزان حکومت مین اونکا پلہ ایسا بھاری ہوگیا کہ والپول فقط ایک پاسنگ رہ گیا —

اب جنگ اسپانیہ کی کچھ کیفیت سنئے کہ اس لڑائی کا

چاہا کہ قانونِ ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالین مگر کچھہ سود حاصل ہوا نہین

سنہ ۱۷۳۶ء مین اسکاٹ لنڈ مین ایک ہنگامۂ سخت برپا ہوا اور تمام ملک مین تلاطم پڑ گیا - اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر اڈنبرا
مین ایک سوداگر ولسن نامے سرکاری محصول اڑا جاتا تھا اِس جرم
مین وہ گرفتار ہوکر جیلخانہ بھیجا گیا وہان سے اوسنے ایک اور
قیدی رابرٹسن نامے کو نکالدیا لہذا لوگون نے
ولسن کی مروت وہمت پر بڑی تحسین و آفرین کی اور جب اوسے
پھانسی دینے لے گئے تو اونھون نے جلاد اور سپاہیون کو مارے
ڈھیلون کے بولادیا - جب پورٹیس نے کہ محافظین شہر مذکور کا افسر تھا
یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بندوقین مارین اور اونمین سے کئی
شخص مارے گئے - اس جرم کی پاداش مین افسر مذکور کو پھانسی کا
حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دو اور یہ افواہ
اڑا کہ اب کی ڈاک مین اوسکے عفوِ قصور اور رہائی کا حکم آجاتے گا
مگر لوگون نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کسیطرح سے بچنے نہ پائے اور ۷
ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اوس جیلخانے مین گھس گئے
جسمین وہ قید تھا اور اوسکو نکالکر ایک رنگریز کی ٹلّی پہ پھانسی دیدی
اِس ظلم سے سرکار بہت غضبناک ہوئی اور پارلیمنٹ مین ایک
قانون اِس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوارہاے شہر اڈنبرا منہدم

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے - ایک یہ کہ بعض اشیائے
تجارت اور ملکون سے انگلستان مین آتے ہین اونپر جو محصول لگایا
جاتا ہے اوسے کسٹم کہتے ہین - دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت
خود انگلستان مین بنتی ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا ہے اوسے
اکسایئس کہتے ہین - اب بعض بے ایمان سوداگرون نے یہ وتیرہ
اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اُڑا جاتے تھے - اسکے انسداد
کے واسطے والپول وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کے محصول
یعنے اکسایس کے باب مین تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب
اور تمباکو مین بھی جاری ہو - جب سوداگرون نے یہ رنگ دیکھا تو ہای
واویلا مچائی کہ اس قانون سے ہم برباد ہو جائینگے اور جو فریق اہل پارلیمنٹ
کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اوسنے بھی ان سوداگرون کی تائید
کی اور کہا کہ اس قانون سے اوس کا اصلی منشا معلوم
ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سے ایسے
لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائین اور
وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرے تو یہ اوسکی موافق راے دین
جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا
تو اپنے دل مین کہا کہ بلا سے بات جائے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچکر
اوس قانون سے بالکل دست بردار ہو گیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر
اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجائین اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس مین

نفاذ قانون درباب محصول ۱۷۳۳ع

بادشاہ کے عہد مین بھی ہر دو فرقہ متضادہ ارباب سیاست مین سے فرقہ وِھگ کو غلبہ رہا اور فرقہ ٹوری ہمیشہ معرض خمول وذہول مین پڑا۔

جارج دوم کے عہد مین سمر رابرٹ والپول پندرہ برس تک وزیر اعظم رہا۔ باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اکھڑ اور درشت مزاج تھا مگر منصب جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی سے سنبھالے رہا لیکن بد دیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر اعظم رہا تو رشوت کی بدولت۔ اوسکی دنیاداری اور مردم سازی کا یہ حال تھا کہ بعضون کو اوسنے خطابہاے عزت عنایت کئے بعضون کو تاجہاے کرامت سے سرفراز کیا بعضون کو تمغہاے دلاوری سے ممتاز کیا بعضون کو خدمات جلیلہ کثیر المنفعت عطا کین اور ممبران محکمہ عوام پر روپیہ کا مینہ برسا دیا۔ غرض روپیہ کے زور سے اکثر ممبران محکمہ امرا و محکمہ عوام ہمیشہ اوسکے کلمہ گو رہے۔

سنہ ۱۷۴۳ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کو ایک نیا فرمان سرکار شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ مین اوسنے ۲ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ مین داخل کیا۔ مگر والپول کے عہد وزارت مین ایک واقعہ اعظم وقائع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ محصول کے باب مین ایک قانون جاری ہوا۔ واضح ہو کہ انگلستان مین مال

سر رچارڈ اسٹیل ... سنہ ۱۶۷۱ سے سنہ ۱۷۲۹ تک رہا - ایرلنڈ کا رہنے والا تھا - اسنے سنہ ۱۷۰۹ء مین ایک رسالہ جاری کیا جسکا نام ٹیٹلر یعنے ہزل گو ہے - بعد اوسکے سنہ ۱۷۱۱ء مین کتاب مشہور بہ نزہتہ الناظرین مین مختلف مضامین لکھنے شروع کئے اور بہت سے نقول وحکایات تماشہ گاہون مین شبیہ بنانے کے واسطے نظم کئے

# باب ۲ دوم

## عہد شاہ جارج دوم

سنہ ولادت سنہ ۱۶۸۳ء - سنہ جلوس سنہ ۱۷۲۷ء - سنہ وفات سنہ ۱۷۶۰ء

جارج اول کے بعد اوسکا بیٹا جارج دوم پادشاہ ہوا - اوسکی ولیعہدی کے زمانہ مین اوسکے باپ نے اوسے اور اوسکی مان کو حسد کے مارے انگلستان مین نہ آنے دیا تھا - اب یہ پادشاہ سن کہولت کو پہنچ چکا تھا یعنے ۴۴ برس کا تھا اور اسکی شادی انسپاک کی شاہزادی کیرولائین سے مدت سے ہوچکی تھی - یہ شاہزادی عقلمند اور خجستہ اطوار تھی - اِس

# مشاہیر اہل تصنیف زمانہ جارج اول

**جوزف ایڈیسن**...... ۱۶۷۲ء سے ۱۷۱۹ء تک رہا۔ بڑا انشا پرداز اور شاعر تھا۔ اوسکے طبع زاد مضامین کتاب اسپکٹیٹر یعنی نزہۃ الناظرین مین مشہور و معروف ہین۔ اوسکی نظمون مین سے ایک قسم کا مرثیہ اور ایک خط منظوم مشہور ہے۔ یہ شخص ملکہ این کے عہد مین وزیر ممالک غیر مقرر ہوا۔

**سر ایزک نیوٹن**...... ۱۶۴۲ء سے ۱۷۲۷ء تک رہا۔ ضلع لنکن کا باشندہ تھا۔ مدرسہ عالیہ کیمبرج مین مدرس اعلی تھا۔ اس شخص کو ابو الحساب انگلیزی کہہ سکتے ہین جبر و مقابلہ مین اسنے مسئلہ مسلمہ بالتکریر ثابت کیا اور فلسفہ طبیعیہ مین مسئلہ جذب اجسام مستنبط کیا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک رسالہ علم طبیعیات مین مشہور ہے اور زبان لاطینی مین لکھا ہے۔ اوسنے حضرت دانیال اور اثبات وحی کے باب مین بھی کچھ لکھا ہے

ہوئی اوسمین دو تین باتون کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ فارن ہیٹ نے مقیاس الحرارۃ اختراع کیا۔ دوسری یہ کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا۔ یہ کل لومب اطالیہ سے انگلستان مین لایا تھا۔ تیسرے یہ کہ چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ کیا گیا اور پہلے اس علاج کا امتحان مجرمون پر کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ انگلستان مین اول مرتبہ سیسے کے حروف ڈھالے گئے۔

## سلاطین معاصرین

| فرانس | سنہ وفات | پروشیا | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| لوئی چہارم | بسنہ ۱۷۱۵ء | فریڈرک | بسنہ ۱۷۱۳ء |
| لوئی پانزدہم | ........ | فریڈرک ولیم | ........ |
| **اسپانیہ** | | **ترکستان روم** | |
| فلپ پنجم | بسنہ ۱۷۲۴ء | احمد سوم | ........ |
| لوئی | بسنہ ۱۷۲۵ء | **شہنشاہ جرمنی** | |
| فلپ ششم | ........ | چارلس ششم | ........ |
| **سویڈن** | | **پوپ** | |
| چارلس دوازدہم | بسنہ ۱۷۱۸ء | کلمنٹ یازدہم | بسنہ ۱۷۲۱ء |
| ملکہ الریکا ایلینورا | ........ | انوسینٹ | بسنہ ۱۷۲۴ء |
| **روس** | | بنیڈکٹ سیزدہم | ........ |
| پیٹر اعظم | بسنہ ۱۷۲۵ء | | |

کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کے مقابلہ پر شہنشاہ جرامنی نے ایک جماعت تجار شہر اوسٹنڈ مین مقرر کی تھی—

وفات جارج اول ۱۱ جون ۱۷۲۷ عیسوی

جارج اوّل صوبہ ہینوور مین گشت کر رہا تھا کہ اثنائے سفر مین قریب قصبہ اوسنابرک کے مرض سکتہ مین مبتلا ہوا اور دوسرے دن مر گیا— اوسے ایک بیٹا تھا یعنے جارج دوم جو اوسکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سوفیا تھا اور جو پادشاہ پروشیا سے منسوب تھی—

اس پادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہل جرمنی کے سے تھے یعنے یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجام بین اور کم گو تھا اور جو اوصاف کاروبار دنیا کے انصرام کے واسطے ضرور ہین یعنے جفاکشی اور ضبط اوقات وہ اوس مین جمع تھے مگر اوسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمسے کچھہ نہین ہو سکتا علاوہ برین انگلستان کی حکومت مین اوسنے فرقہ وہگ کی از حد جنبہ داری کی اور ہر امر مین ہینوور کی نفع کو انگلستان کے فائدہ پر مقدم سمجھا— اوسکی صورت سے سادگی اور مضبوطی ظاہر تھی—

جو ترقی و توسیع علوم و فنون کی اس پادشاہ کے عہد مین

دوھائی دی کہ ہائے ہمین پادشاہ کے وزیرون نے اِس جال مین پھنسایا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہین - اِنہمین کے خوف سے نواب سنڈر
لنڈ وزیرِاعظم اور ایل بی مہتمم خزانۂ عامرہ نے استعفا دیا -
غرض تجارِ بحرِ جنوبی کا دوالا نکلنے سے سیکڑون گھر ویران ہوگئے
اور صدہا نے شکستہ دل ہوکر اپنے ہاتھہ سے اپنے تیئین ہلاک کر ڈالا
اور یہ عظیم الشان کارخانہ مثلِ حباب برسرِ آب ایکدم مین فنا ہوگیا -

بعد اسکے سر ابرٹ والپول مہتمم خزانۂ عامرہ
مقرر ہوا اور بیس برس تک اِس عہدۂ جلیلہ پر مامور رہا - وہ انتظام
محاصلِ ملکی مین مداخلتِ تامّہ اور دستگاہِ کامل رکھتا تھا اور انگلستان
اوسکا بندۂ احسان ہے کہ اوسکی تدبیراتِ صائب سے تجارت اور
دستکاری کو بڑی رونق اور ترقّی ہوئی —

جارج اوّل کے آخر عہد مین یہ سانحۂ عظیم ہوا کہ یعقوبیہ
یعنے ہواخواہان جیمس کذّاب نے بہ نیّتِ فساد سازش کی
اور وہ ظاہر ہوگئی اور اوسکی مشارکت کے جرم مین اٹربری
اُسقف رچسٹر تمام عمر کو انگلستان سے نکالدیا گیا دوسرا واقعہ
ہوا کہ پادشاہِ انگلستان اور پادشاہانِ اسپانیہ و جرمنی
سے خفیف سی لڑائی ہوئی - اِس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

کسیلنے یہ مشہور کیا کہ ہم آبِ شور کو شیرین کر دیتے ہین کسیلنے یہ خبر اُڑا دی
کہ ہم اسپانیہ سے گھوڑے لا کر بیچین گے جسکا جی چاہے ہمارا شریک
ہو۔ منتظمین کارخانۂ تجارِ بحرِ جنوبی نے پارلیمنٹ کی حمایت سے ان چھوٹے
چھوٹے کارخانون کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا
کارخانہ بھی کہ ان سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکا بھی
خوابِ غفلت سے بیدار ہوے اور سب اپنے حصے بیچنے کو
دوڑے لکن اب کون لیتا تھا۔ خلاصۂ کلام یہ کہ تجارِ بحرِ جنوبی کے
دفتر بند ہو گئے اور ہزارون کے دوالے نکل گئے اور جھاڑی زمین
پر بیٹھ گئے۔

نواب والپول ابتدا سے کہتا تھا کہ ارے یہ بڑا جوا ہے
اسمین نہ پھنسو مگر اوس بیچارے کی کون سنتا تھا آخر اب اوسی نے اپنی
قوم کی عزت رکھلی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہے اونکا
نقصان لوگ آپس مین بانٹ لین تا کہ کُل قوم پر بارِ نقصان کم ہو جائے
چنانچہ تجارِ بحرِ جنوبی کے سرمایہ مین سے نو کرور کے حصے بنکِ انگلستان
کو دئے گئے اور نو ہی کرور ایسٹ انڈیا کمپنی کے سر تھپے اور سرکار
نے سات کرور روپیہ نذرانہ کے معاف کر دئے۔ اگرچہ اس انتظام
سے لوگون کا خوف و اضطرار کم ہو گیا اور کسیقدر اونکا نقصان بٹ
گیا مگر اسپر بھی صدہا آدمی نانِ شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب نے

جا بجا یہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائرِ بحرِ الکاہل مین اسقدر روپیہ ہے
جسکی حد و پایان نہین اور اِس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سُنتے
تھے کہ اللہ اکبر - یہ خبر سُنکر سیکڑون آدمی سراسیمہ
تجارِ بحیرِ جنوبی کے کارخانون مین دوڑے اور اونسے
کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضۂ قومی مین شریک ہے وہ آپ لے لین
اور اوسکے عوض مین ہمین اپنی تجارت مین شریک فرمائین —
اللہ اکبر حرصِ مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہلِ دوَل اور زنانِ بیوہ اور اربابِ
سیاست یہانتک کہ ہرکارے ایک دوسرے کو دھکیاتے ہوئے
سراسیمہ دوڑے اور اون سوداگرون کی میز پر روپیہ پھینکدیا اور اونکے
متصدیون نے اونھین کچھ کاغذ کے پرزے دیدئے اِن پرزون
کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ اِن سے بیگنتی دولت ملے گی - جب اون
سوداگرون نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھ روپیہ شریک کرے اوسے
کم سے کم پچاس روپیہ سیکڑا دین گے تو اور بہت سے لوگ شریک
ہوئے - غرض حریصون کو روپیہ کے عشق مین مالیخولیا ہوگیا اور
مالیخولیا جو بڑھا تو خاصا جنون ہوگیا - فقط اس امیدِ موہوم پر کہ بحرِ
جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گھر مین چلی
آئے گی لوگون نے ہزار کی جگہ دس ہزار دئے اور اس بڑے کارخانہ
کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے
قائم ہوئے اور کسی نے یہ اشتہار دیا کہ ہم سیسہ سے چاندی نکالے

اِسکی بھبودی کا یہ باعث ہوا کہ قرضۂ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳ کرور روپیہ ہوگیا تھا اور جن لوگون نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونہین سود دینا پڑتا تھا اور سود کی تعداد ۳ کرور ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی — یہان کل آمدنی ملک ۸ کرور روپیہ سالانہ تھی لہٰذا اسقدر سود دینا سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اِس امر عظیم مین غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہے کہ اس بارِ قرض سے سرکار سبکدوش ہو جائے نہین تو خیر کچھہ تو یہ بارِ گران کم ہو جائے — بنک انگلستان اور تجّارِ بحرِ جنوبی نے اِس مقصدِ عظیم کی انجاح کی گئی تدبیرین سرکار سے عرض کین اور تجّارِ بحرِ جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی — اِس جماعت کا مُنتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اوسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام قرضۂ قومی ہمارے ہاتھہ بیچ ڈالیئے اور جسقدر روپیہ آپ کو درکار ہو ۴ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیئے بلکہ سات کرور روپیہ اور ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہین — اس تدبیر سے سرکار کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضۂ قومی کا سود ہر سال ایک ثُلث گھٹتا جاتا تھا اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھہ آتا تھا — اس حسنِ سلوک کی مکافات مین سرکار نے تجّارِ بحرِ جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے سوا کوئی جنوبی دریاؤن مین تجارت نکرے — اب انگلستان مین

نے یہ لیا کہ جیمس کے ڈاکیہ کیطرف سے اسکاٹ لنڈ پر فوج کشی کی مگر اس شدت سے طوفان آیا کہ اسپانیہ کے جہازون کے پرخچے اڑ گئے اور وہ سب بے نیل مقصود پھر گئے — جب شاہ اسپانیہ نے جنگ بحری و بری دونون مین شکست کھائی تو ملوک اربعہ سے سائل صلح ہوا —

جس سال یہ معرکہ ہوا اوسی سال مجلس اساقفہ وقسیسین جو انتظام امور کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثل پارلیمنٹ کے بادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہو گئی اور پھر کبھی نہ مقرر ہوئی — جب سے سیاست ملک مین فقط اساقفہ کبار اور اساقفہ چینار کو داخلت رہگئی ہے اور محکمہ امرا مین شریک شور سے ہوتے ہین —

سنہ ۱۷۱۹ء مین سوداگرون پر عجیب بلا نازل ہوئی —
پیرس پایہ تخت فرانس مین ایک مہاجن لا نامی نے کہ اسکاٹ لنڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سوداگرون کی اس غرض سے مقرر کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے نوٹ کے کاغذ چلائین — ابان سوداگرون کا دوالا نکل گیا اور ہزارون آدمی جو اُنکے شریک ہوے تھے تباہ ہو گئے — دوسرے سال ایک جماعت سوداگرون کی انگلستان مین قائم ہوئی — اس جماعت کا نام تجار بحر جنوبی تھا اور

آنے پاتی اور انتظام ملک مین خطا اور ظلم نہین ہونے پاتا مگر جب اونکی
مخالفت باہمی حدِ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو اوسّے زیادہ کوئی
چیز ملک کو مُضر نہین ہوتی۔ اِس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری
ہونا جیسے قانونِ ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا

اپنے وطن ھینُووَر کی خاطر سے جارج
پادشاہانِ سُویڈن و اِسپانیہ سے لڑا۔ اِس نزاع کا
منشا یہ ہوا کہ جارج نے بِرِمن اور وَرڈِن کی ریاستین
پادشاہِ ڈینمارک سے مول لی تھین اب چارلس شاہِ سویڈن نے
اون ریاستون پر اپنی ملکیت کا دعوےٰ کیا۔ غرض لڑائی ہونے
کو تھی کہ پادشاہ سویڈن ہنگامِ محاصرۂ فریڈرک ہَل مارا
گیا اور انگلستان اوسکے حملہ سے مامون و مصئون رہا۔ بعد ازان
مُلوکِ اربعہ یعنے پادشاہانِ جَرمنی و اِنگلنڈ و فرانس
ھالنڈ نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا
منشا یہ ہوا کہ فلپ شاہِ اسپانیہ نے بعضِ بلادِ اطالیہ
مین جو شہنشاہِ جرمنی کے زیر حکومت تھے مداخلتِ بیجا کی۔
عساکرِ اربعہ مین سے فوج انگریزی نے بسرداری باینگ امیر البحر
اسپانیہ کی فوج بحری کو جزیرۂ صقلیہ مین قریب راس پیسارو
کے شکست دی۔ اِس شکست کا انتقام البرونی وزیر اسپانیہ

اور نواب مار جہاز پر سوار ہوکر فرانسیس چلدئے اور فوج کو اوسکی تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذاب موصوف کی شرکت کے جرم مین نواب ڈرونٹ واٹر اور لارڈ کینمیور اور اور بیس شخصون نے پھانسی پائی اور بھتون کی جاگیرین ضبط ہوگئین۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امریکائے شمالی مین نکالدئے گئے۔ غرض ۱۷۱۵ء کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اوّل کے عہد مین ایک تغیّر عظیم آئین سلطنت مین واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتی یہ تدبیر صائب فرقۂ وہگ کی سعی سے عمل مین آئی تھی اور اس سے بہت سے فساد مٹ گئے اسواسطے کہ اسکے پیشتر بموجب قانون سہ سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نرہ سکتی تھی اور اسمین یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرر کے وقت جو لوگون کو اوسمین شریک ہونے کا جوش وخروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم نہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم پڑجاتی تھی اور اور زیادہ ہُلڑ مچ جاتا تھا۔ فرقۂ وہگ اور فرقۂ ٹوری مین خصومت حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشاجر و تخالف مثل مد و جزر دریا کے ملک کو بہت نافع ہوتا ہے اور اوسکے سبب سے لوگون کی طبیعت مین ہیجان و سوران رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہ

لگی ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لڑکے نواب ماثر بعجلت تمام شہر پرتھ لیا
کو چھوڑ گیا—

جیمس کذاب کو اہل فرانس جیمس غازی کہتے
تھے اور انگلنڈ میں جو اوسکے ہواخواہ تھے وہ اوسے جیمس سوم
کہتے تھے اور اسکاٹ لنڈ میں جو اوسکے خیر خواہ تھے وہ
اوسی جیمس ہشتم کہتے تھے۔ اب کذاب موصوف یہ سمجھا کہ دیکھوں اپنے وطن
یعنی اسکاٹ لنڈ میں جانا میرے حق میں مفید ہوتا ہے یا نہیں
اس خیال سے وہ پیٹر ہیڈ میں پہنچا مگر بالکل بے سروسامان
تھا نہ اوسکے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ ہتھیار تھا۔ جب اوسکے ہواخواہوں
نے اوسے بالکل تہیدست دیکھا تو وہ بھی مایوس ہو کر کھسک گئے کیونکہ انہیں
اسکی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان
اسٹوارٹ کا پھر رنگ جما دیگا— مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی دیکھیے
کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لیکن وہ اپنی تاجداری کی تیاریاں
کر رہا تھا اور کئی دن اوسنے اسی سامان میں اپنی اوقات شہر پرتھ
میں ضائع کی اور وہاں بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ اب تو سلطنت
اپنا مال ہے حالانکہ کچھ ہونا ہوانا خاک نہ تھا کہ اتنے میں ہرکارے نے
آکر خبر دی کہ پیر و مرشد آپکا دشمن نواب ارگائیل مع فوج آگے بڑھتا
چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سنکر جیمس کے سارے نشے ہرن ہو گئے اور
شمال کی سمت مونٹ روز کو روانہ ہوا اور وہاں پہنچکر وہ خود

اسواسطے کہ نواب اُورلینس جواب متولّی سلطنت فرانس مقرر ہوا تھا اپنے ملک کے محاصل کے انتظام مین مصروف تھا اوسے کیا غرض پڑی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کرکے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

اسی اثنامین نائرۂ فساد اسکاٹ لنڈ اور انگلنڈ مین افروختہ ہوا۔ پہلے اسکاٹ لنڈ کا حال سُنئے کہ نواب مار نے دس ہزار آدمی قبائل کوہی سے مقام بری مار پر جمع کئے اور تمام بلاد کوہی پر قبضہ کرلیا۔ ادھر نواب ارگائل نے فوج پادشاہی کو ہمراہ لیکر شہر اسٹرلنگ مین خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب مار کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا۔ انگلنڈ مین نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر نے جو ضلع نورتھمبرلنڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگون کو فوج شاہی کے مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگون نے اونکا حکم مانا۔ لکن نواب ڈرونٹ واٹر اور فورسٹر کی مدد کو نواب مار نے اسکاٹ لنڈ سے ۱۸۰۰ کوہی بھیجے اور بعض امرائے سرحد جنوبی بھی اونکے شریک ہوئے۔ مگر فوج شاہی نے فورسٹر کو ایسا دبایا کہ وہ قصبہ پرسٹن واقع ضلع لنکشائر مین گھس گیا اور مایوس ہوکر ہتھیار ڈالدئے۔ اوسی روز شیرف میور واقع ضلع پرتھ مین نواب ارگائل سپہ سالار فوج شاہی نے نواب مار کو شکست فاش تو نہین دی

# شجرۂ نسب خاندانِ پادشاہانِ برنزوک

جارج اوّل

- جارج دوم
- شاہزادی سوفیا زوجہ پادشاہ پروشیا و مادر شاہ فریڈرک اعظم

جارج دوم:

- فریڈرک ولیعہد (۱۷۵۱ء میں مرگیا)
- ولیم نواب کمبرلینڈ
- چھ اور شاہزادے اور شاہزادیاں

فریڈرک ولیعہد:

- جارج سوم
- سات اور شاہزادے اور شاہزادیاں

جارج سوم:

- جارج چہارم
  - شاہزادی شارلٹ ولیعہد (۱۸۱۷ء میں مرگئی)
- فریڈرک نواب یورک (۱۸۲۷ء میں مرگیا)
- شارلٹ شاہزادی وٹمبرگ (۱۸۲۸ء میں مرگئی)
- ولیم چہارم
  - شاہزادی شارلٹ و الزبتھ دونوں باپ کی زندگی میں مرگئیں
- اڈورڈ نواب کینٹ
  - ملکہ معظمہ وکٹوریا
- ارنسٹ بادشاہ ہینوور
- اڈولفس نواب کیمبرج

سنہ جلوس

تولیتِ ولیعہد (یعنی جارج چہارم) .......... سنہ ۱۸۱۱ء

جارج چہارم .......... (پسر) .......... سنہ ۱۸۲۰ء

ولیم چہارم .......... (برادر) .......... سنہ ۱۸۳۰ء

ملکۂ معظمہ وکٹوریا .......... (برادرزادی) .......... سنہ ۱۸۳۷ء

ان بادشاہون کے زمانہ مین یہ امر عظیم ہوا کہ محکمۂ عوام پارلیمنٹ کا اختیار و اقتدار بہ نسبت زمانۂ بادشاہانِ سابق کے زیادہ ہوگیا

# باب اوّل

## عہد شاہ جارج اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۶۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۷۱۴ء سنہ وفات سنہ ۱۷۲۷ء

جارج اوّل ۵۴ برس کے سن مین سرپرآرائے سلطنتِ برطانیہ ہوا - یہ بادشاہ ھینووَر واقع ملکِ جرمنی کا شاہزادہ تھا - اسکا باپ ارنسٹ اگسٹس رئیسِ ھینووَر تھا اور مان سوفیا دخترِ الزبتہ تھی اور الزبتہ ملکِ بھیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمس اوّل کی بیٹی تھی لہذا جارج اوّل جیمس اوّل کی بیٹی کا نواسا یعنی اسکا نواسا ہوا - چونکہ یہ بادشاہ از سنِ طفولیت تا جلوسِ تختِ سلطنت جرمنی مین رہا تھا لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا اور تا دمِ مرگ

| واقعہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| ولیم شاہزادہ آرنج انگلستان میں وارد ہوا | جیمس دوم | سنہ ۱۶۸۸ء |
| پادری سیشیورل کی روبکاری ہوئی | ملکہ این | سنہ ۱۷۱۰ء |

تغیرات سلطنت

| | | |
|---|---|---|
| اتحاد سلطنت انگلستان و اسکاٹ لنڈ | جیمس اوّل | سنہ ۱۶۰۳ء |
| تحریر عرضداشت حقوق | چارلس اوّل | سنہ ۱۶۲۸ء |
| آغاز پارلیمنٹ دراز | ایضاً | سنہ ۱۶۴۰ء |
| کرامول نے پارلیمنٹ دراز کو شکست کیا | سلطنت جمہوری | سنہ ۱۶۵۳ء |
| سلطنت شخصی بحال ہوئی | چارلس دوم | سنہ ۱۶۶۰ء |
| ٹسٹ ایکٹ جاری ہوا | ایضاً | سنہ ۱۶۷۳ء |
| قانون ہیبیاس کورپس نافذ ہوا | ایضاً | سنہ ۱۶۷۹ء |
| آزادی مذہب کا دوسرا اشتہار جاری ہوا | جیمس دوم | سنہ ۱۶۸۸ء |
| انقلاب سلطنت انگلستان ظہور میں آیا | ایضاً | سنہ ۱۶۸۸ء |

سر کرسٹوفر رن ...... سنہ ۱۶۳۲ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ پادشاہان اسٹوارٹ کے آخر زمانہ مین فقط یہی صناع مشہور ہوا۔ فن معماری مین دستگاہ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے کلیسائے سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سر گوڈفری نلر ...... سنہ ۱۶۴۸ء سے سنہ ۱۷۲۳ء تک رہا۔ جرمنی کا مصور تھا۔ ولیم سوم اور جارج اول اور ملکہ این کا ملازم رہا۔

## سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان اسٹوارٹ

| وقائع عامہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا دینے کی تدبیر کی گئی | ... جیمس اول ... | ...... سنہ ۱۶۰۵ء |
| وزیر ریلی کا سر جدا کیا گیا | ... ایضاً ... | ...... سنہ ۱۶۱۸ء |
| ہیمپڈن کی روبکاری ہوئی | ... چارلس اول ... | ...... سنہ ۱۶۳۷ء |
| چارلس اول قتل کیا گیا | ... ایضاً ... | ...... سنہ ۱۶۴۹ء |
| لنڈن مین وبائے عظیم نازل ہوئی | ... چارلس دوم ... | ...... سنہ ۱۶۶۵ء |
| لنڈن مین قیامت کی آگ لگی | ... ایضاً ... | ...... سنہ ۱۶۶۶ء |
| سات اسقفوں کی روبکاری ہوئی | ... جیمس دوم ... | ...... سنہ ۱۶۸۸ء |

## صنّاعانِ مشہور

اِنیگوجُونس ........ سنہ ۱۵۷۲ء سے سنہ ۱۶۵۲ء تک رہا۔ لنڈن کا رہنے والا تھا بڑا نامی معمار تھا لنڈن مین جو بادشاہی مکان قصرِ سفید کے نام سے مشہور ہے اوسکے عشرت خانہ کا نقشہ اسی معمار نے بنایا تھا۔

رُوبنس ........ سنہ ۱۵۷۷ء سے سنہ ۱۶۴۰ء تک رہا۔ ایک مشہور مصوّر بلجیم کا رہنے والا تھا۔ چارلس دوم اوسکا مُربّی اور قدردان ہوا اور اوسکے حکم سے اوسنے قصرِ سفید کے عشرت خانہ مین نقش و نگار بنائے

وینڈائک ........ سنہ ۱۵۹۹ء سے سنہ ۱۶۴۱ء تک رہا۔ بلجیم کا مصوّر تھا اور سر روبنس مصوّر کا شاگرد تھا۔ چند مدّت تک وہ چارلس اوّل کی سرکار مین رہا اور اوسکی تصویر کھینچی

سر پیٹر لِلی ........ سنہ ۱۶۱۷ء سے سنہ ۱۶۸۰ء تک رہا۔ مصوّر و باشندہ فلیمیا کا رہنے والا تھا۔ چارلس دوم نے اوسکی بڑی قدردانی اور عزت افزائی کی۔ اوسنے حسینانِ دربارِ شاہی کی تصویرین کھینچین۔

رچارڈ بیکسٹر . . . . . سنہ ۱۶۱۵ سے ۱۶۹۱ تک رہا۔ یہ ایک قسیس مشہور فرقہ پریس بٹیرین کا تھا۔ اسنے ۱۲۶ کتابین تصنیف کین۔

جان ڈرایڈن . . . . . . . سنہ ۱۶۳۱ سے سنہ ۱۷۰۰ تک رہا۔ منجملۂ اجلاے شعرائے انگریزی ہے۔ اوسنے ہجو اور غزلین خوب کہین اور ورجل شاعر رومی کے دیوان کا ترجمہ شعرِ انگریزی مین کیا۔

جان لوک . . . . . . . . سنہ ۱۶۳۲ سے سنہ ۱۷۰۴ تک رہا۔ مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مین علم حاصل کیا۔ اپنے زمانہ مین بڑا فلسفی کامل و حکیم جید تھا۔ اوسکی تصنیفات مین سے ایک کتاب بحث عقل مین بہت مشہور ہے یہ کتاب سنہ ۱۶۹۰ مین مشتہر ہوئی تھی۔

گلبرٹ برنٹ . . . . . . . . سنہ ۱۶۴۳ سے سنہ ۱۷۱۵ تک رہا۔ اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور ولیم سوم کا ہمدم و ہمراز تھا۔ آخر ... سیلسبری کا اسقف مقرر ہوا۔ اوسنے ایک اپنے زمانہ کی تاریخ لکھی اور ایک تاریخ کلیسائے انگلستان کے حال مین تصنیف کی

سموئیل بٹلر ........ سنہ ۱۶۱۲ع سے سنہ ۱۶۸۰ع تک رہا - یہ شاعر پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع ووسٹر کا رہنے والا تھا - اسکی تصنیفات مین سے ہیوڈیبراس مشہور مثنوی ہے اس مثنوی مین اوسنے فرقہ پیوریٹن کی بڑی ہجو کی ہے اور یہ چارلس دوم کے عہد مین مشتہر ہوئی -

جان بنین ........ سنہ ۱۶۲۸ع سے سنہ ۱۶۸۸ع تک رہا - ضلع بڈفورد کا ٹھٹھیرا تھا - پھر فوج مین بھرتی ہوا - پھر وعظ کہنا شروع کیا اور اسی سبب سے قید ہوا - اسکی تصنیفات مین سے پلگرمس پراگرس یعنی منہج السالکین بہت مشہور ہے - اس کتاب مین اوسنے ایک مسافر کا خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطع منازل وطی مراحل و تحمل مصائب و صعوبات سفر منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچا اور اس سے کنایۃً وہ مرد عیسائی مراد ہے جو اس دار المحنہ مین اپنے دین مین ثابت قدم رہے -

فصاحت وبلاغت وعالی مضمونی ونازک خیالی نظم کیا ہے۔ یہ کتاب اوسنے عالم فقر ونابینائی مین تصنیف کی تھی اور سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک اسکی تصنیف مین مشغول رہا۔ اسکے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات ہین۔ انمین سے پَیرَڈائز رِیگینڈ یعنے بہشت بازستادہ کتاب مذکور القدر سے چھوٹی ہے اور اسمین حضرت آدم کی توبہ قبول ہونیکی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے۔ کومس لِسِیڈاس۔ سَیمسَن اگونِسٹِس۔ للیگرو۔ الپنسروزو یہ پانچ مثنویان بھی اسی شاعر عدیم النظیر کی تصنیف ہین اور علاوہ انکے اوسنے بہت سی غزلین کہین۔ اوسنے نثر مین بھی بہت کچھہ لکھا اور وہ چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی مین لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات داخل کرے مگر یہ کوشش اوسکی بیکار ہوئی۔

اِڈوَرڈ ھایَڈ ...... سنہ ۱۶۰۸ء سے سنہ ۱۶۷۴ء تک رہا۔ نوّاب کلیرنڈن خطاب پایا۔ یہ شخص چارلس اوّل کا وزیر تھا اور سلطنت جمہوری کے زمانہ مین ملک بدر کردیا گیا تھا۔ پھر سنہ ۱۶۶۰ء سے سنہ ۱۶۶۷ء تک صدر الصدور ... رہا۔ اسنے تاریخ بغاوت انگلستان ... تصنیف کی اور اسمین جنگ خانگی کے ... حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملکہ این کے زمانہ تک نہین مشتہر ...

چھپتے تھے - بعداس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت
ملی مگراوسمین بھی کُل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ مین دو بار چھپتا تھا
اور مضمون بہت کم ہوتا تھا - پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑی بڑی
مُقدّمون کی کیفیت اخبارون مین نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص
قسم کا اخبار جاری تھا جسے مَخزَنُ الاَخبار کہتے تھے - یہ اخبار
ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایکبار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین
قہوہ خانون کی گپ شپ اور لنڈن کی خبرین لکھی ہوتی تھین -
اسکی صورت یہ تھی کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کر کے کسی لنڈن کے
رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر اودھر پھر پھرا کے
جو کچھ خبرین ملجاتی تھین اونھین لکھہ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے
مخبر کا نِعمُ البَدَل ہے - اوس زمانہ مین چھاپہ خانے انگلستان مین
بہت کم تھے فقط لنڈن مین اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے
خانے تھے - دریاے ٹرنٹ کے شمال کی جانب فقط شہر یُورک
مین ایک مطبع تھا - اس سبب سے کتابین نادِرالوجود اور گران قیمت
تھین اور دیہات مین بڑے بڑے آدمیون کے یہان بھی بہت کم
کتابین ہوتی تھین - لنڈن مین کتاب فروشون کی دوکانون مین
پڑہنے والون کی بھیڑ لگی رہتی تھی - عورتون کی تعلیم بہت ناقص
تھی اور جو عورتین بڑی ذی اِستعداد ہوتی تھین وہ بھی اِملا غلط

اونمین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدّت رہتی تھی —

اِس مُختصر مین اتنی گنجائش کہان ہے کہ اوس زمانہ کی طرح طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کیے جائین مگر دو تین باتین بطورِ مُشتے نمونۂ از خروارے لکھی جاتی ہین — فرقۂ شہسواران اور فرقۂ کم مویان کے لباس اور عادات مین عجیب تناقض و تباین تھا۔ شہسوارون کی پوشاک مین وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعین اور وہ طرح طرح کی تکلّفات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی — اب اونکی قطع سُنئے کہ بھاری بھاری عبائین پہنے ہوئے اونمین پُر تکلّف حاشئے لگے ہوئے — اونکے نیچے نفیس نفیس ریشمی کرتے پہنے ہوئے گردن مین کارچوبی گلوبند بندھے ہوئے — سر پر سمور و سنجاب کی چھجّہ دار ٹوپیان اونپر سفید پرون کی کلغیان لگی ہوئین — بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوئے پاؤن مین بوٹ اون مین کنٹوپ بنے ہوئے اور اونکی ایڑیو نمین سُنہری کٹیان لگی ہوئین — غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ مین انگلستان مین نہین ہوا — مگر اب ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — کم مویون کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عبائین پہنے ہوئے — گردن مین سادے سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند اسکے نیچے

پرورش کے واسطے جو محصول مقرر کیا جاتا تھا وہ رعایا پر کھلتا تھا اسواسطے
کہ فقرا کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک خمس کے لوگ محتاج و فقیر تھ

سڑکون وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہرون کا
کا تو کیا ذکر خود دار السلطنت کے بازارون مین مہریان کھلی رہتی تھین
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جنسے ہوا مسموم ہوجاتی تھی سنہ ۱۶۸۵ع
. خاص لنڈن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب اوسط ۲۳ آدمیون مین سے
آدمی مرتا تھا مگر اب ۴۰ مین ایک مرتا ہے - ہر فرقہ مین درشت
طوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت تھے مگر یہ کچھہ تعجب کی بات
. ہے کیونکہ اوس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق و لینت کا یہ
ل تھا کہ ہر روز آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دھنتے تھی
ور معلمون کو سوا زدوکوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا البتہ
جب بزرگون کا یہ حال ہو تو خردون کا خدا حافظ - یہ تو اشراف
تھی اب ارذال کا حال سُنیے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکون پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
جوتی پیزار مین کسیکی آنکھہ پھوٹ جاتی تھی یا انگلی اڑ جاتی تھی تو او
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے
جب کیسکو پھانسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آ
کر توتہ - قید خانے ہمیشہ قیدیون سے بھرے رہتے تھ

تھے یا قریب کے بازارون مین جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو شرابین پیا کرتے تھے کلیرٹ اور کنڈی شرابین فقط وہ لوگ پیتے تھے جو بہت مالدار ہوتے تھے۔ اوس زمانہ مین شراب خواری حد اندازہ سے بہت عام و شایع تھی اور یہ عادتِ مذموم اس صدی کی ابتدا تک باقی رہی۔ اشراف زادیون مین یہ بڑا کمال تھا کہ سمو سے پکا لیتی تھین اور گوسبری کے پھل سے شراب بنا لیتی تھین اور اپنے گھر کا کھانا پکا لیتی تھین اور رات کو سینے اور کاتنے سے اپنا جی بہلایا کرتی تھین۔ آج کل جو چاے نوشی مین نفاستین اور تکلفات ہوتے ہین انھین اوس زمانہ کے اہلِ دیہ کیا جانتے تھے — یہ دوا ئے مرغوب و لطیف لارڈ آرلنگٹن اور لارڈ اوسوری سنہ ۱۶۶۶ء مین انگلستان مین لائے تھے اور اہل یورپ کو یہ دوا ہالنڈ والون سے ملی تھی۔ قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لنڈن اور اڈنبرا مین اسطار ہوے کے لوگون نے ہر روز چاے پینی شروع کی پادشاہان جارج کے زمانہ مین اڈنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چاے پیتے تھے۔ اشرافِ اہلِ دیہ ظاہر مین بدسلیقہ اور کندۂ ناتراش سے تھے لیکن اوس مین ایسے اوصافِ حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزون کی رفعت و افتخار کا باعث ہوئے۔ سلطنت موروثی کا اعظام و احترام اور ابہار السلطنت سے کمال خلوص و محبت یہ دو باتین اونکی صو

ہندوستان مین افیونیون کی دوکانین ساری
ھکانے تھے جیسے ہندوستان مین افیونیون کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ
یا کی خبرین وہان سنتے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی
ن وضعدارون اور نفیس مزاجون کے مجمع رہتے تھے اونکی قطع شریف
تے کہ سر پر جانورون کے بالون کے بڑے بڑے ٹوپ پہنے ہوے
گلے مین زرق برق کامدانی کے کرتے ہاتھون مین دستانے
اون مین جوڑی جوڑی جھالر ٹکی ہوئی ایک چٹکی مین
خوشبو دار ناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے سڑک سڑک
ناس لیتے جاتے ہین۔کسی قہوہ خانہ مین عالمون کے جگھٹے رہتے
تھے اور وہ جان ڈرائیڈن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف
سنا کرتے تھے۔کسی قہوہ خانہ مین یہودیون کے جماو رہتے تھے کسی مین مذہب
کسی مین مذہب کیتھولک کے پیرو بھرے رہتے تھے کسی مین مذہب
پیوریٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا
ایک علیحدہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہل دیہ بہت شائستہ اور صاحب سلیقہ اور
ذی وقعت ہین مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ مین کندہ ناتراش تھے
اور برائے نام خواندہ تھے۔جب اونکی مالگذاری آج کل کی چہارم تھی
اپنے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لندن جیسے شہر کو
بھی گاہے گاہے دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے

دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اور مکانات مین اوُپر کے درجے باہر کی طرف استنے نکلے ہوتے تھے کہ نیچے کی دوکانین گویا چھپ جاتی تھین اوس زمانہ مین یہ شہر گویا سوداگرون کا گھر تھا کہ دن رات یہین گھسے رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے فراغت کرکے شام کو مضافاتِ شہر مین چلدئے وہان نفیس نفیس کوٹھیان بنی ہوئی ہین اون مین استراحت کی۔ اوس زمانہ مین مکانات پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہان دوکانون کے سامنے شناخت کے تختے نصب ہوتے تھے اور اونپر مختلف شکلین بنی ہوتی تھین کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سُنہری کُنجی۔ انھین علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی آدمی راہ پاتا تھا۔ چارلس دوم کے عہد تک بازارون مین روشنی نہوتی تھی اوسکے زمانہ مین فقط جاڑون مین روشنی ہونے لگی۔ ایک تو سڑکون پر روشنی کا قحط تھا دوسرے چورون کا زور تھا اور ادھر خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت یہی تھی کہ رات کو شہدے گُرگے سڑکون پر ٹہلا کرتے تھے اور عورتون کو بےعزت کرتے تھے اور مردون کو مارتے تھے اور یہ اونکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات تھی۔ چوکیدار ایک تو مرجھینی تھے دوسرے نشہ مین چور وہ بیچاری عورتون اور بھلے مانسون کو اون دہنگون سے کیا بچاتے۔ قہوہ خانے جو کروموِل کے وقت سے شروع ہوئے تھے پھیلکر

ب بڑھے ہوسے تھے اور اونکی تموّل واستغفار اور مہمان نوازی
بڑی بڑی دور شہرہ تھا- جن مقامات مین اب بڑے بڑے کارخانے
ین اوس زمانہ مین وہ چھوٹے چھوٹے بدقطع قصبے تھے- مثلاً اب
شہر مینچسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۶۰۰۰ آدمی کی
بستی تھی اور نہ یہان کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسر آتی
تھی- شہر لیڈس مین اب دنیا بھر کا اون بکتا ہے مگر جب اس
مین کل ۷۰۰۰ آدمی تھے- شہر شیفیلڈ مین اب کیسے کیسی عمدہ
آلات قطع وبرید بنتے ہین اور ساری دنیا مین جاتے ہین مگر جب
یہان پورے ۲۰۰۰ آدمی بھی نہ تھے- شہر برمنگھم اب رونق
پکڑتا جاتا تھا مگر بڑی مباہات کی بات یہ تھی کہ یہان کے ساختہ ظروف
کلی اتنی دور ایرلنڈ مین جاتے تھے- لورپول کی بندرگاہ مین
۲۰۰ سے زیادہ ملاح نہ تھے- بکسٹن اور باتھ اور ٹنبرج
کے کنوؤن مین اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہان قیام کو واسطے مکانات
بہت برے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ- برائٹن
اور چلٹنہم کے خوشگوار چشمے اب مشہور ہوئے ہین اور اب بہت
لوگ اونکے پانی کو مفرح سمجھکر نہانے جاتے ہین-

اب لنڈن کا حال سنئے کہ جب شاہ چارلس دوم
نے وفات کی تو یہان کل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک برا نایل

قریب ۵ ۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی مین اضلاع جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی - اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحادِ سلطنتِ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ (سنہ ۱۶۰۳ع) اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی - اسّے پیشتر غارت گرانِ سرحدِ جنوبی انگلنڈ کے شمالی ضلعون کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی گلّہ مواشی کا اونکے شرّ سے نہ محفوظ تھا مگر اب ان قزّاقون کو کھرید کھرید کر مارا یہانتک کہ رفتہ رفتہ اونہین نیست و نابود کردیا - ان غارتگرون کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعون مین لوگون نے خونی کتّے پالے تھے جو نشانِ قدم سے ان قزّاقون کا پتا لگا لیتے تھے اور اونکے غارون تک پہنچا دیتے تھے - اسی زمانہ مین انگلستان کی راہین جو مدّت سے کسیکو نہ معلوم تھین کھل گئین اور رعیت کی جان و مال دونون محفوظ ہوگئے - کویلے کی کانین معلوم ہوئین اور وہ قصبات جنمین آلات آہنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے ہین ترقی پذیر ہوے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہوگئے -

سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین بعد دار السلطنت (لنڈن) کے شہر برسٹل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ تھی اور جن شہرون مین کارخانے ہین اون مین نارچ بہت آباد اور مالدار شہر تھا - برسٹل کے لوگون مین شکر صاف کرنیوالے

ہوتے تھے اور انگلستان کے گھوڑے جو اب سارے زمانہ مین
مشہور ہین جب پچاس پچیس روپیہ کو بکتے تھے - اسپانیہ کے ٹانگن
سواری کے کام آتے تھے اور فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان
بگھیون مین جوتی جاتی تھین —

انگلستان مین معدن بہت ہین مگر اوس زمانہ مین
ٹین اور کویلا وغیرہ اون مین سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ
جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہے اور جس
افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے
اوس زمانہ مین اسکا عشر عشیر بھی نہ نکالا جاتا تھا - اب نمک انگلستان
سے اور ملکون مین بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا
کہ اعتبار رکھتے تھے کہ نمک سے امراض جلدی اور عوارض ریۃ پیدا ہوتے
ہین - لوگون نے ایسی واویلا مچائی کہ لکڑی سب بھٹیون مین پھکی جاتی
ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمے ہو گئے - دھات کے گلانے والے
کویلے سے دھات گلانا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کویلے کا استعمال
بجائے ہیمہ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع مین کویلا بافراط پیدا
ہوتا تھا وہان جلایا جاتا تھا اور لنڈن مین بھی جلایا جاتا تھا اور وہان
سمندر کی راہ سے آتا تھا -
سترھوین صدی عیسوی کے آخر مین انگلستان کی آبادی

# باب ۸ ہشتم

## طرزِ معاشرتِ اہلِ انگلستان در عہدِ پادشاہانِ اسٹوآرٹ

ہر چندکہ پہلے پادشاہون کے وقت مین بھی جون جون زمانہ گذرتا گیا
انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بیّن سلاطینِ اسٹوآرٹ
کے عہد مین ہوا ویسا کبھی نہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زار و [...]
ہین سبزہ لہلہاتا ہے اور کھیتون مین زرد زرد درخت لہراتے ہین
اور موسم بہار مین باغون مین سفید سفید پھول چاندی کے تتر سے چمکتے ہین
اور فصل خزان مین زرد زرد پختہ میوے سونے کی طرح دمکتے ہین
اور درختون کے سایہ مین کسانون کے اُجلے اُجلے گھر نظر آتے
ہین انہین مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور دلدل کے سوا
اور کچھ نہ تھا۔ پرانے جنگلون مین فوجین کی فوجین آہوانِ صحرائی
کی گشت کیا کرتی تھین اور جنگلی سانڈون کی افراط تھی اور بنڈیلے
سورون کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سے اونسے کوئی
نہ بھول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ مین کسانون نے بنڈیلون
کو تو فی النار کردیا۔ انگلنڈ کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین
بجّو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگلی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ
کی بھیڑ اور بیلون سے اوس زمانہ کی بھیڑین اور بیل بہت چھوٹے

علوم کو بڑی رونق ہوئی اور ایڈیسن اور سوفٹ بڑے نثار ہوئے اور پوپ سرآمدِ شعرا ہوا۔

## سلاطینِ معاصرین

### فرانس
سنہ وفات

لوی چاردہم .........

### اسپانیہ

فلپ پنجم .........

### سویڈن

چارلس دوازدہم

### ترکستان روم
سنہ وفات

مصطفی سوم ...... بسنہ ۱۷۰۳ء

احمد سوم .........

### شہنشاہانِ جرمنی

لیوپولڈ اوّل ...... بسنہ ۱۷۰۵ء

جوزف اوّل ...... بسنہ ۱۷۱۱ء

چارلس ششم .........

### پوپ

انوسینٹ یازدہم .........

وفات ملکہ این کی ۱۷۱۴ء

ملکہ این مرض سکتہ مین مبتلا ہوئی اور دوہی دن مین مرگئی - یہ شاہزادی بھی کیا بدنصیب تھی انیس [19] لڑکون مین سے ایک بھی نہ زندہ رہا - انمین سے ایک شاہزادہ جارج گیارہ برس کا ہوکر مرگیا باقی سب بچپن ہی مین مرگئے - یہ ملکہ کچھہ ایسی ذیشعور اور صاحب سلیقہ نہ تھی اور علم بھی اسے کچھہ واجبی ہی واجبی تھا اور اسکی عادات اور رفتار مین نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلف نہ تھا - اور اسکے چہرہ سے ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہانتک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے اوسے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھہ احمق سی معلوم ہوتی ہے مگر اس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اوسپر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا اور اولاد کے صدمہ سے اوسکا دل بجھہ گیا تھا اور فی الحقیقت جس مان کی آنکھون کے سامنے ایسے ایسے گل سیراب اوسکے باغ مراد کے صرصر مرگ سے پژمردہ ہوجائین اوسکا غنچۂ دل کیونکر شگفتہ ہو بقول شاعر

یارب کسیکا باغ تمنا خزان نہو *

۱۷۰۳ء مین ایسا طوفان آیا کہ منارۂ اڈیسٹون جو جہازون کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا تباہ گیا اور ونسٹینلی معمار جو اوسکی تعمیر مین مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا - ۱۷۱۰ء مین کلیسائے سینٹ پال تیار ہوگیا - اس گرجے کی تعمیر مین قریب دس لاکھہ روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۵ برس مین یہ تیار ہوا - ملکہ این کو عہد سلطنت

ونو وا اسکوشیا و نیو فونڈلینڈ و خلیج ھڈسن انگریزون کے قبضہ مین رہینا۔ ... اور سینٹ جان کو ملکہ نے درجہ امارت عنایت کیا مگر اون مین باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آیندہ سے وہ ایک دوسرے کے رقیب اور ... ہوگئے لکن ملکہ سینٹ جان کی طرفدار رہی۔

اصحاب کلیسائے اسکاٹ لنڈ مین اس بات پر بڑی بحث ہوئی کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر نزاع یہانتک بڑھی کہ ملکہ این کے آخر عہد مین کئی شخص کلیسائے اسکاٹ لنڈ سے منحرف ہوگئے۔ انھین ایام مین وکلائے اسکاٹ لنڈ جو پارلیمنٹ انگریزی مین سنئے نئے داخل ہوتے تھے ذرا ذراسی بات پر بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ پہلے پہل دوسرے ملک مین جاتے ہین تو ذراسی بات بھی جو خلاف طبیعت ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلائے اسکاٹ لنڈ کی بھی ہوئی کہ جب ... وکلائے انگلنڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی نے ان نو وارد ممبرون کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور شکل و شمائل پر طعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ع مین فسخ اتحاد ... پارلیمنٹ کی گفتگو کی مگر دونون ملکون کی خیر ہوئی کہ بعد مباحثۂ بسیار ... ممبرون کی غالبہ راے سے یہ تجویز محکمۂ امرا مین رد ہوگئی۔

زوال آگیا اور گوڈولفن اور سنڈرلنڈ اور اور وزیر جو
اوسسے پست مرتبہ تھے موقوف ہوگئے اور اونکی مقام پر ھارلی اور سینٹ
جان وزراے ٹوری مقرر ہوئے۔ چونکہ ابتک فرانسیس وغیرہ سے
لڑائی ہورہی تھی اس سبب سے نوّاب مارلبرا عہدہ سپہ سالاری
پر بحال رہا مگر وزراے ٹوری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درپے
تھے اور جو ہین اونہین صلح کرنے کی راہ ملگئی نوّاب موصوف پر یہ تہمت
لگائی کہ تمنے اوس یہودی سے جو تمہاری فوج کو روٹی پہنچایا کرتا
تھا رشوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہوکر استعفا دیدیا
اور بلنہیم پارک مین جاکر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم نے
اوسے جنگ بلنہیم کی فتح کے صلہ مین عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار
فن جنگ مین اعلی درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طمّاع و مکّار تھا

انعقاد مصالحۂ یوٹرکٹ ۱۷۱۳ء

مصالحہ یوٹرکٹ جسکا ذکر سابق مین کیا گیا وزراے
ٹوری کی حسن سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطین اس معاہدہ
کی سلطنت برطانیہ سے متعلّق تھین وہ یہ ہین۔ اوّل لوئی چہاردہم
شاہ فرانس پادشاہان خاندان برنزوک کو فرمان رواے مملکت
برطانیہ جانے۔ دوّم پادشاہ موصوف جیمس کذّاب مدعی سلطنت
انگلستان کو مدد نہ دے۔ سوّم وہ قلعہ ڈنکرک کے دمدمہ و شہر
توڑوا ڈالے۔ چہارم جبل الطّارق اور جزائر مابورکا

کلیساے سینٹ سیویرُس نے ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی
مین پڑھا اور ایک ۵ نومبر ۱۷۰۹ء مین کلیساے سینٹ پال مین لنڈن
کے کوتوال کے سامنے پڑھا اور اِن دونون خطبون مین ۱۶۸۸ء کے
انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ
خوارج یعنے مخالفین مسالکِ اُسقفی پر نہایت تشدد کرے اور اپنے
دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اوسکے مٹانے کے درپے ہین ——
محکمۂ عوام نے اس پادری کو فتنہ پردازی اور اغواے خلائق کا
الزام لگایا اور اب اسکا مقدمہ محکمۂ امرا مین پیش ہوا اور تین ہفتہ
اس مقدمہ کی روبکاری رہی اور سب پادری اور عوام الناس سشیورال
کی طرف ہو گئے اور ملکہ خود چھپکر اوسکی تقویت و تحریص کیواسطے روبکاری مین
آتی تھی اور آٹربری اُسقف نے اوس پادری کی طرف سے جواب
لکھا۔ لوگون کی آشفتگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سشیورال کچہری
مین جاتا تھا اور وہان سے پلٹ کر آتا تھا تو سیکڑون آدمی اوسکی
بگھی کے پیچھے غُل مچاتے جاتے تھے۔ مگر اونہین اسپر بھی صبر نہ آیا
اور جوشِ تعصب مین اونھون نے خوارج کے عبادت خانے کھود
ڈالے اور ایک ہنگامۂ شدید برپا کیا۔ الغرض سشیورال پر جرم
اغواے خلائق ثابت ہو گیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کہنے
پاتے اور وہ دونون خطبے سربازار جلا دئے گئے۔
اس مقدمہ کے انفصال سے وزراے وھگ پر

مگر اوسکے عزم فاسد کی خبر انگلینڈ مین بروقت پہنچی اور امیر البحر فرانسیسی خلیج فوٹر تیہ مین جا ابہ بائینگ امیر البحر انگریزی کو مع فوج مستعد پیکار دیکھکر بے نیل مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا مین دیوان وزرا مین فرقہ ٹوری کی قوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقہ وھگ کو بھی ایک عورت کے باعث سے ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سارہ تھا اور یہ نواب مارل بارا کی بی بی تھی اور ملکہ کو اسسے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہو گئی اور ہر امر مین اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اوسسے نفرت ہو گئی۔ جب ملکہ کی خواص ایبی گیل ھل عرف میشم بیگم نے اوسکی مزاج کا یہ رنگ دیکھا تو اپنے رقیب یعنے سارہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور اپنا رنگ ایسا جمایا کہ ملکہ اوسے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔ چونکہ یہ خواص فرقہ ٹوری کی طرفدار تھی لہذا اسکے تقرب و رسوخ کا ثمرہ یہ ہوا کہ دو شخص پیشوایان فرقہ مذکورہ مین سے زمرۂ وزرائے عظام مین داخل ہوئے۔ انمین سے ایک کا نام رابرٹ ہارلی تھا اور خطاب نواب آکسفرڈ تھا اور دوسرے کا نام ہنری سینٹ جان تھا اور خطاب نواب بولنگبروک تھا۔

انھین دنون مین کچھ ایسے سانحے ہوئے کہ تمام انگلستان فرقہ ٹوری کا طرفدار اور دلسوز ہو گیا۔ ہنری سیشوریل پسپس

اونھین دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکہ درست کرین—

اتحادِ ہردو پارلیمنٹ سے اہلِ اسکاٹ لنڈ کو ایسے فائدے ہوئے کہ اونکا قیاس نہین ہوسکتا—پہلے اس اتحاد پر یہ قوی اعتراض ہوا تھا کہ اسکاٹ لنڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اوسپر محصول کا بار بڑھجائے گا مگر یہ خرابیان فقط بادیُ النظر مین تھین اور آخر اسی اتحاد کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی تجارت اور دولت اور عظمت و شوکت آناً فاناً بڑھتی گئی اور گلاسگو اور ڈنڈی استنے استنے بڑے شہر ہوگئے اور ایسے سرسبز و آباد ہوئے اور جن دیہات مین لوگ مچھلیان پکڑا کرتے تھے اب وہ بڑی بڑی بندرگاہین ہوگئین—غرض وہی لوگ جنھون نے بڑی مشکل مین ایڑیان رگڑ رگڑ کے چالیس لاکھ روپیہ خاکنا سے ڈیرین مین بستی بسانے کیواسطے جمع کیا تھا اونھین لوگون مین اب ایک ایک سوداگر ایسا ہے کہ اوسکی دولت اُس مقدار سے بمراتب زیادہ ہے—

جب لوئی چہار دہم شاہِ فرانس نے دیکھا کہ اتحادِ ہردو پارلیمنٹ سے اسکاٹ لنڈ کے لوگ ناخوش اور افروختہ خاطر ہین تو اس موقع کو غنیمت جانکر ایک بڑا جہازون کا ڈنکرک سے بھیجا کہ جیمس کذاب کو تختِ سلطنتِ اسکاٹ لنڈ پر بٹھا دے—

مسخر ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکنائے پر وارد ہوئی جو جبل الطارق اور اسپانیہ کے درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے وہسون سے برابر توپین ماریں مگر سپاہ جرامنی کی مدد سے فوج انگریزی نے دھاوا کر کے وہس چھین لئے۔

اِدھر نوّاب مارل بَرا نے چار لڑائیون مین شاہ فرانس کو شکست دی اور اسکا زور توڑ دیا۔ ایک لڑائی سنہ ۱۷۰۴ء مین شہر بلنہیم واقع بویریا مین ہوئی جسمین سپہ سالار انگریزی نے ٹالرڈ سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی دوسری لڑائی سنہ ۱۷۰۶ء مین مقام رامیلیس واقع صوبہ برابنٹ مین ہوئی اور اسمین بھی فوج انگریزی نے لومبری ہزار فرانسیسی کو شکست دی تیسری لڑائی سنہ ۱۷۰۸ء مین اوڈنارڈ واقع صوبہ ایسٹ فلینڈرس مین ہوئی اور اسمین پندرہ ہزار فرانسیسی مارے گئے اور سَو سے زیادہ نشان اونکے لشکر کے چھن گئے۔ اِس لڑائی کو فتح کر کے شہر لیل بھی سپاہ انگریزی نے فتح کر لیا۔ چوتھی لڑائی سنہ ۱۷۰۹ء مین مقام مال پلاکی مین ہوئی جو فرانسیس کی سرحد شمالی مشرقی پر واقع ہے اور اس لڑائی مین بھی نواب مارل برا کی ذکاوت و فطانت سے فوج انگریزی کو فتح مبین حاصل ہوئی آخرکار جب بادشاہان یورپ آپس مین لڑتے لڑتے تھک گئے تو سنہ ۱۷۱۳ء مین شہر یوترکٹ مین باہم مصالحہ کر لیا۔

اگرچہ مدت سے ملکہ این دل سے فرقہ ٹوری کی طرفدار

ی — اوس کا شوہر جارج شاہزادہ ڈینمارک بخطاب نوّاب
کمبرلنڈ ہمیشہ امرا مین شریک ہوا مگر امور سیاست مین کچھہ
دخل نہین دیا — اس ملکہ نے بھی سیاست ملک مین پادشاہ متوفّی کا
وغیرہ اختیار کیا اور فرقہ وہگ کو سپرد حکومت رکھا اور شاہ فرانس
سے لڑائی جاری رکھی

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا
ہوا — وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مر گیا تو لوئی شاہ فرانس
نے چاہا کہ میرا پوتا فلپ وہان کا پادشاہ ہو جائے اور چارلس
رئیس اعظم اسٹریا نے کہا کہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہیے
ملکہ انگلستان رئیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی
و ہالنڈ بھی ملکہ کے شریک ہو کر شاہ فرانس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے
غرض جنرل چرچل سپہ سالار انگریزی جو بعد چند روز کے نوّاب مارل
برا کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینون پادشاہون کی فوجون کو لڑائی
لے گیا اور اسپانیہ اور نیدرلنڈس مین بڑے معرکہ کی لڑائیان
ہوئین اس سبب سے ان دونون ملکون کا نام مقاتل مشہور
یورپ ہو گیا ہے — امیر بیڑا نے اسپانیہ مین کئی لڑائیان
جیتین مگر سر جارج روک امیر البحر اور سر کلوڈسلی شوول سے بڑا کام
ہوا کہ انھون نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کر لیا — یہ قلعہ اسپا

## سلاطین معاصرین

| فرانس | سنہ وفات |
| --- | --- |
| لوئی چہاردہم | ........ |
| **اسپانیہ** | |
| چارلس دوم | ........ بسنہ ۱۷۰۰ء |
| فلپ پنجم | ........ |
| **سوئیڈن** | |
| چارلس یازدہم | ........ بسنہ ۱۶۹۷ء |
| چارلس دوازدہم | ........ |

| ترکستان روم | سنہ وفات |
| --- | --- |
| سلیمان دوم | ........ بسنہ ۱۶۹۱ء |
| احمد دوم | ........ بسنہ ۱۶۹۵ء |
| مصطفی سوم | ........ |
| **شہنشاہ جرمنی** | |
| لیوپولڈ اول | ........ |
| **پوپ** | |
| انوسینٹ یازدہم | ........ بسنہ ۱۶۸۹ء |
| الگزنڈر ہشتم | ........ بسنہ ۱۶۹۱ء |
| انوسینٹ دوازدہم | ........ بسنہ ۱۷۰۰ء |
| کلمنٹ یازدہم | ........ |

# باب ہفتم

## عہد ملکہ این

سنہ ولادت ۱۶۶۵ء سنہ جلوس ۱۷۰۲ء سنہ وفات ۱۷۱۴ء

ولیم سوم کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجھلی بیٹی این بادشاہ

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جسّے صاف معلوم ہوتا تھا کہ استعمام الام
جسمانیہ سے اوسکی آن بان مین ذرا نہ فرق آیا تھا۔

۱۶۹۵ء مین پیٹرسن ساکن اسکاٹ لنڈ

نے ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے بنک انگلستان کی بنیاد ڈالی
اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سوداگر ھالنڈ نامی نے فقط دس
لاکھ روپیہ لگا کے بنک اسکاٹ لنڈ قائم کیا اور اسی زمانہ
مین نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ ولیم اور ملکہ میری نے لنگڑے
لولے اور ضعیف سپاہیون کے واسطے مقام چلسی مین ایک
دار الشفا مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے پرانے سپاہیون
کے رہنے کے واسطے اپنی محلسرا گرینچ مین خالی کردی اسی زمانہ
مین پیٹر اعظم شہنشاہ روس نے جہاز خانۂ ڈیپٹفرڈ مین بڑھئی
بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

شاہ ولیم قصر کنسنگٹن سے قصر ہیمپٹن کورٹ
کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ـــ
اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ بادشاہ خلقت سے نحیف
ولاغر تھا اور ضیق النفس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہوگیا
تھا لہذا اسقطہ موررث ثمیٰ ہوا اور اوسی تپ مین اوسنے قصر
کنسنگٹن مین انتقال کیا ۔ اوسے کوئی اولاد نہ تھی ـــ

وفات شاہ ولیم سوم ۸ مارچ ۱۷۰۲ء

ولیم اسی نہجہ جوانی ہی مین پیر ہوگیا تھا اور چونکہ صغر سنی مین
یتیم ہوگیا تھا اور صعوبت اوٹھائی تھی اس سبب سے اوسے اپنے
نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہوگئی تھی اور جس عمر
مین لڑکے لہو لعب کے سوا کسی چیز کا خیال نہین کرتے اوس سن مین
وہ فن سیاست کا عالم متبحر تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا ـــ
فن ادب اور علوم حکمیہ سے اوسے چندان شوق نہ تھا ۔ اوسکا دل
ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف مین اوسے انتشار و اضطرار نہوتا تھا
اور جیسے لڑائی کے دن اوسے خوشی ہوتی تھی ویسی کبھی نہوتی تھی ـــ
ولیم بنٹنک کہ ملک ہالنڈ کے اشراف مین سے تھا اوسکا ہمدم
و ہمراز تھا اور آخر کو بادشاہ نے اوسے نواب پورٹلنڈ کا خطاب
دیا تھا ۔ یہ بادشاہ نحیف الجثہ تھا اور بسبب طول مرض کے اوسکا
چہرہ زرد ہوگیا تھا مگر تا دم واپسین اوسکی آنکھون کی آب و تاب اور

سنہ ۱۶۹۹ء مین اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت
سے وہان کے سوداگرون کی ایک جماعت نے ہنا کنا سے ڈیرین
واقع امریکا مین بستی بسائی اور اوسے امریکا اور ہندوستان کی
تجارت کا مرکز قرار دیا۔ اگرچہ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ ایسے
متموّل نہ تھے مگر اونھون نے چالیس ہزار لاکھ روپیہ اس مہم تجارت مین
شریک کیا اور اسیقدر روپیہ لنڈن اور آمسٹرڈم کے سوداگرون
نے بھی دیا۔ مگر وہ بستی اُجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔ کیونکہ جب
ایسٹ انڈیا کمپنی یعنے جماعتِ تاجران ہند نے دیکھا
کہ یہ سوداگر ہماری تجارت مین مخل ہوتے ہین تو بادشاہ انگلستان
کو سمجھا بوجھا کر اونسے روگردان کر دیا۔ ادھر اون بیچارے بستی
بسانیوالون کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس
ہوگئے اور بیماری کی یہ شدّت ہوئی کہ سیکڑون اون مین سے حضرت
عزرائیل کی نذر ہوگئے۔ اور اونکے قرب و جوار مین جو اور بستیان
انگریزون کی تھین اونھون نے بھی خواہ ازراہ حسد خواہ بحکم بادشاہ
اونھین مدد نہ دی۔ اس سب پر طرّہ یہ ہوا کہ اسپانیہ والون نے
اونھین اوس زمین کا غاصب سمجھکر جسپر اونکا قبضہ نیواڈیا برا
آباد تھا مارے حملون کے اون بیچارون کو بولا دیا۔ غرضکہ
اون بدنصیبون مین سے فقط نفسِ چند کو اپنا وطن اسکاٹ لنڈ
پھر دیکھنا نصیب ہوا۔

اور اب اوسکا شوہر ولیم تنہا پادشاہ رہ گیا اور آٹھ برس
تک بلاشرکتِ غیرے حکمرانی کی — اِس عرصہ مین محکمۂ عوام
نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرڑے کئے اور تینون وار چل گئے —
پہلا وار قانون سہ سالہ تھا — دوسرا فہرست مصارف
پادشاہ — تیسرا قانون وراثت سلطنت —
قانون سہ سالہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے
زیادہ نہ رہا کرے — اِسطرح پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہگیا —
فہرست مصارف کے بموجب ستر لاکھ روپیہ پادشاہ کے
مصارفِ ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کر دیا گیا —
[illegible] باندہ آمدنی ملک پر محکمۂ عوام کا اختیار رہا اور اوسمین سے فوج
[illegible] بحری کی تنخواہ اور دیگر مصارفِ سلطنت ادا کئے جاتے
تھے — [illegible] قانون وراثت سلطنت اشتہارِ اظہارِ حقوق
[illegible] اوس مین یہ احکام مندرج تھے — اوّل جج یعنے
[illegible] نیک چلنی کے تا دام الحیوۃ اپنے عہدون پر
[illegible] تنخواہون مین زیادتی یا کمی نہ کیجائے — دوم
[illegible] پادشاہ پراٹسٹنٹ ہون — سوم وہ بدون
[illegible] سے قدم نہ نکالین — چہارم شاہ
[illegible] ملکِ ہینوور کی وارث

اگرچہ وہ شاہ فرانس کی قوت تو نہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوسکے روکے رہا اور اوسکے روکے رہنے سے تمام پادشاہان یورپ کو فائدہ ہوا۔ انجام کار سنہ ۱۶۹۷ء مین مقام ریسوِک پر فریقین مین مصالحہ ہو گیا اور جنگ فرانسیس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

ان لڑائیون مین اسقدر روپیہ صرف ہوا کہ پادشاہ انگلستان قرضدار ہو گیا اور اوسی زمانہ سے یہ قرض جسے قرضہ قومی کہتے ہین بڑھتے بڑھتے اسقدر کو پہنچ گیا ہے کہ اللہم احفظنا۔ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھہ عظمت و وقار سلطنت انگلستان کی لوگون کی نظرون مین ہے وہ فقط اس سبب سے ہے کہ اس ملک کے پادشاہ ہونے سے اوسکی وقعت پادشاہان یورپ مین زیادہ ہو گئی ہے پس اس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگ فرانسیس کے واسطے بہت سا روپیہ دیا مگر یہ شرط کر لی کہ اپنی ملک کی حکومت مین ہمین زیادہ دخل دیجیے۔ پہلے تو پادشاہ نے بہت ناک بھون چڑہائی مگر پھر کچھہ سوچکر پارلیمنٹ کی عرض بخوشی اور بلا مہلت قبول کر لی۔ یہ بات بھی اوسکی عقلمندی پر دلالت کرتی ہے۔ غرض جو خلعت کہ عوام نے سیاست ملک مین اسطرح سے حاصل کی تھی وہی خلعت ابتک باقی ہے۔

سنہ ۱۶۹۴ء مین ملکہ میری نے بعارضہ چیچک انتقال کیا

ٹھٹھر کر مر گئے۔ صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجیب دلسوز حال نظر آیا کہ مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے ہین اور خون کے تھالے بندھے ہوئے ہین۔ یہ ظلم و ستم اون بیچارے غریب پہاڑیون پر کڈلبین کی عداوت اور کینہ جوئی سے ہوا اور شاہ ولیم نے بے سمجھے اونھین قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر عدم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہین ہو سکتی اسواسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہین اونکا عذر خود غفلت نہین ہو سکتی لہذا ولیم پر اون بیگناہون کے خون کا وبال رہا۔

لوئی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیم کا مقصد اعظم تھا کیونکہ سلاطین کیتھولک مین لوئی سب سے زیادہ قوی تھا اور ولیم کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرہ پراٹسٹنٹ سمجھتے تھے لوئی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور و شور سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاہوگ کے قریب جو افواج بحری انگلنڈ و ھالنڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا تو فرانسیس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس کی ساری تدبیرین خاک مین مل گئین۔ بعد اس لڑائی کے ولیم کا یہ دستور ہو گیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تھا مگر ہر سال گرمی کی فصل مین برٹش نیدرلینڈ مین جاکر لوئی سے مصروف جنگ رہتا تھا اور

اور بڑ دلبین سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوتی ہو پادشاہ نے
قبائل کوہی کو عطا کیا تھا ۔ مگر بعد اوسکے میکڈونلڈ اپنی سرکشی
و سرتابی پر نادم ہوا اور فورٹ ولیم مین حلف اٹھانے کو گیا
مگر وہان کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہین ہے
تمھین چاہئیے کہ ارگایل کے حاکم پاس جاؤ ۔ چونکہ راستہ مین پہاڑون
پر شدت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے
اوس بیچارے کوہی سردار کو ایک دو روز کا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اوسسے
قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ الحمد للہ اس آفت سے جان
بچی ۔ مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلۂ گلین لین کچھہ
سپاہی لیکر گلنکو کے وادی مین آیا اور یہی وادی وحشتناک قبیلہ
میکڈونلڈ کا مسکن تھا ۔ اون پہاڑیون نے اپنے ملک کے
دستور کے موافق اونکی بہت خاطر و مدارات کی اور دو ہفتہ تک
خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتین ہوئین اور شکار کھیلے گئے خلاصہ
یہ کہ قبیلۂ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ مہمانداری کا فرو گذاشت
نہین کیا اور میزبانون کو مہمانون پر ذرا بھی گمان بد نہ تھا ۔
مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بیچارے کوہیون
کو غافل پاکر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلۂ میکڈونلڈ اور
اوسکی بی بی اور اور چھتیس ۳۶ شخصون کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقیماندہ اوس
عالم اضطرار مین بجسم برہنہ پہاڑون مین بھاگ گئے اور بہت سے برف مین

کھائی اور شہر واٹرفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے بعجلت تمام فرانسیس کو روانہ ہوا - لکن اوسکے ہوا خواہ یعنی ٹرکونل اور سینٹ روتہ برس روز تک لڑا کیے - اگہرم کی لڑائی مین سینٹ روتہ کو گولہ لگا اور وہ مرگیا - بعد اوسکے بقیۃ السیف ہواخواہ شاہ معزول شہر لمرک مین قلعہ بند ہوئی - آخر اسکا انجام یہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان اور اہل آیرلنڈ مین مصالحہ ہوگیا چنانچہ جس پتھر پر بیٹھکر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کیے تھے وہ ابتک پل تھومنڈ واقع دریاے شینن پر موجود ہے - اس مصالحہ سے شاہ ولیم حتماً وجزماً آیرلنڈ کا بادشاہ ہوگیا اور دس لاکھ ایکر زمین اوس ملک کی ضبط کرلی اور اوسکے مالکون کو ملک سے نکالدیا -

انعقاد صلح درمیان بادشاہ انگلستان واہل آیرلنڈ ۱۳ جولائی سنہ ۱۶۹۱ء

شاہ ولیم کی حکومت مین ایک بڑا ظلم ہوا - وہ یہ ہے کہ قبیلہ گلنکو کہ منجملہ قبائل کوہی اسکاٹلنڈ تھا قتل کیا گیا - یہ قبائل کوہی موافق اپنی عادت مستمرہ کے ابتک سرکشی کر رہے تھے اونکی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اوسکے امیر برڈلبین کو بھیجا اور اسکے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ قبائل کوہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام سنہ ۱۶۹۱ء ہماری اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائین - قبیلہ گلنکو کے سردار میکڈونالڈ نے دوسرے سردار یعنی برڈلبین کی ضد سے حلف سے انکار کیا لیکن اس انکار کا باعث یہ نہین ہوا کہ وہ بادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اوسنے

دغا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتون سے جیمس آیرلنڈ مین آیا اور شہر ڈبلن مین بہ تزک و احتشام داخل ہوا۔ پیشتر اوسنے شہر لنڈن ڈری کا محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ السٹر کے اہل پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین لنڈن ڈری رسد کے بند ہوجانے سے اشد مصائب و آلام قحط مین مبتلا رہے مگر پادری جارج واکر کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے تک لڑا کئے۔ اِس پادری کی یادگار ایک مینار اوس شہر مین ابتک موجود ہے۔ آخرکار ایک جہاز انگلنڈ سے پہنچ گیا اور اون دھنیون کو جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریاے فویل پر ڈالی تھین توڑ کر اون فاقہ کشون کو رسد پہنچائی۔ آخر بادشاہ معزول کی فوج خائب و خاسر ہوکر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتام محاصرۂ لنڈن ڈری شومبرگ سپہ سالار سولہ ہزار کی فوج لیکر آیرلنڈ مین آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود شاہ ولیم بھی کیرک فرگس مین پہنچا اور چالیس ہزار آدمی اوسکی طرف جمع ہوگئے۔ سترہ دن کے بعد ڈبلن و ہیڈ اسے چند میل کے فاصلہ پر کنارِ دریاے بوین جنگ عظیم ہوئی۔ شومبرگ کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیم کا دوست صادق تھا ہنگام عبور دریا گولی سے مارا گیا۔ آخر جیمس نے شکست فاش

جنگ بوین یکم جولائی ۱۶۹۰ء

ایک نہ تھی- آخر قبائل کوہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور اشاید اونھین یہ حمیت بھی دامنگیر ہوئی کہ سلاطین اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پاوے آمادۂ فساد ہوئے اور گی یتھم رئیس کلو رھوس کو اپنا سردار بنایا- اوسکی ساتھہ ہی نواب گورڈن بھی بگڑ کھڑا ہوا اور اڈنبرا کے قلعہ مین کچھہ عرصہ تک لڑا کیا- مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور حصوین قلعۂ اڈنبرا دو ہی تین مہینے کے عرصہ مین پادشاہ کو مطیع ہو گئے- اب ہاگتھم سواوے اور جنرل میکلی سپہ سالار فوج شاہی سے مقام کلی کرینکی واقع ضلع پرتھ مین لڑائی ہوئی اور جب گی یتھم کے اہل قبیلہ نے فوج شاہی کو دبایا اوسیوقت اوسے گولی لگی اور وہ مرگیا- جب افسر مارا گیا تو فوج کوہی دم بھر مین کافور ہو گئی-

ہزیمت قبائل کوہی اسکاٹلنڈ ۱۰ مئی ۱۶۹۰ع

لکن آیرلنڈ مین اسّے بھی عظیم تر واقعات ہوئے کیونکہ وہان خود پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہان کے لوگ کہ قوم سلٹ سے تھے قبل از شہادت ہی اوسے شہید راہ خدا سمجھتے تھے اور اوسکی نصرت وحمایت کو مستعدّ تھے- آخر پادشاہ معزول نے سلطنت نحوکم کردہ کے استحصال مین پھر کوشش کی مگر عبث- لوئی شاہ فرانس نے اس مہم آخری مین اوسکی تقویت وتحریص کی اور ٹرکونل نے جو ابتک آیرلنڈ کا ناظم تھا کیتھولک مذہب کی فوج اوسکی نصرت کے واسطے نوکر رکھی- امیر مونٹ جوی آیرلنڈ مین فرقہ پراٹسٹنٹ کا سرگروہ تھا اوسے شاہ فرانس نے اپنی دارالسلطنت پیرس مین

# باب ششم

## عہد شاہ ولیم و ملکہ میری دوم

ولیم | سنہ ولادت ۱۶۵۰ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
میری | سنہ ولادت ۱۶۶۲ء - تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ویسٹ منسٹر میں ادا ہوئے اور اوسوقت پادشاہ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جیفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قیدخانہ میں پڑا ہوا تھا - اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلے ہوئے اور منہ پر سیاہی ملے ہوئے پڑا ہوا ہے غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا غل مچاتا ہوا قیدخانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا -

انگلنڈ مین تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی لکن اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ مین بڑا فساد ہوا - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہین رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے پادشاہ ہین مگر تمام قوم اسکاٹ لنڈ کی اسکے

اس بادشاہ کو پہلی بی بی این ھایڈ سے دو بیٹیان تھین میری اور این اور یہ دونون پادشاہ ہوئین ۔ بعد وفات ملکۂ این ھایڈ کے بادشاہ نے میری رتیس ادی موڈینا سے شادی کی اوسنے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس سبب سے اوسکا لقب جیمس کذاب ہو گیا ۔

اس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے ہوئے ۔ اوّل یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم ہو گئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا ۔ دوم یہ کہ خوارج یعنے مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے ۔ سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار مین تھا اب یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدون پر مادام الحیاۃ قائم

سلاطین معاصرین

| فرانس | سنہ وفات | ترکستان روم | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| لوئی چہارم | . . . . . . | محمد چہارم | ۱۶۸۷ء |
| اسپانیہ | | سلیمان دوم | |
| چارلس دوم | . . . . . . | شہنشاہ جرمنی | |
| سویڈن | | لیوپولڈ اوّل | . . . . . . |
| چارلس یازدہم | . . . . . . | پوپ | |
| | | انوسینٹ یازدہم | . . . . . . |

# باب ششم

## عہد شاہ ولیم و ملکہ میری دوم

**ولیم** | سنہ ولادت ۱۶۵۰ء — تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء — سنہ وفات ۱۷۰۲ء
**میری** | سنہ ولادت ۱۶۶۲ء — تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء — سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ویسٹ منسٹر مین ادا ہوے اور اوسوقت پادشاہ متوفی جیمس کے وزراے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قیدخانہ مین پڑا ہوا تھا — اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلے ہوے اور منہ پر سیاہی ملے ہوے پڑا ہوا ہے غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا غل مچاتا ہوا قیدخانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا —

انگلنڈ مین تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر تک نہیں پھوٹی لکن اسکاٹلنڈ اور ایرلنڈ مین بڑا فساد ہوا — تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹلنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہیں رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے پادشاہ ہین مگر تمام قوم اسکاٹلنڈ کی اے

اس بادشاہ کو پہلی بی بی این ھایڈ سے دو بیٹیان تھین میری اور این اور یہ دونون بادشاہ ہوئین - بعد وفات ملکہ این ھایڈ کے بادشاہ نے میری رتیس ادی موڈینا سے شادی کی اوس سے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس سبب سے اوسکا لقب جیمس کذاب ہوگیا -

اس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے ہوئے - اول یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم ہوگئی یعنی بادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا - دوم یہ کہ خوارج یعنے مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے - سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا بادشاہ کے اختیار مین تھا اب یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدون پر تا دام الحیوۃ قائم

| سلاطین معاصرین | سنہ وفات | ترکستان روم | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| **فرانس** | | محمد چہارم | ۱۶۸۷ء |
| لوئی چہارم | ........ | سلیمان دوم | |
| **اسپانیہ** | | **شہنشاہ جرمنی** | |
| چارلس دوم | ........ | لیوپولڈ اول | ........ |
| **سویڈن** | | **پوپ** | |
| چارلس یازدہم | ........ | انوسینٹ یازدہم | ........ |

# باب ششم

## عہد شاہ ولیم و ملکہ میری دوم

ولیم } سنہ ولادت ۱۶۵۰ء۔ تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء۔ سنہ وفات ۱۷۰۲ء
میری } سنہ ولادت ۱۶۶۲ء۔ تقرر بہ سلطنت ۱۶۸۸ء۔ سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور میری کے رسوم تاجداری ویسٹ منسٹر مین ادا ہوے اور اوسوقت پادشاہ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے مگر وہ بیحیا منصف جیفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قیدخانہ مین پڑا ہوا تھا۔ اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگون نے دیکھا کہ وہ ایک میخانہ مین ملاح کا بھیس بدلے ہوے اور مُنہ پر سیاہی ملے ہوے پڑا ہوا تھا غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوہ کثیر اوسکے خون کا پیاسا غل مچاتا ہوا قیدخانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا۔

انگلنڈ مین تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسیکی نکسیر بھی نہ پھوٹی لکن اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ مین بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اسکی اجمال کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاٹ لنڈ کی پارلیمنٹ نے صاف صاف کہدیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہین رہا اور اب ولیم اور میری ہمارے پادشاہ ہین مگر تمام قوم اسکاٹ لنڈ کی ایسے

اس بادشاہ کو پہلی بی بی ایّن ھائیڈ سے دو بیٹیان تھین
میری اور آین اور یہ دونون پادشاہ ہوئین — بعد وفات ملکۂ آین
ھائیڈ کے بادشاہ نے میری رتیس ادی مُوڈ ینا سے شادی کی
اوس سے ایک بیٹا ہوا جسنے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس
سبب سے اوسکا لقب جیمس کذّاب ہو گیا —

اِس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے
ہوے — اوّل یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصولِ آئینِ انگلستان سے ہے قائم
ہو گئی یعنے پادشاہ کو قانون بنانے یا منسوخ کرنیکا اختیار نہ باقی رہا — دوم یہ
کہ خوارج یعنے مخالفین مسلکِ اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوے —
سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار مین تھا اب
یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدون پر تا دام الحیوٰۃ قائم رہین

سلاطین معاصرین

| فرانس | سنہ وفات | ترکستان روم | سنہ وفات |
|---|---|---|---|
| لوئی چہارم | .......... | محمد چہارم | .......... ۱۶۸۷ء |
| اسپانیہ | | سلیمان دوم | |
| چارلس دوم | .......... | شہنشاہ جرمنی | |
| سوئیڈن | | لیوپولڈ اوّل | .......... |
| | | پوپ | |
| چارلس یازدہم | .......... | انوسینٹ یازدہم | .......... |

کرلیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانین انگلستان کا پابند رہونگا —

## اب یہ انقلاب عظیم سلطنت انگلستان کمال کو پہنچ گیا

اور پادشاہ اور پارلیمنٹ مین جو مناقشۂ عظیم ہو رہا تھا اوسکا انجام یہ ہوا کہ غیر منتظم سلطنت جمہوری نہین مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رکن بکمال استحکام قائم ہوئے یعنے پادشاہ — امرا — اور عوام یعنے وکلائے رعایا یہ ارکان ثلثۂ سلطنت مثل عناصر اربعۂ عالم کون و فساد کے ہین کہ انکی مساوات قوت و اعتدال کیفیت اور کسر و انکسار باہمی پر مملکت انگلستان کا دار و مدار ہے

پادشاہ مفرور (یعنی جیمس) نے باقی ایام حیات سینٹ جرمینس مین قریب پیرس کے بسر کئے اور لوئی شاہ فرانس کا وظیفہ خوار رہا اور ۱۷۰۱ء مین وہین انتقال کیا — اس پادشاہ کو مذہب کیتھولک مین بڑا غلو تھا اور ہوس خودسری و مطلق العنانی سے کہ تمام سلاطین اسٹوارٹ کو دامنگیر رہی یہ تعصب اور شدید ہو گیا تھا آخر وہ کمبخت سلطنت ہی کھو بیٹھا اوسکی خباثت طینت و دنائت نفس اور کینہ جوئی اور سفلہ مزاجی اوسکے تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکار و ہویدا ہے — اوس مین دو وصف اچھے تھے ایک جفاکشی دوسرے پابندی اوقات — مگر جب یہ خیال آتا ہے کہ ان اوصاف حمیدہ کو اوسنے ظلم و جور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنیکو بھی جی نہین چاہتا —

کو تھا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے - مگر شاہزادہ اور اوسکے مشیرون کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلافِ آئینِ قدیم انگلستان ظہور مین نہ آئے اسوجہ سے اونھون نے اس کونسل کا نام پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلسِ شورائے نام رکھا - اب اہل کونسل مین اس بات پر بڑے مباحثے ہوے کہ پادشاہ تو معزول ہوگیا آخر اب سلطنت کا انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کونسل نے شاہزادہ آرانج کی تولیت تجویز کی بعض نے کہا کہ میری ملکہ مقرر کی جاے اور جبتک وہ زندہ رہے جبتک اوسکا شوہر ولیم شاہزادہ آرانج بھی پادشاہ کہلائے مگر شاہزادہ موصوف نے یہ دونون باتین نہ قبول کین اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ھالنڈ مین پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہین منظور - آخرکار اہل کونسل نے ایک دستاویز لکھی اور اوسکا نام سندِ اظہارِ حقوق رکھا - اِس دستاویز کے بموجب شاہزادہ ولیم اور شاہزادی میری دونون انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوے اور انتظام سلطنت خاص ولیم کے سپرد ہوا اور بعد اونکی وفات کے پہلے میری کی اولاد وارث تاج و تخت قرار دی گئی بعد اوسکے اوسکی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونون شاہزادیون کو اولاد نہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیم کو اولاد ہو وہ وارث سلطنت قرار پائی - پس اسطرح سے جیمس دوم کا بیٹا اور اوسکی اولاد استحقاقاً کلاً و قاطبۃً سلطنت سے خارج ہوگئی - امیر ھیلی فوکس نے ولیم کو تاج دینے مین تقدیم کی اوسنے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

مین مجلس اس سے نکل کر شیر لنس کو روانہ ہوا جہان ایک چھوٹی سی کشتی اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی - جب پادشاہ دریاے ٹیمس سے عبور کرنے لگا تو مہر سلطانی پانی مین ڈالدی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب مہر سلطانی نہو گی تو یہی سلطنت کا کام کیونکر چلیگا - ہنوز پادشاہ کشتی پر سوار ہوا تھا کہ کینٹ کے ماہی گیرون نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار کر لیا اور قید شدید مین رکھا مگر وہی چار روز کے بعد محکمہ امراکے حکم سے اوسنے رہائی پائی اور دار الخلافہ کو پھر آیا اور وہان سے راچیسٹر کو چلا گیا - وہان سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ پادشاہ صحیح سلامت سینٹ جرمینس مین پہنچ گیا اور لوی شاہ فرانس بڑی محبت سے اوسسے پیش آیا - اس اثنا مین شاہزادہ ولیم وِنڈسر سے لنڈن کو روانہ ہوا اور جب وہان پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے کی خوشی مین نارنجی فیتے باندھے -

شاہ جیمس دوم کا بھاگنا اور خیر گزار پارلیمنٹ کا انتخاب

لنڈن مین پہنچکر شاہزادہ اُرنج نے ایک کونسل منعقد کی - اس کونسل اور پارلیمنٹ مین فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکمنامون کے بموجب ممبران کونسل طلب ہوے تھے وہ اوس شخص نے جاری کیے تھے جو اتبک پادشاہ

لہ چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادہ ارنج تھا اور ارنج انگریزی مین نارنگی کو کہتے ہین اس سبب سے لوگون نے نارنجی فیتے باندھے تا کہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ ارنج کے خیر خواہ ہین ۱۲

نیوٹن ایبٹ مین ہوکر اگزیٹر مین پہنچا وہان کے لوگ اوسی جامی بین
پراٹسٹنٹ سمجھکر اوسکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوے
اور دوسرے اتوار کو اوسنے اپنے دوست پادری برنٹ کا وعظ
گرجا مین جاکر سنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی تقویت
کا سامان کچھہ نظر نہ آیا۔ آخر نواب ابنگڈن اور کرنیل کورنبری اور
اور افسران فوج شاہ جیمس یکے بعد دیگرے شاہزادۂ ظفر پناہ کی
نصرت کو آئے۔ جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعت تمام سیلسبری
کو روانہ ہوا اور یہ سوچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے
نیارے کی لڑ لیجے۔ مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سوچا کہ خونریزی نہو اور
پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھہ زمانہ کا رنگ دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے رعایا بادشاہ
سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشاء اللہ اپنا مطلب یونہین نکل آئے گا۔
غرض کئی مرتبہ کچھہ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ نواب باتہ نے بندرگاہ
پلی متھہ پر ولیم کا قبضہ کروادیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین لارڈ
چرچہل جو بعد اوسکے بخطاب نواب اعظم مارلبرا ممتاز ہوا جا رج
شاہزادہ ڈینمارک جسے بادشاہ کی بیٹی این منسوب تھی۔ اور خود شاہزادی
این نے بادشاہ کا ساتھہ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیم کے مددگار بڑھتے گئے
اور جیمس کے غمگسار کم ہوتے گئے۔ جب بادشاہ نے یہ رنگ دیکھا
تو بھاگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیجدیا اور جب انکو
بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہوگیا تو شب تیرہ و تار

کین - مگر جیمس اوسی ڈھرّے پر چلا گیا اور اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے کہ اوسکے حق مین سمّ قاتل تھین باز نہ آیا اور ہرچند لوئی چہاردہم نے اوسے ولیم کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لکن اوسے کچھہ نہ اثر ہوا ہان وہ اوسوقت خوابِ غفلت اور نشۂ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہر ہیگ سے لکھا کہ ہالنڈ کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیم کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمین حملۂ انگلستان کی وجوہ و دلائل لکھے ہین - اب جیمس کو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ کچھہ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت مین اوسنے وہ سب امور منظور کر لیئے جنکے بارے مین وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا - اگرچہ اوسکے پاس تینتیس جہاز اور چالیس ہزار آزمودہ کار پیادہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصرف کے ہین رعایا کے دل تو مجھسے پھرے ہوئے ہین اور اونکی آنکھین ولیم کے جہازون کے اشتیاق مین سمندر پر لگی ہوئی ہین -

ورود شاہزادۂ ولیم در ارض انگلستان

طوفان کے سبب سے شاہزادہ ولیم کو منزل مقصود پر پہنچنے مین کچھہ دیر ہوگئی مگر آخر وہ مقام ٹوربے واقع ضلع ڈون مین بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھہ لیکر اوس آفت کے مینہ اور اوس قیامت کی کیچڑ مین آہستہ آہستہ

...ک سب سے لمبی توغ اسقفِ اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازارمین
...ں روشن ہوئی اور سیکڑون ہوائیان چھوٹین—

اس شکست سے طیش مین آکر جیمس نے رعایا کو بزور
شمشیر زیر کرنا چاہا اور ٹِرکان وزیر فرانس کے مشورہ سے کئی رجمنٹ
فوج کے ایرلنڈ سے بلواے— چونکہ ان رجمٹون کے لوگ مذہب
مین کیتھولک اور قوم کے سِلٹ تھے لہذا انیح قوم کے لوگ
انسے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسلح کا فتنہ انگیز بنایا تھا کہ اوسنے
تمام قوم انگریز خصوصًا اہل فوج پادشاہ اور اون ایرلنڈ کی رجمٹون
سے الگ ہوگئے اور یہ گیت ہر جگہہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیان بجائی جاتی تھین

جسدن وہ سات اسقف جرم بغاوت سے بری ہوئے
اوسیدن بعض اعاظم امرا و قسیسین انگلنڈ نے ایک خط ولیم شاہزادہ
ارینج ناسا کو لکھا کہ آپ مع فوج یہان تشریف لائین اور ہماری آزادی
اور ہمارے دین کی حمایت کرین— یہ شاہزادہ ھالنڈ کا فرمانروا
اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا— چونکہ وہگ اور ٹوری
ان دونون متضاد فرقون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچی
تھی لہذا کچھہ عرصہ تک باہم متفق و یکدل رہے— شاہزادہ ولیم نے
امراے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہم انگلستان کی تیاریان کرنا شروع

عدالت شاہی مین ہوئی اور اون استقفون پر یہ جرم عائد ہوا کہ انہون نے ایسی عرضی لکھی ہے جسّے انکا کذب و بہتان اور مفسدہ پردازی اور بغض و عناد نسبت پادشاہ کے ظاہر ہے غرض اوس زمانہ مین جج سب ہی لائق و کمیل تھے وہ اونکی طرف سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوئے ۔ اور دن بھر اس مقدمہ کی بکاری رہی اور بڑی مشکل سے وکلائے پادشاہی نے ثابت کیا کہ ان استقفون نے وہ عرضی لکھی تھی اور اوسپر دستخط کئے تھے اور اوسے پادشاہ کے ہاتھہ مین دیا تھا اب اس امر کا انفصال جوری پر موقوف تھا کہ اِس عرضی سے کذب و بہتان ثابت ہوتا ہے یا نہین ۔ ججون کی راے مین اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب و بہتان ٹھہری دو کی راے مین نہ ٹھہری ۔ شام کو ارباب جوری مشورہ کے واسطے ایک علیحدہ مکان مین گئے اور اوس مین قفل دیدیا گیا اور ساری رات وہ اوسمین بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جوری نے اپنی راے سنائی ۔ اوسوقت سب اہل کچہری خاموش ہوگئی مگر جب سرپنچ یا مُقدّمِ جوری کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ استقف مجرم نہین ہوسکتے تو صدائے تہنیت و شادمانی سے ساری کچہری گونج گئی اور اوسے سنکر باہر بھی تماشائیون نے غل مچایا اور تھوڑی ہی عرصہ مین تمام لنڈن مین یہ خبر مشہور ہوگئی اور لوگ فرطِ مسرّت سے آبدیدہ ہوتے اور ساری رات شہر مین خوب روشنی ہوئی اور ہر گھر کے دروازہ پر سات سات تو غین روشن ہوئین اور اونکے بیچ مین

اپنے طریقہ پر عبادت کرے - اگرچہ اسمین شک نہین کہ یہ اشتہار
پادشاہ نے اہل کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اسکو
بعض فرقِ پراٹسٹنٹ یعنے خوارج ومخالفین مسلک اُسقفی
کو بھی حق و باطل مین تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہوگئی - اوسکے بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پہلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر دو اتوارون کو معابد و کنائس مین منابرِ وعظ پر پڑھین مگر
قسیسینِ لنڈن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور سائین
کرافٹ اُسقف اعظم اور اور چھہ اسقفون نے اسکی رد مین
عرضی لکھی - اسپر پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور اون ساتون اسقفون
کو مجلس ٹاور مین قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد اونھین ضمانت لیکر
چھوڑ دیا - اس اضطرار و انتشار مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس کے
یہان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگون کو اسکا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا نطفہ
ہی بلکہ اکثر اشخاص کی یہی رائے تھی کہ محل مین ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اسیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے - یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمس کذاب مُدعی
سلطنت ہوا -

اب اون سات اسقفون کی تحقیقات شروع ہوئی یہ
مقدمہ بھی تاریخ انگلستان مین یادگار ہے - اسکی تحقیقات

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا — دار العلم اکسفرڈ پہ پادشاہ نے اسسے بھی زیادہ تشدد کیا۔ اِس مدرسۂ عالیہ سے متعلق میگڈلین کالج تھا اوسکی صدر نشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ نے ایک کیتھولک اینٹنی فارمر نامی کو دیدیا مگر اوس مدرسہ کے ممبرون نے جان ہفت کو اِس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جاکر اونھین بہت سا دھمکایا مگر وہ بھی بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اوسکا حکم نہ مانا — آخر پادشاہ نے چند اشخاص کو خاص اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پادکر اسقف اکسفرڈ کو مقرر کرین اور ممبران مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ کو زمرۂ منتظمین تعلیم سے نکالدیا اور اونھین قسیسی کا پیشہ کرنیکی ممانعت کردی اور میگڈلین کالج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن مین بارہ کیتھولک مذہب شخصون کو اوس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا۔ مگر دو ہی برس کے بعد جیمس نے اپنے تعصب مذہبی کا مزہ چکھا اور اوسے ثابت ہو گیا کہ یہ کڑی چوٹین جو اپنے مذہب پراٹسٹنٹ پر لگاتی تھین پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑین اور میری ہی ہلاکت کا باعث ہوئین —

اپریل ۱۶۸۷ء مین پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ

ایک بڑے خونخوار
اور اوستے کمال اذیت والم ہوتا تھا۔ پھر پادشاہ نے ایک بڑے خونخوار
نا خداترس امیر ٹیرکونل نامی کو جسکا لقب کذاب مشہور تھا آیرلنڈ
کا ناظم مقرر کیا۔ مگر ایک امر پادشاہ سے ایسا وقوع مین آیا کہ اوستے
اوسکے مزاج کا رنگ بخوبی معلوم ہوگیا۔ وہ امر یہ تھا کہ اوسنے اپنے
سالون کو مناصب جلیلہ سے معزول کردیا اور بڑے سالے سے جسکا
نام کلیرنڈن تھا آیرلنڈ کی نظامت چھین لی اور چھوٹے سالے
راچسٹر نے جو مہتمم خزانہ عامرہ تھا بمجبوری خود استعفا دیدیا اور
ان دونون کی معزولی کا نقطہ یہ سبب ہوا کہ یہ پکے پراٹسٹنٹ
تھے—

بعد اوسکے جیمس نے مدارس عالیہ آکسفرڈ
کیمبرج پر تشدد کیا اور دار العلم کیمبرج کے منتظمین تعلیم
... شقہ لکھا کہ آلبن فرانسس کو کہ فرقہ بنیڈکٹاین کا ایک
... تھا خطاب ایم اے یعنے رب العلوم دو۔ علمائے کیمبرج
... درخواست نہ قبول کی اسواسطے کہ جو شخص اس خطاب
... سے بوقت حصول خطاب ایک طرح کی قسم کھانی پڑتی
... قسم نہیں کھا سکتا۔ اس انکار کا یہ نتیجہ ہوا
... اور آئمہ عالم جنمین آیزک نیوٹن
... مین حاضر کئے گئے اور

اِس فتح سے شاہ جیمس اسقدر خوش ہوا کہ اب اوس
ارادۂ عظیم کی تکمیل کے درپے ہوا جسکی فکر مین وہ مدت سے دیوانہ
سرشار تھا۔ وہ ارادۂ عظیم یہ تھا کہ مذہب کیتھولک مملکت
برطانیہ مین علی وجہ الاتم از سر نو قائم ہوجاے۔ غرض اس امر مین
اوسے ایسی کد تھی کہ ٹسٹ ایکٹ (قانون آزمائش) کو بھی
اوسنے بالاے طاق رکھا اور اہل کیتھولک کو فوج مین عہدے
دینے شروع کئے اور از بسکہ اوسے عفو جرائم کا اختیار حاصل تھا
لہذا اوسنے کیتھولک لوگون کو سب سزاؤن سے بری کردیا اور
تمام کلیسا (یعنے امور دینی) کا اختیار ایک محکمۂ اعلی کو دے دیا
جسمین سات ممبر تھے اور جفریز کو اوسکا منصف اعلی مقرر کیا۔
بعد اوسکے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور
قصر وھایٹ ھال مین پوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ
یہ امر ملکہ میری کے زمانہ کے بعد پھر کبھی نہوا تھا۔ اب فرقہ جسوٹ
کے لوگون نے لنڈن مین پھر پاؤن پھیلاے اور اونکا ایک پادری
اڈورڈ پیٹر کہ نہایت چالاک شخص تھا پادشاہ کا معتمد علیہ
اور راز دار ہوگیا۔ ڈرمنڈ نواب پرتھ کو پادشاہ نے
اسکاٹلنڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اوس سے اوسے نہایت محبت
ہوگئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈرمنڈ نے ایک آہنی پیچ
ایجاد کیا تھا کہ اوس سے مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوک دیتے تھے

حکم سنادیا گیا اور ٹاورہل پراوسکا سر جدا کیا گیا۔ اب بادشاہ نے باغیون سے انتقام لینا شروع کیا اور پہلے تو اون کمبختون کے قتل و قمع کے واسطے کرنیل پرسی کرک کو مقرر کیا جسنے قصبہ ٹانٹن مین ایک سرائے کے دروازہ پر سیکڑون کو پھانسی دیدی بعد اوسکے جفریز منصف اعلی کو اونکے قتل پر مامور کیا اور اوسنے ایسا ظلم شدید کیا کہ اوس ظالم کرنیل نے بھی نکیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی ضرب المثل ہے۔ اسس سنگدل نے شہر ونچیسٹر مین ایک عدالت مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے پیشتر اس عدالت مین ایک عورت الیس لزلی کی روبکاری ہوئی یہ کرومول کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اسپر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اس نے دو باغیون کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہان پناہ دی — جفریز منصف اعلی نے اہل جوری کو ایسی لعنت ملامت کی اور ایسا دھمکایا کہ اونھون نے اوس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا دینے کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستون کی سعی سفارش سے حکم حرق مبتدل بہ حکم قتل ہوا اور ونچیسٹر کے بازار مین اوسکا سر جدا کیا گیا اور بوقت قتل وہ مطمئن و بشاش رہی۔ بعد اوسکے یہ سفاک (جفریز) تمام بلاد مغربی مین پھرا اور سیکڑون کا خون بہایا چنانچہ اوسکے فتوے سے تین سو زیادہ بیگناہ قتل ہوئے اور ہزارہا آدمی سے نیچے اونکے اعضا قطع کرڈالے یا قید کیا یا ملک بدر کردیا

کھدی ہوئی تھین جنمین کیچڑ اور پانی بافراط تھا۔ انمین سے دو خندقون کو
تو شاہزادہ مونمتہ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
کے سر پر آپہنچے مگر یہان پر شاہزادہ نے ایک بڑی گہری خندق دیکھی جسکی
خبر اوسے گویندون نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہین ٹھہر
گیا کہ اتفاقاً کسی کا طپنچہ چل گیا بس طپنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی مین
جنگ کے نقارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطرف سے باغیون کی فوج
پر برابر بندوقون کی باڑھ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
ہوے میدان کارزار مین پہنچے۔ شاہزادہ مونمتہ کو اپنی شکست کا یقین
ہوگیا اور وہ بھاگا مگر اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
سے لڑا کئے یہانتک کہ پادشاہی توپون کی باڑھ اونپر پڑنے لگی اور اونکی
صفین ٹوٹ گئین اور وہ بھی پریشان ہوکر بھاگے اور ہزار آدمی اون مین سے
مارے گئے۔ جنگ سیجمور کے بعد پھر کبھی زمین انگلستان پر نہین لڑائی
ہوئی۔ دو روز بعد لڑائی کے لوگون نے شاہزادہ مونمتہ کو
نیو فورسٹ کے قریب ایک خندق مین چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
مین کچے مٹر بھرے دیکھے غرض جب اوسے گرفتار کرکے لنڈن لیجانے
لگے تو راہ مین اوسنے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
وہ لنڈن مین پہنچا اور پادشاہ کے حضور مین اوسے لائے تو اوسنے
اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور پادشاہ کے قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا مگر اوسکی گریہ وزاری محض بیفائدہ تھی اوسیوقت اوسکے قتل کا

زمیندار اپنے بار برداری کے گھوڑون پر لد لد کر اوسکے سوار ونین
شریک ہوے مگر امرا اور شرفا اوسکے شریک نہوئے۔ جب شاہزادۂ
موصوف قصبۂ ٹانٹن مین پہنچا جہانکا اونی کپڑا مشہور ہی تو اوسکے
حوصلے بڑہے اور وہان اوسنے پادشاہ کا لقب اختیار کیا اور اوسکی
پادشاہت کی خوشی مین اہل قصبہ نے اپنی ٹوپیون مین سبز ٹہنیون کے طرے
لگائے اور وہان کی جوان جوان لڑکیون نے ایک نسخہ صحف سماویہ کا
اور ایک بہت بھاری کار چوبی علم اوسے نذر دیا۔ شاہزادہ مونمتہ
کا قصد مصمم تھا کہ شہر برسٹل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ مین یہ شہر لنڈن
کا ثانی تھا اس سبب سے وہ برج واٹر کی سمت روانہ ہوا اور قصبۂ باتہ
کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
علی الاتصال چلی آتی ہے تو وہ ہمت ہار گیا اور پس پا ہوا اور اوسکے
ہمراہیون اور سپاہ شاہی سے مقام فلپس نورٹن پر کچھ لڑائی ہوئی
مگر جس لڑائی مین شاہزادہ مونمتہ کا خاتمہ بالخیر ہوا وہ مقام سجمور
پر ہوئی جو برج واٹر سے قریب ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔
اس مقام پر فوج شاہی بجمعیت سہ ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپہ سالار
ایک شخص بزدل و کاہل فیورشیم نامی تھا۔ شاہزادہ مونمتہ
فوج شاہی پر شبخون مارنے کی نیت سے نصف شب کو برج واٹر سے
آگے بڑہا اور مقام سجمور مین پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہان شاہ
الفرڈ چھپا تھا اور یہان جابجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ مین خندقین

جو مفسد رائی ھوس کی سازش کے افشا ہونے کے
بعد بچگئے تھے وہ ھالنڈ مین بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مونمتھ
اور نواب ارگایل اور اور بہت سے لوگ جنکا مرتبہ اونسے کم تھا
وہان موجود تھے آخر ان سب نے شہر امسٹرڈم مین جمع ہو کر مشورہ
کیا اور یہ راے قرار پائی کہ نواب ارگایل تو اسکاٹ لنڈ کی
طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مونمتھ خود انگلنڈ پر یورش
کرے۔ الغرض نواب ارگایل اسکاٹ لنڈ کیطرف روانہ ہوا
اور مقام کینٹایر پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب
آتشی باین غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہو کر اوسکے شریک ہون اور
کوئی دو ہزار کوہی اوسکی طرف جمع ہوئے اور انھین ساتھہ لیکر
وہ شہر گلاسکو کی سمت چلا مگر اوسکی فوج ضلع ڈنبرٹن مین
منہزم ہوئی اور وہ بھیس بدلکر بھاگا مگر گرفتار ہو گیا اور چند روز کے
بعد وہ اڈنبرا مین قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیون کو چاہیئے وہ اوسنے
کیا اور اوسکا سر کاٹ کر محبس ٹولبوتھ کے دروازہ پر لٹکا دیا یہانتک
کہ وہ سڑ گیا۔

اب شاہزادہ مونمتھ کا حال سُنئے کہ وہ تین جہاز
لیکر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لائیم مین وارد ہوا اور
بہت سے کسان اور معدن کھودنیوالے اوسکی کمک کو جمع ہوئے اور

# باب پنجم

## عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۳ء سنہ جلوس ۱۶۸۵ء سنہ معزولی ۱۶۸۸ء — سنہ وفات ۱۷۰۱ء

اپنے بھائی کے انتقال کے پاؤ گھنٹہ کے بعد شاہزادہ یورک نے بلقب شاہ جیمس دوم کونسل مین اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا کہ مین اس ملک کے آئین کے موافق حکمرانی کرون گا اور مسلک اسقفی کو برقرار رکھونگا اور جب وہ پارلیمنٹ مین آیا تو کچھہ تقریر کی اوسمین بھی اس اقرار کا اعادہ کیا — یہ بادشاہ مذہب کیتھولک مین بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کیتھولک بادشاہ یعنے ملکہ میری کے زمانہ کے ظلم و ستم یاد کر کے خائف و ترسان ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو بادشاہ سے کمال حسن ظن اور اوسپر اعتماد کلی تھا اور ہر طرف سے سپاسنامے آنے لگے — بادشاہ نے فرقہ کیتھولک کی نماز جماعت مین بلا تقیہ شریک ہوا بعد ازان اوسکی تاجداری کے رسوم بہ شکوہ و تجمل شاہانہ ادا ہوئے — محکمہ عوام نے ایک کرور نوے لاکھہ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے مقرر کیا اور لوئی شاہ فرانس سے جو اوسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا —

# سلاطینِ معاصرین

## فرانس
سنہ وفات

لوئی چہاردہم ........................

## اسپانیہ

فلپ چہارم ........................ سنہ ۱۶۶۵ع

چارلس دوم ........................

## سویڈن

چارلس یازدہم ........................

## ترکستان روم

محمد چہارم ........................

## شہنشاہِ جرمنی

لیوپولڈ اوّل ........................

## پوپ

الگزنڈر ہفتم ........................ سنہ ۱۶۶۷ع

کلمنٹ نہم ........................ سنہ ۱۶۷۰ع

کلمنٹ دہم ........................ سنہ ۱۶۷۶ع

انوسینٹ یازدہم ........................

چارلس دوم مین فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل وشاداں رہتا تھا۔ اسی سبب سے اوسکی گردش کے دن اور مصیبت کے ایام اچھی طرح کٹ گئے اور اوسکا لقب پادشاہ خوشدل ہوگیا مگر یہ پادشاہ دنی النفس اور مکار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر تھا لہذا اوروں کی آبرو اور عصمت و عفت کا کچھ پاس نکرتا تھا۔ اوسکی اوقات صحبت بد مین گذرتی تھی اور گیند بازی مین بڑا مشتاق تھا اور بڑا باتین کرنیوالا تھا اور اکثر جی بہلانے کے واسطے کیمیا کے نسخے بنایا کرتا تھا۔

سنہ ۱۶۶۲ء مین رویل سوسیٹی یعنے انجمن پادشاہی برائے اشاعت علوم مقرر ہوا اور اوسنے علوم و فنون کی ترقی مین بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص ولیم ڈاکرے نامی ساکن لنڈن نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جسمین خطونکا محصول آٹھہ پائی دینا پڑتا تھا۔ اگرچہ بہت لوگ اوسکے سد راہ ہوے مگر اوسنے اپنا ڈاکخانہ جاری رکھا۔ ارباب سیاست یعنے وھگ اور ٹوری کی باہمی خصومت و رقابت سے اخبار بھی خوب چمکے اور اون مین سیاست ملک کی باتین چھپنے لگین اور لنڈن گزٹ اور اوبزرویٹر جسکا مہتمم روجر لسٹرینج تھا اسلاح کے اخبار تھے کہ اونکے ذریعہ سے ارباب سیاست کی راے ظاہر ہوتی تھی۔

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بھلے مانسون نے یہ ارادہ کیا کہ جب پادشاہ نیومارکٹ کی گھڑدوڑ سے آنے لگے تو اوسے مار ڈالیے مگر اس قصد عظیم کی خبر شاہزادۂ مونمتھ اور امیر رسل کو اصلا نہ تھی اون سازش کرنیوالون نے یہ تدبیر سونچی تھی کہ جب پادشاہ کی گاڑی گھڑدوڑ سے پلٹ کر رائی ھوس مکان کے قریب پہنچیگی جسمین کسان غلہ رکھتے ہین تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دینگے اور جب اوسکے سبب سی پادشاہ کی گاڑی رک جاے گی تو اوسے گولی ارینگے اِسطرح سے سازش درسازش اونہون نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہوگیا اور اب پادشاہ کا غضب اون نمک حرامون کی جان پر نازل ہوا۔ مونمتھ تو بمّا اعظم یورپ مین بھاگ گیا اور امیر رسل اور سڈنی قتل کیے گئے اور بہت سے لوگ جو اونسے پست مرتبہ تھے پھانسی دیدیے گئے۔ باقی عہد سلطنت مین چارلس بالکل خودسر و مطلق العنان رہا۔

یہ پادشاہ ایک ہفتہ سے کم بیمار رہکر مرگیا۔ بوقت مرگ اوسنے اپنا مذہب کیتھولک ظاہر کیا اور ھڈلسٹن قسیس کو خفیہ اپنے پاس بلاکر رسوم آخری یعنے تلقین و عشاے ربانی موافق مذہب مذکور ادا کرواے۔ اوسکے مرنے کے سبب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اوسے زہر دیدیا۔ اِس پادشاہ کو کوئی اولاد حلال نہ تھی۔

فرق آگیا اور اونمین سے ایک فرقہ نے جسکا نام کیمرونین تھا پادشاہ
سے منحرف ہوکر اوسکا نام جابر سفّاح رکھا اور اوسے اور اوسکے وزرا کو
مرتد و ملحد ٹھرایا۔ نوّاب لاڈر ڈیل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ
یورک اسکاٹ لنڈ کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب
یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بہلاتا تھا کہ مظلومون کو اپنے
سامنے بلاکر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھواتا تھا اور کسی کے پاون
کا انگوٹھا پینچ سے دبواتا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اوسکے مطیع تھے اور اوسکے ظلم
سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکثر
امریکا کی بستیون مین بھاگے جاتے تھے اور انگلنڈ مین جو فرقہ
پیوریٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلمون مین مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد مین سب کے بعد یہ مشہور واقعہ ہوا
کہ فرقہ وہگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ
سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادۂ مونمتھ کو بسبب اوسکی وجاہت و صباحت
اور صفائے طبیعت کے بہت چاہتے تھے اور اوسے چارلس کا
ولد حلال اور وارث شرعی اور مستحق سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اُڑا
تھا کہ پادشاہ نے شاہزادۂ موصوف کی مان لیوسی والٹرس سے
نکاح کر لیا تھا اور نکاح نامہ ابتک ایک سیاہ صندوق مین رکھا ہے
الغرض ولیم رسل اور الگرنن سڈنی یہ دو امیر سازش مین سربراہ کار تھے

جماعت پراگندہ کرنے کو جمع ہوئے مگر دلاوران گروہ معاہدین
نے ان مفسدون کو شکست دے کر پریشان کر دیا۔ بعد اسکے چار ہزار
آدمی مسلح ہو کر بسرداری ہیملٹن بوتھول کو پل پہ جمع ہوئے کہ فوج
انگلنڈ کو دریاے کلایڈ سے نہ عبور کرنے دین۔ ادھر چارلس
پادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولد غیر حلال شاہزادہ منمتھ کو کہ ویلس
کی ایک عورت لوسی والٹرس کے بطن سے تھا بسرعت تمام
لندن سے باغیان اسکاٹلنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اونپر
حملہ کرنے آگے بڑہا مگر فوج معاہدین مین امور مذہبی اور مقدمات
ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑ گیا تھا اس سبب سے جو گروہ قلیل
اس فرقہ جرار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اوسے کمک نہ پہنچی
اور اوسکے پاؤن اٹھہ گئے اور اوسمین سے تین سو آدمی مارے گئے
اور بارہ سو نے اپنے ہتھیار رکھدیے اون مین سے بعض کو پھانسی
دیدی بعض کو جزائر بار بیڈوز مین بھیجدیا۔ اب معاہدین
پر پیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدی شروع ہوئی اور اونہین کھیتون
مین گولیان مار مار کے گرا دیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و دشت
مین اونہین رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اون بیچارون کا کچھ گناہ
نہ تھا سوا اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے ابا و اجداد کے طریقہ پر
کرتے تھے اور اگرچہ اونھون نے بڑی بڑی مصیبتون مین شاہ
چارلس کا ساتھ دیا تھا مگر اب اونکی خیرخواہی و وفاشعاری مین

واسطے باہم معاہدہ کرلیا تھا لہذا اونھین گروہ معاہدین کہتے ہین- اب نواب لاڈر ڈیل صدر کونسل نظامت اسکاٹ لنڈ تھا- اوسنے آٹھ ہزار کوہیون کا لشکر نسبت اضلاع کے کسانون کے گھرون پر تعینات کردیا تھا اور اون کوہیون کو اجازت دیدی تھی کہ شوق سے ان غریبون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظوری کونسل اسکاٹ لنڈ سے چلا جائے- بڑی مدت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ استے بھی اشد جور سہرہے تھے اور دم نہ مارتے تھے لکن اب اونھین اسقدر ستایا کہ بیخود کردیا اور اونکے غیظ و غضب کی پہلی علامت یہ ظہور مین آئی کہ اونھون نے شارپ اسقف اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ انڈ روز کے مقام میگس مور پر مار ڈالا- کیفیت اوسکے قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنمین سے ایک کا نام بیلفر تھا مقام مذکور پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے کھڑے تھے جو شارپ سے کم مرتبہ تھا کہ اتنے مین اونھون نے اسقف مذکور کو آتے دیکھا اور اوسکے قتل کا مصمم ارادہ کرکے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا- اسقف مذکور کے قتل کے بعد بلوے ہوگیا اور ایک سردار گرہیم باشندہ قریۂ کلیور ہوس اور اوسکے سوار کہ مدت سے معاہدین کو ہنگام نماز جماعت پریشان کردیتے تھے قریب کوہ لوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھر اونکی

قتل شارپ اسقف اعظم مئی ۱۶۷۹ء

کہ پارلیمنٹ نے یہ سمجھکر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہین ہے کہ وہ وارثِ تخت وتاج ہو لہذا اوسکے بعد یہی شاہزادہ پادشاہ ہوگا ایک قانون اسواسطے تجویز کیا کہ شاہزادہ موصوف کو محجوب الارث کردے۔ اس قانون پر مدبّرانِ سیاست یعنے فرقۂ وھگ اور فرقۂ ٹوری مین بڑا شدید وغلیظ مباحثہ ہوا لکن محکمۂ عوام مین ۷۹ ممبرون کی غلبۂ راے سے یہ قانون جائز ٹھہر گیا مگر پھر محکمۂ امرا مین امیر ھیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے منسوخ ہوگیا تب چارلس اور اوسکے بھائی کی دم مین دم آیا۔ اِن مباحثات ومناقشاتِ شدیدہ مین ہر دو فرقۂ متضادۂ اربابِ سیاست نے ازراہ تحقیر توہین ایکدوسرے کا نام وھگ اور ٹوری رکھا مگر اب ان نامون مین کچھہ اہانت واستہجان نہین باقی رہا ہے۔ فرقۂ وھگ مین کم مویان یعنے معاندینِ شاہ چارلس اوّل داخل تھے اور فرقۂ ٹوری مین شہسواران یعنے ہوا خواہانِ پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوری کے معنی مجھے دو ہین اور یہ اصل مین ایرلنڈ کے قزاقون کا نام تھا۔ لفظ وھگ کے معنے کھٹّا دودھ ہین۔ شہسوارانِ رندمشرب نے کم مویان صافی طبیعت وصوفی منش کو بسبب اونکے زہد خشک کے ازراہ طعن وھگ یعنے شیر تلخ خطاب دیا تھا۔

اسکاٹ لنڈ کی زمین اون مظلومون کی خون ناحق سے ابتک رنگین ہورہی تھی جنھون نے حفظِ آزادی اور حراستِ دین کے

عَلَی الدَّوام وَالاِستمرار نافذ ہوگیا — بلحاظِ رفاہ وآزادی عامۂ رعایا وکافۂ برایا یہ قانون فرمانِ عظیم کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہون کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مرطوب اور ردی قیدخانون مین بلاتکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارا اوہین پڑا ہوا گُھلا کرتا تھا — اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ میری ملکۂ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس تک زندان بلا مین پڑی رہی یہانتک کہ اوس بیچاری کو وجع مفاصل ہوگیا اور جوانی ہی مین پیر ہوگئی آخر کو اوسے قتل کرڈالا اسیطرح سے سر والٹر رالی بارہ برس سے زیادہ محبس مین پڑا رہا اور لارڈ اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ مین قید رہا — مگر قانون ہیبیاس کورپس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل ترین آحادِ ناس مین سے کسی شخص کو بلاتحقیقاتِ جرم میعادِ معین سے زیادہ قیدخانے مین رکھ سکے — یہ قانون مشہور شاہ چارلس دوم کی دوسری پارلیمنٹ نے جاری کیا تھا — اوسکی پہلی پارلیمنٹ اٹھارہ ۱۸ برس برسرحکومت رہکر ۱۶۷۸ء مین برخاست ہوئی — جب قانون ہیبیاس کورپس جاری ہوا تو انگلستان مین راقمین اخبار کو اول مرتبہ ابرازِ مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چندروزہ تھی —

شاہزادہ ڈیوک برادر پادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

---

۱ اس فرمان کا نام میگنا چارٹا ہے اور اسے شاہ جان نے جاری کیا تھا جیسا کہ سابق مین کہا گیا ہے

اور ڈینجر فیلڈ وغیرہ دروغ حلف اوٹھانیوالے نکل پڑے - اور اونکی مخبری سے صدہا کیتھولک قتل کئے گئے - ان کشتگان ظلم و جفا مین سے ولیم ھاورڈ جسکا خطاب امیر اسٹیفرڈ تھا بڑا عالی نسب شخص تھا ظالمون نے اوسکے بڑہاپے پر بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کر ڈالا - بعد معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کیبال نواب ڈینبی وزیر اعظم مقرر ہوا - اوسنے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا گیا اور اوسکی بربادی کا باعث ہوا - اوسکے بعد سر ولیم ٹیمپل کہ نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدم و ہمراز ہوا اور اوسنے یہ تدبیر کی کہ چالیس آدمیون کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان مین واسطہ فی الثبوت رہے - جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھ انتظام امور سیاست مین شریک تھے اون مین سے نواب ھیلی فوکس نہایت معزز و ممتاز تھا اور ازبسکہ بفحواے خیر الامور اوسطھا امور سیاست مین افراط و تفریط دونون سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فرقہ متضادہ ارباب سیاست یعنے وھگ اور ٹوری کے بیچ بیچ ایک طریق مستقیم اختیار کر لیا تھا لہذا اوس زمانہ کے مدبران ملک اوسے زال القدمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتک نہ سمجھتا تھا -

نفاذ قانون ھیبیاس کورپس ۲۶ مئی ۱۶۷۹ء

انگلستان کی تاریخ مین وہ دن بھی یادگار ہے جسدن قانون ھیبیاس کورپس کو پادشاہ نے منظور کیا اور یہ قانون اوس ملک مین

قانون سے تمام اہل کیتھولک عہدہاے سرکاری سے خارج ہوگئے اور
شاہزادہ یورک بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول ہوا —
بعد اوسکے ایک بدکردار ناہنجار پادری ٹائیٹس اوٗٹس نامی نے یہ خبر
مشہور کردی کہ پوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پادشاہ اور کل
اہل پرائسٹنٹ کے قتل کے درپے ہے - اوسی قسم کے اور چند شخصون
نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا - اس سازش
موہوم کی واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھہ لگی کہ ایک مشہور کیتھولک
اڈورڈ کولمین نامی کے یہان سے کچھہ کاغذات موہم و مشوش
نکلے اور یہ شخص شاہزادہ یورک کی بی بی کا داروغہ تھا - تیسرا امر اس
خبر کا مصدق یہ ہوا کہ سر اڈمنڈس بری گوڈفری منصف
اعلی جسکے اجلاس پر پادری اوٹس نے اوس سازش کے واقعیت
کی قسم کہائی تھی اوسکی نعش ایک کھیت مین قریب لنڈن کے اسطرح سے
ملی کہ اوسکی تلوار اوسکے سینہ مین بیری ہوئی تھی - اب سارا انگلستان
مارے خوف کے سڑی ہوگیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ کیطرح ہر وقت
مسلح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف وہول طاری تھا - انجام کار
اہل کیتھولک کا خون پانی کی طرح بہایا گیا اور مخبری کے صلہ مین
پادری اوٹس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور قصر شاہی مین
رہنے کو جگہہ ملی - اس پادری نگار کی سرخ روئی سے اور بدمعاشون
کو حوصلہ بڑہا اور لنڈن کے قمارخانون اور میخانون سے بدلگام

بڑی بے اعتنائی سے پادشاہ نے کہلا بھیجا کہ اصل روپیہ تمھین نہ ملے گا فقط اوسکے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر بدحواس ہوگیا اور جب سوداگرون سے اورون کا روپیہ نہ ادا ہو سکا تو اونھون نے داد وستد موقوف کر دی اور کچھ عرصہ تک تجارت مین بڑی ابتری رہی غرض یہ سب کچھ ہوا مگر پادشاہ ذرا بھی نہ پسیجا بلکہ اور خوش ہوا کہ تماش بینی مین اڑانے کے واسطے مفت کا روپیہ ہاتھہ لگا۔

جب سے لنڈن مین وہ قیامت کی آگ لگی تھی جسکا ذکر سابق مین ہوا جب سے لوگون کو فرقہ کیتھولک سے عداوت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اونکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادہ ڈیوک نے بالاعلان اعتقادات مذہب کیتھولک کا اقرار کر لیا تھا اور یہ بھی اکثر کو گمان تھا کہ پادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔ غرض مذہب کیتھولک کے سدباب کے واسطے پارلیمنٹ نے ٹسٹ ایکٹ یعنے قانون آزمائش جاری کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ داران سرکاری اسبات کی قسم کھائین کہ ہم مسئلہ قلب الماہیت کو باطل جانتے ہین۔ اس

نفاذ ٹسٹ ایکٹ ۱۶۷۳ع

سابق مین لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصول عقائد مذہب کیتھولک کے ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ پادری کی دعا پڑھنے سے روٹی اور شراب مقلوب الماہیت ہو کر حقیقۃً لا مجازاً او استعارۃً حضرت مسیح کا گوشت و خون ہو جاتے ہین معاذ اللہ اس سخافت عقیدہ و خرافت عقل کو دیکھا چاہیے کہ مریم و تثلیث کے خلاف اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور الشیطان ۱۲۔

کاڈسٹرٹریل — ان اصحاب خمسہ کی صلاح ایسی بدبختی اور لوگون کو اسنے ایسی نفرت تھی کہ اوس زمانہ سے اِنکے لقب یعنے لفظ کیبال کا اطلاق کئی متفقی آدمیون کے جتھے پر ہوتا ہے جو کسی سرکار مین اپنے رسوخ کے واسطے لوگون کو لڑوایا کرتے ہین —

۱۶۷۲ء مین اہل ھالنڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی — ادھر انگلستان سے ایک بیڑا جہازون کا روانہ ہوا اودھر لوئی شاہ فرانس نے دریاے رھاین سے عبور کرکے ممالک متفقہ ھالنڈ کو تاخت و تاراج کیا مگر اہل ھالنڈ نے اپنے سردار شجاع ولیم شاہزادہ اورنج کے حکم سے باندہ کاٹدیے اور سمندر کا پانی جوش مارتا ہوا ملک مین بھر گیا اور شاہ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی — اسکے بعد بھی اِن بادشاہون مین لڑائی رہی مگر ۱۶۷۸ء مین مقام نمگن پر مصالحہ ہوگیا —

چارلس کی اور بیہودہ حرکتون مین سے ایک بے غیرتی کی حرکت یہ بھی تھی کہ اوسنے خزانہ عامرہ بند کروادیا — لنڈن کے سنارون اور اور دولت مند تاجرون نے ایک کرور تیس لاکھ روپیہ آٹھ یا دس روپیہ سیکڑا پر بادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی ضمانت مین اوسنے محاصل ملکی لکھہ دیے تھے — ایک دن اون بیچارون

بنہ لگا رہے ہین ۔ چارلس ظاہر مین تو لُوی کا دشمن بنا تھا مگر پردہ
اوسکا نمک خوار تھا اور بیس۳ لاکھ روپیہ سالانہ اوسسے پنشن پاتا تھا اور دونون
پادشاہون مین نامہ و پیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسیسی میڈم
کاروِل نامی کہ نہایت حسین تھی اونکے درمیان مین واسطہ تھی ۔ تھوڑے
ہی دنون مین اس عورت نے پادشاہ کا دل لُبھا لیا اور ڈچیس آف پورٹسمتھ
کا خطاب پایا ۔ قصہ مختصر شہر ڈوور مین شاہ چارلس نے پادشاہ
فرانس سے خفیہ معاہدہ کرلیا اور شروط معاہدہ یہ قرار پائے ۔ اوّل چارلس علی
رؤسِ الاشہاد یہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے دوم وہ
لُوی کی طرف سے ہالنڈ کی سلطنت جمہوری پر لڑے سوم وہ لُوی
کے دعوے کی نسبت سلطنت اِسپانیہ کی تائید کرے اسکے عوض مین شاہ فرانس
نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ مین بہت سا روپیہ آپکو دونگا اور اگر آپ
کی رعایا فساد کرے گی تو اوسے دفع کرنے کے واسطے فوج دونگا ۔ نواب
کلیرنڈن نے پادشاہ کی اِس بے ایمانی اور بے حمیتی کا بہت شکوہ کیا آخر
موردِ عتابِ سلطانی ہوا اور آزردہ خاطر ہو کر برِّ اعظم یورپ
مین چلا گیا ۔

اب پانچ شخص پادشاہ کے مشیرانِ خاص ہوئے اور ان پانچون
کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیبال مرکب ہو کر انکا لقب کیبال
ہوگیا ۔ اونکے نام یہ ہین ۔ کلفرڈ ۔ آرلنگٹن ۔ بکنگھم ۔ ایشلی

استخوان سرمہ ہوکر ایک خون کا لطخہ ہو جاتا تھا مگر سبحان اللہ اون لوگون کی شجاعت و حمیّت دیکھا چاہیئے کہ باوجود ان عقوبات شدیدہ کے وہ ایک ہاتھہ مین صُحُف سماویہ اور دوسرے مین تلوار اور طپنچہ لئے ہوئے میدان مین آکر نماز جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم و تعدّی اونپر زیادہ ہوتی جاتی تھی تون تون اونکا غلو اور خلوص بڑھتا جاتا تھا

لُوی چہاردہم پادشاہِ فرانس کی طمع ملک گیری نے مدّت سے یُورپ مین تلاطم ڈال رکھا تھا اور اب اوسے ملک نِدر لنڈس لے لینیکی ہوس ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اوسے کچھہ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہانِ انگلستان و سوئیڈن و ہالنڈ نے یہ سمجھکر کہ تمام سلاطینِ یُورپ کی مقدارِ حکومت برابر رہے اور پادشاہ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جائے اوسکے مقابلہ پر اتّفاق کیا۔ اس اتّفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح مین اتّفاقِ سہ سلطنت کہتے ہین اور یہی امر کہ پلّہ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر رہے بہت سے ہنگامون کا منشا ہوا جنکا حال آیندہ لکھا جائے گا۔ غرضکہ اس اتّفاق سہ سلطنت سے رعایائے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اونسے بہت عزیز ہوگیا مگر افسوس ہے کہ اوسے اسکی خبر نہ تھی کہ بہت کیا فریب ہو رہا ہے اور پادشاہ سلامت اپنی حرمت مین

نے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہان جاکر
اوسنے اپنے محسنون سے دغا کی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ مین
چارلس نے اوسے کلیسائے سینٹ انڈریوز کا اسقف اعظم
مقرر کردیا۔ ایسے ایسے انعامات شاہی کی طمع مین نو شخص اور فرقہ
پریس بٹیرین سے چارلس کے اغوا مین آگئے اور منصب اسقفی
پایا۔ نواب لیڈرڈیل کہ کسی زمانہ مین یہ بھی پادری شارپ کا ہم
مشرب تھا یعنے پریس بٹیرین تھا اب مرتد ہوگیا اور اوس مذہب
کا عدوے جان ہوگیا اور بادشاہ نے اوسے اسکاٹ لنڈ کا
چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگون نے مسلک اسقفی کے موافق
عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کرکے زبردستی جرمانے
لئے اور اکثر لوگون کے مکانون پر پہرے بٹھوادئے یہانتک کہ جب
اونسے ایک ایک کوڑی وصول کرلی جب اون بیچارون کی جان
چھوڑی۔ آخر کرکڈبرایٹ کے زمیندارون نے بلوے
کردیا اور قریب ہزار آدمی کے اڈنبرا کو روانہ ہوئے مگر جنرل
ڈیلزیل نے اونھین مقام رالین گرین پر قریب کوہہائے
پنٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پریس بٹیرین
قتل کئے گئے اور ایسی ایسی سخت سزائین اونھین دین کہ معاذ اللہ چنانچہ
اشد عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے چڑھاکر بڑی بھاری
موگری سے لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے یہانتک کہ گوشت و

ایرلنڈ مین قوم سیکسن اور قوم سلٹ مین ابتک فساد وعناد چلا جاتا تھا اور منشار فساد زمین کی تقسیم تھی - جب کرومول حافظ المملک نے اوس ملک کو فتح کرکے اپنے بھائی ھنری کرومول کو وہان کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہان کے کیتھولک لوگون سے زمینداریان چھین کر اپنے ہم مشرب یعنے پیوریٹن لوگون کو دیدی تھین اور اونھین کو وہان بسا دیا تھا - اب شاہ چارلس نے چاہا کہ اون بیچارون کو اونکی غصب شدہ زمینداریون مین سے کسیقدر مسترد کردے اور اس غرض سے ایک تازہ قانون بندوبست جاری کیا مگر اسسے بھی اوس ملک کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک سے اونکے حقوق مغصوبہ کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھہ بھی اونھین نہ دیا اور وہ چارلس کی ناانصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانسیس اور اسپانیہ مین چلے گئے -

اہل سکاٹ لنڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا - سابق مین بیان ہوچکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلایرنڈن اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پرسبٹیرین کو اوس ملک مین بیخ و بن سے اکھاڑ ڈالین اور مسلک اُسقفی کو وہان باستحکام تمام قائم کرین اس گروہ کا ایک پادری جیمس شارپ نامی اونمین مل گیا - یہ پادری لائق آدمی تھا مگر حق و باطل سے اسے کچھہ بحث نہ تھی اور اسے اہل پرسبٹیرین

کرومول کے عہد دولت مین جبکہ فرقہ پیوریٹن کا ورع
وتقوی خوب چمکا ہوا تھا بت تراشی اور مصوری گویا انگلستان
سے مفقود ہوگئی تھی کیونکہ متورعین وعبّاد پیوریٹن کے زعم مین
اِن فنون سے بوے بت پرستی آتی تھی اور اوس زمانہ مین کھیل اور
تماشے علی الخصوص تماشہ گاہون مین شبیہ نیچ اور ریچھ پر شکاری کتّے چھوڑنے
کی ممانعت ہوگئی تھی اور وہ لہو ولعب مشروع جو کرسمس اور عید ولادت
جناب مسیحؑ کو ہوا کرتے تھے اونکی بھی ممانعت قطعی ہوگئی تھی پس اب
جو بعد استرداد سلطنت لوگ اِن قیود وحدود شدیدہ سے آزاد
ہوے تو عیاشی کی افراط کر دی چنانچہ خود پادشاہ کاہل اور اوباش
تھا اور حسین وظریف وبدکار عورتون کی صحبت مین رہتا تھا اور اون
پادشاہ سے اس قدر رسوخ ہوگیا تھا کہ امور سیاست مین اکثر دخیل
ہوتی تھین — غرض حرامکاری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ممبران پارلیمنٹ
کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ اپنی راے فروخت کرتے تھے — اوسی زمانہ
سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہون مین بعض مواقع پر عورتین شبیہ بنتی ہین
اور جو مثنویان اوس زمانہ کی تصنیف کی ہوئی ہین جنکے مطابق عورتین
شبیہ بنتی تھین اونکی عبارت اور مضامین مین اسقدر فحش بھرا ہوا
ہے کہ اونھین پڑھنے سے کراہت آتی ہے — غرض حرامکاری کا
ایسا زور وشور تھا کہ پادریون نے بھی اوسکے دفع کرنے مین
کما حقّہ کوشش نہ کی

سرے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے پرانے چوبی مکانات مین آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک سارا شہر محبس ٹاور سے مقام ٹمپل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہانتک کہ مشہور ہے کہ اس آگ کی روشنی جبال چوینٹ[1] سے معلوم ہوتی تھی — الغرض اس آگ سے کہ نمونہ آتش غضب آلہی تھا نواسی گرجے اور تیرہ ہزار سے مکانات سے زیادہ جلکر خاک ہو گئے اور کلیسائے قدیم سینٹ پال بھی جل گیا اور اوسکے کھنڈر مین سرانِ معمار مشہور نے وہ عالیشان گنبد بنایا جو لنڈن کے مکاناتِ دود آلود سے بمدارج بلند نظر آتا ہے — مگر سچ پوچھئے تو یہ آگ بھی مثل اور آفاتِ آسمانی کے ظاہر مین تو آفتِ عظمٰی تھی لکن درحقیقت نعمتِ عظمٰی تھی — چنانچہ ایک فائدہ اسکے سبب سے یہ ہوا کہ اوس وبا عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچون اور غلیظ مکانون مین باقی رہگئے تھے وہ بھی اس آگ نے بالکل مٹا دئے اور بہت سی مقامات کہ صدہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوئے تھے اس آگ کے تصدق سے اونھین روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات اور چوڑی چوڑی سڑکین بنین اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و اسقام مین تخفیف سریع و بین ہوئی — اس آتش عظیم کی یادگاری کے واسطے ایک برج رفیع شہر لنڈن مین بنایا گیا جو اب تک موجود ہے —

[1] یہ پہاڑ امکاٹ لنڈ مین ہین اور لنڈن سے بیسیون میل کے فاصلہ پر ہین ۱۲

غریب تو ہزارون مر گئے اور لنڈن کے بازارون مین خالی پڑے پڑے گھاس جم گئی اور تمام شہر مین ایک سنّاٹا ہوگیا اگر کبھی کسیکی آواز سنائی بھی دی تو مردون سے بھرے ہوے چھکڑون کی چرچراہٹ۔ جو لوگ بار مین مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانون کو بند کر کے دفع بلا کے واسطے اونپر صلیب مسیحی کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھدیتے تھے کہ خداوندا ہمپر رحم کر۔ ان مکانات بلا رسیدہ مین سوا چند خدا ترس پادریون اور طبیبون کے کسی کو جانیکی جرأت نہوتی تھی اور اوس ہواے فاسد مین وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی طلسم یا حرز تھا۔ یہ دستور ہے کہ جس شہر مین وبا آتی ہے وہان کے بیدین آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہین اور جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہے تو اور زیادہ شراب پی پی کر ہنگامے کرتے ہین چنانچہ ہنگام نزول بلا لنڈن مین بھی یہی کیفیت ہوئی۔ لاکھ آدمی سے زیادہ اس وبا سے ہلاک ہوے اور جبسے پھر کبھی ایسی بلاے عظیم مملکت برطانیہ پر نہین نازل ہوئی۔

اس وباے عظیم کے برس روز کے بعد لنڈن مین اس زور وشور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ۔ یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور اگرچہ اوس زمانہ کے لوگون کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیتھولک لوگون کی ہے مگر اب اکثر کو یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی۔ لنڈن کے مشرقی

آغاز جنگ هالنڈ ۱۶۶۵ء

هالنڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ہوا مگر انجام مین بادشاہ انگلنڈ کو بڑی ذلت ہوئی - پہلے سال انگریزی فوج بحری نے بسرداری شاہزادہ یورک ساحل سفک کے متصل قریب لوسٹوفٹ کے بڑی لڑائی فتح کی - مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی مین اُڑا ڈالا اور بادشاہ هالنڈ کے عالیشان بیڑون کے مقابلہ کو ایسی جہاز بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب انگلستان نے ایسی ذلت اوٹھائی کہ نہ کبھی پہلے اُٹھائی تھی اور نہ بعد اُٹھائی یعنے غیر ملک والون کی توپون کی گرج جو اہل لنڈن نے نہ کبھی پیشتر سُنی تھی نہ بعد سُنی وہ اب سُنی اور هالنڈ کی فوج بحری نے شیئرنس کو غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازون کو جو بندرگاہ چیٹم کے قریب مقیم تھے جلا دیا اور دریاے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی مگر اہل لنڈن کی خوش قسمتی سے دریا مین ایسا جزر ہوا کہ هالنڈ کے امیر البحر کے جہاز پیچھے ہٹ گئے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر یعنے انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی ہے -

غلبۂ فوج هالنڈ ۱۰ جون ۱۶۶۷ء

سنہ ۱۶۶۵ء کی گرمی اہل لنڈن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل تھی اس قیامت کی وبا نازل ہوئی کہ امرا مارے خوف کے اپنے دیہات کے مکانات مین بھاگ گئے مگر وہان بھی پنجۂ موت سے جان بر ہوئے اور

سے مانع ہو چنانچہ اوسکے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اوسی اداءِ اِیجہو
اسقدر محصول معاف کردیے جنکی تعداد ایک کرور بیس لاکھہ روپیہ تھی - اِس
رقم مین سے کچھہ روپیہ کی پادشاہ نے کچھہ فوج نوکر رکھی جسے
اوس زمانہ مین جنٹلمن اف دھی گارڈس (یعنے پادشاہ کی
خواہی کے لوگ) کہتے تھے اور اب اوسے لایف گارڈس
(یعنے حرّاس) کہتے ہین اور فوج دائمی جو اوس وقت سے آج تک
انگلستان مین چلی آتی ہے اوسکی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے پادشاہ ہمیشہ
مفلس رہتا تھا اور روپیہ لینے کے واسطے اوسنے بہت ذلیل حرکتیں
کین چنانچہ اوسنے روپیہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے
شادی کی وہ کیتھرائن شاہزادی پرتگال تھی جسکا مذہب کیتھولک
تھا اور جسکے جہیز مین پادشاہ کو پانچ لاکھہ روپیہ نقد ملا اور دو قلعے
یعنے ٹنجیر اور مروکو افریقیہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان مین
ملا - شہر ڈنکرک جسے کرومول نے فتح کیا تھا اوسی بھی پادشاہ
نے شاہ فرانس کے ہاتھہ کوڑیون کے مول بیچ ڈالا اور پادشاہ
ھالنڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اس لڑائی کا سبب اسکے سوا
اور کچھہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپیہ اس لڑائی
کے صرف کیواسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ مین رہے -

سلہ یہ لفظ پولیٹکس یعنے علم سیاستِ مدن و تدبیر المنزل کے مصطلحات سے ہے اور اسکے معنے یہ ہین کہ وہ جماعت منتظمین کی جو بمنزلہ شخصِ واحد سمجھی جائے اور جسنے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلق ہو۔ انگلستان مین ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنے اسقفِ اعظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مناصب و مدارج کے اساقفہ و قسیسین جنسے امور دینی کا انصرام متعلق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا یعنے کارپردازان سلطنت و اہل کاران ریاست جیسے شہرون کے کوتوال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعون کے ناظم اور چکلہ دار اور مدرسون کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانون کے مالک اور کارکن اور شفاخانون کے مہتمم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیت شخصِ واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اوسپر کورپوریشن کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی عبارت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جاے گا کہ چارلس دوم کا یہ مقصود تھا کہ جن لوگون کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی مین ہے وہ میرے مطیع و منقاد ہو جائین اور جو مین کہدون اوسے آمنا و صدقنا کہکے قبول کرلین۔ اور یہ بات ہنری ہشتم کے وقت سے بادشاہان انگلستان کے دماغ مین سمائی ہوتی تھی کہ ہم ظلّ اللہ اور خلیفۃ اللہ ہین ہماری طاعت سب پر فرض ہے اور اسی خبط مین بعضے مارے گئے جیسے چارلس اول اور بعضے سلطنت سے معزول ہوے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے بادشاہ تو ابتک ظلِ سبحانی و خلیفۃ الرحمانی کہلاتے ہین اور اپنے تئین خلق اللہ کی جان و مال کا مالک جانتے ہین مگر یورپ مین اب یہ بات نہین ہے وہان بادشاہ کے اختیارات محدود و محصور ہین جو بادشاہ اونسے تجاوز کرتا ہے رعایا کے ہاتھون سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت مین یہ اولوالعزمی اور یہ ہمت و حمیت اور فہم و فراست کہان ۱۲۔

سوا مسلک اُسقفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اس سبب سے
اہل پرِس بٹایرین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس
خود پادشاہ کا لکھا ہوا اقرار موجود تھا کہ تمھارے عہدنامۂ حلفی
کے خلاف نکرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پرس بٹایرین شریفون
کا مذہب نہین ہے اوس سے اہل پرسِ بٹایرین کیا خاک امید رکھتے
غرض یہ تشتّت واختلاف جو آرا و عقاید مذہبی مین واقع تھا اسے
مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافق الملّة جاری
کیا جسمین یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسیسون کو اُسقف امام جماعت
اور صاحب موعظہ مقرر کیا کرین اور سب پادری نماز اوس کتاب
ادعیہ سے پڑہا کرین جو بالفعل مروّج و متداول ہے۔ دو ہزار
قسیسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب
سے معزول ہوے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پرسِ
بٹایرین کا عہدنامۂ حلفی علیٰ رُؤسِ الاشہاد جلا دیا جاے
اور ڈسنٹرس یعنے خوارج یا مخالفین مسلک اُسقفی
عقوبات شدیدہ مین مبتلا ہوں اور وہ قانون جاری ہوا جسکو کور پوریشن ایکٹ کہتے
ہین۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کورپوریشن کے حکام اور اہلکار اس بات
کی قسم کہائین کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال مین ممنوع و ناجائز ہے
[illegible]

اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا ہونا
اور امرا کے مرنے کے بعد اونکے لڑکون کا پادشاہ کی تولیت
مین آجانا — دوسرا امر پادشاہ نے یہہ کیا کہ کروموِل کے سپاہیون
کو موقوف کردیا اور اب اونھون نے چپ چاپ اپنے سابق کے
پیشے پھر اختیار کرلیے — تیسرا امر یہہ کیا کہ انگلستان مین مسلکِ اسقفی
ازسرنو قائم کیا — جو لوگ کہ شاہ چارلس اوّل کے قتل مین شریک
تھے اون مین سے چند ہی اشخاص نے سزاے موت پائی اور نواب
ارگایل کہ اسکاٹلنڈ کے اہل پرسبٹیرین کا سردار تھا
قتل کیا گیا حالانکہ یہہ وہ شخص تھا جسنے چارلس دوم کے سر پر مقام اسکون
مین تاج رکھا تھا اور کروموِل اور اوسکے داماد ایرٹن اور
بریڈشا کے لاشون کو قبرون سے نکلواکر درخت پر لٹکا دیا
مگر جو لوگ کہ کروموِل کی حکومت سے راضی ہوگئے تھے اونھین امان
دی گئی اور جنرل منک بخطاب امیر آلبمارل ممتاز ہوا —

اس زمانہ مین مقدمات مذہبی بہت ابتر تھے — جن
لوگون کو کروموِل نے اسواسطے مقرر کیا تھا کہ پادریون کو [illegible]
مین وعظ کہنے کی اجازت دین اونھون نے ضلعون کے گرجون
مین اون پادریون کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک اِنڈپنڈنٹ اور
پریسبٹیرین تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیرنڈن کو چند [illegible]

سڑک پر پھول بچھادئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جو اج ہل اور نیز بی کی لڑائیون او سکے ساتھ لڑے تھے مارے خوشی کے رونے لگے۔ کرمول کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیتھ پر کھڑے ہوے یہ تماشا دیکھہ رہے تھے مگر کیا کرسکتے تھے کہ اون مین اتفاق ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحۂ عظیمہ کا نام استرداد سلطنت مشہور ہوگیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہین ہوا جو اسکی خوشی مین مُخلّ ہوتا۔

شاہ چارلس کے ساتھہ اڈورڈ ھایڈ بھی انگلستان مین پھر آیا اور اب وہ بخطاب نوّاب کلیرنڈن صدر الصدور مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی بیٹی این ھایڈ کی شادی شاہزادہ جیمس سے ہوگئی اس سبب سے اوسے خاندان شاہی سے اور زیادہ خصوصیت ہوگئی۔

منجملہ اون امور کے جو شاہ چارلس نے ابتداء سلطنت مین کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیۂ آثار آئین فیوڈل سسٹم کو بالکل محو کردیا یعنے یہ شرط جو زمینداری مین ابتک باقی تھی کہ ہنگام جنگ

## شہنشاہان جرمنی

فرڈننڈ سوم . . . . . . . . . . . . . . . . . بسنہ ۱۶۵۸ء

لیوپولڈ اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

انوسینٹ دہم . . . . . . . . . . . . . . . . . بسنہ ۱۶۵۵ء

الگزانڈر ہفتم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

# باب ہفتم

## عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۰ء سنہ جلوس ۱۶۴۹ء سنہ استقرار سلطنت ۱۶۶۰ء سنہ وفات ۱۶۸۵ء

تخت نشینی چارلس دوم ۲۹ مئی ۱۶۶۰ء

شروع ۱۶۶۰ء مین چارلس دوم قصر ویسٹ منسٹر مین بادشاہ مشتہر کیا گیا اور اوسی مہینے مین وہ شہر ڈوور مین وارد ہوا اور اپنی سالگرہ کے دن بہ تزک و احتشام تمام داخل شہر لنڈن ہوا۔ جیسی اوسدن انگلستان مین خوشی ہوئی ویسی کبھی نہ ہوئی تھی لوگون نے بادشاہ کی آمد کیواسطے

سماویہ کی تعلیم و تدریس مین مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کہنے کی سبب سے
وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا اس فرقہ کو دیگر کے لوگ اب جماعتِ احدقار
کے لقب سے مشہور ہین اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہین اور
اونمین اور اور فرقِ پرائیسٹنٹ مین لباس مین فرق ہی اور کسیقدر
طرز گفتگو مین بھی تفاوت ہے اور طریقۂ عبادت بھی انکا سب سی علیحدہ ہے

## سلاطین معاصرین

سنہ وفات

### فرانس

لوی چہاردہم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### اِسپانیہ

فلپ چہارم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### سویڈن

ملکہ کرسِٹنا . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۶۵۴ع

چارلس نہم . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۶۶۰ع

### ترکستان رُوم

ابراھیم . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۶۵۵ع

محمد چہارم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

مین پارلیمنٹ مین مذہب و ملّت کی قید نہ رہنی چاہیئے تو لوگ کیسے خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جنکا مذہب پریسبٹیرین تھا اور جنھین کرنیل پرائیڈ نے نکالدیا تھا اپنے اپنے مقام پر پارلیمنٹ دراز مین پھر آئے لکن آخر کو یہ نیکنام محکمہ شکست ہوگیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جسکے ممبر اکثر فرقہ شہسواران اور اہل پریسبٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ کاہے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے بادشاہ وقت نے نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونون کے دل بادشاہ آوارہ وطن (یعنے چارلس) کی طرف مائل تھے چنانچہ جب ایک روز منک نے پارلیمنٹ مین کہا کہ چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظر حکم باریابی ہے تو یہ خبر فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت محظوظ و مسرور ہوئے اور بڑی محبّت و اشتیاق سے چارلس کو ایک خط مُشعر طلب لکھا اور وہ خوشی خوشی اپنے ملک مین پھر آیا —

اس زمانہ مین فرقہ پیوریٹن سے بہت سے فرقِ ثانویہ پیدا ہوئے انمین سے ایک فرقہ کوئیکر کا حال لکھنا ضرور ہے اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندۂ قصبۂ ڈریٹن واقع ضلع لیسٹر تھا — یہ شخص کفش دوزی کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحفِ مقدسہ

منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اوٹھہ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور رچارڈ نے پانچ ہی مہینے مین استعفا دیدیا اور اپنے گاؤن واقع چشنٹ مین چلا گیا اور وہان ۱۷۱۲ء تک آبرو اور آسائش کے ساتھہ بسر کی —

پارلیمنٹ دراز کے چند ممبر جو فرقہ اِنڈیپنڈنٹ سے تھے اور جنھین کرومول نے نکالدیا تھا اب افسران فوج نے اونھین پھر پارلیمنٹ مین داخل کیا پھر اونمین آپس مین نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ سے اونھین نکالدیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ سلطنت روم قدیم کیطرح اہل فوج اس سلطنت کا بھی نیلام کرین گے اور جو سب سے زیادہ دام لگائے گا اوسیکو نام چھوڑ دینگے اور فرقہ شہسواران یعنے ہواخواہان شاہ چارلس مقتول و اہل پریس بٹیرین فوج کے خوف سے خصومت باہمی بھول گئے —

مگر فوج کی نااتفاقی سے ملک بچ گیا۔ اور جب جنرل منک کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا ... ے کی فوج لیکر اسکاٹ لنڈ سے لنڈن مین آیا تو تمام قوم انگریز ڈر کے مارے کانپ ہی رہی تھی کہ دیکھئے اب یہ سردار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اوسنے کہا کہ میری رائے

سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوسدن انتقال کیا جسدن جنگِ ڈنبار اور جنگ وُرسٹر اوسنے فتح کی تھی کہ اِسدن کو وہ تمام سال مین میمون و مبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبتہ ضلع اِسکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسنے اوسسے دو بیٹے چار بیٹیان تھین بیٹون کا نام رچارڈ اور ہنری تھا۔

کرومول بڑا مستقل مزاج اور صاحب ہمّت تھا۔ اوسکی سرسبزی اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فنّ جنگ مین وہ اقصاےِ مدارجِ کمال پر فائز تھا اور یہ کمال چالیس برس تک حیّزِ خفا مین رہا تھا مگر اب جنگ خانگی کے شور و شغب اور تلاطم و انتشار مین معرض ظہور مین آیا۔ اوسے آرائش و نمائش اور تکلّفات ظاہری سے نفرت کُلّی تھی اور دوست آشناؤن سے جو دل لگی کرتا تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت روڑھی اور بھدّی تھی اور میانہ قد تھا آنکھین کرنجی اور تیز تھین اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے خشونت و ہیبت آشکار تھی اور گفتار و رفتار مین تا دم مرگ درشتی اور دہقانیّت رہی مگر اس بدصورت قالب مین کیا طبع عالی اور نفس زکی پنہان تھا اور کیا زُہد و ورع کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ کرومول کے بعد اوسکا بیٹا رچارڈ

تفاوت رہ از کجاست تا بکجا) -ستمبر ۱۶۵۶ء مین جو دوسرا محکمہ عوام بنا تو ارباب محکمہ نے کرومول سے عرض کیا کہ آپ لقب پادشاہ اختیار کرین مگر کرومول کو اتنی جرأت نہوئی کہ اپنے تئین پادشاہ کہواتا اور فقط استنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ مین اپنا جانشین خود مقرر کرونگا - اِستے ضمناً اوسکا عہدہ موروثی ہوگیا کیونکہ اوسنے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا - مگر جب کرومول نے اربابِ محکمۂ عوام سے کہا کہ جن لوگون کو ہمنے منصب امارت عنایت کیا ہے اونھین تم بھی امیر جانو تو اونھون نے صاف انکار کیا تب اونسے اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی برخواست کردیا اور باقی زندگی بھر خود بہ نفسِ نفیس حکومت کی

کرومول کے آخر ایامِ زندگانی بڑی صعوبت و تلخی سے کٹے اور سازش پر سازش اوسکے آرام مین مخل ہوتی اور اب ایک شخص کرنیل ٹایٹس نامی نے ایک کتاب تحلیل الدم تصنیف کی اور اوسمین یہ لکھا کہ کرومول کا خون حلال ہے اِس سبب سے اوسپر ہمیشہ خوف طاری رہتا تھا یہانتک کہ وہ طپنچہ کی جوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا اور کپڑون کے نیچے زرہ پہنے رہتا تھا - اب اوسکی قوت بھی زائل ہونے لگی اور بیٹی کے مرنیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اوسے بہت چاہتا تھا آخر ۳ ستمبر ۱۶۵۸ء مین کرومول نے بعارضۂ تپ لرزہ اس دنیاسے فانی

مگر مجھے نہین پاتے - آخر ایسے ایسے خطرناک مقامون سے شاہزادہ شہر شُورہَم واقع ضلع سَسِکس مین پہنچا اور وہان سے ایک کوئلے کی کشتی مین سوار ہوکر مقام فیکیمپ واقع فرانسیس مین بخیر و عافیت پہنچا - پس اسطرح سے مملکتِ اِسکاٹ لنڈ سلطنتِ جمہوری انگلنڈ مین شامل ہوکر جنرل منک کے سپرد کردی گئی -

اب اہلِ ھالنڈ سے جنگ بحری شروع ہوئی - فوج بحری ھالنڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رایٹر امیرالبحر تھے اور اونکے مقابلہ مین سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا - شروع ۱۶۵۲ع مین بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لنڈ کے شکست دی اور گیارہ جہاز اوسکے تباہ کردیے - تب اہل ھالنڈ نے صلح کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کرومول کی طمع ملک گیری سے خائف ہوکر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جبتک فوج بحری اپنے قبضہ مین ہے جبھی تک کرومول کی سپاہ پر اپنا قابو ہے مگر کرومول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خفا نہ کرکر اپنی فوج کے افسرون سے باصرار کہا کہ جسقدر تنخواہ تمھاری باقی ہے اوسکے واسطے پارلیمنٹ کو عرضی دو - جب یہ عرضی پارلیمنٹ مین گذرانی گئی تو اہل پارلیمنٹ نے بہت خفا ہوکر کہا کہ آیندہ سے ایسی عرضیان بغاوت و فساد پر محمول کی جائینگی اور اس مضمون کا ایک قانون بنانا شروع کیا - کرومول

نے لنڈن کو مراجعت کی تو ایونٹن اور لڈلو کو ایرلنڈ کی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر کرآیا۔

جب کہ وہ مول لنڈن مین پہنچا تو رعایا نے اوسکی
خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکاٹ لنڈ کو خبر وحشت اثر قتل
شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اوسکے بیٹے کو بادشاہ
کردیا اور کہا کہ ہم جو آمادہ جنگ ہوی تھی تو اسواسطے نہوی تھی کہ پادشاہت کو بالکل مٹا دین بلکہ صرف
اسواسطے کہ مذہب پرس بٹیرین کہ ہماری آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہماری ملک سے زائل نہوجاے
پس اب اونھون نے شاہزادہ نوجوان چارلس کو اسکاٹ لنڈ
مین بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اونکی دعوت نہ قبول کی بایں خیال کہ
مجھے بھی اونکا مذہب کروہ یعنے پرس بٹیرین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب
مونٹ روز کو ہالنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین بھیجا کہ بلا اعانت
اہل پرس بٹیرین وہان کے لوگون سے بلوے کروادے مگر امیر موصوف
نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نرہا کہ اپنے تئین اسکاٹ لنڈ کے
پرس بٹیرین لوگون کے سپرد کرے اور اونکے عہدنامہ پر
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریاے اسپی کی راہ سے اسکاٹ لنڈ
مین آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادہ چارلس شہر اڈنبرا مین

باغی ہوگیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لیولیئر (غارت گن) رکہا۔ کرامویل نے بکمال جرأت و استقلال ان سرکشون کو زیر کیا۔

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا مہم اوسے درپیش ہوا۔ جب ۱۶۴۱ء مین وہ خونریزی عظیم ہوئی تہی جسے اوس ملک کا حال نہایت ابتر ہوگیا تہا۔ نواب اُرمَنڈ کہ ایرلنڈ مین بادشاہ مقتول کی ہواخواہی کا سربراہ کار تہا اوس ملک کے تمام قلعون اور گڑہیون پر قابض ہوگیا تہا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈرَاہی۔ بلفاسٹ۔ یہ شہر پارلیمنٹ کے قبضہ مین رہگئے تہے۔ کرامول ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوکر ۰۰۰۹ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔ اگرچہ یہ فوج قلیل تہی مگر مغلوب ہونے کا نام بہی نہ جانتی تہی۔ غرض چند مہینے مین کرامول نے ایرلنڈ مین خیرخواہان بادشاہ مقتول کی قوت توڑ دی۔ اِس لڑائی مین بڑا کارنمایان اوس سے یہ ہوا کہ شہر ڈرُوہیڈا کو مغلوب کیا قلعہ کو تیغ بیدریغ کی اور شہر کو شہر بے چراغ کردیا اور ہر جگہہ کیتہولک مذہب لوگ اوسکے خوف سے بہاگے بہاگے پہرتے تہے اور اوس کا رعب و ہیبت اونکے قلوب پر ایسی طاری ہوگئی تہی کہ ابتک ایرلنڈ کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہین اوسے یہ بددعا دیتے ہین کہ کرامول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کرامول

نے لنڈن کو مراجعت کی تو امین ٹن اور لڈ لو کو آیرلنڈ کی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر کر آیا۔

جب کرومول لنڈن مین پہنچا تو رعایا نے اوسکی
خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکاٹ لنڈ کو خبر وحشت اثر قتل
شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اوسکے بیٹے کو بادشاہ
کر دیا اور کہا کہ ہم جو آمادہ جنگ ہوئے تھے تو اسواسطے نہوئے تھے کہ پادشاہت کو بالکل مٹادین بلکہ صرف
اسواسطے کہ مذہب پرس بٹیرین کہ ہمارے آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہو جاے
پس اب اونھون نے شاہزادہ نوجوان چارلس کو اسکاٹ لنڈ
مین بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اونکی دعوت نہ قبول کی باین خیال کہ
مجھے بھی انکا مذہب کردہ یعنے پرس بٹیرین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب
مونٹ روز کو ہالنڈ سے اسکاٹ لنڈ مین بہیجا کہ بلا اعانت
اہل پرس بٹیرین وہان کے لوگون سے بلوے کروادے مگر امیر موصوف
نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نرہا کہ اپنے تئین اسکاٹ لنڈ کے
پرس بٹیرین لوگون کے سپرد کرے اور اوسنے اونکے عہدنامہ پر
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریاے اسپی کی راہ سے اسکاٹ لنڈ
مین آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادہ چارلس شہر اڈنبرا مین

باغی ہوگیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لیولیئر (غارت کُن) رکہا۔ کرومول نے بکمال جرأت واستقلال ان سرکشوں کو زیر کیا۔

ایرلنڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا مہم اوسکے درپیش ہوا۔ جب سنہ ۱۶۴۱ء مین وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جبسے اوس ملک کا حال نہایت ابتر ہوگیا تہا۔ نواب اُرمنڈ کہ ایرلنڈ مین بادشاہ مقتول کی ہواخواہی کا سربراہ کار تہا اوس ملک کے تمام قلعون اور گڑھیون پر قابض ہوگیا تہا اور اب فقط ڈبلن ۔ ڈرَہی ۔ بلفاسٹ ۔ یہ شہر پارلیمنٹ کے قبضہ مین رہگئے تہے ۔ کرومول ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوکر ۹۰۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا ۔ اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بہی نہ جانتی تھی ۔ غرض چند مہینے مین کرومول نے ایرلنڈ مین خیرخواہان بادشاہ مقتول کی قوت توڑ دی ۔ اِس لڑائی مین بڑا کارنمایان اوس سے یہ ہوا کہ شہر ڈرہیڈا کو مغلوب کیا قلعہ کو قلعہ تیغ بیدریغ کیا اور شہر کو شہر بےچراغ کردیا اور ہر جگہہ کیتھولک مذہب لوگ اوسکے خوف سے بہاگے بہاگے پہرتے تہے اور اوس کا رعب وہیبت اونکے قلوب پر ایسی طاری ہوگئی تہی کہ ابتک ایرلنڈ کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہین اوسے یہ بددعا دیتے ہین کہ کرومول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے ۔ جب کرومول

# باب ۳ سوم

## سلطنت جمہوری از ۱۶۴۹ء تا ۱۶۶۰ء

## عہد اولیور کرومول مدار المہام سلطنت

سنہ ولادت ۱۵۹۹ء سنہ تقرر بعہدہ مدار المہامی ۱۶۵۳ء سنہ وفات ۱۶۵۸ء

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہو گئی اور گیارہ برس سے زیادہ اسطرح پر
رہی ایک جزو ضعیف پارلیمنٹ دراز کا ابتک باقی تھا مگر منصب
پادشاہت اور محکمہ امراء پارلیمنٹ قطعاً موقوف کردیے گئے اور انتظام
ملک چالیس ممبروں کی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس کونسل کا صدر نشین
بریڈ شا مقرر کیا گیا اور جان ملٹن فورین سکریٹری
یعنے وزیر الممالک اور کرومول اور فیرفوکس منتظم فوج مقرر ہوے اور
سر ہیری وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھیے تو کرومول
اور اوسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی۔ نواب ھیملٹن اور اور دو
خواہان پادشاہ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا (یعنے قتل کیے گیے)

اب کرومول کو تین بڑی مشکلیں درپیش تھیں۔ ایک یہ
فوج کا ایک گروہ کہ امراء وشرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا اب پھر

اوسکے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے۔ ایک جیمس اول کی بیہودہ اسراف دوسرے ہوس خودسری و مطلق العنانی۔ ہوس خودسری تو اوسنے باپ کی میراث مین پائی تھی اور اوسکی تعلیم نے چارلس اول کو اوس سے بھی زیادہ ہوس خودسری دی تھی۔ اس بادشاہ مین کینہ وری بھی بڑا غضب کا عیب تھا۔ مگر معاشرت باخلاق شرفا اور بہت سے کمالات اوسمین کئی وصف لائق تحسین و آفرین تھے۔ زوجہ اور اولاد سے وہ محبت کرتا تھا اور صنایع و بدایع علی الخصوص فن مصوری سے بڑا مذاق رکھتا تھا۔ اوس زمانہ کے ایک مشہور مصور وانڈ آیک کی کھینچی ہوئی تصویرون سے جو اوسکا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ رنگ ساونلا۔ آنکھون سے غربت و حزن عیان۔ بلند ابرو۔ بال لنبے لنبے گھونگروالے۔ موچھین بڑی بڑی۔ داڑھی نکیلی۔

اس بادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ نے پہلے پہل اراضی پر ٹیکس مقرر کیا اور اشیاء ساختہ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ جنگ خانگی کے مصارف کے واسطے کیا تھا۔ نیز بنسل اور رونینا ایسے مصورین ہالنڈ کی اعانت و سرپرستی شاہ چارلس نے کی اور اوسکے عہد مین آلہ مقیاس الہوا ایجاد ہوا اور قہوہ کا استعمال انگلستان مین شروع ہوا اور ڈاک کا ڈھچر پڑا۔

# سلاطین معاصرین

| | سنہ وفات |
|---|---|
| **فرانس** | |
| لوی سیزدہم | سنہ ۱۶۴۳ع |
| لوی چہاردہم | ... |
| **اسپانیہ** | |
| فلپ چہارم | ... |
| **ترکستان روم** | |
| عمورت چہارم | سنہ ۱۶۴۰ع |
| ابراہیم | ... |
| **سویڈن** | |
| گسٹیوس اڈلفس | سنہ ۱۶۳۲ع |
| ملکہ کرسٹینا | ... |
| **شہنشاہان جرمنی** | |
| فرڈننڈ دوم | سنہ ۱۶۳۷ع |
| فرڈننڈ سوم | ... |
| **پوپ** | |
| اربن ہشتم | سنہ ۱۶۴۴ع |
| انوسینٹ دہم | ... |

برنس بنایرین کو محکمہ مین نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس
ممبر فرقۂ انڈی پنڈی نٹ سے باقی رہگئے سو اونہون نے دل سے کرومول
کی بڑی بڑی خدمتون کا شکریہ ادا کیا اور اب پادشاہ کے قتل کا مُستمر ارادہ
ہوگیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون کرومول کے سر تھوپتے ہین
مگر کلام اس مین ہے کہ وہ پادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہوسکتا تھا بلکہ
حسن ظن کا مقتضا تو یہ ہے کہ جیسے افضل المؤرخین (ھیوم) کا اعتقاد
ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کرین کہ اس ہنگام مین کرومول نے
فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
کی اسواسطے کہ جس حکومت کو اوسنے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی بیڈھب
حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اوسکا بس کچھہ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اوسے بھی کسیوقت
فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھہ لوگون نے خود ایک عدالت
بنائی اور خود ہی اوسکا نام دار الانصاف رکھہ لیا اور یہ عدالت
[illegible] منسٹر مین پادشاہ کی تحقیقات کیواسطے اجلاس فرماتی
[illegible] نے اس مقدمہ مین کچھہ دخل نہین دیا ہان قریب ستر
[illegible] جج اور اوس زمانہ کی براے نام پارلیمنٹ مین سے
[illegible] ہوکر بیٹھے اور ایک وکیل بریڈ شا نامی صدر نشین
[illegible] سے وکیل بنگیا۔ پادشاہ کو محلسرا سے
[illegible] عدالت مین داخل کیا اور یہ جرم اوسپر

کرومول کے پوشیدہ حکم سے کورنٹ جوائس نے کچھ سو
ہمراہ لیکر بادشاہ کو ہولمبی ہوس مین گرفتار کرلیا اور اوسے
قید کرکے قلعہ بہ قلعہ پھرایا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جزیر
وایٹ مین پہنچا اور اس امید مین تھا کہ یوروپ کے کسی ملک مین چلا
جائے مگر دشمنون کے یورش سے قلعۂ کیرسبروک مین پناہ لی
اور وہان سب جگہہ سے زیادہ شدت اوسپر کی — اہل اسکاٹلنڈ
فرقۂ انڈیپنڈنٹ کی قوت سے کہ روز بروز افزون ہوتی جاتی تھی
خائف ہوکر سرحد جنوبی کو طے کرکے انگلنڈ مین آئے اور اونکا
سردار نواب ہیملٹن تھا — ادھر ضلع اسسکس و کینٹ مین پادشاہ
کے خیرخواہ کنمائے — جنرل فیرفوکس کو ان لوگون کی گوشمالی
کو چھوڑ کر کرومول جلد جلد کوچ کرکے شمال مین پہنچا اور نواب ہیملٹن کو
لنکشیر مین شکست دی اور اڈنبرا مین ایسی حکومت قائم کی جو
شاہ چارلس کے مخالف ومعاند تھی —

کرومول کی غیبت مین اہل پرس بٹیرین نے اوسی بڑی
ھمکیا دین کہ ابتک جماعت کثیر ممبران پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سے تھی
جب کرومول لنڈن مین پھر آیا تو وسنے اونکی دھمکیون کا جواب
ن شکن دیا کہ ۶ دسمبر کو سنہ ۱۶۴۸ء مین صبح کی وقت کرنیل پرائڈ کو ترک سوار لیکر بھیجا
نے قصر الامارۂ پارلیمنٹ کو چارطرف سے گھیر لیا اور قریب دو سو ممبران فرقہ

ممبرون مین اتفاق باقی رہا تھا اور لڑائی کے زمانہ مین رفتہ رفتہ اونکے
دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پریس بٹیرین کا تھا
وہ یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جائے مگر دوسری
فریق کے لوگ یعنے انڈیپنڈینٹ اسپر آمادہ تھے کہ بادشاہت کو بالکل
مٹا دین — چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فرقہ پریس بٹیرین
کی اعانت سے مجھے بادشاہت ملجائے گی اسکاٹ لنڈ کی فوج
سے نیو ارک مین جاکر پناہ لی اور سپاہ مذکور بمحبت وخوبی
وستے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہین مگر بشرطیکہ
آپ ہمارے عہد نامہ پر دستخط کر دین — بادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا
[illegible] چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کر کے اپنی انگلنڈ کی رعایا
[illegible] آیا — لکن اہل اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ کی پارلیمنٹ سے
[illegible] بادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت
[illegible] کرلو اسپر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہمیرے
[illegible] اپنے بادشاہ کے بدخواہ ہین — پس انصاف کی بات
[illegible] اسکاٹ لنڈ نے بادشاہ کو پارلیمنٹ انگلنڈ
[illegible] وہم وگمان بھی نہ تھا کہ قیصر و دمایٹ ہال
[illegible] بادشاہ قتل کیا جائے گا) —

[illegible] ان بہت جلد ہونے لگا —

ہر سالہ کے لوگون سے خلوص عقیدہ وصدقِ نیت کے آثار عیان تھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیمون اور بارکون مین بلا ناغہ نماز کے واسطے
حاضر ہوتے تھے اور نہ وہ جوا وغیرہ کھیلتے تھے نہ شراب پیتے تھے
نہ ناحق قسم کھاتے تھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے تھے تو زبور کی
تلاوت کرتے جاتے تھے اور اونکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے بمقام لوڑ ب
مین جاکر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجین اونکے حملہ کی تاب نہ لاسکین
اور روبفرار ہوئین —

اس جنگ خانگی مین خاتمہ کی لڑائی مقام نیزبی واقع
ضلع نورتھمپٹن مین ہوئی اور اسمین فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی — امیر مونٹ رُوز نے چھ لڑائیان پے درپے اسکاٹلنڈ
مین فتح کین اور گویا اوس ملک پر بالکل قابض ہوگیا اور اوسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اوس ملک کی طرف سے کچھ امید ہوئی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہوگئی اور وہ بدنصیب پادشاہ (چارلس)
آکسفرڈ مین بھاگ گیا اور وہان سے اسکاٹ لنڈ کی فوج مین
بمقام نورک چلا گیا —

غرض اسطرح سے پارلیمنٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اوسکے

لڑائی ہوئی اور اسمین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی -

چند مدت سے فرقہ پیوری ٹن کی ایک شاخ انگلستان مین نشو ونما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام انڈیپنڈنٹ یعنے اخباری تھا اور اسکا رئیس کرومول تھا - اعتقادات مذہبی مین اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیون کی بجاے خود ایک کلیسا ہے مستقل ہے اور قسیسین و اساقفہ کی جماعتون کی اطاعت فرض نہین ہے اور امور سیاست ملک مین اس فرقہ کی یہ راے تھی کہ سلطنت شخصی موقوف ہو جاے اور سلطنت جمہوری قائم کیجاے - اپنے زمانہ مین یہ فرقہ بلقب بیچ کن مشہور تھا اور اسکی کوشش سے سنہ ۱۶۴۵ء مین ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہین اور جسمین ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسری قبول کرین پس اس سبب سے امیر اسکس اور نواب مینچسٹر فوج سے برطرف ہو گئے اور سر ٹامس فیر فوکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کرومول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اسپر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور سب سالار و تیر متعلق ہو گئی مگر وہ برائے نام نائب سپہ سالار تھا فی الحقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا - غرض اس نظم و نسق سے عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بدولت کرومول سے بڑے بڑے کار نمایان ہوئے اور اگرچہ اس مین شک نہین کہ اس فوج مین منافق بھی تھے مگر ہر لیٹن اور

اعلی کردون گا۔ الغرض کرامول نے پہلے اپنے ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پا چکا تھا اور اسمین چن چن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشرع اور خدا ترس تھے اور اونہین ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز مین وہ کرنیل کرامول کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اوس عہد نامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکاٹ لنڈ مین تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاٹ لنڈ کی بجمعیت اکیس ہزار نفر شروع ۱۶۴۴ع مین سر حد جنوبی کو سطے کر کے وارد انگلنڈ ہوئی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھہ فوج رسد کی آئرلنڈ سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ مین تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسرداری امیر اسکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر بمقام مارسٹن مور سپاہ کرامول نے باعانت فوج اسکاٹ لنڈ فتح و پیروزی حاصل کی اور اوسدن کرامول اور اوسکی سپاہ آہنی کو ساتھی کسی کے قدم نہ تکے اور اگرچہ شاہزادہ روپرٹ اور اوسکے سوار بڑے زور و شور کے حملون مین ظفر یاب ہوتے تھے مگر اس لڑائی مین دلاوران فوج پیورٹن کے حملہ شدید کی مقاومت نکر سکے۔ آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یورک اور نیوکاسل پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیوبری پر دوبارہ

خوش ہوا کہ شہر گلوسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوسے اس شہر کی فتح کا یقین ہوا تو امیر اسیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ ترک کروا دیا اور کچھ دنون کے بعد فوج پادشاہی کو نیوبری کی پہلی لڑائی مین شکست دی۔ گلوسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بدلگیا اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ھمپڈن کا مارا جانا اوسپر بہت دشوار ہوا اور ھیمپڈن آغاز جنگ مین شاہزادہ رُوپرٹ کے سوارون سے لڑتے مین مارا گیا تھا۔

مگر ھیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان اوس معرکہ مین موجود تھا۔ یہ شخص اولور کرومول تھا جو اجھل کی لڑائی مین سوارون کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج مین لڑا تھا۔ اوسوقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھے اور مدت تک اوسنے ضلع ھنٹنگڈن مین جہان کا وہ باشندہ تھا امن و راحت بسر کی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبرون مین کرومول کی یہ شناخت تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقہ پیورٹن کا لباس ہوتا تھا ویسے ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھ عجب طرح کی اکھڑ اور پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوئی تو کرومول اوسکی کنہ سمجھ گیا اور اوسنے دل مین ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنون مین پارلیمنٹ کی گوار دل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

اعلی کردون گا۔ الغرض کرامول نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست
کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پا چکا تھا اور اسمین چن چن کر ایسے لوگ بھرتی
کئے جو بہت متشرع اور خداترس تھے اور اونہین ایسے چست اور
عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز مین وہ کرنیل کرامول
کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اوس عہدنامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ
انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکاٹ لنڈ مین تحریر ہو چکا تھا فوج اسکاٹ لنڈ
بجمعیت اکیس ہزار نفر شروع ۱۶۴۴ع مین سرحد جنوبی کو طے کر کے وارد
انگلنڈ ہوئی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ قدر سے قلیل آیرلنڈ
سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ مین تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسرداری
امیر اسّکس کئی مرتبہ شکست کھائی مگر بمقام مارسٹن مور مین
سپاہ کرامویل نے باعانت فوج اسکاٹ لنڈ فتح مبین و ظفر کامل
حاصل کی اور اوس دن کرامول اور اوسکی سپاہ آہنی کو سامنے
کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ روپرٹ اور اوسکے سوار بڑے
بڑے زور و شور کے حملوں مین ظفریاب ہوئے تھے مگر اس لڑائی
مین دلاوران فوج پیورٹن کے حملہ شدید کی مقاومت نکر سکے
آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یورک اور نیوکیسل
پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیسبی پر دوبارہ

خوش ہوا کہ شہر گلوسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوسے اس شہر کی فتح کا یقین ہوا تو امیر اسیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ ترک کروا دیا اور کچھہ دنون کے بعد فوج پادشاہی کو نیوبری کی پہلی لڑائی مین شکست دی۔ گلوسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بدلگیا اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ہمپڈن کا مارا جانا اوسپر بہت دشوار ہوا اور ہیمپڈن آغاز جنگ مین شاہزادہ رُوپرٹ کر سوارون سے لڑتے مین مارا گیا تھا ۔

مگر ہیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان اوس معرکہ مین موجود تھا۔ یہ شخص اُولور کرومول تھا جو اج ہِل کی لڑائی مین سوارون کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج مین لڑا تھا۔ اوسوقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھے اور مدت تک اوسنے ضلع ہنٹنگڈن مین جہان کا وہ باشندہ تھا امن و راحت بسر کی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبرون مین کرومول کی یہ شناخت تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا فرقۂ پیورِٹن کا لباس ہوتا تھا ویسے ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھہ عجب طرح کی اکثر مبہم و پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوئی تو کرومول اوسکی کنہ سمجھہ گیا اور اوسنے دل مین ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنون مین پارلیمنٹ کی گوارنل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

سنہ ۱۶۴۲ء مین علم پادشاہی شہر نوٹنگھم مین افراشتہ ہوا اور دس
ہزار آدمی اوسکے گرد جمع ہوئے —

پادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز وسامان
سے درست اور فنِ سپاہگری مین بہت ہوشیار تھے مگر اونکے پاس
توپ اور میخزین کم تھا اور روپیہ کے باب مین پادشاہ کو فقط اپنی فوج
کی خیرخواہی پر بھروسا تھا — پارلیمنٹ کی فوج مین ہر واپیے اور سوداگر
بھرے ہوئے تھے اور سب ناتجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگر چونکہ
لنڈن اور دریاے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ مین تھا اور محصول
مقرر کرنے کا بھی اوسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی مین ہر طرح سے
اوسی کو غلبہ تھا — فوج شہسواران کا سردار خود پادشاہ تھا اور
سپاہ کم حوبان کا سپہ سالار امیر اِسّکِس مقرر کیا گیا اور پادشاہ
کا بھتیجا شاہزادہ رُو پرٹ سواران فوج شاہی کا
سردار معین ہوا — پہلی لڑائی کوہ اِج ہِل واقع ضلع وارلِک مین ہوئی
مگر کسی فریق کی فتح وشکست نہوئی — جاڑے کی فصل مین شاہ چارلس
نے مع فوج شہر اکسفرڈ مین قیام کیا جہان کے قدیم مدرسے کے
لوگ ہمیشہ سے پادشاہ کے خیرخواہ ہین سنہ ۱۶۴۳ء کی لڑائی مین تین سانحے
یادگار ہوئے — ایک یہ کہ فوج پادشاہی نے شہر برسٹل لوٹ لیا
اوس زمانہ مین یہ شہر دوسرا لنڈن تھا — اس فتح سے پادشاہ ایسا

[illegible] اقرار کیا مگر اوسکے افعال اوسکے قول کے مکذب ہوے اور
سنہ ۱۶۴۲ع کی ابتدا مین اوسنے ممبران محکمہ عوام مین سے پانچ شخصون
کو کہ اوسکے بہت قومی دشمن تھے بہتہمت بدخواہی و نمک حرامی
گرفتار کرنیکا حکم دیا - ان پانچ شخصون کے نام یہ ہین پم - ھیمپڈن
ہیزلرگ - ھولس - اسٹروڈ - مگر محکمہ عوام والون نے
ان اشخاص کو بادشاہ کو ندیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر اونہین
گرفتار کرنیکو گیا مگر قبل اسکے کہ بادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ
بھاگ گئے - جسدن یہ معرکہ ہوا اوسدن تمام شب اہل لنڈن مسلح
ہوکر سڑکون پر کھڑے رہے اور سب لوگ بادشاہ پر بہت جھلائے
ہوے تھے کہ اوسنے ہماری قوم کو ذلیل کیا ہے - آخر بادشاہ دارالسلطنت
کو چھوڑکر شہر یورک مین بھاگ گیا اور ملکہ ھالنڈ مین بھاگ گئی -

کئی مہینے تک بادشاہ اور پارلیمنٹ مین نامہ و پیام رہا
[illegible] ایک دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا - آخرالامر
[illegible] محکمہ عوام نے حکم کیا کہ بادشاہ فوج کی حکومت چھوڑ دے
[illegible] بہت قدیم حقوق سلطانی مین سے تھا
[illegible] اسکے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع
[illegible] جب بادشاہ نے شہر ھل مین داخل ہونا
[illegible] سے بند کر لیے مگر ۲۵ - اگست

ایک گروہ عظیم کاشت کارون اور سوداگرون کا ہوگیا — جو لوگ بادشاہ کیطرف تھے اونکا لقب بسبب اونکی ہیبت و سطوت و شہسواری کے شہسواران ہوگیا اور اوسکے خلاف جو فرقہ تھا اوسکا لقب گلم ہوبان ہوگیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جنکا مذہب پیورٹن تھا چھوٹے چھوٹے بال سر پر رکھتے تھے — اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونون فرقون کے نام بدل کر ٹوری اور وہگ ہوگئے اور پھر یہ نام بدلکر کونسرویٹو اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوئے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکسان رہے — ایک فرقہ (یعنے ٹوری) کا تکیہ کلام ضابطۂ قدیم ہے دوسرے (یعنے وہگ) کا ترقی — فرقہ ٹوری یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم و قوانین جنکے سبب سے انگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحالِ خود باقی رہین اور فرقہ وہگ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانین قدیمہ مین بعد تدبّر و تعمّق بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائین کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز و ترقی پذیر ہوتا جائے —

۲۲ — نومبر ۱۶۴۱ء مین بعد مباحثہ بسیار (یہ پہلی لڑائی ان دونون فرقون مین خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبرون کی غلبہ راے سے ارباب محکمۂ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جاے اور اوس مین بادشاہ کی حکومت کی شکایتین لکھی جائین — بادشاہ نے پارلیمنٹ کو مُشتعل و آشفتہ خاطر پاکر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزادہی نواب موصوف لکھا اور مجلس امرا نے بھی اوسے منظور کر لیا اب فقط بادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہگیا۔ چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریفرڈ نے ایک خط مین لکھہ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ کا خاتمہ ہوگیا (مئی ۱۶۴۱ء) — لاڈ چار برس تک قید خانہ مین رہا بعد اوسکے وہ بھی قتل کیا گیا۔

## نواب اسٹریفرڈ کی تدبیر کامل کا اثر جو آیرلنڈ

پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اوس اثر کا دفع شروع ہوا کہ اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جسکا زہر تمام قوم مین پھیل گیا صوبہ السٹر کے امرا جنکا لقب او نیلس تھا دوسرے ہی روز آمادہ فساد ہوئے مگر ۱۶۴۱ء مین سب سے زیادہ واقعہ جانگزا یہ ہوا کہ متعصبین فرقہ کیتھولک نے اہل پراٹسٹنٹ کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس سنگ عظیم مین مقتول ہوئے —

قریب اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست سکے پیدا ہوئے اور ابتک تمام قوم انگریزان دو فرقون پر منقسم ہے اور کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے کبھی دوسرے کی — امرا و شرفا و قسیس یہ سب تو بادشاہ کی طرف ہو گئے اور دوسری طرف کچھہ امیر اور

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تر استحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرکشانِ اسکاٹ لنڈ کو ایسا دباوٴن کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکین مگر دیہہ کے نہونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتون مین گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہوکر اوسنے ۱۶۴۰ع مین چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر اونھین باتون کی درخواست کی جنکی سابق مین کی تھی لہذا اوسنے پارلیمنٹ کو جلد برخواست کردیا۔ اب اوسنے فقط امرا کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاء رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنا مین اسکاٹ لنڈ کی فوج بسرداری امیر لزلی حدودِ جنوبی کو طے کرگئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

اب چارلس کے عہد کی پانچوین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا جو بلقب پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس ۱۹ برس سے زیادہ رہی اور پہلے ہی اجلاس مین اسنے امیر اسٹرافرڈ کو ماخوذ کیا اور لاڈ اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے مواخذہ مین پِم سرگروہ بنا اور اوسپر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا کی آزادی مین مخل ہوتا ہے۔ الغرض ممبرانِ محکمۂ عوام نے

بیرہ اُسقف مقرر کئے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ اڈنبرا
کے گرجون مین ایک خاص دعاؤن کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر
جبکہ کلیساے سینٹ گایلس مین اُسقف اس نئی کتاب ادعیہ
کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جنی گڈیز نے ایک مونڈھا اوسکے سرپر
کھینچ مارا اور کلیسا مین بڑا ہلڑ مچگیا اور اُسقف اور نایب اُسقف ڈر کر
مارے بھاگ گئے ۔ جب یہ بلوے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر
لوگ یون نہین مانتے تو سپاہیون کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونسے
بھی نئی دعاؤن کی کتاب پڑھوائین تب تو اہل اسکاٹ لنڈ کو
حمیتِ قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنے فروری سے
مارچ ۱۶۳۸ء تک بیس مین سے انیس حصے اہل اسکاٹ لنڈ
نے ایک عہدنامہ مرتب کرکر اوسی بمہر و دستخط خود موثق کردیا - اسی عہدنامہ قومی کہتے ہین
اور اسمین یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک (اسکاٹ لنڈ)
مین مذہب کیتھولک کو دوبارا نہ شایع ہونے دینگے اور یکدل ہوکر
اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے پادشاہ کی نصرت
و حمایت کرین گے ۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد
گلاسگو مین ایک مجلس عام منعقد ہوئی اور اوسنے اسقفون
کو ... سے خارج کرکے حکومت اسقفی کو اسکاٹ لنڈ
... سے ... سے تینتالیس برس کا کمیل بگڑ گیا
... اسکاٹ لنڈ کی بنیاد مذہب پرنس بیٹرین

تحقیقات محکمہ مال مین ہوئی اور اوس محکمہ کے اکثر ججون نے جنمین موقوف کر دینے کا اختیار کلی بادشاہ کو تھا ھیمپڈن کے خلاف فیصلہ کیا۔

اس زمانہ مین اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے۔ اونکی آوارہ وطنی کا یہ سبب تھا کہ لاڈ اسقف اعظم کے گوئندے اوس گوشہ نشینی مین بھی اونہین چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونہین محکمہ ھائی کمیشن مین کھینچ لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چھین لیتے تھے اور بڑے عذاب اونپر کرتے تھے یہان تک ہاتھہ پاؤن کٹوڈالتے تھے پس کچھہ تعجب کا مقام نہین کہ اگرچہ یہ مظلوم بلارسیدہ اپنی وطن (انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونھون نے امریکا کے وحشت ناک جنگلون مین جاکر رہنا قبول کیا کہ وہان تو شام کو عبادت کرنے سے یا خوب جی کھولکر دعا مانگنے سے اونھین کوئی منع نکرے گا۔ ھیمپڈن اور پِم اور کرومول جہاز پر سوار نیوانگلنڈ واقع امریکا کو جاتے تھے کہ بادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز نہ جانے پائے۔

اسکاٹ لنڈ کے انتظام مین چارلس نے اپنے باپ کا وتیرہ اختیار کیا کہ جب ۱۶۳۳ء مین وہ اوس ملک مین گیا تو

حکومتِ مطلقہ حاصل تھی —

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے
اون مین سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا - قدیم زمانہ مین یہ دستور
تھا کہ جو اضلاع و قصبات لب دریا واقع ہین وہان کے لوگون کو
بادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس
سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینمارک
والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب ۱۶۳۶ء
[illegible] منصف علی اور نوی وئیل العدالت نے یہ ٹیکس پھر جار[illegible]
[illegible] اس ٹیکس کی کچھ حقیقت نہ تھی مگر لوگون کو حکام کی ناانصا[illegible]
[illegible] ہوا کہ اول تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ مین جاری ہوتا تھا
[illegible] ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ
[illegible] ہوتا تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہین مقرر ہوا
[illegible] یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کے سامان
[illegible] کا تکفل اسنے کبھی نہین کیا گیا جو تھے
[illegible] سے مقرر ہوتا تھا - الغرض تین برس
[illegible] جان ہیمپڈن
[illegible] سے تھا دس روپیہ کا
[illegible] تھا نہ دیا اور اوسکی

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کسیکی حکومت نہ چلے — غرضکہ جب سنہ ۱۶۳۳ء مین نواب موصوف ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ اوس تدبیر کو امتحاناً عمل مین لایا اور سات برس تک ایرلنڈ کے باشندے اور جو لوگ انگلنڈ سے وہان جاکر بسے تھے اوسکی حکومت شدید و غلیظ سے ترسان و لرزان دم بخود پڑے رہے — اب ولیم لاڈ اسقف اعظم کنٹربری کا حال سنئے کہ اوسیکے کلیسا کی حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسلک قریب قریب مذہب کیتھولک کے تھا لہذا وہ فرقہ پیورٹن کے اعمال و عبادات سے نہایت کارہ و متنفر تھا —

اب اہل انگلستان تین ظالم محکمون کے ظلم مین مبتلا تھے اور ان تینون کے منتظم خاصتہً یہی دونون وزیر تھے یعنے لاڈ اسقف اعظم اور نواب اسٹریفرڈ محکمہ اسٹار چیمبر یعنے ایوان کواکب مین بجرم مخالفت اوامر سلطانی لوگون پر جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقادات مذہبی مین لاڈ سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے اونہین محکمت ہائی کمیشن مین سخت سزا دی جاتی تھی — علاوہ ان دو محکمون کے ایک اور کونسل شہر یورک مین اجلاس کرتی تھی اور اس کا انتظام نواب اسٹریفرڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی پر

مین بر اِشلُو وزیر فرانسیس کے مطیع ہو گئے —

اوسی سال شاہ چارلس نے تیسرا جلسہ پارلیمنٹ کا
منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون
کا مسّودہ لکھا جسکا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اوس مین
یہ لکھا کہ بدون استرضاے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہین
مقرر کر سکتا اور نہ بلا تحقیقات کسیکو قیدخانہ مین مقیّد رکھہ سکتا ہے
اور نہ لوگون کے گھرون پر پہرا بٹھا سکتا ہے — غرض بحال جبر و اکراہ
چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون
کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھکر ایسا خوش ہوے
کہ پانچ پیشکشین جنکی مقدار قریب چالیس لاکھہ روپیہ کے تھی پادشاہ کو
نذر دین مگر تھوڑی ہی ہفتہ کے زمانہ مین معلوم ہوگیا کہ پادشاہ کو اپنے اقرار حلفی کا
خاک خیال نہین ہے —

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو ممبران محکمہ عوام
بہت چڑچڑاے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سُنی آخر اونھون نے
ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اسمین بھی دست اندازی
کو موجود ہوا تب اونھون نے کچہری کا دروازہ بند کرکے قفل لگوا دیا
پادشاہ نے لُہار کو بلوا کر دروازہ تڑوا ڈالا مگر جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ

بے چون وچرا کیا قید کیئے گئے —

قطع نظر اور مشکلون کے اب ایک تازہ مشکل شاہ چارلس
کو پڑی کہ فرانسیس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکنگھم
کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈینل رشلو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا
اور رشلو نے ممانعت کردی کہ امیر بکنگھم عملداری فرانس مین
قدم نہ رکھنے پائے - کارڈینل رشلو کو بڑے بڑے اہم امور
مد نظر تھے اون مین سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پراٹسٹنٹ کو مقہور
و مخذول کرے لہذا اوسنے اونکے مستحکم قلعہ لاروشیل واقع خلیج
بسکی کا محاصرہ کرلیا مگر جب وہ شہر لاروشیل کو خشکی
کی جانب سے نہ لے سکا تو اوسنے اوس بندرگاہ کے دہانہ پر آدھی میل تک
ایک باندھ بندھوادیا - دو مرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ
کے کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکنگھم سپہ سالار بنکر گیا مگر قریب نصف
فوج کے جو اوسکے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہ یونہین پھر آیا اور اب
اوسنے بندرگاہ پورٹسمتھ مین دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا
سامان کیا کہ اتنے مین لفٹننٹ فلٹن نے جسے اوسنے فوج سے
برطرف کردیا تھا اوسکے پہلو مین کٹار ماری - بعد اوسکے امیر لنڈسی ۱۰
دو جہازون کا بیڑا لاروشیل کو لیگیا مگر وہ باندھ ایسا
غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اوسپر کارگر نہوا اور اہل شہر سنہ ۱۶۲۸ ع

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ سے
روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمہ عوام کا مذہب پیوریٹن
تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیتھولک تھا خار کھاتے تھے اور اونھوں
نے فقط ۱۴ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کسیقدر محصول
ایک برس کے واسطے پادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے
اور خاصتہً اس وجہ سے کہ امیر بکنگھم پر اوسنے کچھ تہمتین لگائی
تھین پادشاہ بہت غصہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اور اپنی
حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کا روپیہ
پھر جاری کی اور لوگون کے گھرون پر پہرے بٹھانے شروع کئے
اب پادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکنگھم تھے۔ ملکہ ہنریٹا
چونکہ کیتھولک تھی لہذا پیوریٹن لوگون سے جلتی تھی اور خودسری
پر مرتی تھی یہ وصف اوسنے اپنے باپ سے پایا تھا اور جبتک
ادشاہ زندہ رہا ملکہ اوس خطرناک راہ پر اوسے کھرپدے گئی جو اوسنے
پنے مقتضے طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا جلسہ سنہ ۱۶۲۶ء مین منعقد ہوا اور امیر
ھم پر نالش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری
ئی تھی کہ پادشاہ نے اوسے برخواست کردیا اور کوئی تدبیر اوسکی
ہ آئی اور پھر وہی ناجائز محصول مقرر کئے اور جن لوگون نے

## شہنشاہانِ جرمنی

رُوڈلف دوم ........ سنہ ۱۶۱۲ء
مَیتھیاس ........ سنہ ۱۶۱۹ء
فرڈِنَنڈ دوم ........

## پوپ

کلمنٹ ہشتم ........ سنہ ۱۶۰۵ء
لیو یازدہم ........ سنہ ۱۶۲۳ء
اَربن ہشتم ........

# باب ۲ دوم

## عہد شاہ چارلس اوّل

سنہ ولادت سنہ ۱۶۰۰ء - سنہ جلوس سنہ ۱۶۲۵ء - سنہ قتل سنہ ۱۶۴۹ء

جیمس اوّل کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس ۲۵ برس کے سن مین پادشاہ ہوا - اوسنے ہنری چہارم پادشاہ فرانس کی بیٹی ہنریٹا مریا سے شادی کی - محاربہ کثیر المصارف کہ پادشاہِ سابق کے عہد مین پادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا ابتک باقی تھا - اس جنگ کے

# سلاطین معاصرین

## فرانس

| | سنہ وفات |
|---|---|
| هنری چہارم .......... | سنہ ۱۶۱۰ء |
| لوئی سیزدہم .......... | |

## اسپانیہ

| | |
|---|---|
| فلپ سوم .......... | سنہ ۱۶۲۱ء |
| فلپ چہارم .......... | |

## سویڈن

| | |
|---|---|
| چارلس نہم .......... | سنہ ۱۶۱۱ء |
| گسٹیوس اڈلفس .......... | |

## ترکستان روم

| | |
|---|---|
| محمد سوم .......... | سنہ ۱۶۰۳ء |
| احمد اول .......... | سنہ ۱۶۱۷ء |
| مصطفیٰ اول .......... | سنہ ۱۶۱۸ء |
| عثمان دوم .......... | سنہ ۱۶۲۲ء |
| مصطفیٰ دوم .......... | سنہ ۱۶۲۳ء |
| مراد چہارم .......... | |

ہوا- جیمس کی بیٹی الزبتھ اور اوسکا شوہر کہ جرمنی کا شاہزادہ تھا خاندانِ شاہی برنزوک کے جدِ اعلیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک تاج وتختِ انگلستان ہے-

اپنی علمیّت پر نازان ہونا- اپنی بات کی ضد کرنا- اور اپنے مصاحبون کو سر پر چڑھانا- یہ عادتین شاہ جیمس کی تو سابق مین بیان ہو چکی ہین ایسا یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمین متضاد اوصاف جمع تھے کہ وقت تو شکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتون مین شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس لہو ولعب کے اوسنے کچھہ کتابین بھی تصنیف کین جنسے اوسے امتیاز علمی حاصل ہوا- گھٹنون کے ضعیف ہونے سے اوسکی صورت بدقطع ہوگئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھہ خیال نہ تھا بلکہ کثیف رہتا تھا-

[illegible]ء مین نیپیر باشندۂ مرچیسٹن نے لوگارتھم کے [illegible] کیا اور مقیاس الحرارۃ اور خردبین [illegible] بادشاہ کے ابتدا سے عہد مین یعنے [illegible] حکیم نے یہ بات دریافت کی کہ خون تمام [illegible] ہے-

نسبت چھوٹ گئی - اور اوسنے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا ہی اور میڈرڈ (پایۂ تخت اسپانیہ) سے بعجلت روانہ ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکی نسبت فرانسیس کی شاہزادی ھنریٹا مریا سے ٹھہر گئی - آخر پہلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانیہ سے لڑائی ہوئی -

سنہ ۱۶۱۸ع سے سنہ ۱۶۴۸ع تک بسبب جنگ سی سالہ کے اقلیم یوروپ مین تلاطم عظیم برپا رہا - اس جنگ کا سبب قریب یہ تھا کہ فریڈرک شاہزادۂ جرمنی اور فرڈننڈ پادشاہ اسٹریا مین ریاست بوہیمیا کی نسبت نزاع تھی اور اکثر سلاطین پروٹسٹنٹ شاہزادۂ موصوف کی طرف تھے اور اعاظم پادشاہان کیتھولک پادشاہ اسٹریا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی الزبتھ شاہزادہ فریڈرک سے منسوب تھی لہذا اوسنے تھوڑی سی فوج داماد کی مدد کو بھیجی لیکن یہ بات اوسنے دل سے نہ کی تھی آخر اس مہم مین کامیاب نہوا -

سنہ ۱۶۲۵ع مین شاہ جیمس نے بعارضۂ تپ لرزہ و نقرس انسٹھ ۵۹ برس کے سن مین انتقال کیا - اوسکا بڑا بیٹا ھنری انیس ۱۹ برس کے سن مین مرگیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اوسکا جانشین

بادشاہ اور پارلیمنٹ مین سب امورسے زیادہ اس
امر مین مناقشہ ہوا کہ نواب بکنگھم کی وساطت سے چارلس
ولیعہد کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی - اس نسبت
سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ بادشاہ اسپانیہ کی اعانت
سے جنگ سی سالہ کو موقوف کروادون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس
نسبت سے مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمہ عوام
نے بادشاہ کو بھیجین اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری سے
زیادہ سخت تھی اور ان مین سے آخر کی عرضی مین یہ فقرہ لکھا کہ اپنے
مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی بادشاہ
اس حق سے ہمین محروم نہین کر سکتا - یہ عرضی پارلیمنٹ کروزنامچون
کی کتاب مین چڑھی اور دوسرے دن بادشاہ نے غیظ مین آکر
اوس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنے ہاتھ سے اوس عرضی کو اوسمین سے
نکالا - لابعد اسکے اوسنے پارلیمنٹ کو برخواست کردیا اسواسطے کہ بادشاہ کا معمول تھا
کہ جب پارلیمنٹ کسی بات مین زیادہ الحاح و اصرار کرتی تھی تو اوسے برخواست کردیتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اوسکا انجام
بخیر نہوا - شاہزادہ چارلس اور امیر بکنگھم بھیس بدلکر اسپانیہ
کو روانہ ہوے تاکہ شاہزادہ اپنی دلہن کو خود دیکھ لے مگر وہان امیر
بکنگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

کہ کسطرح سے خودسر و مطلق العنان ہوجائین اور اس خواہش قبیح کو خوشامدیون سے اور اسٹرافٹ وی اور خاصکر پادریون نے کہنا شروع کیا کہ بادشاہ کا حق نسبت سلطنت کے منجانب اللہ ہے اور اوسکی شان اسقدر ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی متابعت کرے چنانچہ ڈاکٹر کوول نے ایک کتاب تصنیف کی جسمین اس عجیب و غریب مسئلہ کے متعلق بہت سی دلیلین لکہی تہین مگر پارلیمنٹ نے بہی حکومت کی لی اور باصرار کہا کہ یہ کتاب منسوخ کردی جاوے آخر بادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نکرے اب ممبران محکمۂ عوام پارلیمنٹ کو دو بڑے ظلمون کی شکایت تہی — ایک تو وہی ظلم کہنہ تہا کہ غلہ وغیرہ بادشاہ کیواسطے ضبط کرلیا جاتا تہا اور دوسرا ظلم یہ تہا کہ بادشاہ حق تجارت بیچ ڈالتا تہا یعنے سوداگرون سے کچہہ روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت اون سے مخصوص کردیتا تہا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت دو سے یا اسسے کچہہ کم و بیش آدمیون پر منحصر ہوگئی تہی وکلاے رعایا یعنے ممبران محکمۂ عوام کا بادشاہ پر یہ دباؤ تہا کہ روپیہ کا دینا نہ دینا اونکے اختیار مین تہا مگر جب اونہون نے یہ دباؤ ڈالنا چاہا تو بادشاہ نے اخذ زر کی نئی نئی تدبیرین نکالین اور محکمۂ اسٹار چیمبرز (ایوان کواکب) بہت کثرت سے اور شدید جرمانے لینے شروع کئے اور امارت کے خطاب علانیہ بکنے لگے اور ایک نیا درجۂ امارت یعنے بیرنٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اوسکی قیمت دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی —

جرم مجبس ٹاوَرْ مین مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنہون نے بادشاہ کی چچازاد بہن لیڈی اِزابلا کو تخت پر بٹھانا چاہا تھا — غرض بارہ برس تک رَیلی قیدخانہ مین پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے دن تاریخ العالم کی تصنیف مین کاٹے — اس تاریخ مین ابتدا سے سنہ مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور ابتک لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین جب رَیلی قید سے بتنگ آگیا تو اوسنے اپنی رہائی کے عوض مین یہ اقرار کیا کہ امریکائے جنوبی مین ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے مین بادشاہ کو بتلا دونگا — غرض بادشاہ نے اوسے رہا کر دیا اور اس مہم کے واسطے چودہ جہاز اوسے عنایت کیئے مگر جب وہ ساحلِ امریکائے جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اوسے ورود سے مانع ہوئے اور کچھہ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قصبہ سینٹ ٹامس کہ اہل اسپانیہ کے قبضہ مین تھا جلا دیا گیا — جب رَایلی نئی دنیا سے پھر کر انگلستان مین آیا تو اسپانیہ کے بادشاہ کے خوش کرنیکے واسطے جیمس نے بہ تہمتِ شرکتِ مفسدین اوسے قتل کروا ڈالا —

اِس بادشاہ کے عہد مین وہ مناقشہ پارلیمنٹ سے شروع ہوا جو بادشاہان اِسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح عظیم مین سے ہے اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندانِ قدیم اِسٹوارٹ سلطنت سے معزول ہو گیا — اِس خاندان کے سب بادشاہون کو یہ خبط سوار تھا

کہ تمام صوبۂ السٹر سرداران باغی سے چھین لیا اور جو لوگ بوطن اعظم سے وہان آکے بسے تھے اونمین تقسیم کردیا اور آیرلنڈ کے باشندون مین سے جو لوگ پادشاہ کے مطیع ہوگئے تھے وہ بھی اس تقسیم مین شریک کئے گئے۔ بوطن اعظم سے لوگون کا شمال آیرلنڈ مین جاکے بسنا اوس ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اوس زمانہ سے ابتک صوبۂ السٹر آیرلنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا مامن و ماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبون پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور خاصتہ رابرٹ کار جو بعد چندروز کے امیر سمرسٹ کے خطاب سے ممتاز ہوا اور جارج ولیرس جو بخطاب امیر بکنگھم مشہور ہے ان دونون سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کار اسکاٹ لنڈ کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بداطوار تھا اور ایک بیگناہ کے قتل مین شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہوگیا تھا کہ جیمس نے مجبور ہوکر اوسے دربار سے نکالدیا اور ولیرس بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کار سے زیادہ ہوشیار تھا — ان مقربان پادشاہی کی خوش آمد و چاپلوسی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسے حکیم بیکن جو اوس زمانہ مین صدر الصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائل عہد مین سروالٹر ریلی باین

حیرت انگیز کلمات لکھے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلاء عظیم آنیوالی ہے
مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے - غرض یہ چٹھی کونسل
مین پیش ہوئی اور پیشتر بادشاہ ہی نے قیاسًا معلوم کر لیا کہ بلاء عظیم سے
مراد بارود ہے غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر
اسپانیہ کا رہنے والا گی فاکس نامی فلیتے تیار کر رہا ہے کہ صبح کو
بارود مین آگ دیدے - غرض جتنے بدمعاش اس سازش مین
شریک تھے سب دیہات مین بھاگ گئے اور وہان خوب جی توڑ کر لڑے مگر
اونکے ٹکڑے اڑا دیے گئے اور ۵ - نومبر ۱۶۰۵ء اس جرم عظیم کی سزا
کیواسطے مقرر کی گئی - اس سازش کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید
قانون فرقہ کیتھولک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کسی شخص کو
لندن مین رہنے کی اجازت نہ رہی اور نہ کسیکو وکالت اور طبابت کا
کا اختیار رہا - اور کیتھولک لوگ حفاظت قانونی سے محروم
کئے گئے یعنے ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوف سزا
اونکے گھرون مین گھس جاے اور اونکے اسباب کو غارت کرے -

اسکاٹ لینڈ کی حکومت مین جیمس کا مقصود اعظم
یہ تھا کہ وہان مسلک اسقفی جاری کرے مگر اس امر مین کلیسا سے
پرسبٹیرین کی جماعت عام نے بادشاہ کا مقابلہ شدید
کیا اور وہ کامیاب نہوا - مگر آئرلینڈ سے بادشاہ نے اچھا سلوک کیا

اگرچہ اسکے پیشتر کے نسخے اون حروف مین چھپے تھے جنھین پرانے انگریزی حروف کہتے ہین اور اونھین کیکسٹن صاحب فنی سے لایا تھا۔ اِس ترجمہ صُحفِ سماویّہ کے سب نسخون کی ابتدا مین تو وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجمون نے شاہ جیمس اوّل کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ ابتک انگلستان مین عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیتھولک نے دیکھا کہ پادشاہ کا یہ ارادہ نہین ہے کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو انگلستان سے مٹاوے تو وہ بہت ہی آشفتہ خاطر ہوے اور مصمّم قصد کیا کہ پادشاہ اور محکمہ امراء و محکمہ عوام الّہ پارلیمنٹ کو باروت سے اُڑا دین اور رابرٹ کیٹسبی اور اورارڈ ڈِگبی اونکی سربراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک اِن باغیون نے پادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اُڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ مین شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہین نکالا اور محکمہ امراء کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ کو لیا اور چھتیس ۳۶ پیپے باروت کے اوسمین رکھدیے اور اونکے اوپر کوبلے اور لکڑیان بچھا دین بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھولدیا ابتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت معہود کے امیر مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابکی پارلیمنٹ کے اجلاس مین نہ شریک ہو بچیگا اور اوس چٹھی مین یہ

اِسکپلین کو تو اسپر بھروسا تھا کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہماری قسیسون کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے - فرقۂ کیتھولک کے لوگ یہ سمجھے ہوے تھے کہ ملکہ میری کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا - فرقۂ پیوریٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پرسبٹیرین لوگون مین تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیوریٹن کو ناپسند نکریگا - مگر چند ہی روز مین معلوم ہوگیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے کہ تمام بوطن اعظم مین مسلک اسقفی قائم کرے - اب بوطن اعظم سلطنت متحدۂ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا نام ہوگیا تھا -

سنہ ۱۶۰۴ء مین اکابر و اعاظم ہر دو فرقۂ عظیمہ پروٹسٹنٹ مقام ہیمپٹن کورٹ مین برسر مناظرہ جمع ہوئے اور اسی مناظرہ مین بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقۂ عبادت کے جو تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہوگئی اور چونکہ وہ اپنے تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ کرنے لگا اور علماے پیوریٹن کے دلائل کے جواب مین بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقف کی حکومت نہین تو بادشاہ کی بھی نہین - اس مباحثہ کا ثمرہ فقط یہ ہوا کہ صحف سماویہ کا ترجمہ ہوا اور سیتالیس قسیس تین برس تک اس کام مین مشغول رہے (یعنے سنہ ۱۶۰۷ء سے سنہ ۱۶۱۰ء تک) - یہ ترجمہ رومن حروف مین چھاپا گیا

اگرچہ اسکے پیشتر کے نسخے اون حروف مین چھپے تھے جنھین پرانے انگریزی حروف کہتے ہین اور اونھین کیکسٹن مترجم نے سے لایا تھا۔ اِس ترجمہ صُحفِ سماویہ کے سب نسخون کی ابتدا مین وہ خطبہ لکھا ہے جو اسکے مترجمون نے شاہ جیمس اوّل کے نام لکھا تھا اور یہی ترجمہ ابتک انگلستان مین عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیتھولک نے دیکھا کہ بادشاہ کا یہ ارادہ نہین ہے کہ مذہب پراٹسٹنٹ کو انگلستان سے مٹا دے تو وہ بہت ہی آشفتہ خاطر ہوئے اور مصمم قصد کیا کہ بادشاہ اور محکمۂ امرا و محکمۂ عوام الناس پارلیمنٹ کو بارود سے اڑا دین اور رابرٹ کیٹسبی اور اورلڈ ڈگبی اونکے سرراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک اِن باغیون نے بادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اُڑا دینے کا سامان کیا اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ مین شریک تھے مگر کسی نے زبان سے نہین نکالا اور محکمۂ امرا کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ لیا اور چھتیس ۳۶ پیپے بارود کے اوسمین رکھدیے اور اونکے اوپر بیلے اور لکڑیان بچھا دین بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھولدیا ابتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت مقصود کے لارڈ مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابکی پارلیمنٹ کے اجلاس مین نہ شریک ہو جیئے گا اور اوس چٹھی مین یہ

...سکپیلین کو تو اسپر بھروسا تھا کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہماری قسیسون
...ی حکومت مذہبی کا عاشق ہے - فرقۂ کیتھولک کے لوگ یہ سمجھے ہوے
...تھے کہ ملکہ میری کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا—
فرقۂ پیوریٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پرسبٹیرین
لوگون مین تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیوریٹن کو ناپسند نکریگا—
مگر چند ہی روز مین معلوم ہوگیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے
کہ تمام برطنِ اعظم مین مسلک اُسقفی قائم کرے - اب برطنِ اعظم
سلطنتِ متحدۂ انگلنڈ و اِسکاٹ لنڈ کا نام ہوگیا تھا—

سنہ ۱۶۰۴ء مین اکابر و اعاظم ہر دو فرقۂ عظیم پروٹسٹنٹ...
مقام ہیمپٹن کورٹ مین برسرِ مناظرہ جمع ہوے اور اِسی...
مناظرہ مین بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقۂ عبادت کے جو...
تابعینِ مسلکِ اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہوگئی اور چونکہ وہ اپنے...
تفقّہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ...
کرنے لگا اور علماے پیوریٹن کے دلائل کے جواب مین...
بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقف کی حکومت نہین تو بادشاہ...
کی بھی نہین — اس مباحثہ کا ثمرہ فقط یہ ہوا کہ صحفِ سماویہ کا...
ہوا اور سینتالیس قسیس تین برس تک اس کام مین مشغول...
(یعنی سنہ ۱۶۰۷ء سے سنہ ۱۶۱۵ء تک) — یہ ترجمہ ڈومن حروف مین...

خارج از مبحث ہی۔ پراٹسٹنٹ کے اصول عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا ہنگام
عبادت سامنے رکھنا شرک وبت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب مسیح اور امام مفترض الاطاعۃ
نہین ہی۔ پھر اس فرقہ کے بہت سے اقسام ثانویہ ہین۔ اون مین سے ایک قسم مسلک اپسکپیلین ہے
اور اس مسلک کو کلیسای انگلستان بھی کہتے ہین اور اسکا نام مسلک اُسقفی بھی ہے
اس مسلک مین قسیسین یعنی علماء دین کے مدارج مقرر ہین اور اونکی تقلید باعتبار اونکے مناصب کے
فرض ہی چنانچہ سب سے اعلی درجہ آرچ بشپ یعنی اُسقف اعظم کا ہی اوسکے بعد اُسقف اوسکے
بعد اور قسیس ہین جیسے امام جماعت اضلاع و بلاد و قصبات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور
ان سب قسیسین و ائمہ جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہین مگر اسقفون کا مقرر کرنا
پادشاہ وقت کے اختیار مین ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان
مین حاکم ہین وہ اسی مسلک اُسقفی یعنے کلیسای انگلستان کے پیرو ہین اور باعتبار اس
مسلک کے انگلنڈ کی دو قسمتین ہین کینٹربری اور یورک اور ان دونون مین دو اسقف
اعظم مقرر ہین جنکے ماتحت تمام مدارج و مناصب کے اساقفہ و قسیسین ہین۔ پراٹسٹنٹ کا
دوسرا فرقہ پریس بٹیرین ہی اس فرقہ مین انصرام امور مذہبی علماء دین کی جماعتون سے
متعلق ہے اور اساقفہ و قسیسین کے مدارج نہین مقرر ہین اور نہ مثل پیروان مسلک
اُسقفی کے یہ اونکی تقلید فرض جانتے ہین چنانچہ اکثر اہل اسکاٹلنڈ کا یہی مسلک ہی۔ تیسرا فرقہ
پیوریٹن ہی اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہی کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اساقفہ و قسیسون کی
تقلید اونکے احکام مین حرام ہی چنانچہ اسی وجہ سے اس فرقہ کا نام پیوریٹن یعنی خالص العقیدہ ہو گیا۔ علاوہ
ان فرقون کے اور بہت سے فرقے پراٹسٹنٹ کے ہین جیسے اینٹی پیڈو بپٹسٹ۔ ڈنکرز۔
کویکرس۔ میتھوڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ مین مجملاً ہے فقط ۱۲

# باب اوّل

## عہدِ شاہ جیمس اوّل

سنہ ولادت ۱۵۶۶ء ـ سنہ جلوس ۱۶۰۳ء سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ اس وجہ سے تخت سلطنت انگلنڈ پر بیٹھا کہ وہ شاہزادی مارگرٹ کی نسل سے تھا اور وہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی تھی ـ نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے بادشاہ نے چند ہفتہ کے زمانہ مین دوسَو آدمیون کو امارت کا درجہ عنایت کیا ـ

اوس زمانہ مین اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہوگئے تھے یعنے ایسکیلین ـ کیتھولک[1] ـ اور پیورٹن ـ اور یہ تینون فرقے بادشاہ کی عنایت خاص کے امید وار تھے ـ فرقہ

[1] یہ خوب یاد رہے کہ بعد حدوث مذہب پراٹسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے عظیم ہوگئے یعنے رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ ـ جیسے مسلمانون مین سنی اور شیعہ ہین ـ رومن کیتھولک نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصول دین مین دو باتین داخل ہین اوّل یہ کہ بہنگام عبادت یہ لوگ کنائس مین حضرت مسیح اور جناب مریم اور حواریین رضی اللہ عنہم کی تصویرین سامنے رکھتے ہین دوم یہ لوگ پوپ کو جناب مسیح کا خلیفہ برحق اور قائم حجت و نائب اور امام واجب الاطاعت سمجھتے ہین اور اور بعض اعتقادات انکے نہایت خرافات ہین اوراونکا بیان

| | | |
|---|---|---|
| اہل پراٹسٹنٹ پر تین برس تک ظلم و تعدی ہوئی | ....... میری ....... | بسنہ ۱۵۵۳ء |
| کلیسائے انگلستان بخوبی قائم ہوگیا | ....... الزبتہ ....... | بسنہ ۱۵۶۲ء |
| فرقہ پیوریٹن (صافیہ) مسلک اسقفی سے منحرف ہوگیا | ....... ایضاً ....... | بسنہ ۱۵۶۶ء |

## زمانہ بادشاہان اسٹوارٹ

### از ۱۶۰۳ء تا ۱۷۱۴ء - ۱۱۱ سال ۶ بادشاہ

| | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| جیمس اوّل | ....... (پسر میری ملکہ اسکاٹ لنڈ) ... | سنہ ۱۶۰۳ء |
| چارلس اوّل | ....... (پسر) ....... | بسنہ ۱۶۲۵ء |
| سلطنت جمہوری جس میں کرومول پانچ برس تک مدار المہام رہا | ....... | بسنہ ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی |
| | ....... | بسنہ ۱۶۶۰ء میں ختم ہوئی |
| چارلس دوم | ....... (پسر چارلس اوّل) ....... | بسنہ ۱۶۶۰ء |
| جیمس دوم | ....... (برادر) ....... | سنہ ۱۶۸۵ء |
| ولیم سوم | ....... (برادر زادہ) ....... | بسنہ ۱۶۸۹ء |
| و ملکہ میری دوم | ....... (دختر جیمس دوم) ....... | |
| ملکہ میری نے وفات کی اور اب فقط ولیم سوم بادشاہ رہگیا | ....... | سنہ ۱۶۹۴ء |
| ملکہ این | ....... (دختر جیمس دوم) ... | سنہ ۱۷۰۲ء تا ۱۷۱۴ء |

# حدوث وشیوع مذہب پراٹسٹنٹ

| | سانحہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|---|
| یہ سانحہ ملک جرمنی میں ہوئے | لیوتھر نے ۹۵ مسئلہ مشتہر کئے | ہنری ہشتم | سنہ ۱۵۱۷ء |
| | اوس اور علماء کیتھولک سے شہر لپزگ مین مناظرہ ہوا | ایضاً | سنہ ۱۵۱۹ء |
| | اوسنے پوپ کا حکمنامہ جلادیا | ایضاً | سنہ ۱۵۲۰ء |
| یہ سانحہ انگلستان مین ہوئے | ہنری ہشتم کو پوپ نے ناصر الملۃ خطاب دیا | ایضاً | سنہ ۱۵۲۱ء |
| | بادشاہ انگلستان نے خلیفہ روم سے نکث بیعت کی | ایضاً | سنہ ۱۵۲۵ء |
| | کوردیل کا ترجمہ کتب مقدسہ سماویہ مشتہر ہوا | ایضاً | سنہ ۱۵۳۵ء |
| | کرنمر کا مرتب کیا ہوا نسخہ کتب مقدسہ کا ملقب بہ المصحف الکبیر شائع ہوا | ایضاً | سنہ ۱۵۳۹ء |
| | قانون خونین نافذ ہوا | ایضاً | سنہ ۱۵۳۹ء |

ع

## ممالک مستحصلہ و منتزعہ

| | | |
|---|---|---|
| کیبٹ نے برِّ اعظم امریکا ظاہر کیا | ہنری ہفتم | سنہ ۱۴۹۷ع |
| شہر کیلی حکومت انگریزی سے نکل گیا | میری | سنہ ۱۵۵۸ع |
| شہر ہیور فتح ہو کر پھر انگریزوں کو قبضہ سے نکل گیا | الزبتھ | سنہ ۶۲-۱۵۶۳ع |

## محاربات

| | | |
|---|---|---|
| جنگ اسٹوک | ہنری ہفتم | سنہ ۱۴۸۷ع |
| جنگ اسپرس | ہنری ہشتم | سنہ ۱۵۱۳ع |
| جنگ فلوڈن | ایضاً | سنہ ۱۵۱۳ع |
| جنگ پنکی | اڈورڈ ششم | سنہ ۱۵۴۷ع |
| ہزیمت فوج غیر مغلوب اسپانیہ | الزبتھ | سنہ ۱۵۸۸ع |

# تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان ٹیوڈر

## سوانح عامہ

| سانحہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| کلمبس نے جزائر غرب الہند ظاہر کئے | ...... ہنری ہفتم ...... | سنہ ۱۴۹۲ع |
| ملاقات پادشاہان انگلستان و فرانسیس در بزم زرین | ...... ہنری ہشتم ...... | سنہ ۱۵۲۰ع |
| اہل ویلس کیطرف سے ممبر پارلیمنٹ انگریزی مین شریک ہوے | ...... ہنری ہشتم ...... | سنہ ۱۵۳۶ع |
| ملکہ میری اولی نے فلپ شاہ اسپانیہ سے شادی کی | ...... میری ...... | سنہ ۱۵۵۴ع |
| میری ملکہ اسکاٹ لنڈ قتل کی گئی | ...... الزبتھ ...... | سنہ ۱۵۸۷ع |
| ایسٹ انڈیا کمپنی کو فرمان شاہی عنایت ہوا | ...... ایضاً ...... | سنہ ۱۶۰۰ع |

فرانسس بیکن . . . . . . . سنہ ۱۵۶۱ع سے ۱۶۲۶ع تک رہا۔ صدر عہدہ دار مملکت برطانیہ مخاطب بہ ایسر سینٹ البنس تھا اور بڑا حکیم و فلسفی تھا۔ دس کتابین تصنیف کین جنمین سے بڑی کتاب انسٹاریشین اف دی سائنسز (احیاء العلوم) ہے۔ یہ کتاب دو کتابون کا مجموعہ ہے جنمین سے ایک کا نام پرو فیشنس اینڈ اڈوانسمنٹ اف لرننگ (فضیلت و ترقی علم) ہے جو سنہ ۱۶۰۵ع مین تصنیف ہوئی تھی اور دوسری کا نام نو وم اورگینم (آلۃ العلوم) ہے جو سنہ ۱۶۲۰ع مین تصنیف ہوئی تھی

قریب سنہ ۱۵۰۰ع کے تین بڑے مصور اطالیہ مین ہوئے یعنی لیونارڈو ڈاونسی۔ رافیل۔ ٹشین۔ اور قریب اسی زمانہ کے البرٹ ڈیورر شہر نیورمبرگ مین ہوا مگر انگلستان مین کوئی صناع مشہور نہین ہوا چنانچہ اکثر تصویرین پادشاہان ٹیوڈر کی ہینس ہولبین کی کھینچی ہوئی ہین اور یہ مصور جرمنی کا رہنے والا تھا۔

یہ مثنوی تمثیلات و استعارات سے پُر ہے اور قطعہ بندی اور نو نو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹو فر مارلو...... سنہ ۱۵۶۴ء سے سنہ ۱۵۹۳ء تک رہا۔ آٹھ نقلین نظم کین جنہین سی فاسٹس اور جیو آف مالٹا مشہور ہین

ولیم شیکسپیئر...... سنہ ۱۵۶۴ء سے سنہ ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان الشعرا ہی۔ شہر اسٹراٹفرڈ واقع دریاے آون مین پیدا ہوا اور وہین وفات کی۔ اکثر لنڈن مین رہتا تھا۔ سنہ ۱۵۹۱ء اور سنہ ۱۶۱۲ء کے درمیان مین پینتیس ۳۵ نقلین نظم کین اور گیت بنائی اور حکایات بھی نظم کین

سر والٹر ریلی...... سنہ ۱۵۵۲ء سی سنہ ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی مین اشعار کہے اور علم سیاست مدن مین کتابین تصنیف کین۔ بارہ برس سے زیادہ محبس ٹاور مین قید رہا اور تاریخ العالم کی تصنیف مین مشغول رہا اور سنہ مسیحی سی قریب ۲۰۰ برس پیشتر تک کا حال اس کتاب مین لکھا

گیون ڈگلاس ...... شاعر اور ڈنکلڈ کا اسقف...
قریب ۱۵۰۰ عیسوی کے ہوا اور مشنو...
پیلیس اف آنر (بارگاہ عزت)
تصنیف کی۔ پہلے اسی نے ورجل...
شاعر رومی کے دیوان اینیڈ کا ترجمہ...
نظم انگریزی میں کیا۔

## در زبان انگریزی جدید

سر فلپ سڈنی ...... ۱۵۵۴ عیسوی سے ۱۵۸۶ عیسوی تک رہا۔ ایک داستان
مسمی بہ آرکیڈیا نثر میں لکھی اور
اشعار بھی تصنیف کیے۔ جنگ زٹفن
واقع نیدرلنڈس میں مارا گیا

ایڈمنڈ اسپنسر ...... ۱۵۵۳ عیسوی سے ۱۵۹۹ عیسوی تک رہا۔ شعرا کے
جلیل القدر میں اسکا دوسرا درجہ ہے۔ ناظم
ایرلنڈ کا سکتر تھا اور شہر کلکومن
واقع ضلع کورک میں رہتا تھا۔ اسکی
تصنیفات میں سے مثنوی فیری کوین
(ملکۂ حسن آرا) مشہور ہے

سے لاکر انگلستان مین رواج دیا اور ورس جل شاعر رومی کے بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظم غیر مقفی مین کیا۔ ہنری ہشتم نے اسکو مروا ڈالا

ولیم ٹنڈیل ............ مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔ کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا ۱۵۳۶ء مین قریب شہر انٹورپ کے زندہ جلا دیا گیا—

مایلس کورڈیل ............ ۱۴۹۹ء سے ۱۵۶۸ء تک رہا۔ مدرسۂ عالیہ کیمابرج مین علوم تحصیل کئے تھے۔ تمام صحف سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا—

ولیم ڈنبار ............ شاعر اور اسکاٹلنڈ کا قسیس تھا۔ قریب ۱۵۰۰ء کے ہوا— بادشاہ اسکاٹلنڈ کا مصاحب تھا۔ مثنویان پُر از لطائف و استعارات تصنیف کین۔ انمین سے ڈینس (رقص) اور یونین اف دی تھسل وتھ دی رُوز (وصل خار و گل) بڑی مثنویان ہین

مطبوعِ خلائق تھا۔ شاعر ہنری ہشتم کے اہل دربار مین سے
تھا اور اسکا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کیتھولِک کی ہجو اور مضحکہ کرے

## مشاہیر اہل تصنیف زمانہ بادشاہانِ ٹیوڈر
### در انگریزی طبقۂ اوسط

سر ٹامس مور۔ . . . . . سنہ ۱۴۸۰ء سے سنہ ۱۵۳۵ء تک رہا۔ بیرسٹر تھا۔
صدر الصدور ہوا۔ اسکی بڑی تصنیفات
یہ ہین۔ یوٹوپیا۔ اسمین ایک مضمون
خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہے اور پہلے
یہ کتاب لاطینی زبان مین لکھی تھی
تاریخ اڈورڈ پنجم و رچارڈ
سوم۔ اس شخص کو ہنری ہشتم
نے مروا ڈالا۔

سر ٹامس وائٹ . . . . . سنہ ۱۵۰۳ء سے سنہ ۱۵۴۲ء تک رہا۔
شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس ہاورڈ . . . . . امیر سرّی سنہ ۱۵۱۶ء سے سنہ ۱۵۴۷ء تک رہا۔ بڑا
شاعر اور جلا دہندۂ نثر انگریزی تھا
اِسنے ایک خاص قسم کا شعر اطالیہ

موقوف ہی لہذا جب صحف سماویہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانون کی جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اوس زمانہ سے یہ مدارس و معالم مین ارکانِ تعلیم مین داخل ہین — اِرَیْسمس عالم یونانی و باشندہ ھالنڈ نے کہ ھنری ہشتم کے وقت مین مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مین یونانی کا مدرس اعلیٰ تھا السنۂ قدیمہ کی ترقی مین بڑی سعی کی — ھنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جاین گری اور ملکہ میری یہ سب ان قدیم زبانون کے اچھے عالم تھے اور ملکہ الزبتہ کو بعد بادشاہ ہونے کے بھی اِن زبانون کا اسقدر شوق رہا کہ اوسکا اُستاد رُوجر اسکم کہتا ہے کہ ایکدن مین ملکہ اسقدر یونانی کتابین پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ مین بھی اوتنی لاطینی نہ پڑھے گا — اڈورڈ ششم نے مدرسۂ ولیسٹ منسٹر مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفاخانون اور نحو صرف کے مدرسون کا تکفل کیا اور اسی بادشاہ کے عہد مین مدرسہ رگبی ایک شخص شیرف نامی نے قائم کیا — پچھلے چار بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان مین تحریراً و تقریراً استعمل رہی مگر ملکۂ الزبتہ کے عہد مین انگریزی جدید پیدا ہوئی جو جبسے ابتک برابر جاری ہے — مارلو اور شیکسپیر شاعر کو مراثی و مضحکات شائع ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویان مشہور ہوئی تھین اور انکے مصنفون مین جان ھیوڈ کا کلام بہت

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اوسکے اندر ای
آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان کے لوگ
تین قسم کے وہم مین مبتلا تھے یعنے فنِ سحر۔ علم نجوم۔ اور علم کیمیا۔
جہلا کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتین علوم وفنون کی ظاہر ہوتی ہین اور
جو تازہ صنعتین ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی
ہین چنانچہ انگلستان مین رُوجر بیکن حکیم اور جرمنی مین
فاسٹ حکیم جہلا کے زعم باطل مین بندۂ شیطان سمجھے اور سحر کا
اعتقاد اونکے ذہن ناقص مین ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف ناتوان بڑھیون کو بخیالِ
جادوگری مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن اور ضعیف الجثہ اور
لاغر وناتوان ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تام ویقین واثق ہوتا تھا
یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اوسکی طرف منسوب کرتے تھے
انچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہوجاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا
سی ساحرہ نے اسے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو دھقان مارے
ڈر کے کانپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادوگرنیان جھاڑو کی
لون پر سوار ہوکر آدھی رات کو نکلی ہین۔ یہ اعتقاد لوگون کو اس
ی کی ابتدا تک رہا اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون کے
دیہ مین باقی ہے۔ نجومیون کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ

اور ہر ضلع مین ایک شخص کو بادشاہ بناتے تھے اور اوسکے ساتھ
بہت سے شہدے سبز اور زرد کپڑے پہنے ہوے اور اونپر رنگ برنگی
فیتے لگے ہوئے غل کرتے اور نقارے بجاتے ہوے گھومتے
پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر
گھس جاتے تھے۔ یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنپر
بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون کی
کھال پہنتے تھے جسے اونکی قطع وحشیون کی سی ہوجاتی تھی۔ ہنری
ہشتم کی اہل دربار بڑی تزک و احتشام سے سانگ بنتے تھے۔ علاوہ بڑے
دن کے مئی ڈے کی عید بھی اگلے زمانہ مین ہوتی تھی اور اس عید مین
یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے تھے اور
ایک شخص کو بادشاہ اور ایک کو بادشاہزادی بناتے تھے اور ایک جھنڈا
کھڑا کرتے تھے اور اوسے ہار پھول پہنا کے اوسکے گرد ناچتے تھے۔
انہین تماشون کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشا ہوتا تھا جسے مسلمانی
ناچ کہتے تھے کیونکہ بعضونکا قول تھا کہ یہ ناچ اندلس کے مسلمانون سے
اہل انگلستان نے سیکھا ہے۔ اس ناچ مین بڑا ناچنے والا بہت
بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والون کے دامن اور بازو
اور گھٹنے مین گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعضے عجیب و غریب
نقلین بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی صحبت مین ضرور
ہوتی تھی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے پر اتنی بڑی

کہ یہ کمبخت ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین — چوسر — اور تاس
یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے — چوسر کو تو کہتے ہین کہ یہ ایشیا سے
انگلستان مین آیا تھا اور فتح نورمن سے سو برس پیشتر سے اوس
ملک مین رائج تھا اور تاش اسواسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چارلس
ششم شاہ فرانس کا جی بہلے کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا — ناچ اور گانے
کا شغل کئی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی ناچ موقوف ہو جاتا
تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اوسکے بالعکس ہے — اگرچہ
پادشاہان نورمن کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین
ٹیوڈر کے زمانہ مین بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون
مین علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلات موسیقی مین سے
سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوٹ بھی کہتے ہین اور
ورجنل ایک تار کا باجہ تھا کہ کنجی سے کو کا جاتا تھا اور یہی باجہ
آجکل کے باجون ہورپسیکورڈ اور پیانو کی اصل ہے —

کرسمس یعنے ایام ولادت حضرت مسیح مین خوب
خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے
بیہودہ تماشے ہوتے تھے اور پادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب
عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر سانگ بنتے تھے اور جنہین
بھیس بدلنے کا سامان نہ میسر آتا تھا وہ منہ پر کالک لگا لیتے تھے

بڑے بڑے گلڈاگ کتے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ کتے مار ڈالے جاتے تھے
یا زخمی ہو جاتے تھے تو اور کتے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ ریچھ
بیچارا اندھا ہو جاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اوسے کوڑے مارتے تھے ۔
مردون کا تو کیا ذکر عورتین بھی ان مکروہ تماشون سے بہت خوش ہوتی
تھین پس جب اونکی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھہ تعجب کی
بات نہین کہ اوس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اس
سب پر طرّہ یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ کے آخر عہد تک یوم السبت کو کہ
نصاریٰ کا یوم العبادۃ ہے ایسے ایسے مکروہ و بیہودہ لہو و لعب
مین مشغول ہوتے تھے ۔ دیہاتی کھیلون مین سے تیر اندازی ۔
پیادل دوڑنا ۔ اور مختلف قسم کی گیند بازی ۔ یہ بڑے کھیل تھے ۔
گیند بازی کی قسمون مین سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈون سے گیند کھیلتے
تھے (یہی آج کل کے کھیل کرکٹ کی اصل ہے) اور ایک یہ تھی کہ گیند پر
موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا ۔
گھر کے اندر کے کھیلون مین سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفاف میز پر
کچھہ پیسے گیند سلیٹ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اوس میز کے سرے
سے چار انچھہ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچدیتے تھے تو کھیلنے والے کا کمال
یہ تھا کہ گیند کو اس طرح سے لنڈکائے کہ اوس لکیر کے پار نکل جائے
مگر میز کے نیچے نگرے ۔ علاوہ ان کھیلون کے تختہ نرد ۔ کا بتین ۔

ملہ اسے یکشنبہ مراد ہے نہ شنبہ جو مصطلح اہل اسلام کا سبت ہے ۱۲ ۔

فوج کی قوت سرداران غرق در آہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل مین
دریاے ٹیمس اور اور دریاؤن پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا ـــ
اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپرین لیکر
اور کشتیون پر پہرے رکھکر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت
جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ
اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی مین گرا دے ـــ ہر قسم کا شکار اور خاصۃً
ہرن کا شکار ہر زمانہ مین اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر پادشاہان
ٹیوڈر کے زمانہ مین عورتین بھی اکثر شکار مین شریک ہوتی
تھین اور تیر سے شکار کھیلتی تھین چنانچہ ملکہ الزبتہ بڑھاپے
مین بھی ایکدن بیچ شکار کھیلا کرتی تھی ـ باز سے شکار کھیلنا ابتک
مرسوم تھا مگر اب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج
ہوتا جاتا تھا ـ گھر دوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہار جیت
نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے ـ ریچھ اور مینڈھے کو شکاری
کتون سے پھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیرون کو نہایت مرغوب
تھا چنانچہ ایکمرتبہ ملکہ میری اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہمٹ
فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے اسطرح کا ریچھ کا تماشا
ہوا اور جب ملکہ الزبتہ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام
گرینچ مین ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا ـ اس تماشے
کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھکر اوسپر

شوق تھا - ھنٹزنر نامے ایک سیاح جرمنی نے اپنی سیاحت کے
حال مین ملکہ الزبتھ کی یہ کیفیت لکھی ہے - قولہ - بعد اوسکے ملکہ آئی
--- اوسکا سن پینسٹھہ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی - اوسکا منہ
لنبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر منہ پر جھرّیان پڑی ہوئی تھین اور اوسکے
کانون مین دو گوشوارے موتی کے تھے اور سر پر سرخ بال جمے ہوئے
تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے
تھی جسکے کنارون پر سفید موتی سیم کے بیج کے برابر ٹکے تھے اور اوپر
ایک سیاہ چادر تارکشی کی اوڑھے ہوئے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر
لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھون پر اُٹھائے ہوئی تھی --- شرفا
کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پٹّے رکھتے تھے اور داڑھیان لنبی لنبی
گاؤدم - ملکہ کی اردلی مین جو لوگ رہتے تھے اونکی پوشاک سے
معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین مردون کا لباس اچھا
ہوتا تھا - جب انگلستان مین سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے
جہازون کے رسّے اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح بہم پہنچا اور نمدے اور
قالین اور بستر بافراط بننے لگے اور اِن چیزون کو کپڑا صاف کرنیوالون
نے بہت نفیس کردیا - یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدی کے اور بلاد یورپ
سے بھاگ کر انگلستان مین آئے تھے

اب نیزہ بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

مگر پادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسی اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ھنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسقدر اوسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پُھلانے شروع کئے تاکہ اونکی شکل بھی پادشاہ کے مشابہ ہوجائے — ملکہ کیتھرائن ھاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بیبیون کوان سوئیون کیواسطے علیحدہ روپیہ مقرر کردیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے — ملکہ میری کی عہد مین بڑے بڑے گھیردار سائے پہننے کا رسم اسپانیہ سے انگلستان مین آیا اور ہر دو عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار پلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر الزبتھ کے وقت سے یہ ہوا کہ اونھین زرد کلف سے سخت کر دیتے ہین پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر ملکہ الزبتھ کے جلوس کے تیسرے سال اوسکو کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی — اس ملکہ کے توشہ خانہ مین اسکے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار نکلے اللہ اکبر کیا کپڑا تھا

---

۱؎ یہ سوئیون کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک مین بڑے آدمی بھوون یا بیٹیون کے پاندان کا خرچ مقرر کردیتے ہین ۱۲ —

واقع امریکا سے آلو انگلستان مین لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع لنکشیر
مین بوئی گئی۔ بعد اوسکے سر والٹر ریلی آلو کو ایرلنڈ مین لے
گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان مین
لایا اور وہان کے لوگونکو تنباکو پینا سکھایا۔ ھنری ہشتم کے زمانہ مین
گائی اور بکری کا گوشت سکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور بھیڑ کا گوشت اور بڑا
گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو اشراف بھی نکھاتے
تھے ہان عید وسط گرما سے عید میکائیل تک تازہ گوشت کھاتے
تھے۔ ابتک یہی دستور تھا کہ امرا و شرفا اور اونکے لڑکے بالے
اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا کھاتے تھے اور میز کے
بیچوں بیچ مین ایک بڑا سا نمک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور
اوسکے اوپر کیطرف صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
تھے اور نیچے کیطرف سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے۔
امرا اپنی وضع شاہانہ رکھتی تھی چنانچہ امیر لیسٹر جو قلعہ کنلورتھ
کا مالک تھا اوسکے قلعہ مین دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
اوسی قلعہ مین ۱۵۷۵ء مین ملکہ الزبتھ کی دعوت سترہ روز تک
نہایت تزک و احتشام سے ہوئی اور اگرچہ نواب برگلی خود امیر بن بیٹھا تھا پر بھی
اوسکے مبیش قیمت تھے اور اون مین سے ہر ایک کا خرچ دس ہزار
روپیہ سالانہ تھا اور خدمتگارون کا کچھ ذکر نہین۔
دیہات کے لوگ جو بھلے مانس تھے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے

لوگ امراضِ وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے - مگر ملکۂ الزبتہ کے زمانہ مین مکانات اکثر چوب بلوط کے بنتے تھے اور اوسی زمانہ مین بہت سے تغیرات اسبابِ خانہ مین ہوئے اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ پادشاہانِ ٹیوڈر کے عہد کے شروع مین بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور نمدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص بھوسی بھرے ہوے تکیہ پر سر رکھکے سوتا تھا اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے - الزبتہ کے زمانہ سے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اوسکے عہد مین جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے پیچ کسانون اور اور اس قسم کے لوگون مین رائج ہوتے - پہلے تو جست کی رکابیان مسطح بنتی تھین مگر اب مثل طاس کے مجوف بننے لگین - قریب ۱۵۸۰ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ عورتین زین کے پیچھے بیٹھتی تھین اور اونکے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمر بند پکڑے رہتی تھین -

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان مین بوئے گئے اور کرم کلہ آلو بالو - خرما - خوبانی - انگور یہ میوے انگلستان کے باغات مین ہونے لگے اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط غریب کھاتے تھے - سر فرانسس ڈریک جزیرۂ سینٹ

رائج تھے اور کرون اور ھاف کرون اور سکس پنس یہ سکے اڈورڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت رائج تھا اوسی گل کاری کا کام کہتے تھے اسواسطے کہ مکانات مین نقش و نگار بہت بنائے جاتے تھے۔ ھنری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ولیسٹ منسٹر مین موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے اب بڑے آدمیون کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بننے لگے اور شیشہ کے دروازے عام ہو گئے مگر غربا جھانکڑ وغیرہ پر کہگل لگا کر اپنے جھونپڑے بنا لیتے تھے۔ چولھے دالان کے بیچ مین بنائے جاتے تھے اور سقف دود آلود مین ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس مین سے دھوان نکل جاتا تھا۔ ھنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات مین دود کش بننے لگے۔ اِرِیسْمَس کہ ھنری ہشتم کے زمانہ مین مدرسۂ عالیۂ کسفرڈ مین علوم یونانیہ کا مدرس اعلیٰ تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال ایسا سقیم لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی ہے اور اوسپر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غلاظت و نجاست کے باعث سے

لوگ امراضِ وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکۂ الزبتھ کے زمانہ
مین مکانات اکثر چوب بلوط کے بنتے تھے اور اوسی زمانہ مین بہت سے
تغیرات اسبابِ خانہ مین ہوئے اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی
چنانچہ پادشاہانِ ٹیوڈر کے عہد کے شروع مین بچھونے کی یہ
حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھالی اوسپر ایک موٹی کپڑے کی چادر اور ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سرہانے رکھ لیا اور جو شخص
بھوسی بھری ہوئی تکیہ پر سر رکھکے سوتا تھا اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے
الزبتھ کے زمانہ سے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے
مگر اوسکے عہد مین جست کے طباق اور چاندی یا ٹین کے پیچ کسا نون اور
اس قسم کے لوگون مین رائج ہوتے۔ پہلے جست کی رکابیان
مسطح بنتی تھین مگر اب مثل طاس کے مجوف بننے لگین۔ قریب
۱۵۸۰ء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ
[illegible] کہ عورتین زین کے پیچھے بیٹھتی تھین اور اونکے آگے خدمت گار
بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے اونکی کمر بند پکڑے رہتی تھین۔

کئی قسم کے درخت اب پہلی مرتبہ انگلستان مین بوئے گئے اور کرم کلہ
[illegible] آلو بالو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور یہ میوے انگلستان کے باغات مین ہونے
[illegible] اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط
[illegible] غریب کھاتے تھے۔ سر فرانسس ڈریک جنہر و سینٹا فی

…انچ سکے تھے اور کرون اور ھاف کرون اور سکس پنس یہ
…کے اڈورڈ ششم نے جاری کیے تھے۔

پادشاہانِ ٹیوڈرس کے زمانہ مین جو طرز عمارت رائج تھا اوسی
…گل کاری کا کام کرتے تھے اسواسطے کہ مکانات مین نقش ونگار
بہت بنائے جاتے تھے۔ ھنری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک
ولیسٹ منسٹر مین موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے
…ب بڑے آدمیون کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بننے لگے اور شیشہ
…کے دروازے عام ہوگئے مگر غربا رجھانکڑ وغیرہ پر کہگل لگا کر اپنے
…پڑے بنا لیتے تھے۔ چولھے دالان کے بیچ مین بنائے جاتے
…سقف دودآلود مین ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس مین
…ن نکل جاتا تھا۔ ھنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات
…با مگر اوس کے زمانہ سے مکانات مین دودکش بنے
…س کر ھنری ہشتم کے زمانہ مین مدرسۂ عالیۂ آکسفر
…مدرس اعلی تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال
…قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لیپی ہو
…بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شرا
…ب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جا
…چنانچہ اسی غلاظت ونجاست کے باعث

مین بلکہ اس اٹھارہوین صدی کی ابتدا تک آئرلینڈ کا حال نہایت ابتر تھا اور قوم سلٹ اور قوم سیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقہ کیتھولک اور فرقہ پراٹسٹنٹ مین مجادلہ و مناقشہ شروع ہوا

# باب ہفتم

## طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد سلاطین ٹیوڈر

قبل شیوع مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری کی علت مین پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مجرمون کی تعداد تین یا چار سو سالانہ رہگئی۔ اس مین شک نہین کہ یہ تغیر عظیم سب فرقون کے آداب و اخلاق مین کلام خدا کے شایع ہونیکے سبب سے ہوا۔ ملکہ الزبتھ کے جلوس سے پانچوین سال فقرا و مساکین کی پرورش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔ اوس زمانہ مین انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ تھی اور سود کا بھاؤ زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہین اون مین سے اکثر جب بھی

کرکے اور پل بناکے اوس ملک مین تجارت وغیرہ کی ترقی کرے، یہ تدبیر مناسب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لیکن بہت برسون کے بعد عمل مین آئی —

۱۵۹۵ء مین کہ ملکہ الزبتھ کے جلوس کا سینتیسوان سال تھا انگلنڈ اور ایرلنڈ مین آخری لڑائی ہوئی - اسکی کیفیت یہ ہے کہ ھیو او نیل امیر ٹائیرون نے بلوے کیا - یہ امیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ مین مدت سے اپنی تدبیرین پختہ کر رہا تھا ۱۵۹۹ء مین اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جس کے سبب سے صوبہ منسٹر اوسکے قبضہ مین آگیا - اوسے پادشاہ اسپانیہ سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یورپ کے پادشاہان کیتھولک مین بڑا نام برآوردہ تھا - نواب اسکس نے امیر ٹائیرون سے مقابلہ کیا مگر کچھہ نہو سکا — اس امیر غدار کو شکست دینے اور ایرلنڈ پر فتح کامل حاصل کرنیکی ناموری نواب مونٹ جوی کے حصہ مین تھی ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر ٹائیرون کی کمک کیواسطے کنسیل مین وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوی نے اوسے چارون طرف سے گھیر لیا تب اونیل خود اپنے مددگارون کو دشمن سے بچانے آیا مگر اوسنے شکست کھائی اوسوقت سپاہ اسپانیہ نے بھی چار نا چار پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کرلی - پس اسطرح سے ۱۶۰۲ء مین سات برس کے بعد امیر ٹائیرون کا فساد دفع ہوا — اس زمانہ

قانون کا نام اوس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اوس ملک کا ناظم تھا اور اسکے سبب سے پادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ پر اختیار کلّی حاصل ہو گیا۔ اس قانون مین یہ احکام مندرج تھے — اوّل۔ ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے پادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے نہ منعقد ہو — دوم۔ کوئی قانون ایرلنڈ مین نہ تجویز کیا جاتے اِلّا اینکہ پیشتر وہ پادشاہِ انگلنڈ کی ملاحظہ سے گذر چکا ہو سوم تمام قوانین انگلنڈ جو مدّت سے نافذ ہوے ہین ایرلنڈ مین واجب العمل تصور کئے جائین —

ہنری ہشتم کے عہد مین خاندان فٹز جیرلڈ اور خاندان بٹلر کے امیرون کے آپس کی لڑائی جھگڑے سے ایرلنڈ مین تلاطم رہا ۱۵۴۲ء مین پادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی زمامت توڑکر اوسے سلطنت کر دیا اور اوس ملک کے اکثر سردارون کو امیر کا خطاب عنایت کیا —

ملکہ الزبتھ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ ایرلنڈ مین قائم ہوا مگر چونکہ وہان کے لوگ مذہب کیتھولک مین بڑے متعصّب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت سدّراہ ہوئے مگر ملکہ نے اوس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کر لیا ۱۵۶۰ء مین سر جان پیروٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اوسنے یہ تجویز کی کہ سٹر کین جاری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا مین پہنچا چنانچہ ملکہ شہر رچمنڈ مین جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ہولی رُڈ مین ہفتہ کے شام کو پہنچ گیا ـــ

# حالاتِ ایرلنڈ

## از سنہ ۱۳۷۷ء تا سنہ ۱۶۰۳ء

شاہ رچارڈ دوم دومرتبہ ایرلنڈ مین وہان کے مفسدہ پرداز لوگون کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس مین لڑتے لڑتے ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ فورًا بادشاہ کی اطاعت قبول کرلی مگر پھر بھی سالہا سال اوس ملک مین فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ مین بہت کم سوداگری کے جہاز وہان کی عمدہ بندرگاہون مین نظر آتے تھے اور فقط چمڑا اور مچھلی وہان سے اور ملکون مین جاتی تھی ـــ محاربہ بُراؤنزاد مین امراے ایرلنڈ اکثر خاندان یورک کے طرفدار رہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جن دو مکارون نے ہنری ہفتم کی سلطنت غصب کرنی چاہی تھی اونھون نے پیشتر ایرلنڈ ہی مین خروج کیا ـــ ایرلنڈ کے سرکش امیرون پر سلاطین ٹیوڈر کا کچھ اختیار نہ تھا مگر جب سنہ ۱۴۹۵ء مین قانون پوئینگس جاری ہوا تب سے یہ حکم ہوگیا ...

اسکاٹ لنڈ ہوئے - ۱۵۷۲ء کے اخیر مین جان نوکس نے
انتقال کیا - جیمس ششم جارج بکانن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے
عالم ہوا مگر عالم بارِ یا - اوسنے اپنی دختر شاہ ڈینمارک سے شادی
کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پرس بٹیرین
کو مٹا کر مسلک اُسقفی اسکاٹ لنڈ مین قائم کرے
اِس بادشاہ کے عہد مین سب سے عجیب تر یہ سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ
وہ مقام فاکلنڈ مین شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹ موٹ
کہدیا کہ ایک آدمی سونے کا گھڑا لیئے جاتا تھا اوسے شہر پرتھ
کے قریب گرفتار کر رکھا ہے - اوسکے اشتیاق مین بادشاہ ایک
مکان پر گیا جسکا نام گوری ہوس تھا - اوس مکان کے مالک امیر
گوری نے بادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا
کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگزنڈر رتھون نے بادشاہ
کو گرفتار کرکے چاہا کہ اوسکی مشکین باندھ لے - بادشاہ چلایا کہ دوڑو
مجھے مارے ڈالتے ہین - یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے
اور رتھون کو مار ڈالا امیر گوری شور و غل سنکر دست بر قبضہ
شمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا - یہ ساری حکایت عجب معمے لا حل ہے
اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے -
جب ملکہ الزبتھ ۱۶۰۳ء مین راہی ملک بقا ہوئی تو جیمس
ام جزیرۂ برطانیہ کا سب سے خرخشہ بادشاہ ہوگیا - یہی رابرٹ کیری

خود اوسکے قبضہ مین آگئی اور انہون نے اوسے سلطنت سے معزول
کر کے قلعہ لوک لون مین قید کیا- اوسکا تیسرا شوہر بوتھول جزائر
آرکنی مین بھاگ گیا بعد اوسکے ڈینمارک مین بھاگا اور دس
برس کے بعد وہان دیوانہ ہو کر قید خانہ مین مرگیا-

امیر موری شاہزادہ شیرخوار جیمس کی طرف سے متولی
سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میری ولی ڈگلاس کی مدد سے
قید خانہ سے بھاگ گئی اور امراے کیتھولک کو جمع کر کے مقام
لینگ سایڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت گمکردہ کے
واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھ نہوسکا آخرلاچار
ہو کر انگلنڈ مین بھاگ گئی اور ملکہ الزبتھ کے ظل عاطفت مین
عافیت گزین ہوئی- باقی حال پُرملال اس شاہزادی کا ملکہ الزبتھ
کے زمانہ کے حالات مین ملاحظہ کیجئے-

تین برس تک امیر موری جو بہ لقب متولی نیک
یت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کو شہر لنلتھ گو کی سڑک پر
یک شخص ہیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی مین سے گولی ماری (۲۳
شوری ۱۵۷۰ع)- بعد امیر موری کے نواب لینکس اور
اور نواب مورٹن یکے بعد دیگرے متولی مملکت

بے خوف وخطر ھولی رُوڈ کے پادشاہی گرجے مین مذہب کیتھولک کے نماز کی مذمّت کرنی شروع کی —

شاہزادی میری اور اوسکی رعایا مین نفاق بڑھتا گیا اور اوسپر بدوضعی کا شبہ ہوا اوراب جو اوسنے امیر ڈارنلی سے شادی کرلی تو اس سبب سے اوسکا مشکوک النسب بھائی امیر موری بھی کہ راہبان کلیسای سینٹ انڈروز کا سردار اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا پیشوا تھا اوسّے منحرف ہوگیا — اسکے بعد شاہزادی ایک گویّی ڈیوڈ رزیو نام پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈارنلی کو رشک پیدا ہوا آخر اوسنے اوس گویّے کو ھولی رُوڈ مین مار ڈالا — میری کا بیٹا یعنے شاہ جیمس ششم ۱۵۶۶ء مین پیدا ہوا اور دوسرے برس اوسکا شوہر ڈارنلی فیلڈ کے گرجے مین مار ڈالا گیا — یہ گرجا اوس مقام پر واقع تھا جہان پر اب اڈنبرا کا کالج ہے اور آدھی رات کو لوگون نے اسے اڑا دیا اور ڈارنلی دب کر رہگیا — بوتھول پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اسکے دو ہی مہینے کے بعد شاہزادی میری نے اوس سے شادی کرلی — نہین معلوم کہ شاہزادی اون گناہون کی مرتکب ہوئی تھی جنسے وہ متّہم کی گئی ہے یا نہین یہ تو عالم بما فی الضّمائر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حرکات ناشائستہ سے رعایا کے دل اوسّے پھر گئے اور امرا بگڑ کھڑے ہوے آخر شاہزادی

حرکات سے بہت بیزار تھی — اس زمانہ مین جان نوکس تلمیذ
قسیس مقتول وشہرت ورفیق کیلوین اہل اسکاٹ لنڈ کا
پیشوا تھا — یہ شخص ۱۵۰۵ء مین پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پراٹسٹنٹ
اختیار کیا اور پہلی مرتبہ کلیسائے سینٹ انڈریوز مین مذہب
پراٹسٹنٹ کے مؤیّد وعظ کہا — آخر متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ نے اوسکو
گرفتار کرکے فرانسیس مین بھجوا دیا اور حبس دوام کا حکم دیا مگر انیس ۱۹
مہینے کے بعد اڈورڈ ششم کے کہنے سے اوسکی بیڑیان کاٹ دین
اور وہ چند مدت تک پادشاہ موصوف کے دربار مین رہا لیکن جب
ملکہ میری اوّلے نے اہل پراٹسٹنٹ پر ظلم وتعدی شروع کی توجان
نوکس مجبور ہوکر پھر براعظم یورپ مین چلا گیا اور کئی سال آوارہ
وطن اور اسیر رہا اور اس امید مین رہا کہ پھر عقائد مذہب پراٹسٹنٹ
کلیسائے سینٹ انڈریوز مین تلقین کرون کہ مدت سے یہ کلیسا
اسکاٹ لنڈ مین اہل پراٹسٹنٹ کا حصین حصین ہے — آخر
اوسکی امید برآئی اور ۱۰ جون ۱۵۵۹ء کو اوسنے کلیسائے مذکور کے
منبر پر بڑے زور وشور سے وعظ کہا اور اوسکی آواز مثل برق خاطف
تمام سکنۂ اسکاٹ لنڈ کے قلوب پر مؤثر ہوئی اور تمام ضلع فایف
بلکہ تمام ملک اسکاٹ لنڈ مین لوگون نے بت توڑ ڈالے کھمبے بڑے
بڑے کرڈالے دعاؤن کی کتابین پارہ پارہ کرڈالین اور پادریون
کے نمازکے کپڑے بہتیرے اوٹھا ڈالے — بعد اوسکے جان نوکس نے

اب یہ تیسری دفعہ بسبب بادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاٹ لنڈ مین تلاطم رہا اور تیرہ برس تک امراء واسطے تولیت شاہزادۂ نابالغ کے آپس مین لڑا کیئے اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مربّی بنے مگر ۱۵۲۸ء مین شاہزادۂ خردسال جیمس محلسرائے فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہان وہ نظربند تھا اور قلعۂ اسٹرلنگ مین پہنچکر حکومت اپنے ہاتھہ مین لے لی ـــ

مگر اسّے بھی عظیم تر ایک سانحہ ۱۵۲۸ء مین ہوا کہ جن دیندارون کے نام قبور شہداے کلیساے سینٹ انڈروز پر کندہ ہین اون مین سے پہلے پیٹرک ہیملٹن ـــ ہنری فورسٹ جارج وشرٹ ـــ اور والٹر ملِ مذہب پراٹسٹنٹ کی نصرت وحمایت مین زندہ جلا دئے گئے ـــ مگر دینِ مہذّب کا خمیر اسکاٹ لنڈ کی زمین مین پڑچکا تھا اور جیمس بیفائدہ کوشش کرتا تھا کہ اوسکی قوت متزائدہ کو زائل کردے ـــ شاہ جیمس نے دوسری شادی میری ئیس رادی گایس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگون سے رشتۂ اتحاد وموالفت مستحکم ہوجائے ـــ

جیمس پنجم کے آخر عہد مین اوسّے اور بادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا ـــ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

عہد مین بڑے سانحے یہ ہوے کہ اوسنے پرکن وار بک کو اپنی ملک مین پناہ دی — اور اوسنے ۱۵۰۳ء مین ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ سے شادی کی اور ۱۵۱۳ء مین جنگ فلوڈن ہوئی —

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن مین ہوا اوسکا سبب قریب یہ ہوا کہ انگریزون نے اسکاٹ لنڈ کے ایک سوداگر انڈریو بارٹن کے جہازون پر حملہ کیا اور بارٹن کو قتل کر کے اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریاے ٹیمس مین لے گئے — فوج انگریزی کا سردار نواب سرّی تھا اور دونون فوجون کا مواجہہ دریاے ٹِل کے کنارون پر ہوا جو دریاے ٹوِیڈ کی ایک شاخ ہے — جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلۂ جبال چوِیٹ مین ہے منبوط مورچہ باندہا اور ۹ ستمبر ۱۵۱۳ء کو لڑائی ہوئی — جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹِل ندی سے بلود اُتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج کا ازدحام اوس تنگ پُل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپین مار کر اوسکو ہوا مین اڑا دیتا — آخر اس فاش غلطی کی کچھ مکافات نہو سکی — چار بجے دن سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکاٹ لنڈ والون نے شکست فاش کھائی اور شاہ جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین مین سے کشتون کے انبار مین بیجان نظر آئے —

کے زمانہ میں ملک پر نازل ہوتی ہیں - خاندان ڈوگلس اور خاندان ہیملٹن کے امیرون میں ہمیشہ آپس میں جھگڑا رہتا تھا جسکے سبب سے تمام ملک کی آسائش میں خلل پڑ گیا تھا - جب شاہ جیمس جوان ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہو گیا اور سب سے بدتر اوسے یہ عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبون پر چھوڑ دیا تھا پس جب امرا اور اراکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاڑی اور درزی پادشاہ کے مقرب اور ہمراز بنتے ہین تو اونھین بڑا ناگوار گذرا آخر کو اونھون نے مقربان شاہی مین سے ایک شخص کو جسکا نام رابرٹ کوچرین تھا اور جسے از راہ حقارت تھوئی کہا کرتے تھے پکڑ کے پھانسی دیدی اور اور ایسے ہی پانچ شخصون کو اوسکے ساتھ لاڈر کے پل پر لٹکا دیا - انجام کار امرا نے بلوے کر دیا اور پادشاہ کے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرغنا بنایا اور ہنری ہفتم شاہ انگلنڈ نے اوسے اور ترغیب دی - آخر کار مقام سا کی بورن واقع ضلع اسٹرلنگ مین لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے شکست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑے نے اوسے گرا دیا تو قریب کے ایک جھونپڑہ مین جا کر پڑا کہ ایک فراری سپاہی نے اوسکے سینہ مین کٹار ماری اور اوسکا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا - اِس پادشاہ کو

بھاگ گیا اونھون نے وہین جا کے اوسے قتل کیا۔

جب جیمس اوّل مار اگیا تو اوسکا بیٹا جیمس دوم کل چھہ برس کا تھا اور اوسکی نابالغی کے زمانہ مین امرا کے تین فرقے متضاد ہو گئے اور بادشاہ صغیر السن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے سے تیسرے پاس غرض اسطرح گردش مین رہا مگر آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قوی کو زیر کرنیکے واسطے شاہ جیمس کو قتل عمد کا مرتکب ہونا پڑا اور اوسنے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اوسے اندر کے کمرہ مین لیجا کر باتین کرنے لگا اور مہمان کو اپنے ہاتھہ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ بادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اثنائے جنگ مین بہنگام محاصرۂ قلعۂ روکسبرا ایک گولہ پھٹ گیا جسکے صدمہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اوس زمانہ مین اہل اسکاٹ لنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور اونھون نے لوہے کی پٹریون پر حلقے چڑھا کے توپین بنائی تھین۔

چونکہ جیمس سوم کا سن کل آٹھہ برس کا تھا لہذا اہل اسکاٹ لنڈ پھر اون آفات مین مبتلا ہوئے جو بادشاہ کی نابالغی

پادشاہون کا تسلط امیران جزائر شمالی پر ہو گیا ۔ ۱۴۱۹ء مین البنی مدار المہام سلطنت مر گیا اور اوسکا بیٹا مرڈک مدار المہام ہوا مگر اوسکی ضعیف حکومت مین امرا اور رعیت نہایت منتشر و پریشان ہو گئی اور جب ۱۴۲۴ء مین جیمس اوّل اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنے انگلنڈ کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فنّ شعر اور موسیقی مین بڑا کمال پیدا کیا ۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہوا کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے مگر اوسنے بڑی مشقّت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی پارلیمنٹ نے بہت سے عمدہ قانون متعلّق بہ اجرت و اوزان و پیمانہ و پولیس جاری کیے اور یہ قانون اوس زبان مین تحریر کیے جو اوس ملک مین رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کیے اور پادشاہان سابق نے جو بڑی بڑی جاگیرین امرا کو ناحق بخشدی تھین اونھین مسترد کر لیا ۔ یہ امر یعنے استرداد جاگیرہا بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے مجبور ہو کر بہت سے امراے سرکش کو قتل کروا ڈالا کہ وہ کسیطرح سے اوسکا حکم نہ مانتے تھے ۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہو گیا کہ ۱۴۳۷ء مین وہ خانقاہ بلیک فرایرس واقع شہر پرتھ مین بتقریب عید ولادت باسعادت حضرت مسیح علیہ السلام معتکف تھا کہ چند بدمعاش خانقاہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان تہ خانہ مین

لڑائی کیواسطے چُنے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلۂ چَنیٹن مین سے موجود نہ تھا پس ھنری گُو نے کہ شہر پرتھ کا ایک لہار تھا نصف فرانک دیکر چاہا کہ اوس سردار کی جگہ مجھے ملجاے۔ جب لڑائی ہوچکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی انتیسہ پہلوان یا بالکل مرگئے یا زخمی ہوتے۔ اِس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ کی زمین کو دُکر رہنے والے ان کو بھی دشمنون کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اسکاٹ شاعر کی مثنوی مشہور مسمیٰ بہ فیئر میڈ آف پرتھ (معشوقۂ پرتھ) مین مرقوم ہے۔ شاہ رابرٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اوسکے چچا البنی کے کید سے بچانیکے واسطے فرانس مین بھیجدیا مگر شاہزادہ کے جہاز پر شاہ ھنری چہارم کے جہاز رانون نے حملہ کرکے اوسے گرفتار کرلیا اور چودہ برس کی عمر مین اوسے لنڈن کے محبس ٹاور مین مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے صدمہ نے اِس نیکبخت بادشاہ رابرٹ کو مار ڈالا اور اوسنے مقام رُوتھسے مین ۱۴۰۶ء مین انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس انیس برس تک انگلنڈ مین رہا اور تیرہ برس تک البنی مدار المہام مملکت اسکاٹ لنڈ رہا۔ اس اثناء مین بڑے سانحے اوس ملک مین یہ ہوے کہ ۱۴۰۷ء مین جان ہربی بسبب اسکے کہ اوسکا مذہب لولرڈ تھا شہر پرتھ مین قتل کیا گیا اور ۱۴۱۱ء مین جنگ ھیرلا ہوئی جسنے اسکاٹ لنڈ کے

اسٹوارٹ پیدا ہوا - اِن دونون کا بیٹا رابرٹ دوم اُس مشہور اور بدنصیب خاندان کا پہلا بادشاہ تھا - اسی بادشاہ کے عہد مین جنگ چوی چیس امراے پرسی و ڈگلاس مین ہوئی - یہ لڑائی مقام اٹّربرن مین کہ قریب نیوکیسل کے پرگنہ رڈسڈیل مین ایک گانون ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑا نقصان اوٹھاکر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اونکا امیر کبیر ڈگلاس مارا گیا تھا - رابرٹ دوم نے ۱۳۹۰ع مین انتقال کیا -

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بخطاب شاہ رابرٹ سوم حامل لواے سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسنے اسواسطے اختیار کیا کہ بلیال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بدیمن سمجھا یہ بادشاہ نیک بخت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی مین اوسکی ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سے اوسکا بھائی البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا - رابرٹ کے بڑے بیٹے ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ و سرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ قلعہ فاکلنڈ مین مقید ہوا اور بھوکون کے مارے مر گیا - رابرٹ سوم کے عہد مین ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر پرتھ مین کی اور چیٹم کوہی قبیلون مین لڑائی ہوئی اور دونون طرف تیس تیس ۳۰ پہلوان

# باب ہشتم

## سلطنت پادشاہانِ اسٹوارٹ در اسکاٹ لنڈ

## از سنہ ۱۳۷۱ء تا سنہ ۱۶۰۳ء ــ کل ۲۳۳ سال ۹ پادشاہ

| اسما سلاطین اسکاٹ لنڈ | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| رابرٹ دوم | (نبیرۂ رابرٹ بروس) | سنہ ۱۳۷۱ء |
| رابرٹ سوم | (پسر) | سنہ ۱۳۹۰ء |
| جیمس اوّل | (منجھلا بیٹا) | سنہ ۱۴۰۶ء |
| جیمس دوم | (اکلوتا بیٹا) | سنہ ۱۴۳۷ء |
| جیمس سوم | (پسر) | سنہ ۱۴۶۰ء |
| جیمس چہارم | (پسر) | سنہ ۱۴۸۸ء |
| جیمس پنجم | (پسر) | سنہ ۱۵۱۳ء |
| ملکہ میری | (دختر) | سنہ ۱۵۴۲ء |
| جیمس ششم اسکاٹ لنڈ و اوّل انگلنڈ | (پسر) | سنہ ۱۵۶۷ء |
| اتحاد ہر دو سلطنتِ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ | | سنہ ۱۶۰۳ء |

جب مارجری بروس دختر شاہِ رابرٹ اعظم نے والٹر امیر اسکاٹ لنڈ سے شادی کی تو اوس سے خاندان سلاطین

## ترکستان روم

| | سنہ وفات |
|---|---|
| سلیمان اوّل | سنہ ۱۵۶۶ء |
| سلیم دوم | سنہ ۱۵۷۴ء |
| عمورات سوم | سنہ ۱۵۹۵ء |
| محمد سوم | |

## شہنشاہان جرمنی

| | |
|---|---|
| فرڈننڈ اوّل | سنہ ۱۵۶۴ء |
| میکسملین دوم | سنہ ۱۵۷۶ء |
| روڈولف دوم | |

## پوپ

| | |
|---|---|
| پال چہارم | سنہ ۱۵۵۹ء |
| پائیس چہارم | سنہ ۱۵۶۶ء |
| پائیس پنجم | سنہ ۱۵۷۲ء |
| گرگری سیزدہم | سنہ ۱۵۸۵ء |
| سکسٹس پنجم | سنہ ۱۵۹۰ء |
| گرگری چہاردہم | سنہ ۱۵۹۰ء |
| گرگری پانزدہم | سنہ ۱۵۹۱ء |
| انوسینٹ نہم | سنہ ۱۵۹۲ء |
| کلمنٹ ہشتم | |

قتل عام اور الوا واقع نیدرلنڈس کے ظلم و ستم سے سیکڑون کاریگر
اور اہل حرفہ بوطن اعظم مین آکر بسے - فرانسیس سے جو لوگ آتے
تھے وہ ریشم باف تھے اور فلینڈرس سے جو آتے تھے وہ اکثر
اونی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے - پس ان واقعات کے سبب سے
ریشم بافی اور رنگ سازی ان دو ہنرون کی انگلستان مین بڑی ترقی ہوئی

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ملکہ میری . . . . . . (سلطنت سے معزول ہوئی) . . . . . سنہ ۱۵۶۷ء

جیمس ششم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### فرانس

[illegible] دوم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۵۹ء

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۶۰ء

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۷۴ء

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۸۹ء

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### سپانیہ

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۹۸ء

[illegible] . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

کلکو مین کے صحراسے پر فرامین مثنوی فاہری کوئین نظم کی اور اوسی زمانہ مین فلپ سدنی نثار مشہور ہوا جسکی داستان آرکیڈیا نثر مین مشہور ہے اور اوسی وقت مین ملک الشعراء ولیم شیکسپیر نے کئی دیوان تصنیف کئے اور افضل الحکماء فرانسس بیکن نے فلسفہ جدید کی بنیاد ڈالی —

اسی ملکہ کے عہد مین اخبار بھی جاری ہوئے - اخبارونکی ابتدا یہ ہوئی کہ اہل وینس نے کہ ۱۵۳۶ء مین تجارت مین سخت مشغول بسیار تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا نام گزتا تھا لہذا اوسکا نام بھی گزٹ ہوگیا - اسی کے مشابہ ایک اخبار انگلستان مین بھی ۱۵۸۸ء مین جاری ہوا جبکہ اسپانیہ کی فوج غیر مغلوب قریب ساحل برطانیہ مقیم تھی۔

ملکہ الزبتھ کے عہد مین دو سانحے عظیم بر اعظم یورپ مین ہوئے - ایک یہ کہ ہالنڈ مین سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم نامی شاہزادۂ اورنج اوسکا سربراہ کار ہوا - دوسرے یہ کہ پروٹسٹنٹ لوگ سینٹ بارتھولومیو کے عرس کے دن فرانسیس مین قتل عام ہوا (۱۵۷۲ء) یہ دونون سانحے حدوث مذہب پروٹسٹنٹ کے سبب سے ہوئے - ملکہ الزبتھ کی شرکت سے شاہزادۂ اورنج کو غلبہ ہوا اور فرانسیس کے

تو یہ دانائی طالب زر سے باز رہتا تھی چنانچہ جب سنہ ١٦٠١ء مین پارلیمنٹ نے اجلاس
کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ نے
بعض سوداگرون کے مخصوص کردی تھی اُسکے اہل پارلیمنٹ مانع ہوئے
تو اوس ہنگام مین ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی — اسکی تفصیل یہ ہے
کہ ملکہ الزبتھ نے بہت سے فرمان سوداگرون کو لکھ دئے تھے جنکے
بموجب لوہا — تیل — کوئلا — نشاستہ — چمڑا — شیشہ — ایسی چیزین
فقط اونہین سوداگرون سے مل سکتی تھین جنکے پاس فرامین شاہی تھے او
وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ مین
رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ مین اس بارہ مین تمسے مباحثہ نہین
کرتی اور اوس فرقہ کی طرف ہوگئی جو اصلاح کا درپے تھا اور ممبران
محکمہ عوام کا شکریہ بزبان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاہ عام کا دل سے
خیال رکھتے ہو غرض اسطرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کرلیا —
اس ملکہ مین عُجب و خودنمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض مورخین نے
پیاری شاہزادی کے بوڑھے غمزون کا حال ایسا لکھا ہے کہ ستر
برس کے سن مین وہ امیر رَیلی اور نواب اِسِکس سے نخرے
کرتی تھی کہ اوسپر ہنسی آتی ہے —

ملکہ الزبتھ کا عہد منجملہ اون سعید زمانون کے ہے جنمین
انگریزی علم ادب خوب چمکا چنانچہ اوسکی عہد دولت مین اڈمنڈ اسپنسر

رئیس ادی نوٹنگھم کی عیادت کیواسطے گئی کہ وہ قریب بمرگ تھی اس
نیک بخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہان نوّاب اِسّکس نے مجھے وہ انگوٹھی
حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور کہا تھا کہ اُسے ملکہ کی خدمتمین پہنچادو
مگر میرا شوہر نوّاب موصوف کا دشمن جانی تھا اوسکے ڈرکے مارے مین
وہ انگوٹھی حضور مین نہ حاضر کر سکی سو یہ سنکر ملکہ بہت غصہ ہوئی اور
بڑا صدمہ ہوا یہانتک کہ بعضون نے لکھا ہے کہ اوس بیچاری امیرزادی
کو اوس عالم احتضار مین جھنجھوڑ ڈالا غرض نوّاب اِسّکس کے مرنیکے
بعد پھر کبھی ملکہ خوش نہوئی اور اسی صدمہ مین مرگئی چنانچہ لکھا ہے کہ دس
دن تک ملکہ زمین پر مسند بچھائے پڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی
اور بیخبر سو رہی تھی کہ عالم خواب مین طائر روح پرواز کر گیا ستر برس
کے سن مین اوسنے انتقال کیا —

ملکہ الزبتھ بڑی مستقل المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز
تھی اور اوسکا نفس اوسکے قابو مین تھا اور اوسکی مثل بہت کم پادشاہ
انگلستان مین ہوتے ہین — یہ ملکہ کسی بات مین اسراف نکرتی تھی سواے
پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اوسنے اتنا انبارِ قرض جو اوسکی
پیشتر کے پادشاہون نے لیا تھا ادا کر دیا — مگر وہ بڑی غصہ ور تھی
اور چاہتی تھی کہ خود سر و مطلق العنان ہوجاؤن مگر رعایا کے مزاج سے
خوب واقف تھی اور جب جانتی تھی کہ مینے اونسے بہت روپیہ طلب کیا ہے

فوج کو شہر قادِس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوسپر مرتی
تھی اور اوسکی جہالت سی بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایکمرتبہ ناظم
آیرلنڈ کے مقرر کرنے کے باب مین نواب اور ملکہ مین مباحثہ ہوا اور
نواب نے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھ موڑ لی ملکہ نے اٹھکر
ایک تھپڑ اوسکے مُنہ پر مارا نواب ایسا جھلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت
ہے اور بادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پہ ہاتھہ ڈالکر کہا کہ تم تو
کیا ہو تمھارے باپ تو یہ شہدپن مجھسے کر نہین سکتے۔ لیکن باوجود
اس سوء ادب کے ملکہ نے نواب موصوف کو سپہ سالار کر کے آیرلنڈ
مین رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہان ھیوآؤنیل نواب ٹایرن
نے بلوہ کیا تھا مگر اس مہم مین نواب اسیکس کامیاب نہوا اور ملکہ کے بلا اذن
انگلنڈ مین پھر آیا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتھ
تو اوسپر جان ہی دیتی تھی آخر اوسے پھر چھوڑ دیا پھر اوسنے نواب
ساؤتھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ اہل لنڈن کو آمادۂ فساد کرے۔
اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسیکس کے قتل کا حکم صادر
ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس
پہنچ جاتی جو اوسنے اوسے کبھی پیار کے عالم مین دی تھی اور کہدیا
تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیجدینا
مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونتیس ۳۴ برس کی عمر مین
مقام ٹاور ہل پہ قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

ٹکڑون سے بچھہ گئے اور کل ترپن جہاز اِسپانیہ مین پہنچے و...
بھی شکستہ۔

چالیس برس تک نوابّ بولی ملکہ اِلزبتّہ کا مشیر رہا۔ یہ شخص عقلمند اور سنجیدہ مزاج تھا اور ترقی پاکر مہتمم خزانۂ عامرہ مقر... ہوا تھا اور اپنی عقل و فطانت سے اوسنے ملک کی آمدنی بہت زیا... کردی۔ سر فرانسس بیکن بھی ملکہ الزبتہ کا بڑا مقرب تھا او... منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر مین ملکہ نوّاب لیسٹر سے بہت محبت... کرنے لگی تھی اور اوسکے تعشّق ظاہری سے نوّاب موصوف کو ... امیّد ہوئی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھسے شادی کرے چنانچہ نوّاب... کے اِس خیال خام پر اور جو نتائج بد اِسسے پیدا ہوئے اون ... اسکاٹ شاعر نے ایک قصّہ نظم کیا ہے جسکا نام کنلورتھ ... مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کنلورتھ) کا مالک یہی نوّاب لیسٹر تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھاپے مین عاشق ہوئی اوسکے حال مین ذرا طول دینا چاہیئے۔ وہ نوّاب اسّکس جیسا جا... وجری تھا جسنے ۱۵۸۹ء مین فوج کشی کرکے چاہا تھا کہ انتونیو... کو تخت سلطنت پرتگال پر بٹھائے اور پھر ۱۵۹۶ء مین انگریز...

اونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا اسپاہِ مخالف کے لوگ اپنے جہازون پر چڑھ آئین اور وہین سے گولون کا مینہ برسایا۔ اسپانیہ والون نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اونکے جہازون کے عرشے ایسے بلند تھے کہ اونکے گولے صاف انگریزی جہازون کے اوپر سے نکل گئے — انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ بحیرۂ برطنی کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازون نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لنگر کیا اور نواب پارما کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ تو پخانے کے جہاز قلب لشکر مخالف مین بھیجے اونہون نے ایسی آگ برسائی کہ اسپانیہ والون نے خوف زدہ ہوکر جہازون کے لنگر کاٹ [illegible] سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ [illegible] دیتا تھا غرض وہ دفعۃً دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا [illegible] کردیئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب [illegible] مگر خلیج ڈوور کی راہ سے تو جا نہ سکتی تھی کیونکہ [illegible] دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندرگاہون [illegible] نیہ کی راہ فقط خلیج پنٹ لنڈ سے تھی [illegible] نصیب گئی تو طوفان کی شدت سے [illegible] جزائر ارکنی و ہیبرڈیز او [illegible] نصیب طوفان دو جہازون کے

کی فوج بحری مین کل تیس ۳۰ جہاز تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے تھے مگر امرا و تجار و شرفاء انگلستان یہ سب ملکہ کی حضور مین روپیہ لیکے لیکے حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے جہاز تیار کر کے لڑائی پر بھیجے

غرض ۱۹۰ جہازون کا بیڑا اِس مہم کو سر کرنیکی واسطے روانہ ہوا اور اگرچہ جہاز تو چھوٹے چھوٹے تھے مگر سب سے بہتر جہازران اور اشجع دلاوران انگلنڈ اوسپر سوار تھے اور لارڈ ھاورڈ امیر البحر تھا اور اوسکے ماتحت ڈریک اور ھاکنس اور فروبشر یہ سردار تھے - فوج انگریزی ۱۳۰۰۰۰ آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقون مین منقسم کی گئی ایک فرقہ سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ ٹلبری پر دارالسلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دیسکے -

## فوج غیر مغلوب[1] طوفان کے سبب سے برباد ہو گئی

آخر الامر انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلی متھ پر تعینات تھا دیکھا کہ فوج مخالف کے جہاز دو رسات میل کے دورہ مین بشکل ہلال حلقہ باندھے پڑے ہیں - یہ دیکھکر سپہ سالار انگریزی فوج

[1] اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکہ عظیم ہوا تھا اوسکا نام غیر مغلوب مشہور ہے کیونکہ شاہ اسپانیہ کے زعم ناقص مین یہ تھا کہ اس فوج کو کوئی مغلوب کر نہ سکتا ۱۲ امنہ

ل جاتا تھا اوسسے لوٹ لیتے تھے اور اوسی زمانہ مین حبشی غلامون
کی بیع وشرا شروع ہوئی —

ملکۂ الزبتہ کے عہد مین سب سی عظیم تر یہ واقعہ ہوا کہ
اسپانیہ کی فوج بحری کو شکست ہوئی اور جسبہ یہ کار نمایان اہل انگلستان
سے ظہور مین آیا جیسے وہ سلطان البحر ہین — تفصیل اس اجمال کی
یہ ہے کہ فلپ دوم شاہ اسپانیہ نے ایک عظیم الشان بڑا جہازون
کا انگلستان کے فتح کرنیکو بھیجا اور یہ امر عظیم اوسکے مدنظر تھا کہ مذہب
پراٹسٹنٹ کو معدوم و مفقود کردے مگر علاوہ اسکے بہت سی روپیہ
کے جہاز اوسکے انگریزون نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اوسے بہت
ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اوسنے ملکۂ الزبتہ کو شادی کا پیام
بھیجا اوسنے انکار کیا اس سبب سے زیادہ افروختہ خاطر ہوا — الغرض
ایک سو تیس جہاز شہر لسبن سے بقصد فتح انگلستان روانہ ہوئے
اور اونپر سواے خدام جہاز کے قریب بیس ہزار سپاہی اور ۲۶۳۰
ضرب توپ رکھی تھی اور ساتھہ ہی اسکے اس فوج قہار کی کمک کے
واسطے نواب پارما کہ بڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی
لیکر ساحل فلنڈرس سے چلا — اس فوج بحری کا سپہ سالار
نواب میڈینا سیڈونیا تھا جو بجاے سردار سینٹا کروز
کے دفعۃً مرجانے کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا — انگلستان

سے قتل کرنے کا دھبہ ملکہ عظمیٰ الزبتہ کے نام پر قیامت تک باقی رہیگا۔

اس ملکہ کے عہد دولت مین انگلستان کی شوکت وسطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ وہالنڈ وپرتگال نے نامعلوم دریاؤن کے ظاہر کرنے مین تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے ڈھرّہ پر چلے۔ سر جان ہاکنس نے ساحل گنی کا سراغ لگایا اور مارٹن فروبشر نے زمستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سر فرانسس ڈریک راس ہورن کے گرد دورہ کرکے اور بحر الکاہل ذخّار کو طے کرکے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور راس گڈہوپ کی راہ سے وطن مالوف کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پہلے پہی انگریزی جہازران تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سر والٹر ریلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر سے اوسکا نام ورجنیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتین بندون کو عطا فرمائین مگر اونکی بدنیتی دیکھا چاہیے کہ جہازرانون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ مین

۱؎ قرینہ عبارت تو اسکا مقتضی ہے کہ ملکہ الزبتہ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یعنے شادی نہین کی اس بستی کا نام ورجنیا (عزرا) رکھا تھا مگر شاید اسنے حضرت مریم عذرا کی طرف کنایہ ہو ۱۲۔

مصیبت سے خلاصی پاوٗن مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا اور وہ دشمنون کے سامنے اکیلی بیخوف کھڑی تھی اور اوسکا حسن کہ کسی زمانہ مین شہرۂ آفاق تھا بسبب قید دراز کے بے رونق ہو گیا تھا- شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہون کو میرے سامنے تو لاؤ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر مین اوسکو قتل کا حکم سنا دیا- لیکن اوسکے قتل کا حکمنامہ ملکہ الزبتہ نے بکراہت ظاہری یا واقعی رُوک رکھا اور اس اثنا مین ھنری سوم شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور جیمس ششم شاہ اسکاٹ لنڈ نے بھی اپنی ماں کی جان بری کیواسطے کچھہ خفیف سی کوشش کی- آخرالامر ملکہ الزبتہ نے میری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور اپنے وزیر ڈیویسن کے ہاتھہ وہ قتل نامہ دار وغہ دیوان خانہ پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جائے- دوسرے دن ملکہ نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ فودرنگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا- اس قلعہ کے ایک قصر مین علی الصباح شاہزادی میری یادگار خاندان سلاطین اسٹوارٹ بسن چھل سالگی قتل کی گئی- اس شاہزادی کا قصور وخطا جو کچھہ ہو سو ہو مگر انیس برس کی قید شدید مین جو اذیت اوسے پہنچی وہ دو چند سزا کے برابر تھی اور اوسے اس ظلم وستم

الزبتہ کے نافذ ہوے تھے— **قانون امامت پادشاہ** کے بموجب
تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اسبات کی قسم کھائین کہ
ملکۂ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی دونون
کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہین ہے
کہ انگلستان کے مقدمات مین دخل دے سکے— یہ قانون بالذّات پوپ
کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ ابتک حکومت انگلستان
کا مدعی تھا— **قانون تقلیدِ مذہب مختار** بوعیدِ عقوباتِ شدیدہ
سوا مذہبِ مختار و طریقۂ مرعیۂ عبادت کے اور تمام طُرق وانحاءِ عبادت
سے مانع تھا— اِن قوانین کے سبب سے بہت سے لوگ فرقۂ کیتھولک
کے قتل کئے گئے اور فرقہ پیوریٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت
نکرنے سے قید اور جرمانون مین مبتلا ہوتے اور اسیوجہ سے اونکا
لقب خوارج ہو گیا—

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میری شاہزادی
اسکاٹ لنڈ انگلستان کے محبس مین پڑی رہی— یہ شاہزادی
سنہ ۱۵۶۸ء مین انگلستان مین بھاگ آئی تھی اور دوسرے برس
نوّاب نورفوک نے کہ امراے انگلستان مین سب سے اوّل تھا
اور پکّا کیتھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکۂ موصوفہ کو شادی
کا پیام دیا— البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

کہ فرانسیس کے اہل پراٹسٹنٹ کا سردار تھا شہر ہیوؤ پر ملکہ انگلستان کا قبضہ کروادیا مگر برس روز سے بھی کم مدت مین وہ شہر حکومت انگریزی سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایان فرقہ پراٹسٹنٹ جو اسمتھ فیلڈ کے شعلہاے آتش فشان سے بچکر بلاد یورپ مین منتشر ہوگئے تھے انگلستان مین پھر آتے اور کچھہ عرصہ تک کلیساے انگلنڈ کے مقلد رہے مگر جب اونسے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الزبتہ کو امام اعظم کلیسا جانو تو وہ چندہی سال مین زمرۂ تابعین کلیساے انگلنڈ سے علیحدہ ہوگئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقہ رائجہ سے پاکیزہ تر اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا اونکا نام پیوریٹن (فرقہ صافیہ) ہوگیا۔ اس فرقہ جدیدہ کے لوگ جبۂ[1] اسقفی اور نشان صلیب بہنگام اصطباغ اور استعمال کتاب ادعیۂ مخصوصہ اور تزئین کنائس بتصویرات کاغذی وحجری اور تلوین ابواب کنائس اور حکومت مذہبی اساقفہ ان امور پر قادح ومعترض ہوئے اور فرقۂ پیوریٹن کی مخالفت وانحراف کا باعث قانون امامت پادشاہ اور قانون تقلید مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونون تھوڑی ہی مدت بعد جلوس ملکہ

[1] یہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پادری لوگ بوقت نماز جماعت پہنتے ہین اور بعض فرقے اسی شے کو سمت عبادت جانتے ہین ۱۲—

ندرلنڈس ۔ خاصتہ ان ملکون سے ملکہ الزبتہ کو مقدمات
سیاست درپیش رہی ۔ جب میری ملکہ اسکاٹ لنڈ کی شادی
فرانسس دوم ولیعہد شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے
سبب سے ان دونون ملکون مین سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہوگیا ۔ ملکہ
موصوفہ نے دو ملکون کی سلطنت پر بھی قناعت نکی بلکہ انگلستان
کی سلطنت کا دعوے بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتہ تو غیر صحیح النسب
قرار پاچکی ہے لہذا اوسکے بعد مین سلطنت کی وارث ہون کہ مین
شاہ ھنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ کی اولاد سے ہون ۔
ملکہ الزبتہ نے یہ قصور شاہزادی میری کا کبھی نہ معاف کیا اور
جب یہ شاہزادی نو برس کے سن مین بیوہ ہوکے فرانسیس سے چلی آئی
اور سات برس اپنے ملک اسکاٹ لنڈ مین بلا و مصیبت مین
مبتلا رہکر وہان سے بھاگی اور سرحد جنوبی کو طے کرکی ملکہ انگلستان
سے طالب امان ہوئی تو اوسنے رقیب سمجھکر اوسپر رحم نہ کھایا اور
جھلخانہ مین ڈلوادیا ۔ تھوڑی مدت بعد ملکہ میری کے فرانسیس سے
چلے آنے کے اوس ملک مین جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی
مثل اور بڑی لڑائیون کے جو سو برس تک بعد حدوث مذہب
پراٹسٹنٹ یورپ مین ہوا کین درمیان فرقہ
پراٹسٹنٹ اور فرقہ کیتھولک کے ہوئی ۔ ملکہ انگلستان اہل
پراٹسٹنٹ کی طرف ہوگئی اور ۱۵۶۲ء مین شاہزادہ کونڈی نے

# باب پنجم

## عہد ملکہ الزبتہ سنہ ولادت ۱۵۳۳ء

## سنہ جلوس ۱۵۵۸ء سنہ وفات ۱۶۰۳ء

جب شاہزادی الزبتہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی - یہ شاہزادی شاہ ھنری ہشتم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی - جبتک اوسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جبتک وہ محلسرا ے ھیٹفیلڈ مین رہی اور اگرچہ براے نام آزاد تھی مگر فی الحقیقت قید تھی - جب یہ ملکہ بادشاہ ہوئی تو پہلے اسنے مذہب پراٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی تکمیل ۱۵۶۲ء مین ہوئی جبکہ بیالیس ۴۲ اعتقادات مذہبی جنہین کرنمر استقف نے مرتب کیا تھا اونہین گھٹا کر انتالیس ۳۹ اعتقادات کردئے اور کلیسا ے انگلستان اوس ہیئت پر قائم کیا گیا جسطرح پر کہ وہ اب ہے - جس شخص مدبر و سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتہ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی مین کیا اور اور اہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سِسِل تھا جو بعد اوسکے مخاطب بہ نواب برلی ہوا -

اسکاٹ لنڈ - فرانس - اسپانیہ - اور

ملکہ میری اکثر بیمار رہتی تھی اور مرض استسقا مین مبتلا تھی
اور اب اوسکا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانے
کا ایسا صدمہ عظیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا
نام میرے دل پر لکھا رہیگا۔ علاوہ برین اوسکا شوہر بھی اوسپر
مطلق توجہ نکرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ عایا مجھسے ناراض ہے اور
مجھے کوئی اولاد نہین ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتھ جسکا مذہب میرے
دین کے خلاف ہے یعنے وہ پراٹسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی مان این بولین
کی بیٹی ہے میرے بعد بادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے
اوسی تپ کہنہ لاحق ہوئی اور اوسنے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالی بندے کی بہتری کے واسطے اوسے غم دیتا ہے
مگر ملکہ میری نے بچپن مین ایسے صدمے اوٹھائے تھے کہ اوسکا
دل سخت ہو گیا تھا اور مزاج مین درشتی آگئی تھی اور مذہب پراٹسٹنٹ
سے اوسے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعوض اسکے کہ اس
شاہزادی کو ہم میلی سفاکہ کے لقب سے ملقب کرین ہمین
لازم ہے کہ اسکے حال پر عبرت و تاسف کرین کہ اسنے بسبب غلبہ
حرارت مذہبی کے رحم کو بھی بھلا دیا کہ یہ عورت کی عادت جبلی ہے
اور اوسنے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کوئی ارمان اوسکا نہ نکلا اور
کوئی آرزو اوسکے دل کی نہ برآئی۔

آتش فشان مین ڈال دیا یہانتک کہ وہ جلکر کوئلا ہو گیا اور کتنی مرتبہ چلا کر کہا کہ یہ نالایق ہاتھ اسی قابل تھا اور جب اوسکے جسم مین آگ لگی تو اوسکے چہرہ سے آثار درد والم مطلق نہ معلوم ہوتے تھے اور جب وہ جل گیا تو اوسکا دل خاکستر جسم سوختہ مین سے صحیح و سالم پایا۔

اگرچہ ملکہ میری کو اپنے شوہر فلپ دوم بادشاہ اسپانیہ کی سرد مہری اور بے اعتنائی کا بڑا صدمہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانس سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اوسکی شریک ہوئی اور انگریزی فوج نڈرلنڈس مین پہنچی اور اوسنے قلعہ سینٹ کنٹن کے مغلوب کرنے مین سپاہ اسپانیہ کی مدد کی مگر اس خفیف فتح کے بعد فوج انگریزی نے نقصان عظیم اوٹھایا۔ ڈیوک گیز سپہ سالار نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر ترائیون کے بیچ مین واقع تھا اور قلعہ مین بھی بہت کم لوگ رہتے تھے کیونکہ حکام انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت و قلت خرچ بہت سے فوج کو موسم خریف مین قلعہ سے برخواست کر دیتے تھے لہذا جب سپاہ فرانسیس نے خشکی اور تری دونون طرف سے حملہ کیا تو یہ شہر کیلی کہ فرانسیس کی کنجی تھی اور اڈورڈ سوم کے وقت سے انگریزی دولت کے قبضہ مین تھا آٹھ ہی روز کے عرصہ مین اون سے چھن گیا۔

سفاکہ کے ظلم و ستم سے ہلاک ہوا بعد اوسکے ہُوپر اسقف گلوسسٹر
پون گھنٹہ نہایت درد و الم مین مبتلا رہا اور اوسنے ایک ہاتھہ تو اپنا
لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھہ سے خوب چھاتی پیٹی اور اسقدر بدعا کی
کہ اوسکی زبان سوجھہ گئی اور بولنے سے عاجز ہوگیا - رڈلی اُسقف
لنڈن اور لیٹیمر جو کسی زمانہ مین وُرسسٹر کا اسقف تھا یہ دونون
پادری ساتھہ مقام اکسفرڈ مین زندہ جلا دیے گئے چنانچہ لکھا
ہے کہ جب لیٹیمر کے اعضاء لاغر کو لکڑی مین باندہ دیا تو اوسنے
اپنے ہمدرد رڈلی سے کہا کہ ای بھائی خوش اور بشاش رہو
آج ہم انگلستان مین ایسی مشعل (ہدایت) روشن کرینگے کہ
خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی - آخر بارود کا تھیلا
ان دونون کے گرد رکھہ کے آگ دیدی اور لیٹیمر تو یکبارگی اُڑ
گیا مگر رڈلی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

سنہ ۱۵۵۶ء مین کرینمر کو بھی قتل کرنے لیچلے اور چونکہ وہ قید
دراز سے شکستہ دل ہوگیا تھا اور اوسسے جان بخشی اور عزت افزائی
کا وعدہ کیا لہذا اوسے طمع دامنگیر ہوئی اور وہ مذہب پراٹسٹنٹ
انحراف و ارتداد پر راضی ہوگیا مگر پھر جو اوسنے اپنے مقام پر غور رد
تامل کیا تو بہت نادم و پشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اوس
مین ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھہ شعلہاے

ہوگئی — القصہ تین برس کے عرصہ مین ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال
اس سبب سے کہ اونکا مذہب پراٹسٹنٹ تھا زندہ جلا دئے گئے
اور ہزارہا آدمی اسسے خفیف تر عقوبات مین مبتلا ہوے۔ ان عجیب
انگیز حادثون کا ظہور بمقام اسمتھ فیلڈ واقع لنڈن مین ہوا
جہان اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبت موت ہوکر دہکتی ہوئی آگ کے
شعلون مین جلکر رہگئے اور ہزار پادریون سے زیادہ ممبرون پر سے
اُتار دیے گئے اور جو اون مین سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے
بھاگ کر برا عظم یورپ مین عافیت گزین ہوئے — یہ پادری اکثر
شہر فرانک فرٹ اور جنیوا مین مقیم ہوے اور انہین کے
زمرہ سے جان نوکس مہذب ملت اسکاٹ لنڈ اور نوکس
مصنف کتاب الشہدا۔ اور کوورڈیل مترجم صُحف سماویہ تھے
اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلاوطنی مین اون لوگون کی صحبت مین
رہے جو برا عظم یورپ مین دین مہذب (پراٹسٹنٹ) کے
پیشوا تھے لہذا اونھون نے ملت مہذبہ کے اعتقادات و اعمال کا
علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اوس فرقہ کی
بنا ڈالی جسے پیوریٹن (فرقہ صافیہ) کہتے ہین اور بعد چندے
یہ فرقہ انگلستان مین بہت مشہور و معروف ہوگیا۔

پہلے جان روجرس خادم کلیسائے سینٹ پال ولکہ

اب لنڈن مین بھی جاری ہوگی — الغرض ضلع ڈیون اور ضلع کینٹ مین بلوے ہوا — ڈیون کا فساد تو بآسانی دفع ہوگیا مگر اہل کینٹ نے سنتھ ہلٹ اور ویسٹ منسٹر چھین لیا بعد اوسکے وہ بھی مغلوب وہتے ہوے ہوئے اور اونکا سرگروہ سر ٹامس وایٹ مقام ٹیمپل بار پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اوسکے ساتھیون مین سے بھی قتل کئے گئے — اس غدر مین نواب سفلک بھی شریک تھا اور اوسکا گناہ اوسکی بیٹی جین گرے اور اوسکے شوہر کے قتل کا حیلۂ معقول ہاتھ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر محبس ٹاور کے اندر قتل کی گئی مگر پہلا اوسکے شوہر ڈڈلی کو قتل کیا اور اوسکی خون آلود لاش کو پاس ہو اوسے بھی قتل کرنے لیگئے اور اوسنے باطمینان و بشاشت جان دی اور مرتے دم تک اپنے دین مین ثابت قدم رہی — تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اوسنے ایک یونانی نسخہ صحیفہ ساویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیہ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اوسکا باپ بھی قتل کیا گیا —

اب وہ ظلم و تعدّی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے ملکہ اوّلے انگلستان کا نام میری سفاکہ ہوگیا - کارڈنل پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی سے تھا ملکہ کو عفو و درگذر کی صلاح دی مگر گارڈنر اور بونر اسقف نے صداے بکشید و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی راے بھی اونسے متفق

کے حاصل کرینکے واسطے ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کرلی اور ماہ جولائی سنہ ۵۴ میں ملکہ کا عقد فلپ پسر شہنشاہ چارلس وارث سلطنت اسپانیہ ہوا اور دوسرے سال فلپ سریرآراے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے سلاطین کیتھولک المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت چندہی روز مین اپنی زوجہ کے حسد اور بدمزاجی سے برخواستہ ہوگئی ایک سبب اسکا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور چونکہ رعایاے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر وغرور سے خوش نہ تھی لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اوس ملک سے چلا گیا اور سنہ ۱۵۵۷ء مین فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اوسکے پھر کبھی اپنی بی بی کے دیکھنے کو نہ آیا۔

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے کہ اب چندہی روز مین انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ ہو جاے گا اور وہ عدالت سراپا ظلم وبدعت یعنی دار القصاص

یہ عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور یہ شاہ فرڈننڈ وملکہ اذا بلا کے وقت ملک اندلس مین اس غرض خاص سے معین ہوئی تھی کہ منکرین مذہب کیتھولک کی تحقیقات کیجاتی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق وضرب ودیگر عذاب شدیدہ سے قتل کیے گئے اس سبب سے اسکا نام دار القصاص رکھا گیا ۱۲

ہر جگہ بخطاب میری ملکہ اولے انگلستان اوسکی منادی کروادی نواب نورتھمبرلنڈ اور نواب سفلک اور امیر گلفرڈ ڈڈلی اور شاہزادی جاین گری یہ سب قید کئے گئے اور نواب نورتھمبرلنڈ تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھہ روز بچے رہے

ملکہ میری کے حمایت کرنے والون کے پاس دلیل قوی یہ تھی کہ اوسکا دعوے نسبت سلطنت کے سب پر اولے و اقدم ہے ملکہ مذکورہ کا سن اب تیئس برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی بے آبروی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہوگیا تھا مگر مذہب کیتھولک کی دل سے معتقد تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہمان شان و شوکت اور عظمت و سطوت انگلستان مین ازسرنو قائم ہو جا پس بمجرد جلوس تخت سلطنت اوسنے امرا و قسیسین کیتھولک المذہب کو قید سے رہا کر دیا اور گارڈنر اور بونر کو عہدہ اسقفیت پر بحال کر دیا اور نواب نورفک کو خلاص کر دیا اور میر گامرومان ضلع سفلک سے نقض عہد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنہین اڈورڈ ششم نے جاری کیا تھا منسوخ کر دے اور کرنمر و رڈلی و لیٹمر و دیگر پیشوایان مذہب پراٹسٹنٹ کو محبوس کیا۔ غرض ملکہ کی ان حرکات سے تمام انگلستان خائف و ترسان تھا مگر ابھی اسے بھی بدتر ایک امر ہونیوالا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس متعصبہ عظیم (یعنی اسپانیا) مذہب کیتھولک

# باب پنجم

## عہد ملکہ میری اوّلے سنہ ولادت ۱۵۱۶ء
## سنہ جلوس ۱۵۵۳ء سنہ وفات ۱۵۵۸ء

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین گری نواب نورتھمبرلنڈ
کے حکم سے فوراً پادشاہ کی گئی— اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا
تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی اور پادشاہ
متوفی کے ساتھ اوسنے یونانی اور لاطینی زبانین پڑھی تھین اور اوسکی
طرح یہ بھی تنہائی اور عزلت گزینی کو دوست رکھتی تھی— جو آفتین
پادشاہت کو لازم ہین اوس سے وہ بہت خائف تھی اور اوسنے
سے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنے نورتھمبرلنڈ) کے حکم کو
س کیا مگر وہ کیونکر پادشاہ ہو سکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میری
ف مائل تھا کہ وہ ملکہ کیتھراین (زوجۂ اولی ہنری ہشتم) کی
ی اور اوسنے ضلع سفک سے خط لکھ لکھ کر بڑے بڑے
ارکین دولت کو اپنی طرف جمع کرلیا اور اوسکی فوج روز بروز
ہوتی گئی مگر ادھر نواب نورتھمبرلنڈ سے کل چھ ہزار آدمی
ے اور اون مین سے بھی اکثر کھسکتے جاتے تھے— الغرض ارباب
رضا دیا اہل لندن شاہزادی میری کی طرف ہوگئے

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ملکہ میری . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### فرانس

فرانسیس اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . بسنہ ۱۵۴۷ء

ھنری دوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### اسپانیہ

چارلس اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### ترکستان روم

سلیمان اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

### پوپ

پال دوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . بسنہ ۱۵۵۶ء

جولیس سوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزاد
ڈومانتمنٹ کا حق ٹھہرا کہ وہ میری ٹیوڈر کی بیٹی ہو جو کسی
ہین فرانس کی ملکہ تھی اور بعد اوسکے رئیس زادی سفلاث
خطاب سے ممتاز ہوئی تھی لہذا اوسکے بعد سلطنت کی وارث
اوسکی بیٹی لیڈی جین گرے ٹھہری — ازبسکہ پادشاہ
کو مذہب پراٹسٹنٹ سے کمال خلوص محبت تھی لہذا وہ اس انتظام
پر راضی ہوگیا اور اگرچہ بعض ارباب کونسل نے اسمین پس و پیش کیا
مگر آخر کو نواب نورتھمبرلنڈ کی رائے کی تعمیل ہوا اور فرامین پادشاہی باین
مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان ٹیوڈر کے
شعبۂ صغرے کیطرف منتقل کی گئی

ہنوز یہ امر طے ہوا تھا کہ پادشاہ سخت بیمار ہوگیا اور تپ دق
ے آثار بد عیان ہوے۔ نواب نورتھمبرلنڈ کہ ہر وقت پادشاہ کے
سکے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کر دیا کہ بڑی
مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی
سے شبہ ہوتا ہے کہ اوسنے زہر دیکر مار ڈالا۔ پادشاہ نے سولہ برس
ن مقام گرینچ مین انتقال کیا — یہ لڑکا نیک بخت اور فکر و خوض
اور بڑا سلیم الطبع تھا — اوسکے ہاتھ کا لکھا ہوا روزنامچہ جسمین
سلطنت کے سوانح لکھے ہیں ابتک عجائب خانہ انگریزی

بجستے اوسکی طبع کو تسکین ہوئی مگر اوسکا رقیب نواب سمرسٹ اگرچہ عہدہ حافظ الملک سے معزول ہوگیا تھا لیکن پھر بھی ہر دل عزیز تھا — اب اس رقیب کو غارت کرنیکا وقت آگیا تھا آخر اوسے اس تہمت پر قید کیا کہ شمال کے ملک مین اسنے بلوہ کروایا اور نواب نورتھم برلنڈ ودیگر اراکین دولت کے مار ڈالنے کی فکر مین تھا الغرض حافظ الملک معزول کی روبکاری ستائیس امیرون کے اجلاس مین ہوئی جنمین نواب ونچسٹر صدر کونسل تھا اور اوسپر جرم عظیم ثابت کرکے تاور ہل پر قتل کیا — جب نواب حافظ الملک کے قتل کا وقت آیا تو لوگ اوسکے غم کے مارے اوسکے قصورون کو بھول گئے اور اوسکے خون مین اپنے رومال تر کرکے گھرون مین اپنے مال کے ساتھ رکھے —

اب نواب نورتھم برلنڈ انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ چند مدت سے بادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طامع کو شب و روز یہی خیال رہتا تھا کہ بادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ شاہ اڈورڈ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بہنین یعنے شاہزادی میری والزبتھ تو بادشاہ ہو ہی نہین سکتین اسواسطے کہ پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون مین اونھین آپ کے والد کی اولاد غیر حلال قرار دیا ہے اور نہ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی آپ کے بعد بادشاہ ہوسکتی ہے کیونکہ اول تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسرے وہ بادشاہ

رئیس لولی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تولیت کا ممبر تھا اور بسبب اپنی طمع کے کونسل مین بڑا آدمی ہو گیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سمرہسٹ کے فریق مخالف کا سر گروہ تھا لہذا اوس سے ہمسری اور زور آزمائی کرنے لگا —

مگر اس زمانہ مین رعایا کی جو کیفیت تھی اوسکا بیان کرنا ان دو وقائع امیرون کے آپس کے جھگڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہون مین بری باتین ہوتی تھین مگر پھر بھی اون سے بہت فائدے تھے — چنانچہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ غریب آدمی اور مسافرات کو خانقاہون مین ٹکتے تھے اور جو جاگیرین اونکو نامزد تھین وہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھین اور ان خانقاہون کے مالک یعنی راہب اون زمیندارون سے رعایت کرتے تھے اور اونکا غلہ بے عذر و منت خرید لیتے تھے — پس ان خانقاہون کے شکست ہونے سے غدر و فساد برپا ہوا کیونکہ ابتک کینہ و عناد لوگون کے دل مین باقی تھا قطع نظر زمیندارون کے اہل حرفہ کو تازہ تشکایتین پیدا ہوئین انکا سبب یہ ہوا کہ لوگون کو اون کی اسقدر ضرورت ہوئی کہ بہت سی زمین مزروع اونھون نے بھیڑون کی چراگاہ کر دی اور کسانون اور کاشتکارونکو مزدوری بمشکل ہاتھ آگئی اسطرح یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی

اور اس کار خیر مین کرنمر استقف اعظم نے سب سے زیادہ جد و جہد کی اور اوسکی اعانت رڈلی استقف لنڈن اور لیٹیمر استقف ورسسٹر نے بھی کی اور صحف سماویہ کو زیادہ تر عام و شایع کیا اور بنظر اخلاص عقاید حقہ از اوہام و وساوس باطلہ بارہ خطبے مشتہر کیے اور گرجون مین جو مورتین اور تصویرین نصب تھین اونھین توڑ ڈالا اور لاطینی زبان مین جو دعا پڑہی جاتی تھی اوسے موقوف کر دیا اور اوسکے مقام پر وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو ابتک کلیسای انگلستان مین پڑھی جاتی ہے اور انگلستان کے اہل پراٹسٹنٹ کیواسطے بیالیس اعتقادات یا اصول دین منضبط کئے۔

سابق مین بیان کیا گیا کہ نواب سمرسٹ نے بخوف زوال حکومت اسکاٹ لنڈ سے مراجعت کی اور فی الحقیقت لوگ اوسکی حکومت کے درپے تھے اور خود اوسکا بھائی سیمور امیر بحر جسنے شاہ ھنری ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کر لی تھی اوسکا جانی دشمن تھا۔ اگرچہ سیمور امیر بحر کے ٹاور ھل پر قتل ہونے سے یہ سازش تو ٹوٹ گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب آپڑا کہ نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ڈڈلی نواب وارک اوس امیر ڈڈلی کا بیٹا تھا جو ھنری ہفتم کو زبردستی لوگون سے روپیہ دلوا دیتا تھا اور اوسکے بیٹے کو ھنری ہشتم نے

سے کردیجاسے مگر اہل اسکاٹ لنڈ اس نسبت سے ناراض تھے اور اونھین زبردستی اس نسبت پر راضی کرنیکے واسطے نواب ہمبرلنڈ اٹھارہ ہزار آدمیونکی فوج سرحد جنوبی اسکاٹ لنڈ مین لیکیا اور اوس ملک کے متولی سلطنت نواب آمرانٹ نے اوسکا مقابلہ بمقام پنکی پر مسلبرا کے قریب کیا مگر شکست کھائی (۱۰ ستمبر ۱۵۴۷ء) - نواب حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیرون کی خبر سنکر لنڈن کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہوگیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھہ خاک نفع نہوا بلکہ اونکی اس کوشش سے کہ اسکاٹ لنڈ والون سے زبردستی یہ نسبت قبول کروالین وہ لوگ بھی اون مین سے برخلاف ہوگئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ھنٹلی نے کہا کہ ہمین یہ شادی ناپسند نہین ہے مگر جس طور سے شادی کی بات چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی کو کہ اسی لڑکی تھی حفاظت کی نظر سے فرانس مین بھجوادیا -

اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین پروٹسٹنٹ کی تکمیل ہوئی اسواسطے کہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پروٹسٹنٹ کا معتقد تھا لہذا اوس نے اس امر مین اہتمام بلیغ کیا کہ نو عمر بادشاہ تک اونھین لوگون کی رسائی ہو جو دین پروٹسٹنٹ کے معتقد ہون - نواب موصوف کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیساے انگلستان کی وہ صورت ہوگئی جو آجتک

# باب ۳ سوم

## عہد شاہ اڈورڈ ششم سنہ ولادت ۱۵۳۷ء سنہ جلوس ۱۵۴۷ء سنہ وفات ۱۵۵۳ء

ھنری ہشتم کے وصیت نامہ مین یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ جسکا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر مین بالغ سمجھا جاکر اور اوسکے زمانۂ نابالغی مین اٹھائیس امیرون اور قسیسون کی کونسل امور سلطنت کا انتظام کرے۔ اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا ضروری جانکر نواب ھرٹفرڈ کو بخطاب حافظ الملک اپنا سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جین سیمور کا بھائی اور پادشاہ کا ماموں تھا۔ بہت سے لوگون کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بہتون کے درجہ کی ترقی ہوئی۔ جن امیرون کو درجہ کی ترقی ہوئی اون مین سے نواب حافظ الملک کو نواب سمرسٹ کا خطاب ملا۔ کونمر اسقف اعظم کونسل تولیت کے ممبران اعلی مین سے تھا۔

شاہ ھنری کے وصیت نامہ مین یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر ممکن ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی صاحبہ شاہزادی اسکاٹلنڈ

سنہ وفات

# فرانس

لوئی دوازدہم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۱۵ع
فرانسس اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

# اسپانیہ

فرڈننڈ . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۱۶ع
چارلس اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

# ترکستان روم

سلیم اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۲۰ع

# شہنشاہ جرمنی

میکسملین اوّل . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۱۹ع
چارلس پنجم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

# پوپ

جولیس دوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۱۳ع
لیو دہم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۲۱ع
اڈرین ششم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۲۳ع
کلامنٹ ہفتم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۳۴ع
پاپال سوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

شاہ ہنری مین غرور اور خود بینی بہت تھی اور وہ اپنے علم پر نازان تھا اور جوانی مین اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاتمۃً تلون طبع اور عدم استقلال اور خود روی کے سبب سے اوس سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوے اور اوس سے زیادہ بہت کم بادشاہان انگلستان خود سر و مُطلق العِنان ہوئے۔ اٹھارہ برس کے سن مین تو وہ بڑا حسین اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی مین مشّاق اور انشا پردازی مین طاق تھا مگر جب اوسکا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض بیکار مُضغۂ گوشت اور مُجسّم شہواتِ نفسانیۂ خبیثہ ہوگیا۔

ہنری ہشتم کے عہد مین بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان مین مذہب پراٹسٹنٹ کی بنیاد پڑی۔

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

| | |
|---|---|
| | سنہ وفات |
| جیمس چہارم . . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۵۱۳ء |
| جیمس پنجم . . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۵۴۲ء |
| ملکہ میری . . . . . . . . . . . . . . . | |

ھاورڈ کا چچازاد بھائی تھا اور اس شبہ پر قتل کیا گیا کہ سلطنت
لینے کی فکر مین ہے اور اوسکے جرم پر بڑی دلیل یہ پیش کی گئی کہ اوسنے
اپنی سپر پر شاہ اڈورڈ مجاہد کا سرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ معرکہ
اوسکے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا - نواب سرّی کا باپ
نواب نورفاک بھی بیٹے کے ساتھہ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قیدخانہ
مین قتل کا منتظر تھا کہ ھنری کے مرنیکی خبر آئی -

کئی روز سے اہل دربار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا
ہے مگر اوسکے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخرالامر
سر اینتھنی ڈنّی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے - تب
پادشاہ نے کونمر اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا
جبکہ پادشاہ مین طاقت گفتار نہ باقی رہی تھی - جب کونمر نے کہا کہ
اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح ع کے ظاہر کیجئے تو پادشاہ نے اوسکا
ہاتھہ دبا دیا اور اوسکی روح مفارقت کر گئی - اس پادشاہ نے چھہ شادیان
کی تھین اور تین اولاد تھے - قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات
کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جسکے بموجب شاہزادہ اڈورڈ
وارث تخت و تاج تھا بعد اوسکے شاہزادی میری اوسکے بعد
شاہزادی الزبتھ - یہ وصیت پادشاہ کی بعینہٖ عمل مین

آخر عمر مین هنری ہشتم اسکاٹ لنڈ اور فرانسیس کی لڑائیون مین مشغول رہا مگر ان لڑائیون کی تفصیل لکھنا کچھہ ضرور نہین ہے — بادشاہ کی چھٹھی بی بی کیتھراین پار امیر لیٹمر کی زن بیوہ تھی۔ اوس کے محلون مین سے فقط یہ بی بی بچ گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ جا ہی چکا تھا۔ بادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت تھا اب زیادہ مٹاپے اور ایک ٹانگ مین ناسور پڑ جانے کے سبب سے وہ اور بھی بدمزاج ہو گیا تھا چنانچہ ایکروز اعتقادات مذہبی کے بارے مین ملکہ اور بادشاہ مین کچھہ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوسکے کلام کی رد کی اسپر بادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کرنیکا حکم دیا مگر ملکہ کے ایک دوست نے اتفاقاً اوس حکمنامہ کو دیکھہ لیا اور اوسنے کہدیا پھر جو بادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بکمال انکسار و عاجزی عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور مین آپ کی ہدایت کی نہایت شکرگذار ہون غرض ملکہ کا عذر مقبول ہوا اور جب قاضی القضاۃ اوسے گرفتار کرنیکو آیا تو بادشاہ نے اوسکو کہا کہ چلے جاؤ —

سب سے آخر جو شخص اس بادشاہ جابر کے قہر مین مبتلا ہوا وہ ہاورڈ نواب سرّی تھا۔ یہ امیر سو اسطے مشہور ہے کہ اسنے انگریزی علم ادب کو بہت رونق دی اور سب شعرا سے بیشتر اوسنے اشعار غیر مقفّی تصنیف کئے۔ نواب موصوف ملکہ کیتھراین

قریب ڈیڑھ برس کے زمانہ تک تو ملکہ کیتھراین ہاورڈ کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھہ حالات موحش اوسکی جوانی کے زمانہ کے مشہور ہوے اور کرنمر نے ایک عرضی مین یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ نے اونکا یقین نکیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے گواہون نے بحلف بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ وضع تھی تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو نہ بجھا سکی آخر ملکہ مقام ٹاور ہل پر قتل کی گئی اور اوسکے ساتھہ ایک اور عورت لیڈی راچفرڈ بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے بدکاری مین شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاصکر اوسیکی گواہی سے قتل کی گئی تھی—

جسطرح شاہ ہنری نے اپنی شادیون کے امر مین تلون طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوسیطرح امور مذہبی مین بھی تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سبعہ اوسنے مقرر کئے تھے اونپر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتابین پے در پے مشتہر کین اور اونمین مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق مین جو پادشاہ نے تلاوت صحف سماویہ کی اجازت عام دی تھی اب اوسے بھی اشراف اور تجار پر منحصر و محدود کردیا—

دکھائی اوسے اوسکی صورت پسند آئی اور اوسے انگلستان مین طلب
کیا مگر جب بادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اوسنے فلینڈرس
کی بڑی گھوڑی خطاب دیا اسواسطیکہ اس شاہزادی مین نہ حسن
تھا نہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان نجانتی
تھی — القصہ کسیقدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر بادشاہ نے اس
مشاطہ گری کا قصور کرومول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب تین
باتون کی فکر اوسے ہوئی ایک یہ کہ کرومول سے انتقام لے
دوسرے یہ کہ شاہزادی آین کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھراین
ہاورڈ سے شادی کرے — اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا
اور یہ نواب نورفک کی بھتیجی تھی — چھہ ہی مہینے مین یہ تینون مقصد
بادشاہ کے حاصل ہوے یعنے کرومول کو بہ تہمت کفر و بدخواہی
قتل کروا ڈالا اور ملکہ این کو اوسی کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور
مدت العمر وہ انگلستان مین رہی اور تیس ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ پنشن
پائی اور ملکہ کیتھراین ہاورڈ کو بادشاہ نے اپنے ساتھہ
تخت پر بٹھایا — ملکہ موصوفہ کے تخت نشین ہونے سے فرقہ
کیتھولک کے لوگ کہ اوسکے ہم مذہب تھے بہت خوش ہوے
اور اوسکو وہ شگون نیک سمجھتے — ملکہ جین سیمور و
این کلیوس و کیتھراین ہاورڈ ان تین شاہزادیون
نے دین مذہب کی تائید و تقویت کی —

ین تھانہ کلیسای روم کا تابع تھا نہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اسبات کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونوں فرقون کے قلوب کو اپنے آرا و عقائدِ مُختَرعہ پر مائل کرے یہانتک کہ ان دونون فرقون مین سے جن لوگون نے اوسکی راے سے مخالفت و اعراض کیا اونھین اوسنے زندہ جلوا دیا۔ پادشاہ کے مسائل مُختَرعہ کے اعتقادات سبعہ مقرر ہوئے جنمین اوّل و اہم یہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ مسئلہ قلبِ ماہیتہ کو حق جانین اور اسکے انکار کو باعث قتل سمجھین۔ چونکہ ان اعتقادات سبعہ مُختَرعہ کی سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انھین آئین خونین کہنے لگے۔ قریب اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکم قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ هنری مشتہر کرے اونھین قوانین واجب العمل سمجھنا چاہیئے۔ یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبتہً حقیقتِ آئینِ انگلستان کے خلاف تھا کیونکہ اسنے ضمناً شاہ هنری کو ایسا خودسر و مطلق العنان کر دیا جیسا شہنشاہ روس یا شاہِ ایران ہے

هنری کی چوتھی بی بی این رئیس زادی کلیوس تھی جسکا باپ پراٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی کروموِل کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اوس سے یہ مقصود تھا کہ مذہب پراٹسٹنٹ انگلستان مین مستحکم ہو جائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر پادشاہ

صلیب مسیحؑ اور جام مطہرؔ نصب تھا۔ شہر یورک اور ہل کچھ
دنون اِن لوگون کے قبضہ مین رہا آخر بوعدۂ عفو قصور اور شدّتِ باران
سرما کے سبب سے وہ اپنے اپنے گھرون کو پھر گئے۔ دوسری سال
کی شروع مین پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اَسک و دیگر سرداران
فرقۂ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت فرزند ارجمند

رسوم اصطباغ اڈورڈ رکھا گیا شاہ ھنری کو سرور موفور ہوا جسکا نام بعد ادا ے
اور اوسکی ولادت کی خوشی پادشاہ کو اسقدر ہوئی کہ ملکہ جین سیمور
کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چندہی روز بعد ولادت شاہزادہ
کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ پادشاہ نے پوپ سے توبالکل قطع کردی تھی
مگر وہ لیوتھر کا بھی دوست نہ تھا اور ابتک وہ قدیم اعتقادات
پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلب ماہیت پر جسکے یہ معنے ہین
کہ جو لوگ عشاء مقدّس عیسویؑ تناول کرتے ہین اونھین یہ سمجھنا
چاہیئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی
اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر مین مقلوب الماہیتہ ہو کر حضرت
مسیحؑ کا گوشت وخون ہو جاتے ہین۔ الغرض ھنری بیچ ادھر

نسخہ کوورڈیل کی ترجمہ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے ستون یا منبر میں باندہ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اوسکی تلاوت کرے ۱۵۳۹ء میں ایک اور ترجمہ صحف سماویہ کا بنام صحف کبیر مشہور ہوا۔ یہ ترجمہ کسرمر کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جو اب کنٹربری کا اسقف اعظم تھا۔ ان نعمات غیر مترقبہ (یعنے تراجم صحف سماویہ) کو لوگون نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ ابتک وہ گران قیمت تھی ہر گھر میں کچھہ کچھہ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر اونکے پاس سننے والون کے بھیڑ لگی رہتی تھی اور سامعین بکمال توجہ و اشتیاق اوس کلام پاک کو سنتے تھے جسمین حیات ابدی کا وعدہ ہے

خانقاہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی میں بہت شورش ہوئی اور دریاے ٹرنٹ کے شمال کے ملک میں چالیس ہزار آدمیون نے جنکا سرگروہ کار ایک شخص اسک نامی تھا بلوے کیا۔ چونکہ ان لوگون کا یہ مقصود تھا کہ کلیساے روم (یعنے مذہب قدیم کیتھولک) کو بحال کرین لہذا اونہون نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ رکھا۔ اِن باغیون کے آگے آگے قسیس چلتے تھے اور اِن کے علمون

بیچاری کے دوستون مین سے فقط کرنمر اوسکی طرف سے بولا۔ الغرض ملکۂ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت و بیوفائی کی تہمت لگا کے قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بشاش رہی اور پادشاہ کے حق مین دعاے خیر کی۔ اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتہ تھی جو بعد چند مدت کے ملکۂ انگلستان ہوئی۔ دوسرے روز جین سیمور پادشاہ کی محل بنین

اس پادشاہ کے عہد مین مذہب پراٹسٹنٹ کا مناط و مدار فقط بایبل (یعنے مجموعۂ صحف سماویہ) پر ہوگیا۔ قریب ڈیڑہ سے برس کے گذرے تھے کہ جان وکلف نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا تھا مگر ہنری ہشتم کے ابتدار عہد مین جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان مین شایع تھا وہ ولیم ٹنڈیل کا کیا ہوا تھا۔ یہ عالم مدرسۂ عالیہ اکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور سنہ ۱۵۲۶ء مین اسنے کتب عہد جدید کا ترجمہ کرکے مشتہر کیا پھر چار برس کے بعد کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشتہر کیا۔ سنہ ۱۵۳۵ء مین عالم موصوف صوبہ فلینڈرس مین زندہ جلادیا گیا اور اوسی سال مایلس کورڈیل نے کہ کیمبرج کے علما مین سے تھا کل صحف سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان مین کرکے مشتہر کیا۔ یہ ترجمے صحف سماویہ کے نسخۂ لاطینی سے کیئے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیان ابتک ملک ویلس مین باقی تھین — اوس ملک کے امراءِ غدّار اپنے اپنے ضلعون مین کوس لِمَنِ المُلک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم مجادلہ و مقاتلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہب اموال اونکا شعار ہوگیا تھا مگر اب ان امراے سرکش کے اختیارات سلب ہوگئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ کئے گئے — اِسی زمانہ سے چوبیس ممبر اہل ویلس کی طرف سے پارلیمنٹ مین شریک شوریٰ ہوے اور اب وہ ملک حقیقۃً انگلستان سے متّحد ہوگیا —

ھنری ہشتم کی بیاہتا بی بی ملکہ کیتھرائن نے ۶ جنوری سنہ ۱۵۳۶ء مین انتقال کیا اور اوسی سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت این بولین قتل کی گئی — جبتک ملکہ کیتھرائن کے طلاق کا مقدمہ طے نہوا تھا جبتک تو پادشاہ این بولین کا عاشق زار رہا مگر جب پادشاہ کے مراد برآئی (یعنے خاص محل کو طلاق ہوگیا) تو اب خرد محل سے بھی بے اعتنائی و سرد مہری کرنے لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقۂ نازک ادا پر فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا — این بولین کے دشمنون نے اوسکی طرف سے پادشاہ کے کان بھرے اور اوس

سکے کفر والحاد کا فتوے دیدیا مگر پادشاہ نے اوسکی ایک نہ سُنی

اب پادشاہ نے مصمّم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کردی
اور **کرومول** نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیاگیا تھا اور **نائب
امام** کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہون کو توڑنا شروع کیا۔
بہت لوگون کی راے مین خانقاہون کے شکست کرنے کی
معقول وجہین تھین اور وہ کہتے تھے کہ اکثر راہب فاسق
و فاجر ہوتے ہین اور اکثر خانقاہین دارُالفسق ہین مگر پادشاہ
نے اونکے فسق و فجور کے سبب سے اونھین نہین شکست کیا
بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت
بالکل زائل ہو جاتے اور راہبون کی دولت خزانۂ شاہی مین
داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن پادشاہ کی مطیع تھی
اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی
خانقاہون کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست
کی جائین۔ تین برس کے بعد بڑی خانقاہین بھی برباد کی گئین
اور کل ۳۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کردئے گئے
اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۹۱۰۰۰ تھی پادشاہ کے ہاتھ لگی اور
اونکے عوض مین چھہ علاقے اسقفون کے مقرر کئے گئے

یہی خبر پوپ کو پونہچی تو اوسنے بہت غضبناک ہوکر کہا کہ اگر پادشاہ ھنری
ملکہ کیتھراین کی طرف پھر نہ رجوع کرے گا تو اوسے ملعون کردون گا لیکن پادشاہ
بھی ایسا جن تھا کہ اوس دھمکی سے ذرا بھی نہ پسیجا —

جب طلاق کا مقدمہ طے ہوگیا تو اب یہ امر محل نزاع رہا کہ
کلیساے انگلستان کا امام کون ہے پادشاہ یا پوپ — یہ امر بھی ۱۵۳۴ع
کی پارلیمنٹ نے منفصل کردیا اور منصب امامت مع کل اختیارات متعلقہ
آن پادشاہ کو عنایت کیا — قریب اس زمانہ کے ضلع کینٹ مین ایک
پاک بی بی پیدا ہوئین یہ عورت مجنون و مصروع تھی اور عقائد جدیدہ کی مذمت
بیان کرتی تھی اور پادشاہ کو کوسنی دیتی تھی کہ اوسنے ملکہ کیتھراین سے ایسا
سلوک کیا — اس مجنونہ کا اصلی نام الزبتھ برٹن تھا اور بعض اشخاص
نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغوا سے یہ باتین کرتی ہے
پس اوسکے اغوا کرنیوالے بھی اکثر اوسکے ساتھ قتل کیے گئے — مگر دو
بہت بڑے شخص اس پادشاہ جائر کے قہر سے ہلاک ہوے یعنی جان فشر
اسقف روچسٹر اور سر ٹامس مور جسکی کتاب اٹوپیا مشہور
ہے — یہ دو شخص نامی ۱۵۳۵ع مین اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھون
نے پادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا — اب پادشاہ انگلستان سے اور
پوپ سے بالکل قطع ہوگئی اور اس زمانہ سے کلیساے انگلستان
دراصل ایک علیحدہ مسلک ہوگیا — پوپ پال دوم خلیفہ وقت نے پادشاہ ھنری

بن پڑی۔ کروموِل نے بھی اسیطرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ کا
مقرب ہوگیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متشتت رہے۔ پہلے
یہ شہر انٹورپ کو ایک کارخانہ تجارت مین متصدی تھا بعد ازآن روم
کی تاراجی مین یہ سپاہی ہوا پھر وِنس مین محرر ہوا بعد اوسکے انگلستان
مین وکالت کرنے لگا آخر کو ولزي وزیر اعظم کا وکیل ہو گیا اسی شخص کے
مشورہ سے شاہ ھنری نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے
تئین کلیسائے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلۂ امامت و ماموميت جسّے اہل انگلستان مدت
سے خلیفۂ روم (یعنے پوپ) کے قید اطاعت مین تھے حلقہ بحلقہ
ٹوٹنے لگا۔ ۱۵۳۱ء مین جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو اوسنے پادشاہ
کی امامت و ولایت تسلیم کر لی۔ پھر ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی
کہ پوپ کو پہلا پھل نہ دیا جاوے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب اسقفون
کے عہدے خالی ہوتے تھے تو اونکے پہلے سال کی آمدنی پوپ کی نذر
کیجاتی تھی۔ بعد اوسکے ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی کہ مقدمات
کا مرافعہ پوپ کی عدالت مین نہ کیا جاوے۔ اسی سال مین این بولین
پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکہ کیتھراین کو پادشاہ نے طلاق دیدیا
اور وہ اوسکے پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ھنٹنگڈن
مین مر گئی اور ایک بیٹی جسکا نام میری تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

اس ذلت و خواری کے بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا - اوسکی وفات کی کیفیت یہ ہے کہ نواب نورتھمبرلنڈ نے اوسی جرم بدخواہی نمک حرامی مقید کر کے لنڈن میں پھانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثناء راہ میں اوسے پیچش ہوگئی اور خانقاہ لیسٹر میں اوسنے انتقال کیا - مرتے وقت اوسنے عجب عبرت انگیز کلمات کہے کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے مینے بادشاہ کی خدمت کی ہے اگر اسطرح میں خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری میں مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے -

شاہ ہنری کی طبیعت رفتہ رفتہ مہذّبین ملّت کی طرف راغب و مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب منافع ملکی تھے نہ فوائد دینی - اب مہذّبین ملت نے شہر اسپائرس کے شورے میں اپنا نام پراٹسٹنٹ یعنے منکرین مسلک پوپ رکھا - اس زمانہ میں ٹامس کرنمر اور ٹامس کرمول بادشاہ کے مشیران خاص تھے - ٹامس کرنمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسۂ عالیہ کیمبرج تھا بادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ میں مدارس عالیہ کے علماء سے استصواب کیا جاوے - بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ ہاں کیا خوب بات تمنے کہی ہے اور کرنمر کے مشورہ پر عمل کیا - الغرض مقدمۂ طلاق تمام مدارس عالیہ یورپ میں بطور استفتا بھیجا گیا اور تمام اہل حل و عقد نے شاہ ہنری کے موافق فیصلہ کیا - اس سے کسی نمر کی

ہوسکتا تھا - غرض اب ولزي حیران ہوا کہ کیا کرون اودھر پوپ پر
شہنشاہ جرامنی کا رعب ایسا غالب ہی کہ وہ ھنري کی درخواست درباب
اجازت طلاق کا ہیکو منظور کریگا ادھر مجھے اتنی طاقت نہین کہ پوپ
کا مقابلہ کرون - آخر اسقف مذکور نے دوھری چال چل کراپنی تئین
غارت کیا کہ ظاہر مین تو وہ طلاق کا درپے رہا مگر باطن مین اوس نے
پوپ کی اطاعت سی طلاق مین لیت ولعل ڈالدیا - آخرالامر اس
مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے لنڈن مین ایک خاص عدالت مقرر ہوئی
اور ولزي اور کیمپجیو کہ اطالیہ کا ایک اسقف تھا اس عدالت
مین منصف بنکر بیٹھے - پہلے روز ایک عجیب درد انگیز ماجرا ہوا کہ جب
ملکہ کیتھراین کا نام پکار اگیا تو وہ آئی اور قسم تو نہ کھائی مگر بچشم گریان اپنے
تئین اپنی شوہر کے پانون پر گرا دیا اور کہا کہ مجھپر رحم کرو کہ مین تمھاری ملک
مین مسافر ہون اور تئیس ۲۳ برس سے تمھاری کیسی وفادار بی بی ہون آخر جب
ملکہ کی کچھہ شنوائی نہوئی تو وہ باہر چلی گئی لیکن ھنري کو کچھہ اثر نہوا
اور وہ اس مقدمہ طلاق مین پیروی کیئے گیا مگر کچھہ فیصلہ نہوا اور قریب
دو مہینے کے اجلاس کے بعد پوپ نے اس عدالت کو روم مین منتقل
کردیا - اس تاخیر سے شاہ ھنري ولزي پر بہت غصہ ہوا اور مہر
پادشاہی اور تمغۂ منصب صدر الصدوری اوس سے چھین کر سر ٹامس
مور کو دیا اور اوسکی محل سرا جسکا نام قصر سفید ہی مع مال و اسباب
کے ضبط کرلی - آخر ولزي ناچار ہوکر ضلع یورک مین عزلت گزین ہوا

زرخیز صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینے کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔ دو برس بعد اس مصالحہ کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج زیر سرداری بوربون جو فرانسیس سے بھاگ آیا تھا روم کو تاخت و تاراج کیا اور پوپ کو قید کر لیا تو ھنری اور فرانسس نے خوب مستحکم سازش کر کے چاہا کہ پوپ کو رہا کر لین اور شہنشاہ موصوف کے ملک مین لڑائی ڈال دین

بیس برس کی معاشرت و مواصلت کے بعد شاہ ھنری نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کیتھراین سے جواز نکاح مین کلام ہے کہ یہ تو میرے برادر متوفی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ ھنری کی طبیعت اوس سے سیر ہو گئی تھی اور اوسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی یہ عورت نواب اوّل نورفلک کی پوتی تھی۔ اب ھنری کو یہ دھن پڑ گئی کہ کسیطرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اسمین بڑی دقتین تھین کیونکہ اوّل تو ملکہ کیتھراین چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی بھیجی تھی دوم یہ کہ وہ بڑی متعصب کیتھولک تھی اور پوپ کی بڑی مقرب تھی۔ مگر ھنری نے کہا کہ مین اِسے طلاق دون پر دون اور ولزی سے بھی یہ راز کہدیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک پادشاہ کے قدمون پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اوسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

اور صدر محکمہ سر ٹامس مور نے اوسکی تائید کی مگر ممبران محکمہ مذکورہ نے فقط نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسیس کش (ولزی) نے طلب زر مین حجت و تکرار زیادہ کی تو ارباب محکمہ نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات مین فقط ہم مباحثہ و تقریر کو مجاز ہین تمھین کیا دخل ہے

اب ھنری کی تدبیرین بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اوسکے وزیر ولزی کی تدبیرین نسبت ممالک غیر کے بدل گئین اسواسطے کہ اب ذو پوپ مرچکے تھے یعنے لیو دہم ۱۵۲۱ء مین مرگیا تھا اور اڈرین ۱۵۲۳ء مین راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونون اماموں کے مرنے سے جو ولزی کو آرزوئے حصول منصب امامت تھی وہ نہ بر آئی اور دو مرتبہ جو وہ حصول مرام سے مایوس و ناکام ہوا تو پادشاہ کی طرف سے اوسکا دل ٹھنڈا ہو گیا کیونکہ پادشاہ ہی کے وعدۂ نصرت و حمایت پر تو اوسنے اتنی مدت سے مشقت نظم امور سیاست گوارا کی تھی اب فرانسس شاہ فرانس کا حال بھی قابل عبرت ہو گیا تھا چنانچہ خود اوسکا قول تھا کہ پیویا کی لڑائی مین (جو ۲۵ فروری ۱۵۲۵ء مین ہوئی تھی) سوا عزت کے اور کچھہ میرے پاس نرہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا غرض برس روز تک پادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر میڈرڈ کے مصالحہ مین اوسنے اپنی جان بخشی کے عوض مین برگنڈی جیسا

سکون پراگندہ ہین۔ لیوتھر نے بڑے زور و شور سے اور بڑا خوف و خطر ھنری کے کتاب کی رد لکھی اور اب تمام اہل یورپ کی نظر اس مباحثہ پر جم گئی۔ الغرض اس کار خیر مین جسکا بانی لیوتھر ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر روز دین مہذب کی اتباع و اشیاع زیادہ ہوتے گئے۔

چارلس پنجم اور فرانسس اوّل مین جو لڑائی شروع ہوئی تو پہلے ھنری شاہ چارلس کی طرف ہو گیا اور فوج انگریزی نے دو مرتبہ فرانسیس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئی اگرچہ دوسرے حملہ مین سپاہ انگریزی ایک شہر مین پہنچ گئی کہ اوسے اور پیرس پاے تخت فرانس سے کل ساڑھے سولہ کوس کا فاصلہ تھا — منجملہ اور اسباب کے روپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی کا ہوا اسواسطے کہ بادشاہ متوفّی کے خزائن وافرہ خالی ہو چکے تھے ایسا خزانون کے پر کرنیکے واسطے ھنری نے مجبوری سے ۱۵۲۳ء مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی کہ سات برس سے دونون محکمہ پارلیمنٹ کے بند تھے اور ارباب محکمہ کے افعال سے بادشاہ ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور اونھین معطّل رکھا۔ اس سات برس کے عرصہ مین نذرانہ کے روپیہ سے بادشاہ کو بڑی آمدنی رہی اور اب جو محکمہ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو وولزی داخل قصر الامارۃ ہوا اور اوسنے لاکھ روپیہ بادشاہ کے واسطے طلب کیا

ان مغفرت ناموں کے عقیدہ پر معترض وقادح ہوا اور پچانوے مسئلے
مستنبط کرکے کلیساے وٹنبرگ کے دروازہ پر معلق کردے —
اون مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ فقط حضرت مسیحؑ پر ایمان لانے سے
نجات ملیگی — بعد ازآن شہر لیپزگ مین اعاظم علماء وعقلاء
جرمنی شمالی جمع ہوے اور اونکے سامنے لیوتھر نے یہ مسئلہ ثابت
کیا کہ فقط صحف سماویہ پر دین وایمان کی بناء اور مدار ہے
اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود
کرے — قلعہ وٹنبرگ کے دروازہ پر لیوتھر نے کلیساے
روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کرڈالا اور پوپ کے حکمنامہ کو
جسمین اوسنے لیوتھر کے کفر وارتداد کا فتوی دیا تھا آگ مین ڈالدیا
ان باتون کی خبر سنکر اکثر اہل انگلستان جنہین جان وکلف کے
عقائد حقہ یاد تھے اور اونکی عظمت واحترام کرتے تھے بہت خوش
ہوے مگر شاہ ہنری اتبک پکا کیتھولک یعنے تابع دین قدیم
تھا اور اوسنے لاطینی زبان مین ایک کتاب تصنیف کی اور اوس مین
مسائل سبعہ کلیساے روم کی تائید وتقویت کی اور ایک نقل
اوسکی پوپ کو بھیجی — پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسی عظیم الشان
بادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مؤید الدین ناصر الملۃ کا
خطاب عنایت کیا چنانچہ اتبک بادشاہان انگلستان اسی خطاب سے
مخاطب ہین اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

ذرا شمال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھ ذرا ذرا سی محبت ھنری کو شاہ فرانسس سے ہوگئی تھی وہ بھی اس ملاقات مین اوسکے صفحۂ خاطر سے بالکل محو ہوگئی

جب ھنری نے انگلستان کو مراجعت کی تو اڈورڈ اسٹفرڈ نواب بکنگھم کو قتل کروا ڈالا۔ نواب موصوف منجمون کے اغوا اور اپنی شاہزادگی کے غرور سے کچھ کلمات نادانستہ کہہ بیٹھا تھا جلسے کنایتہً یہ مطلب تھا کہ اگر بادشاہ بے اولاد مرے گا تو مین سلطنت لونگا۔ اسی نواب پر انگلستان مین عہدۂ نظارت کا خاتمہ ہوگیا۔

اب شروع دین مہذب کہ اعظم سوانح متعلقہ تاریخ جدیدۂ انگلستان مین ہوتا جاتا تھا۔ کئی سال سے دریاے ٹیبر کے کنارہ پر سینٹ پیٹر کا کلیساے عظیم الشان تیار ہو رہا تھا۔ اس عمارت کے صرف کے واسطے پوپ لیو دہم نے راہبون کو مغفرت نامے لیکر بھیجا تھا کہ انھین بیچ لاؤ۔ یہ مغفرت نامے پوپ اربن دوم نے غزوات صلیبی کے زمانہ مین اختراع کیے تھے اور لوگون کو یہ گمان تھا جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزون کے عوض مین دیتے ہین اوسکی جزا نہین مراتب اولیاء و اتقیاء ملین گے۔ مارٹن لیوتھر کہ فرقہ سٹائین سے ایک راہب تھا اور ملک سیکسنی کا باشندہ تھا

...بیکو قبضہ مین تھے۔ فرانسیس کا ملک مستحکم و سرسبز تھا اور چارلس
...فرق و منتشر عملداری کے بیچوبیچ مین واقع تھا لہذا چارلس کو اوس
...مقام خوف تھا۔ ہنری کی سلطنت اِن دونون کے ملک کے
...ب تو تھی مگر خلیج برطنی اور بحر شمالی کے حائل ہونے سے محفوظ
...امون تھی اور اس قرب و اتصال کے سبب سے پادشاہ انگلستان ایک
...ہی ہفتہ مین ان دونون پادشاہون کے ملک مین فوج لیجا سکتا تھا لہذا
یہ دونون اوسکی خوش آمد کرنے لگے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے
ایک مجلس مین ہنری کو بلایا اور چارلس خود اوسکی ملاقات کو انگلستان
مین آیا۔ وُلزی کو بڑی آرزو تھی کہ مین پوپ ہوجاؤن چارلس
نے اوس سے وعدہ کیا کہ جہانتک مجھہ سے ممکن ہوگا یہ آرزو آپ کی
برلاؤن گا اور اسطرح سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ ہنری نے فوراً شہر کیلی مین پہنچکر فرانسس
پادشاہ فرانس سے درمیان گایس نیس اور اردریس کی ملاقات
کی اور چونکہ اس صحبت مین دونون پادشاہ اور اونکے رفقا و ملازمین
بڑے زرق برق ہوکر آتے تھے لہذا اسکا نام بزم زرین ہوگیا
الغرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتین اور نیزہ بازیان اور ضیافتین
ہوئین مگر کوئی کام کی بات نہوئی۔ بعد اسکے شاہ ہنری اور
چارلس مین قصبہ گریولینس مین ملاقات ہوئی جو شہر ک...

وہ یہانتک کہ جب پادشاہی گرجے مین جاتا تھا تو اپنی کلاہ اسقفی تین مقام صدر کلیسا مین رکھتا تھا اور جب ۱۵۱۸ء مین وہ پوپ کا خلیفہ مقرر ہوا تو اوسنے بڑی بڑی امراے انگلستان کو سلفچی اور آفتابہ دیگر محافل و مجالس مین اپنے ہاتھ دھلواے۔ وُلزی کی شان و شوکت اور غرور و نخوت دیکھکر وہ لوگ خوش ہوسے جنکے زمرہ سے اوسنے اوج حاصل کیا تھا اور اوسنے علوم و فنون کو ایسی جلا اور رونق دی کہ عقلا۔ بھی اوسکے معترف و رطب اللسان ہوسے۔

اب فرانسس اوّل سریرآراے سلطنت فرانس ہوا۔ اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو موروثی تھی لہذا وہ پادشاہ انگلستان سے صلح و آشتی کا متمنی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے کے واسطے اوسنے ارسال تحائف اور چاپلوسی کے ذریعہ سے وُلزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ وُلزی نے پادشاہ فرانس کو ٹورنی مسترد کرادیا ۱۵۱۹ء مین میکسیملین شہنشاہ جرمنی مر گیا اور چارلس پنجم اوسکا جانشین کیا گیا۔ اب چارلس اور فرانسس اور ہنری یہ تین پادشاہ سرآمد سلاطین یورپ تھے اور انکے ممالک کو وسعت مین بھی اتصال تام تھا۔ چارلس کے تحت حکومت اسپانیہ۔ اسٹریا۔ نیپلس بلجیم اور ہالنڈ تھے اور نئی دنیا اور اوسکے معادن طلا و نقرہ

ٹ لنڈ اسیر ہنری سپہ سالار فوج انگلنڈ کے اسیر ہوی

## کارڈنل ولزی

اس پادشاہ کے عہد مین اکیس ۲۱ برس تک کارڈنل
ولزی بہت مشہور و معروف رہا — یہ شخص ۱۴۷۱ء مین مقام
…سچ پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن مین اسنے مدرسۂ عالیہ
…کسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اسکا لقب طفل عالم
مشہور ہوگیا اور نواب ڈورسٹ نے جسکے لڑکون کو اوسنے
پڑہایا تھا شہر لمنگٹن واقع ضلع سمرسٹ کا پادری اوسے مقرر کردیا
بعد ازان ولزی شہر کیلی کا قسیس مقرر ہوا وہان اوسنے فوکس
اسقف اعظم ونچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اوسنے اوسکی سفارش
شاہ ہنری ہفتم سے کی — ولزی نے پادشاہ کی خدمت ایسی سرگرمی
اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ مین ضلع لنکن کا نایب اسقف اعظم اور پادشاہی
خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا — ازبسکہ ہنری ہشتم نوجوان اور عیاش
تھا لہذا جب اوسنے اس قسیس کو دیکھا کہ کار و بار سلطنت کے انجام دینے
کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفل رقص و سرود مین میخواری اور
ناچنے گانے سے بھی باک نہین رکھتا تو اوسے یورک کا اسقف اعظم ا…
تمام انگلستان کا صدر الصدور کردیا اور اب اس قسیس کی حشمت و شوکت
پادشاہ کے برابر ہوگئی اور آٹھ سو آدمی اوسکی جلو مین رہنے لگ…
اور اوسکی ریشمی پوشاک نقرہ و طلا سے دمکنے لگی اور اوسکی نخوت اس…

جنوب سے حملہ کرے مگر فرڈننڈ شاہ اسپانیہ نے فوج انگریزی کو اپنی ذاتی لڑائی مین حاکم نواد سے لڑوانا چاہا اس سبب سے سپہ سالار انگریزی برخواستہ خاطر ہوکر انگلستان کو پھر آیا اور صوبہ گلین پر حملہ نکیا مگر تاہم پہلی لڑائی مین لوہی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اوسکی فوج اطالیہ سے فرانسیس مین برخاست ہوآئی تو صوبہ ملبرڈی مین جو اوسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے اونمین سے چندہی قلعے اوسکی پاس رہگئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

۱۵۱۳ء کے اجلاس مین پارلیمنٹ نے شاہ ھنری کو ایک قسم کا محصول بخشدیا اور اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہان میکسملین شہنشاہ جرمنی بھی آکر اوسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹیرؔون کہ ایک قریہ قرائے فرانسیس مین سے ہی محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کئے اور اس عرصہ مین ھنری نے جنگ گنسگیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرارِ سواران فرانسیسی کے جنگ ھمیز مشہور ہے۔ بعد اوسکے پادشاہ نے شہر ٹورنی کو مغلوب کر کے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اِس اثنا مین جیمس چہارم شاہ اسکاٹلنڈ نے پادشاہ فرانس کی دوستی اور اتحادؔ دلی کے بھروسے پر انگلنڈ پر حملہ کیا تھا مگر اوسکی فوج فلوڈؔن کے میدان مین منہزم ہوئی اور وہ خود اور اکثر امرا۔

کے دل مین ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا
کہ پانچ پادشاہون کے عہد مین اوسکا نام نہ جانتے تھے یہ دستور ہے کہ بخیل
باپ کا بیٹا مُسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہان بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب ستوی
کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیر اعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و
عشرت مین غرق ہوگیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشے
اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدہ گھنٹے پادشاہ
کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھہ چرچا ہوا۔
اوّل سال جلوس مین هنری نے اپنے بھائی آرتھر کی زن بیوہ کیتھرائن
سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدت سے اطالیہ کو فتح کرنیکی آرزو تھی اور اب
ظن غالب تھا کہ لوئی دوازدہم اوس ملک کو مغلوب کرلے۔ پوپ
جولیس دوم امام رُومتہ الکبریٰ نے فرڈننڈ شاہ اسپانیہ اور اہل
وِنس سے سازش کرکے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ
[illegible] ایک گلاب کا پھول کہ مشک سے معطّر اور دُھن سے مُدھّن تھا
[illegible] کر سائل مدد ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان پھول
[illegible] شریک ہوگیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس مین اوسی
[illegible] انگریزی اسپانیہ کو روانہ ہوئی کہ فرانسیسی

[illegible] روم کو عرب رومتہ الکبریٰ کہتے تھے ۱۲

# پوپ

سنہ وفات

انوسینٹ ہشتم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۹۲ع
الگزنڈر ششم . . . . . . . . . . سنہ ۱۵۰۳ع
پایس سوم . . . . . . . . . . . . .

# باب دوم

## عہد شاہ ھنری ہشتم

سنہ ولادت ۱۴۹۱ع - سنہ جلوس ۱۵۰۹ع - سنہ وفات ۱۵۴۷ع

ھنری ہشتم اٹھارہ برس کے سن مین بادشاہ ہوا - چونکہ وہ باپ کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے اوسکا نسب خاندان یورک کی طرف منتہی ہوتا تھا لہذا اوس مین ان دونون متضاد خاندانون کے حقوق جمع تھے - رعایا کہ بادشاہ متوفی کی حرص مال سے بیکلی تھی اس بادشاہ کی سریر آرائی سے کہ بظاہر شجاع و سخی تھا خوش و مسرور ہوئی - سب سے پیشتر اس بادشاہ نے یہ کام کیا کہ ڈڈلی اور ایمپسن کو قتل کروا ڈالا اب لوگون

معتقدینِ حقیقی کے نزدیک اشرفِ نعمات ہے جمیع اقطار و اکناف عالم مین از شرق تا غرب جاری و ساری ہین

## سلاطین معاصرین

## اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

جیمس سوم .................... سنہ ١٤٨٨ع

جیمس چہارم ....................

## فرانس

چارلس ہشتم .................... سنہ ١٤٩٨ع

لوی دوازدہم ....................

## اسپانیہ

شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا .................... سنہ ١٥٠٤ع

## شہنشاہان جرمنی

فریڈرک چہارم .................... سنہ ١٤٩٣ع

میکسملین اوّل ....................

کو ظاہر کیا۔ اوس نے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوس نے
کچھ شنوائی نہ کی تو کلمبس نے اپنے بھائی برتھولومیو کو انگلستان
مین بھیجا کہ شاہ ھنری سے جہاز طلب کرے۔ جب برتھولومیو
انگلستان مین آیا تو اپنے ساتھ نقشے بھی لیتا آیا اور یہ اوّل مرتبہ وہان
کے لوگون نے نقشے دیکھے۔ القصہ جہازران مذکور اپنے بھائی کلمبس کے
پادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلانے جاتا تھا کہ راہ مین دزدان
دریا نے اوسے گرفتار کر لیا۔ اس اثنا مین کلمبس نے پادشاہ
اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا۔ مگر
برّاعظم امریکا کے ظاہر کرنیکا افتخار انگریزون ہی نے اپنی عالی ہمتی
سے حاصل کیا کہ شاہ ھنری نے سبستیاین کیبٹ کو کہ وینس
کا جہازران تھا شہر برسٹل سے بھیجا اور وہ ۱۴۹۷ء مین ساحل
لیبریڈور پر پہنچا اور بسمت جنوب فلورڈا کو روانہ ہوا۔
اوسی سال ویسکوڈی گاما باشندہ پرتگال نے راس گڈ ہوپ
کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی۔ ان واقعات
کے سامنے اور سوانح جو ھنری ہفتم کے عہد مین ممالک یورپ مین
وقعت نہین رکھتے اور اوس زمانہ سے عمدہ اور مفید اشیا
ی ولایتون سے علی الاتصال انگلستان مین چلی آتی ہین اور یہ
ہ عقل ہے جتنے علوم حکمیہ و فنون فلسفیہ اور علم
انگریزی اور ان سب سے اولی و افضل دین مسیحی

جو قوانین هنری ہفتم نے جاری کیے اونمین بیہودہ قانون سب سے
اہم وکثیر المنفعۃ تھا جسکے بموجب امراکو اجازت دیگئی تھی کہ اپنی جاگیرین
بدون مراعاۃ عقد **انٹیل** بیع کر ڈالین — عقد **انٹیل** کے یہ معنی
ہین کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کو پاتے نام اسطرح کردے
کہ کسی وارث کو بذریعۂ بیع یا وصیت کے اوسکے انتقال کا اختیار نہ رہے
اس قانون کے جاری کرنے سے هنری کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت
کم ہو جائے جس سے وہ ڈرتا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر
ہوگئے اور جن لوگون نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اونھون نے امرا کی
جاگیرین خرید لین اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اونھون نے بھی خوشی
سے بیچین — جنگ خانگی مین بہت سے امرا کے گھر تباہ ہوگئے تھے چنانچہ
سنہ ۱۴۵۱ء مین ترپن ۵۳ امرا جلیل القدر شاہ هنری ششم کی طلب سے حاضر
ہوئے تھے مگر سنہ ۱۴۸۵ء مین کل انتیس ۲۹ امیر جمع ہوے اور یہ بھی نو خیز تھے
[illegible] سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جسمین صنادید عوام داخل تھے

[illegible] ہنری ہفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جسمین
[illegible] تھے — اس جہاز کا نام ھاری ہے اور اسکی تیاری مین
[illegible] صرف ہوا تھا اور اسمین ۲۸۰۰۰ من اسباب
[illegible] عہد خاصۃً اسباب سے مشہور و ممتاز ہوگیا
[illegible] سنہ ۱۴۹۲ء مین **کلمبس** نے جزائر بہاما
[illegible]

شاہ ھنری ہفتم نے ۱۵۰۹ع موسم بہار مین اس دار ناپایدار سے رحلت کی — نقرس کے متواتر دورون کے سبب سے وہ دائم المرض ہوگیا تھا آخر کو اوسے دق ہوگیا مرتے وقت اوسنے حکم کیا کہ جن لوگون کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہو اونسے اوسکی مکافاۃ کیجاے — اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی — اوسکا بڑا بیٹا ارتھر اوسکے سامنے ہی مرگیا تھا اور اوسکا منجھلا بیٹا شاہ ھنری ہشتم تھا اور اوسکی بیٹیون کی شادی پادشاہون سے ہوئی تھی یعنی شاہزادی مارگرٹ جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میری لوی دوازدہم شاہ فرانس کی ملکہ تھی — اس دوسری شاہزادی نے بعد بیوہ ہونے کے برنڈن نواب سفاک سے شادی کر لی تھی —

میکالی صاحب مورخ نے تین وصف پادشاہان ٹیوڈر کے بیان کئے ہین اول یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطین پلین ٹیجنٹ کے زیادہ خودسر اور مطلق العنان تھے دوم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوم وہ سب جری اور قوی الارادہ تھے — مگر ھنری ہفتم مین یہ دو صفتین بڑہی ہوئی تھین کہ بدگمان اور گھونا تھا اور حرص اوس مین بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد مین بہت سے مفید قانون جاری ہوے اور ملک مین امن و امان رہی اور انگلستان مین تجارت کی بنیاد پڑی

ھنری ہفتم کی شروع سلطنت سی برابر لوگون سی بجبر روپیہ لیا گیا اور سر چیارلس ڈاپسن اور اڈمنڈ ڈڈلی کے ذریعہ سے پادشاہ رعایا کو لوٹتا تھا۔ یہ دونون شخص وکیل تھے اور ڈڈلی محکمہ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر) مقرر ہوا تھا۔ ایک ہی بات سے پادشاہ کے ظلم و جبر کی کیفیت معلوم ہو جائیگی۔ ایکمرتبہ پادشاہ ایک مقرب سردار نواب اکسفرڈ کی ملاقات کو گیا اور جب وہان سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ مین کچھہ خوبصورت، جوان خوب زرق برق پوشاکین پھنے ہوئے دونون جانب صف بستہ دیکھے پس پادشاہ نے نواب اکسفرڈ سے پوچھا کہ کیون نواب یہ لوگ تو تمھارے ہی ملازم ہین۔ نواب نے مسکراکر کہا کہ قبلہ عالم بھلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا کھان مقدور ہے خیر یہ بھی میرے ساتھ ہین اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہوئے ہین یہ سنکر پادشاہ بہت چوکنا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمھاری مہانداری سے بہت خوش ہوے لیکن صاحب ہمسے یہ نہین ہوسکتا کہ ہماری روبرو کوئی امر ہمارے قانون کے خلاف کیا جاے۔ اس سے وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب امرا کا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا اور (سبحان اللہ پادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا چاہیئے) کہ نواب اکسفرڈ پر لاکھہ روپیہ جرمانہ کیا اسواسطیکہ ہمارے اعزاز و اکرام مین اتنا اہتمام کیون کیا۔

روپیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین جو قدیم زمانہ سے عداوت چلی آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی مین بشدّت عداوت تھی سو یہ خصومت پادشاہ نے اسطرح دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگرٹ کی شادی جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی — یہ شادی خوب یاد رکھنی چاہیے کیونکہ اسی عقد سے ۱۶۰۳ع مین اتحادِ سلطنت انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا - ملک غیر مین اپنا اقتدار بڑھانے کو واسطے ہنری نے اپنے بڑے بیٹے ادتھر کی شادی کیتھراین دختر فرڈی ننڈ و ازابلا پادشاہ و ملکۂ اسپانیہ سے کر دی مگر دولہا بیچارہ کہ بڑا نیکبخت اور ذی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کُل چھ مہینے جیا اور اوسکی زن بیوہ سے اوسکے بھائی ہنری نے پوپ کے فتوے سے شادی کر لی - ۱۵۰۳ع مین ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس فکر مین لگا کہ کوئی مالدار بی بی بیاہ لائے مگر کوئی تدبیر اوسکی نہ چلی

شاہ رچارڈ سوم خاندان سفلک کو سلطنت دیگیا تھا — اڈمنڈ نے کہ جان ڈی لا پول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹوک مین مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ہنری نے اڈمنڈ کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی پاس بھاگ گیا - ہنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفلک کے کئی شاہزادون کو گرفتار کر لیا اور نواب سفلک اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہو گیا اور نواب اعظم فلپ نے اوسے پادشاہ کے حوالہ کر دیا اور وہ محبس ٹاور مین قید کیا گیا

باآواز بلند پڑہا بعداوسکے اوسے مجلس ٹاور مین قید کیا جہان وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارک قید تہا - ان دونون قیدیون مین باہم دوستی ہوگئی اور اوہنون نے بہاگ جانیکی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے - وار بک نے ٹایبرن مین پہانسی پائی اور مرتے وقت اپنے جعل کا اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار قصور چاہا - اب رہا وہ بدنصیب شاہزادہ نواب وارک جسکی تمام عمر قید خانہ مین بسر ہوگئی تہی اور اوسکا کچہہ گناہ نہ تہا سوا اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولادِ ذکور مین ایک یہی شاہزادہ باقی رہ گیا تہا سو اسے بہی فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پہانسی دیدی

تہوڑا عرصہ ہوا تہا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا تہا ضلع کینٹ مین خروج کیا تہا اور کہتا تہا کہ شاہزادہ وارک مین ہی ہون اور ایک قسیس پیٹرک نامی نے بیشتر اس رازِ نہفتہ کو خطبہ مین بیان کیا تہا - غرض ولفرڈ کو تو حسب قانون پہانسی دیدی اور پیٹرک قید خانہ مین مرگیا - ولفرڈ کے فساد سے ہنری نے شاہزادہ وارک کو متہم کرکے قتل کیا - اِس بیگناہ شاہزادہ کے قتل کا بڑا دہبا شاہ ہنری کے نام پر رہگیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسے اسبات کی فکر ہوئی کہ اپنے لڑکیون کی شادیان اور ملکون کے پادشاہون کے کرکے وہان بہی اپنا رنگ جمائے اور کسیطرح سے

تک پونہچتے پونہچتے اوسکے پاس چھہ ہزار آدمی جمع ہوگئے اور اوسنے اوس شہر کا محاصرہ کر لیا مگر توپون کے نہونے سے اور اہل شہر کی جوانمردی و استقلال سے کہ اونہون نے شہر کے پھاٹک مین آگ روشن کردی کہ باغی آگے نہ بڑھسکے اور اپنی مورچے باندہ لئے وار بک خائب و خاسر ہوکر پھر گیا۔ بعد ازآن اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ پادشاہی لشکر قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سے اوسکی ہمت ٹوٹ گئی اور جن لوگون کو وہ اونکے گھرون سے کھینچ لایا تھا اونھین بلا مین پھنساکر خود چپکے سے کھسک گیا اور معبد بولیو واقع ھمپ شایر مین پونہچا القصہ باغیون نے ہتھیار ڈالدیے کچھہ لوگون نے پھانسی پائی باقی اپنے گھرون کو بھجوادئے گئے۔ وار بک کی زوجہ پادشاہ کے ہاتھہ لگی اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنے ملکہ کی خواصون مین داخل ہوئی — اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ مین اوسکا شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب واربک کو لوگون نے سمجھا یا کہ جاکر پادشاہ کے قدمون پر گرا اور اوسے مجمع عام مین لنڈن مین لائے اور اوسے پوچھہ پانچھہ شروع کی — اوسنے اپنے جعل و مکر کا اعتراف کامل کیا اور اوسکا اظہار مشتہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہوجاوے۔ بعد ازآن واربک کو شدید حوالات مین رکھا مگر چھہ مہینے مین وہ بھاگ گیا اور پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤن کاٹ مین پڑا رہے تب تو مجبور ہوکر اوسنے اپنی ولدیت حقیقی اور دعوے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

فلیمٹ وکیل اور جوزیف نعلبند بلوائے کیا اور مقام ویلیز
امیر آڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سیلسبری اور وینچ
سے ہوکر مقام بلیکھیتھ مین پونہچی جہان سے لنڈن کے مکانات
دیتے تھے۔ ان باغیون کے مقابلہ مین شاہ ھنری وہ فوج لیگیا جو
اہل اسکاٹ لنڈ سے لڑنیکو رکھی تھی۔ باغیون پاس فقط تیر اور کمان
اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور اونکے
سردار گرفتار ہوکر قتل کئے گئے

## جیمس شاہ اسکاٹ لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی

اور قلعہ نور ھم کا محاصرہ کرلیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا
خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین مین واسطہ ہوا۔ پادشاہانِ ٹیوڈر
کے زمانہ مین اسپانیہ یعنے اندلس بھی ممالک یورپ مین بہت معزز
وممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ مین مصالحہ
ہوگیا اور اب وار بک کو اسکاٹ لنڈ مین رہنا محال ہوگیا پس وہ
اپنی بی بی اور چند رفیقون کو ساتھ لیکر ایرلنڈ مین چلا گیا اور کچھ دنون
اوس جزیرہ کے جنگلون مین پڑا رہا۔ مگر کورنوال کے لوگون مین ابتک
بغاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا واربک نے بھی دوسرے حملہ پر کمر باندھی
اور وہ خلیج وھٹ سینڈ مین ساحل کورنوال پر وارد ہوا اور اپنے تئین
رچرڈ چارم بناکر اپنا جھنڈا مقام بوڈمن مین گاڑا۔ اگزٹر

وارڈلٹ کی سفارش شاہ جیمس سے کی تھی لہذا اوسنے بڑی خاطر و مدارات
اوسکی کی اور اوس جوان رعنا کی حسن و وجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی
عجیب و غریب روداد سے شاہ اسکاٹ لنڈ کا دل بھی پگھل گیا اور ایک
اور شخص کا دل بھی اوسپر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکاٹ لنڈ کی اوس سے
محبت کرنے لگی اس شاہزادی کا نام کیتھراین گورڈن ہے اور یہ لواب
ھنٹلی کی بیٹی تھی — الغرض شاہ اسکاٹ لنڈ کی مرضی سے وارڈلٹ کی
شادی شاہزادی موصوفہ سے ہوگئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بھی
زیادہ سلوک اوسنے کیا کہ چاندی کے برتن تڑوا کر روپیہ بنوایا اور فوج نوکر رکھی
اور عین شدت سرما مین وارڈلٹ کو ساتھ لیکر حدود جنوبی کو طے کیا
مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشین اور مصیبتین اوٹھا کر امن و صلح
کی قدر معلوم ہوئی تھی لہذا وہ حملہ آورانِ اسکاٹ لنڈ کے شریک نہوی
بلکہ فوج اسکاٹ لنڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوے — شاہ اسکاٹ لنڈ
نے جو یہ کیفیت دیکھی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو
سیدھا اپنے ملک کو پھر گیا

اس حملہ کو رد کرنیکے واسطے جو شاہ ھنری نے ٹیکس مقرر کیے
ع کورنوال مین بلوے ہوا اور وہان کے لوگون نے یہ شکایت کی
شاہ نے جو یہ بار گران ہمپر لادا ہے تو اس سے ہمین کچھ نفع نہین
ضلاع شمالی کا فائدہ ہے — الغرض اہل کورنوال نے بسر براہکاری

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر انٹورپ سے کیلی ہین منگوالیا
اور فلینڈرس کے سوداگرون کو اپنی قلمرو سے نکلوادیا اور اپنی رعایا
کو حکم کیا کہ ممالک پست کو چھوڑ کر چلے آئین - اس حکم سے چند روز تک
انگریزون اور بلجیم والون مین تجارت معطل رہی اور اہل بلجیم
نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوئے اور ہنری
سے درباب تجارت مصالحہ کرلیا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جای پناہ
وار بک کے ہاتھ سے نکل گئی -

آخر وار بک فلینڈرس سے کورک کو روانہ ہوا
مگر اوس شہر مین انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہان فساد برپا کرنے کی
گنجایش نہ تھی - ایرلنڈ مین سدباب فساد ایک قانون کے سبب سے
ہوا تھا جسے قانون پوئننگ کہتے ہین - اس قانون کا واضع
سر اڈورڈ پوئننگ صوبہ دار ایرلنڈ تھا اور اسمین یہ حکم لکھا تھا کہ تمام قوانین
سابقہ انگریزی ایرلنڈ مین نافذ اور معمول سمجھے جائین اور کوئی قانون ایرلنڈ کی
پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جبتک کہ پارلیمنٹ انگریزی اوسے منظور کرلے - جب ایرلنڈ مین دال
نہ گلی تو واربک جیمس چہارم شاہ اسکاٹلنڈ کے پاس چلا گیا
اور وہ بہ مراسم شاہانہ اوس سے پیش آیا - اوس زمانہ مین شاہ اسکاٹ
لنڈ اور بادشاہ فرانس مین بڑا اتحاد تھا اور چونکہ بادشاہ فرانس نے

ا؎ اس سے ہالنڈ اور بلجیم مراد ہے کہ یہ ملک نشیب مین واقع ہین ۱۲ ——

ر جگہہ لگے ہوئے تھے اور بڑی بڑی تنخواہین پاتے تھے۔ کلفرڈ ز تواپنوسا تھیوں دغا کی
ور جو لوگ اس سازش مین سر براہ کار تھے وہ سب یکبار گی گرفتار ہوئے
اور جو خطوط او نھون نے فلنڈرس مین بھیجے تھے وہی اونکی ثبوت
جرم مین پیش کئے گئے اور سمن مونٹفرڈ رابرٹ ریٹکلف
ولیم ڈابنی اور لارڈ فٹزوالٹر یہ سب مفسد قتل کئے گئے۔
سر ولیم اسٹینلی بھی مشارکت مفسدین سے متہم ہوا اور اپنے جرم کا
اعتراف کیا اور قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسنے بوسورتھ کی
لڑائی مین پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی نے میدان
جنگ مین پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیم اسٹینلی بڑا
مالدار شخص تھا لہذا اوسکے قتل سے بہت سی دولت ھنری کے
ہاتھہ لگی۔

ایسے ایسے نقصانون سے واربک کے طرفدار ہمت ہار گئے
اور اب کہ وارب اکبر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا۔ غرض تین برس بعد
پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھہ مقام ڈیل مین پہنچا اور
کچھہ لوگ اطراف وجوانب مین بھیجے کہ لوگون کو اوسکی اعانت پر آمادہ کر
مگر اشراف وصنادید اہل کینٹ نے باغیون کو مار کر نکالدیا اور دھ
گرفتار کر لیا اور واربک نے فلینڈرس کو مراجعت کی۔ اہ
فلینڈرس نے واربک کو پناہ دی اس سبب سے پادشاہ ا

اب اوس کذّاب اکبر پرکن وار بک سنے خروج کیا۔ یہ شخص ٹورنی کا رہنے والا تھا اور اسنے یہ مشہور کیا تھا کہ مین رچارڈ پلین ٹجنٹ نواب یورک ہون اور شاہ اڈورڈ چہارم کا منجھلا بیٹا ہون — اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ مجلس ٹاور مین قتل ہو چکا تھا مگر تو بھی یہ ایسا لاحل معمّا ہے کہ وار بک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات کا یقین لاے اور مورّخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہین پہلے اس شخص سنے ایرلنڈ مین خروج کیا تھا بعد ازان وہ پاریس مین طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس سنے ہنری سے مصالحہ کر لیا تو وار بک مجبوری فرانسیس سے چلا گیا اور مارگرٹ شاہزادی برگنڈی نے کہ ہنری کے دشمنون کی دوست صادق تھی اوسے اپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی اردلی کیواسطے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شہزادون کی کرنی چاہیے اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب[1] سفید رکھا — الغرض طرفداران خاندان یورک سنے ہنری کی سلطنت لینے کی تدبیر کی اور سر رابرٹ کلفرڈ نے کہ شاہزادی برگنڈی کا کارندہ تھا وار بک سے کئی ملاقاتین کین اور انگلنڈ کو جو خطوط بھیجے اونمین لکھا کہ بیشک وار بک نواب یورک ہے — مگر ادھر ہنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکو بید سے

[1] اسمین یہ کنایہ تھا کہ وار بک خاندان یورک کا شہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲

نے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال مین بلوہ ہو گیا مگر نواب
مرّی نے باغیون کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اونکا جیمس
ای چیمبر شہر یوسالٹ مین قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیون کا
سر جان اگرمونٹ بیگم سی گنٹاڈی کے پاس بھاگ گیا - اینہ
رئیس زادی برپٹاین کی نسبت برضامندی شاہ ہنری رومیون کے بادشاہ
میکسملین سے ٹھہری تھی مگر چارلس بادشاہ فرانس نے رئیس زادی مذکورہ
کی شادی زبردستی اپنے ساتھ کر لی اس سبب سے پادشاہ انگلستان
آمادہ جنگ فرانسیس ہوا - پادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش
ہوئی اسواسطے کہ بہت مدت سے لڑائی کی باتین کرتا تھا اور لڑائی
کیواسطے اوسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اوسنے زبردستی
نذرانہ کا روپیہ بھی لیا تھا مگر اس ارادہ کی تکمیل کبھی نہوئی تھی اور پادشاہ
تاخیر و تعویق کے اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۴۹۲ء مین وہ فرانسیس مین
پونہچا اور شہر بولون کا محاصرہ کر لیا - مگر فرانسیس کا پادشاہ جانتا تھا کہ
ہنری پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اوسنے بہت سا روپیہ
دینے کا وعدہ کر کے ہنری سے صلح کر لی اب اہل انگلستان نے ہای واویلا
مچائی کیونکہ بہت سے سردارون اور امیرون نے اپنے تئین برباد کر دیا
تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیرین بیچکر پادشاہ کو روپیہ دیا تھا
فقط اس امید سے کہ فرانسیس کی غنیمت مین سے ہم بھی حصہ پائینگے

اختیارات حاصل کئے - اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر مین یہ کچہری ہوتی تھی
اوسمین نقش و نگار بہت سبنے ہوے تھے - اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور
خزانچی داروغہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے جج تھے - اِسکا
بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کردے - وظیفہ
رعایتی امرا کو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بدمعاشون کو
دردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی
جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ھنری نے اپنے ہمعصر بادشاہون سے طریقہ صلح و آشتی
مرعی رکھا اور فقط ایکمرتبہ وہ طوعًا و کرہًا بادشاہ فرانس سے لڑا - تفصیل اس
اجمال کی یہ ہو کہ جتنی بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سی متعلق تھے اونمین ہر
فقط بریٹین کا تعلقہ خودسر رہگیا تھا اور باقی تعلقے تدریجًا شامل سلطنت فرانس
ہوگئے تھے - جب اِس تعلقہ کا رئیس فرانسس مرگیا تو اوسکی ریاست آین اوسکی
دختر دوازدہ سالہ کو ملی مگر بادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعوی کیا اور
چونکہ ھنری عالم جلاوطنی مین مدت مدید تک ریاست بریٹین مین رہا تھا لہٰذا
وہ مجبور ہو گیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بے یار کی مدد کے واسطے فوج
بھیجے مگر اس مدد مین یہ قید لگادی کہ جسقدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت
صرف ہو گا اوسکی ضمانت مین وہ دو قلعے بادشاہ کو دیدے اور بغیر بادشاہ
اجازت کے وہ اپنی شادی نکرے - اس فوج کے سامان درست کرنے کے واسطے جو بادشاہ

اور سمنل فوٹنس کے قریب ضلع لنکشیر مین آپونچے اور بادشاہ پشیون بارنیکے قصد سے آگے بڑہتے آتے ہین — غرض بادشاہ نے بعجلت تمام فوج کو مقام نوبرالک مین جمع کیا مگر راستے اور سڑکین ایسی خراب تہین کہ فوج شاہی نوٹنگھم اور نوبرالک کے درمیان مین راستہ بھول گئی اور مقام اسٹوک پر باغی بادشاہی لشکر پر آپڑے اور آگے کے لوگون پر حملہ کیا مگر بادشاہی فوج نے بڑی شجاعت اور استقلال سے اونکا حملہ کورد کیا اور انہین پس پا کیا کہ استنے مین بادشاہی سوار چارون طرف سے ٹوٹ پڑے اور باغیون کو شکست فاش ہوئی — نواب لنکن لڑائی مین کام آیا اور امیر لول جو اس مہم مین باغیون کا شریک ہوا تھا اوسدن سے مفقود الخبر ہوگیا اور سمن اور سمنل نے بادشاہ کی اطاعت قبول کرلی سمن تو قیدخانہ مین مرگیا سمنل کو بادشاہ کے باورچی خانہ مین دیگچہ دہونے کی خدمت عطا ہوئی بعد اوسکے وہ عہدۂ بازداری سے سرفراز ہوا —

ملکہ کو بادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا بادشاہ اوسپر غبار رکھتا تھا اور اوسے ایک گوشۂ تنہائی مین ڈال رکھا تھا مگر اب ملکہ کی تاجداری بڑے تزک و احتشام سے ہوئی اور یہ امر رعایا کی خواہش ہوا کہ رعایا نے اس باب مین ایسی سخت گفتگو کی کہ بادشاہ کو یہ جرأت نہوئی کہ ملکہ کی نسبت مراسم شاہانہ ادا کرنے سے انکار کرتا — قریب اسی زمانہ کے ایک جدید تحریک نے جسکا نام اسٹارچیمبر یعنی ایوان کواکب مشہور ہے

یورک کا بڑا پکا دوست تھا لہذا اوس نے پسر نان پز کو خاندان یورک کا شاہزادہ ٹھرا کر اوسکا بڑا اعزاز و احترام کیا مگر چار اسقف جنکا نام ہٹلر تھا اور شہر واٹرفرڈ کے لوگ شاہ ھنری کے خیر خواہ رہے باقی تمام اہل ایرلنڈ نواب کلڈیر کے شریک ہوگئے اور اوس نان بائی کے لونڈے کو بخطاب اڈورڈ ششم پادشاہ بنایا۔ اب تو شاہ ھنری کی ستی بھولی اور امرا و اراکین دولت قیتسیین کو جمع کیا اور اونکو مشورہ سے جو لوگ سابق مین اوسکے دشمن تھے اونکے جرائم کو عفو کیا اور جو فی الحقیقت شاہزادہ وارلک تھا اوسے محبس ٹاور سے نکالکر تمام اہل شہر کے سامنے کلیسائے سینٹ پال مین لیگیا اور وہان سے اوسے محلسرائے شین مین لیگیا مگر اس کا سبب کچھ نہین معلوم ہوتا کہ پادشاہ نے ملکہ بیوہ الزبتھ کو کیون خانقاہ برمنڈسی مین قید کیا۔

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ رچارڈ کی وفات کے زمانہ تک ھنری کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا۔ مگر اب وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی کے پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمعیت سے ڈبلن مین جاکر سمنل کا شریک ہوا۔ اب اوس طفل کاذب مدعی سلطنت نے تاج پہنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوتی۔ شاہ ھنری کنلورتھ مین اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

ادورڈ چہارم کی بہن تھی اور ہنری ہفتم کے زمانہ مین کئی مرتبہ دعیان سلطنت انگلشیہ نے اس شاہزادی کے یہان جا کر پناہ لی ۔ جب یہ فساد دفع ہو گیا تو بادشاہ نے پھر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک مین تین ہفتہ قیام کیا اور لوگون کو خطابہاے عزت عنایت کئے اور بد انتظامیونکو دفع کیا وہان سے بادشاہ برسٹل مین گیا اور ہر ضلع مین وہان کے امرا و حکام اوسکی ہمراہ رکاب ہوے ۔ برسٹل مین بادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صناعیہ اہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت کرنے شروع کرنیکی ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ مین وہان کی تجارت بہت کم ہو گئی تھی ۔

اس بادشاہ کے زمانہ کو زمانہ خدع و مکر کہنا چاہئے سابق مین بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج محبس ٹاور مین مقید تھا یعنے شاہزادہ نوجوان نواب وارک پس یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ سب لوگ اوس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہر ڈبلن مین ایک پادری سائمن باشندۂ آکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادہ ادورڈ نواب وارک مشہور کر دیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کا لڑکا تھا جسکا نام لیمبرٹ سمنل تھا ۔ رچارڈ نواب یورک شاہ ہنری ششم کی طرف سے ایرلنڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیرنس بھی اوس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنے خاندان یورک) وہان کے لوگون کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلڈیر ایرلنڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بجہت فتح دونو طرح سے ہے اور اپنے استحکام اور شاہزادگان روزز کی عداوت دفع کرنے کے واسطے اوسنے شاہزادی الزبتہ دختر کلان اڈورڈ چہارم سے شادی کرلی — علاوہ براین بادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ ھنری یا اوسکی اولاد احفاد کی سلطنت مین مخل وخارج ہوگا وہ ملعون ومُرتد ہوجائے گا — ھنری ہفتم کو خاصّتہ جان مورٹن اور رچارڈ فوکس اِن دو قسیسون پر بڑا وثوق واعتماد تھا کہ یہ دونون عالم جلاوطنی مین اوسکے یار وغمگسار رہے تھے — چنانچہ اوسنے مورٹن کو کینٹربری کا اسقف اعظم کردیا اور فوکس کو ونچسٹر کا اسقف کیا۔

مگر باوجود اس دور اندیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک ھنری کی سلطنت معرض خوف عظیم مین رہی اور سازش پر سازش مخلّ امن وعافیت ہوئی چنانچہ ایکمرتبہ بادشاہ شمال کے ملک مین دورہ کرتا تھا اور شہر لنکن مین تھا کہ اوسے خبر پونہچی کہ ضلع یورک مین بسرکردگی امیر لوول اور ضلع ورسسٹر مین باغوائے چند اشخاص مسمّی بہ اسٹفرڈس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہوگیا اور بڑے اسٹفرڈ کو پھانسی دیدی اور امیر لوول نے رئیس برگنڈی کی زوجہ بیوہ مارگرٹ کی یہان جاکے پناہ لی — یہ شاہزادی شاہ

کمال و استحکام کو پونہچ گیا اور جب اوس خاندان رفیع الشان کا دور
جو بالفعل حامل لوائے سلطنت ہی تو رعایا و برایا اسباب صحت اور اصو
عافیت سے مطمئن ہوکر بعیش و آرامِ تمام زیرِ سایۂ ہما پایۂ پادشاہان
عالیمقام رہنے لگی ــ

ھنری ہفتم دشمنون سے خالی نہ تھا - ایک رقیب اوس
مقام شریف ھٹن واقع ضلع یورک مین موجود تھا وہ اڈورڈ
نواب وارک پسر نواب کلیرنس تھا جسکا سن اب پندرہ برس
تھا - دوسرا رقیب جان ڈی لا پول نواب لنکن تھا جسکو رچرڈ
سوم اپنا وارث مقرر کرچکا تھا - یہ شاہزادہ الزبتھ کا بیٹا تھا اور وہ
اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی ــ نواب وارک بحکم شاہ ھنری
محبس ٹاور مین بھجوا دیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کی
لہذا وہ قید سے محفوظ رہا

پادشاہ کا لنڈن مین بہ تزک و احتشام داخل ہونا اور رسوم
تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست سے ۳۰ اکتوبر تک ملتوی رہا اسکا سبب یہ ہے
کہ ایک وبا رنازل ہوئی تھی جسکی علامت قوی شدت تعریق تھی لہذا او
پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے ــ جب سوم تاجداری سے فراغت ہو
تو پادشاہ نے مجلس پارلیمنٹ منعقد کی اور اوس سے اپنے حق کی تصدیق

# باب اوّل

## عہد شاہ ھنری ہفتم

### سنہ ولادت ۱۴۵۵ء سنہ جلوس ۱۴۸۵ء سنہ وفات ۱۵۰۹ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ھنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان ہوا کو صاف کر دیتا ہے اوسیطرح سے جنگ خانگی نے بقیۂ آثار قانون فیوڈل سسٹم کو اس ملک سے دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست ہوگیا سمرتا سے دولت علم خانقاہون مین مخزون و محصور تھی لیکن اب بذریعہ چھپی ہوئی کتابون کے یہ دولت لوگون کے گھرون مین پونہچی اور اب لوگ بجاے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ ابتک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ پادشاہان فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھ ولایت فرانسیس مین عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امراے انگلستان مثل قزاقان (عرب و ترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش و دیلم) کے تھے مگر اب دیکھیے گا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر تمکن ہین اور غلام آزاد ہوگئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمیندارون اور سوداگرون کا پیدا ہوا۔ الغرض سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ مین علم ادب اور فن تجارت اور مذہب پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان مین شروع ہوتی اور چند مدت کے بعد تین سلطنت انگلستان کہ کئی سے برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلیٰ مراتب

# زمانہ
# پادشاہان ٹیوڈر
## از ۱۴۸۵ء تا ۱۶۰۳ء ہمگی ۱۱۸ سال ۵ پادشاہ

| | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| هنري هفتم | | سنہ ۱۴۸۵ء |
| هنري هشتم | (پسر) | سنہ ۱۵۰۹ء |
| اڈورڈ ششم | (پسر) | سنہ ۱۵۴۷ء |
| ملکہ میري | (خواہر علّاتي) | سنہ ۱۵۵۳ء |
| ملکہ الزبتہ | (خواہر علّاتي) | سنہ ۱۵۵۸-۱۶۰۳ء |

## وقائع عظیمہ متعلقہ زمانہ ہذا

(۱) حدوث مذہب پراٹسٹنٹ
(۲) احیاء علوم ادبیّہ
(۳) ترقي وتوسیع تجارت

# شجرۂ نسب

مشعر قرابت خاندان پلین ٹجنٹ و خاندان ٹیوڈر

اڈورڈ سوم

اسکے سنجھلے بیٹے

جان نواب لنکسٹر کو شاہزادی
کیتھراین سولفرڈ سے یہ اولاد تھی

جان بوفرٹ نواب سمرسٹ

شاہزادی مارگرٹ بوفرٹ نے

کیتھراین شاہ ھنری پنجم
کی ملکہ بیوہ نے اون
ٹیوڈر سے شادی کی

نواب رچمنڈ
سے شادی کی

ھنری نواب رچمنڈ جو بعد ازآں شاہ ھنری ہفتم ہوا

# جنگہائے روزز

## از ۱۴۵۵ء تا ۱۴۸۵ء ۳۰ سال ۱۲ جنگ

| عہد وقوع | جنگ | فریق ظفریاب | سنہ وقوع |
|---|---|---|---|
| ہنری ششم | جنگ اوّل سینٹ البنس | خاندان یورک | ۱۴۵۵ء |
| | جنگ بلور هیتھ | ایضاً | ۱۴۵۹ء |
| | جنگ نورتھمپٹن | ایضاً | ۱۴۶۰ء |
| | جنگ ویکفیلڈ | خاندان لنکسٹر | ۱۴۶۰ء |
| | جنگ مورٹیمرس کروس | خاندان یورک | ۱۴۶۱ء |
| | جنگ دوم سینٹ البنس | خاندان لنکسٹر | ۱۴۶۱ء |
| اڈورڈ چہارم | جنگ ٹوٹن | خاندان یورک | ۱۴۶۱ء |
| | جنگ هجلی مور | ایضاً | ۱۴۶۴ء |
| | جنگ هگزهم | ایضاً | ۱۴۶۴ء |
| | جنگ بارنٹ | ایضاً | ۱۴۷۱ء |
| | جنگ ٹیوکسبری | ایضاً | ۱۴۷۱ء |
| رچارڈ سوم | جنگ بوسورتھ | خاندان لنکسٹر | ۱۴۸۵ء |

## تغیرات سلطنت

کیلی کے سوا سب شہر فرانیس کے سلطنت انگلستان سے نکل گئے ۔۔۔۔ ہنری ششم ۔۔۔ بسنہ ۱۴۵۱ع

## محاربات و مصالحات

| سنہ وقوع | عہد وقوع | نام جنگ |
|---|---|---|
| بسنہ ۱۴۰۲ع | ہنری چہارم | جنگ نسبٹ موُن |
| بسنہ ۱۴۰۲ع | ایضاً | جنگ کوہ ھوملڈن |
| بسنہ ۱۴۰۳ع | ایضاً | جنگ شروزبری |
| بسنہ ۱۴۱۵ع | ہنری پنجم | جنگ اگنکورٹ |
| بسنہ ۱۴۱۹ع | ایضاً | محاصرۂ رُوین |
| بسنہ ۱۴۲۰ع | ایضاً | مصالحہ ٹروئز |
| بسنہ ۱۴۲۳ع | ہنری ششم | جنگ کن ونٹ |
| بسنہ ۱۴۲۴ع | ایضاً | جنگ ورنول |
| بسنہ ۱۴۵۰ع | ایضاً | کیڈ کی بغاوت |
| بسنہ ۱۴۷۵ع | اڈورڈ چہارم | مصالحہ پکگنی |

والسنگھم . . . . . . . راہب تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۴۴۰ع کے تاریخ تصنیف کی

سر جان فورٹسکیو . . . . . . قریب سنہ ۱۴۸۵ع کے ہوا۔ منصف اعلی تھا۔ اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان ہے

ولیم کیکسٹن . . . . . . . سنہ ۱۴۱۰ع سے سنہ ۱۴۹۱ع تک رہا۔ یہ پہلا چھاپنیوالا انگلستان مین ہوا اور اسنے قریب ساٹھہ کتابون کے تصنیف اور ترجمہ کین

## تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ ہذا (از سنہ ۱۳۹۹ع تا سنہ ۱۴۸۵ع)

| وقائع عامہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
| --- | --- | --- |
| شہادت ساٹر . . . . | ہنری چہارم . . . . . . | سنہ ۱۴۰۱ع |
| رہائی جیمس اوّل شاہ اسکاٹلنڈ . . . | ہنری ششم . . . . . . . . | سنہ ۱۴۲۴ع |
| جون مدعیہ رسالت زندہ جلادی گئی . . . | ایضاً . . . . . . . . | سنہ ۱۴۳۱ع |
| انگلستان مین پہلی مرتبہ کتاب چھاپی گئی . . . | اڈورڈ چہارم . . . . . . . | سنہ ۱۴۷۴ع |

نہ اور علامات سوا وقف و لا کے ہوتے تھے اور الفاظ کے املے مین صرف اصوات حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مُصنّف کے املے کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بصُورِ مختلفہ مرقوم ہوتا تھا — اس زمانہ مین طبقۂ اوسط کی انگریزی رائج تھی اور اس زبان مین اور چاسر شاعر کی نظم مسمیٰ بہ حکایات کنٹربری کی عبارت مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہے —

## مشاہیر اہل تصنیف مائۂ ہذا (از ۱۳۹۹ء تا ۱۴۸۵ء)
## در انگریزی طبقۂ اوسط

جیمس اوّل ........ بادشاہ اسکاٹ لنڈ انیس برس تک انگلنڈ مین قید رہا اور چاسر شاعر کی نظم کا مطالعہ کیا اور مثنویان تصنیف کین — اب فقط ایک کتاب اوسکی یعنی کنگس کوھیر باقی رہگئی ہے

جان لڈگیٹ ........ قریب ۱۴۶۰ء کے ہوا — یہ ایک ادیب و شاعر تھا اور خاصۃً ایک مدرسہ شعر آموزی کیواسطے جاری کیا تھا اسکی بڑی تصنیفات تاریخ تھیبس اور محاصرۂ ٹرائی ہین

کے حالات معلوم ہو جاتین مگر اسنسے بہت سو ر ادب ہوتا تھا۔ شاہ ھنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ اعجاز مقام اسمنٹیفیلڈ مین بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھلائی گئی اور از ابتدای خلقت عالم تمام حالات مرقومۂ صحف سماویہ اس شبیہ مین متشکل کئے گئے۔ قریب زمانہ شاہ ھنری ششم کے اخلاق کی شبیہین بنانے کا رسم نکلا اور یہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ ان مین اہل دنیا (نہ اہل دین یعنے یاد رہے) شبیہ بنتے تھے اور انبیاء و رسل (جنکا ذکر کتب سماویہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہِ اخلاق کہتے تھے اسواسطے کہ شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اور اخلاق حمیدہ کی صورت بنتے تھے۔ پادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کی) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے لگے جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کل تواریخ زمانہ جدید مین کوئی واقعہ ایسا نہین ہر قوم ہے جس سے ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہوے ہون جیسے چھاپہ کی ایجاد سے ہوئین جیسے یہ ہنر اختراع ہوا کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی عوض چھپی ہوئی کتابین شایع ہوئین مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابون کی ابتدا مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حرف لکھی جاتی تھے

تنگ کوچون مین مقابل کے مکانات مین فقط چند فیٹ کا تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت ابتک پرانے قصبون کے مکانات مین جیسے چسٹر ہی موجود ہے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ ابتک لوگون کو صاف روشنی اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونون کو کسقدر نافع ہین امرا اور اہل مقدرت دن بھر مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اسطرح سے کہ پانچ بجے صبح کو اوٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جسمین کچھہ تھوڑے سے کیک اور خوشبو شراب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون مین کھائی جاتی تھی۔ غربا اور محنتی لوگ دوپہر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکو کھانیکا ابتک باقی ہے اسواسطے کہ امرا کو تو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہین مگر محنتی لوگ بسبب روزمرہ کی مشقت کے مجبور رہتے ہین اور اونکے اوقات غذا ہر زمانہ مین یکسان رہتے ہین۔

اس زمانہ مین نقول و حکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی شاہ کا رہس تھا) باقاعدہ بننے لگین۔ اور پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے اور ان شبیہون سے یہ مقصود تھا کہ عوام الناس کو صحف مقدسہ سماویہ

اس امر عظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان ٹیوڈر کی
ابتدا سلطنت مین بندہ گری انگلستان سے قطعاً معدوم و مفقود ہو گئی

انگلستان مین جیسے اب سلطنت شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی
تھی یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اوس قبیل سے ہے جو قرن وسط
مین یورپ مین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت مین انگلستان
کا آئین حکومت احسن و اولے ہے۔ پادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہو گیا
تھا اور پادشاہ کو حکومت الکل فی الکل حاصل تھی اور وہ تمام ملک کا مالک
تھا مگر اوسکی حکومت مین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ
و مرعی تھے محدود و مقید تھی اوّل پادشاہ کوئی قانون بدون استرضائے
پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا دوسرے پادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکور رعایا
ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک مین اوسے قانون کی پابندی واجب تھی
اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ
رہتے تھے۔

اب امرا نے بعوض قلعون کے جنکا حال سابق مین لکھا گیا
بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونھین نقش و نگار سے
آراستہ کیا اور کمرون مین مُشجّر کے پردے ڈالے۔ قصبون کے مکانات
مین اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے اتنے باہر نکلے ہوتے تھے کہ

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادنیٰ و اعلیٰ برابر مصیبت و بلا مین مبتلا تھے امراء اور اہل دول کے خاندان غارت ہوگئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہوگئے اور سیکڑون دیہات جلکر خاک ہوگئے۔

اس زمانہ مین انگلستان کے طرز معاشرت مین ایک بڑی ترقی یہ ہوئی کہ غلام بنانیکا رسم موقوف ہوگیا۔ یہ رسم قبیح ابتدا زمانہ قوم سکسن سے اوس ملک مین جاری تھا۔ قوم نورمن کے غلبہ و تسلط سے آقا تو بدلگئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوتے تھے مگر قریب زمانہ شاہ ہنری دوم کے یہ کار ثواب (یعنے آزادی غلامان) شروع ہوا اور تین سو برس تک آہستہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ اوس زمانہ کے کسی مورخ کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت و توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز تھا انگلستان کے نورمن پادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسیسین روم مین سے اکثر ایسے تھے جو انگلستان کے غلامون پر ترس کھاتے تھے اور یہ رسم ہوگیا تھا کہ جب غلامون کا مالک قریب بمرگ ہوتا تھا تو پادری تمام حکومت کلیسائی اوسے غلامون کے آزاد کر دینے کی رغبت دیتے تھے چونکہ جنگ خانگی سے اوس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اسیر استینلی نے شاہزادۂ ظفر پناہ هنری کے سر پر رکھا رچارڈ کے لاشے کو ایک گاڑی پر لاد کر لیسٹر مین لے گئے اور گری فرایرس کے گرجے مین دفن کر دیا

مؤرخین اور افسانہ گوؤن نے آخر سلاطین پلین ٹجنٹ کی بڑی ہجو و مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور غلبۂ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہو گیا تھا اور شدید اور ہولناک گناہون کا مرتکب ہوتا تھا مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اگرچہ یہ بادشاہ اچھا نہ تھا لیکن اسکا حال جو ہمپر حالی ہے وہ بادشاہان ٹیوڈر کے دور مین لکھا گیا تھا لہذا اوس مین احتمال بغض و عناد متطرق ہے ـ یہ بادشاہ نحیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھ دُبلے اور شانے بدقطع تھے اس سبب سے اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہو گیا ـ

## سلاطین معاصرین

| | |
|---|---|
| اسکاٹلینڈ | سنہ وفات |
| جیمز . . . . . . . . . . . . . . . . . | |

## فرانس

| | |
|---|---|
| لوئی یازدہم . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۴۸۳ع |
| چارلس ہشتم . . . . . . . . . . . . | |

اوسسے باز رکھا پس اب اوسسے کوئی چارہ نرہا بجز اسکے کہ اوس لڑائی کے
نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تھی ـ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر
وہ کمال محزون و غمگین رہتا تھا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا اور
چونکہ اوسکی سلطنت معرض زوال مین پڑی تھی لہذا اوسکے رفقا
اور ہوا خواہون کی وفاشعاری مین بھی فرق آگیا اور پادشاہ خاصۃً امیر
اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تھا کہ ضلع لنکشایر اور چیشیر مین
اوسکا علاقہ بہت وسیع و زرخیز تھا ـ اب پادشاہ کو رات کی نیند اڑ گئی
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند مین جھجک پڑتا تھا اور بآواز ہولناک چلانے
لگتا تھا ـ اس عالم خوف و ہراس مین پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ھنری تین
ہزار آدمی کی جمعیت سے دریاے سدپن مین آپہنچا ـ شاہ رچارڈ
نے شہر نوٹنگھم مین کہ وسط ملک مین واقع تھا مورچہ لیا اور سب
ڈاکون پر سوار مقرر کر دیئے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین
الغرض غُرّہ ماہ اگست کو ھنری مقام ملفرڈ ھیون مین پونہچا
اور وہی ہفتہ کے عرصہ مین دونون لشکر مقام بوسورتھ پر دوچار
ہوے مگر رچارڈ کی فوج سے بہت سے لوگ چلے گئے ـ قصہ مختصر
خاندان گلاب پوشان مین آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین
رچارڈ نے فوج لنکسٹر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب رچمنڈ
کے خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تھا کہ خود ہدف تیر قضا ہوا اور جو تاج پہنکر
میدان کارزار مین آیا تھا وہ ایک قریب کی جھاڑی مین ملا اور اوسے تاجکو

جنگ بوسورتھ ۱۴۸۵ع

تھا اور الزبتہ اڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی تھی—

اب غاصب سلطنت انگلستان پر خوف وخطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکنگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور ھنری کا طرفدار ہوگیا۔ آخرالامر ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۴۸۳ء مین بلوے ہوا اور نواب رچمنڈ بھی ضلع ڈیون مین وارد ہوا چاہتا تھا کہ بسبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹگئے۔ نواب بکنگھم جسنے مقام برکنک مین بادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریاے سورن مین طوفان آنے کے سبب سے اپنی شرکا سے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جسمین سب اہل ویلس تھی ہوا ہوگئی آخر نواب مذکور بھیس بدلکر ایک خدمتگار بینسٹر نامے کے گھر مین جاکر چھپا اور بنا بر قول بعض مورخین کے میزبان نے مہمان کو دشمن کے حوالہ کردیا اور سیلسبری کے بازار مین اوسکا سر تن سی جدا کیا گیا۔

بادشاہ کو ھنری اور الزبتہ کی مواصلت سی خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہوجاے مگر دولہہ کے فوراً مرجانے سے یہ تدبیر بھی بادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن مین یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھ کرلے اور لوگون کو یہ شبہہ ہوا کہ اسی غرض سے بادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا مگر کیٹسبی اوسکے بڑے مشیرون نے اس عقد غیر جائز سے

ہے کہ شاہ رچارڈ نے جیمس ٹوئل رسالہ دار کے ہاتھ وارک سے لنڈن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبری داروغہ محبس ٹاور بھیجا اوسمین یہ حکم لکھا تھا کہ محبس مذکور کی کنجیاں چوبیس گھنٹہ کے واسطے حامل حکمنامۂ ہذا کے حوالہ کردے - اسی محبس مین اڈورڈ بادشاہ معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب مین فورسٹ اور ڈایٹن دو جلادون نے جو خاصتہً ان شہزادون کے قتل کرنیکے واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب مین اونکی حلق مین کپڑا ٹھوس کر مارڈالا اور اونکے لاشے ٹوئل کو دکھلاکر زینہ کے نیچے دفن کردیے - یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے - مگر حق یہ ہے کہ قوی دلیلون سے (اگرچہ یہ دلیلین تام و مسکت نہین ہین) ثابت ہوتا ہی کہ رچارڈ اس فعل شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان مین ہمیشہ مورد بحث و محل نزاع رہیگی -

ایک گروہ قوی امرا و شرفا کا ہمیشہ سے شاہ رچارڈ کا مخالف و معاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا اون لوگون نے چاہا کہ خاندان یورک و لنکسٹر مین اتفاق ہوجائے اور اس غرض سے اونہون نے ہنری نواب رچمنڈ کی شادی الزبتھ شاہزادی خاندان یورک سے کردی - ہنری اپنی ماں مارگرٹ بوفرٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا پوتا

کرے اور دوسرے روز نواب **بکنگہم** نے لوگون کیطرف سے ایک عرضی لکھکر نواب گاو سسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائین - الغرض **نواب حافظ الملک** نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کر لیا اور **اڈورڈ** کی پادشاہت کا خاتمہ ہوگیا -

## باب ۳ سوم

## عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت ۱۴۵۲ع - سنہ جلوس ۱۴۸۳ع - سنہ وفات ۱۴۸۵ع

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ این دختر نواب پادشاہ گر کے مقام **ویسٹ منسٹر** مین تاج پہنا اور امرا و اراکین دولت کے مرتبے بڑہائے اور پادشاہ متوفی کے خزانے لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اوسکا معین و خیر خواہ ہوا - بعد اسکے اوسنے تمام ملک مین دورہ کیا اور اوسکا قول یہ تھا کہ مین اس غرض سے دورہ کرتا ہون کہ انگلستان مین امن و صلح قائم کرون اور عدل و انصاف خالص شایع کرون غرض اس دورہ مین پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجداری مقام یورک مین ادا کئے - مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یورک مین پوہنچے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا - سر ٹامس مور سے روایت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخر الامر پادشاہ خردسال کو مقام اسٹانی اسٹراٹفرڈ واقع نوذ تھمپٹن مین گرفتار کر لیا اور بہ تجمل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - پادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین صرف بازی تھے اور دام قضا مین پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ پادشاہ خردسال کے خیرخواہ تھے اونھین رفع کیا چنانچہ امیر ہیسٹنگس کو کونسل کے مکان مین بہ تہمت تحریر گرفتار کر کے ٹاور کے گرجے مین تختہ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر ریورس پادشاہ کے ماموں اور کیپٹن گرے مرقی کو مع اور تین امیرون کے قلعہ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اوڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا صاحبان اہل لنڈن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلا اٹھے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

## اسپانیہ

ہنری چہارم . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۷۴ع

شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا . . . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

پایس دوم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۶۴ع

پال دوم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۷۱ع

سکسٹس چہارم . . . . . . . . . . . . . . .

# باب ۲ دوم

عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۰ء —

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ع ۹ اپریل — سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ع ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا — اس زمانہ قلیل مین رچارڈ نواب گلوسسٹر جسنے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجے کا بڑا خیر خواہ اور محب صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخرالامر پادشاہ خردسال کو مقام اسٹونی اسٹراٹفرڈ واقع نوٹ ھمپٹن مین گرفتار کر لیا اور بہ تجمّل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - پادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین مصروف بازی تھے اور دام قضا مین پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ پادشاہ خردسال کے خیرخواہ تھے اونھین رفع کیا چنانچہ امیر ھیسٹنگس کو نسل کے مکان مین بہ تہمت سحر گرفتار کر کے ٹاور کے گرجے مین تختۂ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر ریورس پادشاہ کے ماموں اور کیمبرلین کے مربّی کو مع اور تین امیرون کے قلعہ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا مشاورہ اہل لنڈن سے مقام گلڈ ھال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلائے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

اسپانیہ

ھنری چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۵۴ء
شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا . . . . . . . . . . . .

شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم . . . . . . . . . . . . . .

پوپ

پایس دوم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۶۴ء
پال دوم . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۷۱ء
سکسٹس چہارم . . . . . . . . . . . .

## باب ۲ دوم

عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۰ء

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ء ۹ اپریل۔ سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ء ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہِ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔ اس زمانہ قلیل مین سر چارڈ نواب گلوسسٹر جسنے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجے کا بڑا خیر خواہ اور محبِّ صادق بناتھا سلطنت

لینے کی فکر مین لگا تھا - آخر الامر پادشاہ خردسال کو مقام اسٹانی اسٹرا ٹفرڈ واقع نوزتھمپٹن مین گرفتار کر لیا اور بہ تجمل ظاہری اوسے لنڈن مین لے گئے اور محبس ٹاور مین قید کیا - پادشاہ کی مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی محبس مین قید کیا غرض وہ دونون طفل نادان زندان بلا مین مصروف بازی تھے اور دام قضا مین پھنسے ہوئے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے -

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسسٹر نے یہ کی کہ جو امیر کہ پادشاہ خردسال کے خیرخواہ تھے اونھین دفع کیا چنانچہ امیر ہیسٹنگس کو کونسل کے مکان مین بہ تہمت غدر گرفتار کر کے ٹاور کے گرجے مین تختہ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اوسی روز امیر ریورس پادشاہ کے مامون اور کیپٹن کے مربی کو مع اور تین امیرون کے قلعہ پونٹیفراکٹ مین قتل کیا جہان وہ بوقت گرفتاری اڈورڈ قید کیا گیا تھا - جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا اوسنے اہل لنڈن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلوسسٹر تخت و تاج کا وارث حقیقی ہے - اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر خاموش ہو رہے مگر چند رذالے چلا اٹھے کہ خدا شاہ رچارڈ کی عمر دراز

## اسپانیہ

ھنری چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۵۴ع
شاہ فرڈننڈ و ملکہ ازابلا . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہ جرمنی

فرڈرک سوم . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

پایس دوم . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۶۴ع
پال دوم . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۷۱ع
سکسٹس چہارم . . . . . . . . . . . . . .

# باب دوم

## عہد شاہ اڈورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۴۷۰ع

سنہ جلوس سنہ ۱۴۸۳ع ۹ اپریل۔ سنہ معزولی سنہ ۱۴۸۳ع ۲۵ جون

اڈورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔ اس زمانہ قلیل میں سر رچارڈ نواب گلوسسٹر جسنے خطاب حافظ الملک حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجے کا بڑا خیر خواہ اور محب صادق بنا تھا سلطنت

لک ھالنڈ مین سیکھا تھا اب اوسنے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ
انگریزی مین کیا اور ۱۴۷۱ء مین اوسے شہر گھینٹ مین چھاپا —
یہ پہلی کتاب انگریزی زبان مین چھپی — ۱۴۷۳ء مین کیکسٹن نے مقام
ویسٹ منسٹر مین چھاپہ خانہ قائم کیا اور ۱۴۷۴ء مین اس مطبع سے
پہلی کتاب جو ولایت انگلستان مین چھپی تھی جاری ہوئی — اس کتاب
کا نام دی گیم اینڈ پلے اف چیس ہے — اسکاٹ لنڈ
کو ۱۵۰۸ء مین اور ایرلنڈ کو ۱۵۵۱ء مین یہ نعمت غیر مترقبہ ملی — اسی زمانہ
مین اوّل مرتبہ انگلستان مین ڈاک لنڈن سے اسکاٹ لنڈ تک
جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار
مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دن مین سو میل خطوط
ومراسلات لیجاتے تھے

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

جیمس سوم . . . . . . . . . . . . . . .

### فرانس

چارلس ہفتم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۶۱ء

لوئی یازدہم . . . . . . . . . . . . . . .

بیتہ شاہ ھنری ہفتم کے حبالۂ عقد مین آئی—

اڈورڈ چہارم مین بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لذائذِ نفسانیہ
بیحہ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکی شہواتِ نفسانیہ کے سبب سی بڑے
بڑے معزز خاندان بیحرمت ہوگئے۔ بھاری اور پر تکلف کپڑے نفیس
کھانے اور قیمتی شرابین اوسے سب سی زیادہ مرغوب تھین اور اوسنے
خون کے دریا مین پیر کر سلطنت لی اور مخبری سے سلطنت کو تھاما چنانچہ
لکھا ہے کہ جو کچھ اوسکے دربار مین ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے اضلاع
مین واقع ہوتا تھا اوسکا علم اوسے ہوجاتا تھا۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور
ذی کمال تھا لیکن تماش بینی اور میخواری کے سبب سی آخر زمانہ مین پھول
گیا تھا اور محض بیکار ہوگیا تھا—

اسی پادشاہ کے عہد مین عرائض پارلیمنٹ قوانین بنائے گئے
جو ابتک باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہین۔ یہ تدبیر اسواسطے کی تھی
کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انمین کسیطرح
کا تغیر و تبدل نکر سکے

اڈورڈ چہارم کا زمانہ اسواسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ
چھاپہ کا رواج انگلستان مین ہوا۔ ولیم کیکسٹن جسنے چھاپہ کا

رڈ ٹ بہ تہمت سحر مقتول ہوا نواب موصوف نے بادشاہ کو علانیہ اوسکے
ن کا الزام دیا ۔ اس گستاخی کا عوض بادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلاسٹر کو
محکمہ امراے پارلیمنٹ میں طلب کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور
س دن کے اندر وہ محبس ٹاور میں مرگیا اور یہ افواہ اڑا کہ وہ ماشنی
شراب کی ناند مین ڈوب گیا کہ وہ شراب اوسے بہت مرغوب تھی ۔

شاہ اڈورڈ مین ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جسمین میرے یہان لڑکا پیدا ہو
اوسیدن اوسکی نسبت اور ملک کے بادشاہ کے خاندان مین ٹھہرا لون
مگر اس باب مین جو اوسنے تدبیرین کین وہ نہ چلین ۔ اوسنے یہ منصوبہ باندھا
تھا کہ میری بیٹی کی شادی بموجب مصالحہ برگنڈی کے شاہ فرانس کو ولیعہد
سے ہو جاے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوسکی وفات کے
تھوڑے روز پیشتر ولیعہد شاہ فرانس کی شادی مارگرٹ رئیس زادی
برگنڈی سے ہوگئی ۔ چند روز بعد اس شادی کے بادشاہ کہ بسبب
عیاشی اور تماشبینی کے ضعیف مضمحل ہوگیا تھا ایک مرض خفیف مین
مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فورًا منجر بمرض جانکاہ ہوگیا اور بادشاہ اکتالیس
برس کے سن مین مرگیا اور ونڈسر مین مدفون ہوا ۔ اس بادشاہ کو
دو بیٹے تھے یعنے اڈورڈ جسکا سن اب بارہ ۱۲ برس کا تھا اور رچارڈ
نواب یورک اور پانچ بیٹیان تھین انمین سب سے بڑی شاہزادی

الزبتھ سے شادی کرے - اس مصالحہ کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے پادشاہ انگلستان کے رفقا و ملازمین پر روپیہ کی بوچھار کردی اور اکثر امرا انگلستان بفخر کہتے تھے کہ ہم شاہ لوی کے نمکخوار ہین ـــــ

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکی تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اوس سے اسقدر محصول لیا گیا تھا اور اگر پادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہوجاتی مگر پادشاہ بھی عاقل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آیندہ اوسنے ایسی تدبیر کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لیجائے ـــ اِس غرض سے اوسنے سوداگرون سے محصول لینے مین شدت کی اور پادریون سے دہ یکی لی اور سابق کی معافیون کو مسترد کرلیا اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرۂ روم کی بندرگاہون مین تجارت کروائی پس ان تدبیرون سے سارا خرچ بھی اوسکا نبہ گیا بلکہ وہ اور مالدار ہوگیا اور رعایا بھی کسیقدر راضی اور آسودہ رہی ـ

نواب کلارنس کے قتل کا دھبہ اڈورڈ کے نام پر رہگیا ـ مدت سے دونون بھائیون مین تفرقہ پڑگیا تھا خاصتہ اس وجہ سے کہ اڈورڈ نے نواب کلارنس کی شادی میاری دختر رئیس اعظم برگنڈی سے کہ نہایت مالدار تھی نہونے دی تھی اور جب نواب کلارنس کا دوست ٹامس

چند قوی وجہون سے اوسنے اس لڑائی کا قصد کیا تھا۔ اوّل تو
کیجانب سے رئیس اعظم برگنڈی کا عزیز تھا اور یہ رئیس شاہِ فرانس
جانی دشمن تھا۔ ثانیاً پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدون کی طبیعت
شر ہے اور میری سلطنت کی فکر مین رہتے ہین اور آتش جنگ خا
پھر افروختہ کیا چاہتے ہین اونہین غیر ملک مین لڑانیکو بھیجدون۔ اس
لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برین او
ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ زر کا نکالا کہ مالدار لوگون کو اپنے پاس
بلاکر اون سے نذرین طلب کین پس اونکی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سے
انکار کرتے۔ اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کا روپیہ رکھا
الغرض بعد تاخیر بسیار پادشاہ نے فرانسیس پر فوج کشی کی مگر اسنے
شرکا کو قابل استعانت و استمداد نہ پایا تب تو اوس سے بہت پس وپیش ہوا
کراستے مین شاہ فرانس نے پیام مسرت فرجام مصالحہ و مشارکت بھیجا
غرض بمقام پکگنی دریاے سوم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ
پر دونون پادشاہون نے ملاقات کی اور لکڑی کے کٹہرے مین
تھ ڈالکر مصافحہ کیا اور شروط مصالحہ کے ایفا کی قسم کھائی۔ اس مصالحہ
بڑی شرطین یہ تھین اوّل لوئی شاہ فرانس پچھتر ہزار دینار فوراً
ہ اور پچاس ہزار دینار سالانہ شاہ اڈورڈ کو دام الحیوۃ دیا کرے
سات برس تک دونون ملکون مین لڑائی موقوف رہے اور بلا محصول
ت جاری رہے سوم شاہ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

گیا تھا اور بڑی بڑی مصیبتین کس شجاعت و مردانگی سے جھیلی تھین صدمۂ فراق اولاد سے شق ہو گیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین رخسار اڈورڈ کے آہنی دستانونسے شق ہوگئے ہین اور اوسکا خون نواب کلیرنس اور نواب گلوسٹر کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہو مگر ملکہ کی زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس روز بد کے بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور لوی شاہ فرانس نے خونبہا دیکر اوسے چھڑا لیا۔ جس روز شاہ اڈورڈ بفتح و فیروزی داخل شہر لنڈن ہوا اوسی روز ہنری محبس ٹاور مین بظلم وستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورڈ کے بھائیون مین سخت نزاع ہوئی۔ نواب کلیرنس بربنائے زوجیت اکبر بنات نواب وارک پادشاہ گر کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلوسٹر نے پادشاہ گر کی دوسری بیٹی این زن بیوہ شاہزادۂ اڈورڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس ہی شادی کرلی اور وہ بھی اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض پادشاہ نے دونون بھائیون کو راضی کیا اور جائداد متنازع فیہ دونون پر تقسیم کردی اور اونکی خوشدامن اوس پیرانہ سالی مین مفلس ہوگئی

اب اڈورڈ نے شاہ فرانس سے لڑنیکا منصوبہ باندھا اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سر نو قائم کیا۔

خدا ہماری پادشاہ ھنری کو سلامت رکھے — قصہ کوتاہ شاہ اڈورڈ ہالنڈ مین بھاگ گیا اور ھنری کو قید خانہ سے لاکر پہر تخت پر بٹھایا —

ازبسکہ شاہ اڈورڈ کی ایک بہن نواب برگنڈی سے منسوب تھی لہذا اوس پادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور جہاز سب سامان ملا اور چند ہی مہینے کے عرصہ مین وہ مقام ریونسپر واقع ضلع یورک مین پونہچ گیا — جب اڈورڈ نوٹنگھم مین پونہچا تو ساٹھہ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تمغہ) پہن لیا اور اوسکا بھائی نواب کلارنس بھی کہ بڑی مدت سے نواب وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر ملگیا اور اوسکی فوج عرصہ قلیل مین لنڈن مین داخل ہو گئی — سنہ ۱۴۷۱ع مین عید فسح کو کہ روز یکشنبہ تھا مقام برنٹ پر وارسے نیارسے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی مین ہر برگ گل سرخ مرجھا مرجھا کر زمین پر گرا یعنے نواب وارک اور اوسکا بھائی مونٹیگ اور سرداران خاندان لنکسٹر اوس دن کام آئے — اوسی روز ملکہ مارگرٹ اور اوسکا بیٹا پلی متھ مین پونہچے اور تین ہفتہ کے بعد اونکی فوج ٹکڑے اڑ گئی اور وہ مقام ٹیوکسبری واقع ضلع گلوسٹر مین گرفتار کیے گئے — جب ملکہ اور شاہزادے کو قید کرکے پادشاہ ظفر پناہ (اڈورڈ) کو دربار مین لائے تو وہ دل قوی شاہزادی کا جسنے بڑے بڑے خوفون کا سامنا

کی تولیت مین تھے- اِن نسبتون سے اُمرا جل کر خاک ہوگئے علی الخصوص خاندان نِولس کے امیر جنکا رئیس نواب وارک تھا- اس امیر کا لقب کتب تواریخ مین پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیراعظم اور حاکم شہر کیلی تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلیٰ کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار مین نہ تھی پس پادشاہ سے تقرب وخصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا ہوتا- الغرض نواب وارک اور پادشاہ مین روز بروز نفاق بڑھتا گیا یہانتک کہ علانیہ لڑائی ہوگئی- نواب موصوف نے باعانت نواب کلیرنس عمّ پادشاہ ضلع یورک اور ضلع لنکن کے لوگون سے بلوہ کروادیا مگر آخرالامر یہ دو امیر مغلوب ومقہور ہوکر لوی یازدہم شاہ فرانس کے کنف حمایت مین عافیت گزین ہوے اور وہان ملکہ مارگرٹ سے ملاقات ہوئی- چونکہ ملکہ اور نواب وارک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونون اسبات پر متفق ہوے کہ شاہ اڈورڈ کو مخذول ومعزول کرین ملکہ مارگرٹ نے اپنے بیٹے اڈورڈ کی شادی نواب وارک کی بیٹی این سے کردی اس سبب سے اونکا اتحادِ باہمی اور مستحکم ہوگیا-

پانچ مہینے فرانسیس مین رہکر نواب پادشاہ گر بلا مزاحمت جنوب انگلستان مین وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت کی امید ہوئی اسواسطے کہ چھہ ہزار آدمیون نے سفید گلاب کا پھول (کہ تمغہ خاندان یورک تھا) اپنی ٹوپیون سے پھینک کر بآواز بلند کہا کہ

# باب اوّل

## عہد شاہ اڈورڈ چہارم ـ سنہ ولادت ۱۴۴۳ء
## سنہ جلوس ۱۴۶۱ء ـ سنہ وفات ۱۴۸۳ء

ہنوز محاربہ روز ختم نہوا تھا ـ شمال کے لوگ ھنری کے شریک رہے مگر اہل لنڈن اور جنوب کے لوگ اڈورڈ کی طرف ہوگئے ـ ۱۴۶۱ء مین عین برف باری مین اڈورڈ نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یورک مین فتح پائی اس سبب سے اوسکی سلطنت قائم ہوگئی ـ ملکہ مارگریٹ بامید حصول مدد فرانسیس مین گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوف شکستہ میدان کارزار مین آراستہ ہوے لیکن مقام ھکلی موس اور ھکسیم پر پھر منہزم ہوے اور ھنری میدان شکست سے بھاگ کر لنکشیر کے جنگلون مین چھپا اور برس روز سے زیادہ تک کسیکو پتہ نہ پایا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور محبس ٹاور مین مقید ہوا

۱۴۶۴ء مین اڈورڈ نے لیڈی الزبتہ گری سے شادی کرلی ـ یہ بیگم ایک سردار وڈول نامے کی بیٹی تھی اور تاج شاہی سے مزین ہوکر ملکہ بنی اور اپنے بھائیون اور بہنون کی بڑے بڑے امیرزادون اور امیرزادیون سے کردی پادشاہ

## شہنشاہان جرمنی

سجسمنڈ . . . . . . . . . سنہ ۱۴۳۷ء
البرٹ دوم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۳۹ء
فریڈرک چہارم . . . . . . . . .
. . . . . . . . . . .

## پوپ

مارٹن پنجم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۳۱ء
یوجینس چہارم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۴۷ء
نکولاس پنجم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۵۵ء
کیلکسٹس سوم . . . . . . . . . سنہ ۱۴۵۸ء
پایس سوم . . . . . . . . .
. . . .

## سلطنت خاندان یورک — سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم .. (پسر رچارڈ نواب یورک) .... سنہ ۱۴۶۱ء
اڈورڈ پنجم ........ (پسر) ........ سنہ ۱۴۸۳ء
رچارڈ سوم ...... (عم) .... سنہ ۱۴۸۳-۱۴۸۵ء

مشاہدہ کیا اور ۱۴۵۵ء مین انگلستان مین شیشہ بنانا شروع ہوا - ان وباتونسے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال و انتشار مین بھی علوم و فنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے - ادھر براعظم یورپ مین ایک ایسا فن لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسّے ایسے منافع عظیم حاصل ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے - اس فن سے چھاپہ کا فن مراد ہے - ۱۴۲۳ء مین فاسٹ نے لکڑی کے تختون پر چھاپا - ۱۴۳۷ء مین گٹن برگ نے سیسہ کے حروف بنائے ۱۴۵۰ء مین بیلن کا چھاپہ نکلا اور ۱۴۵۲ء مین اسکویفر کے ڈھالی ہوی حروف استعمال مین آئے

## سلاطین معاصرین

| اسکاٹ لنڈ | سنہ وفات |
|---|---|
| جیمس اوّل | ۱۴۳۷ء |
| جیمس دوم | ۱۴۶۰ء |
| جیمس سوم | |

## فرانس

| | |
|---|---|
| چارلس ششم | ۱۴۲۲ء |
| چارلس ہفتم | |

## اسپانیہ

| | |
|---|---|
| جان دوم | ۱۴۵۴ء |
| ہنری چہارم | |

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار مین تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی
اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین بالالتزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم
ہوتا ہے کہ امور سیاست کا جو وہ انصرام کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ
جن لوگون کی طرف سے وہ پارلیمنٹ مین وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے
تھے دوسرے یہ کہ بمراعات خدمت وکالت رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے
تھے — اسی بادشاہ کے عہد مین پارلیمنٹ مین راے دینے کا استحقاق ان
لوگون پر منحصر ہوگیا جنکے پاس کم سے کم چالیس شلنگ سالانہ نکاسی
کی زمینداری تھی —

مدت سے آمدنی ملک بہت کم ہوگئی تھی اسواسطے ہنری
چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب ہنری ششم
کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر مین رہگئی اس سبب سے کل پچاس ہزار
روپیہ سالانہ کی آمدنی اوسسے رہگئی اور بسبب مصارف کثیرہ محاربات
فرانس کے اور اور وجوہ سے شاہ ہنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا
قرضدار ہوگیا تھا

اسی بادشاہ کے عہد مین ایٹن کالج اور کنگس کالج کیمبرج
۱۴۴۱ء مین مقرر ہوے اور اسکے بعد ۱۴۵۴ء مین مدرسہ عالیہ
گلیسگو مقرر ہوا اور ہیلی منجم نے ۱۴۵۶ء مین ستارہ ذو الذنب

ئی اور چند روز کے بعد ملکہ مارگریٹ نے نواب وارک کو مقام سینٹ
البنس پر دوسری شکست دی (۱۴۶۱ء) اور پادشاہ کو قید سے چھڑا لیا
جب اڈورڈ لنڈن کو روانہ ہوا تو اہل شہر اوسکے آنے سے نہایت خوش
ومسرور ہوئے اور ایک بڑی کونسل منعقد ہوئی اور اہل کونسل نے کہا کہ جب
پادشاہ ملکہ کی فوج سے ملگیا تو سلطنت کا مستحق نرہا اور نواب مارچ کو
فورًا بخطاب اڈورڈ چہارم پادشاہ کردیا

شاہ هنری ششم نحیف الجثہ اور ضعیف الدماغ تھا اور
چونکہ مدت تک ایام طفولیت مین پادشاہ رہا تھا لہذا اوسے عادت
پڑگئی تھی کہ اپنے مشیرون کا بہت اعتبار کرتا تھا اور اونکے گناہون کا
خمیازہ خود اوٹھاتا تھا مگر بذات خود یہ پادشاہ حلیم الطبع اور معصوم صفت
تھا اور عفو قصور اور سزا سے درگذر کرنا اوسکا شعار تھا اور حصول صلح اور
دفع شر کیواسطے اپنا نفع چھوڑ دیتا تھا —

اس زمانہ تک حکومت وسیاست ملک محکمہ امرای پارلیمنٹ
سے متعلق تھی اور اہم معاملات مین پادشاہ اونکے مشورہ پر چلتا تھا —
اسی محکمہ کو متولّی سلطنت مقرر کرنیکا اختیار تھا اور اسی کی راے سے
پادشاہ هنری معزول ہوا —
محکمہ عوام کی استرضا ضرور تھی استشارہ ضرور نہ تھا مگر تاہم

[…]ائی ہوئی اور فوج یورک نے بسرداری نواب وارک پادشاہ کو پھر
[…]رفتار کرلیا اور اب نواب یورک نے علانیہ سلطنت کا دعوی اس بنیاد
[…]پر کیا کہ مین خاندان شاہی کے شعبۂ کبری کا رئیس ہون — آخر پارلیمنٹ
مین اس امر پر مباحثہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ ھنری مادام الحیوة
پادشاہ رہے اور اوسکے مرنیکے بعد سلطنت نواب یورک اور اوسکی ورثہ
کی طرف منتقل ہو جائے

یہ سنکر ولیعہد کی ماں یعنے ملکہ مارگرہٹ کو محبت مادری نے
جوش کیا اور وہ جلکر خاک ہو گئی کہ ہین میرا بیٹا اڈورڈ سلطنت سے
بالکل محروم کردیا گیا الغرض ملکہ نے امرائے لنکسٹر کو جمع کرکے فوج
یورک کو مقام ویکفیلڈ گرین واقع یورک مین شکست دی اور یہ
پہلی فتح اہل لنکسٹر کو سنہ ۱۴۶۰ع مین حاصل ہوئی — اس لڑائی مین نواب
یورک مارا گیا اور اوس زمانہ کی رسم مکروہ کے موافق اوسکے سر پر کاغذ
کا تاج رکھکر دیوارہاے شہر یورک پر لٹکا دیا — اس شکست سے اہل یورک
بیدل نہین ہوتے بلکہ نہایت قہر و غضب مین آئے — اڈورڈ نواب
مارچ نواب مقتول کا فرزند دلبند اپنے باپ کا جانشین اور اوسکے حق
کا طالب ہوا — یہ شاہزادہ انیس ۱۹ برس کا تھا اور بڑا بہادر اور خوبصورت
جوان تھا اور لوگون کی طبیعت اوسکی طرف مائل تھی — غرض ۱۴۶۱
نواب مارچ نے فوج شاہی کو مقام مورٹیمرس کراوس پر شکست

سلطنت نواب یورک کے ہاتھہ آئی اور وہ مخاطب بہ خطاب حافظ الملک ہوا مگر اوسکی حکومت تھوڑے ہی عرصہ تک رہی اور بادشاہ تندرست ہوگیا اور نواب یورک عہدے سے معزول ہوا مگر اوسے تو حکومت کا مزہ پڑگیا تھا لہذا وہ آمادۂ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام محاربہ روزز مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ روز کے معنے گلاب کا پھول ہین چونکہ متخاصمین مین سے فوج یورک کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ لنکسٹر کا تمغہ سرخ گلاب کا پھول تھا لہذا اسے محاربہ روزز یعنی جنگ گلاب پوشان کہنے لگے۔ خاندان یورک کے بڑے معین و مددگار نواب سیلسبری اور اوسکا بیٹا نواب وارک تھے

باقی عہد شاہ ھنری مین چھہ لڑائیان ہوئین اور یہ امر کہ سلطنت کسکا حق ہے میدان کارزار مین طرفین کی فوج تو اسکا انفصال کرتی ہی تھی اب تمام ملک مین ہر گھر مین اسپر مباحثہ و مناقشہ ہونے لگا اور تمام اہل انگلستان کے دو فرقے متضاد ہوگئے۔ آخر الامر ۱۴۵۵ء مین بمقام سینٹ البنس پر لڑائی ہوئی اور فوج لنکسٹر نے شکست کھائی اور بادشاہ مقید ہوگیا مگر پھر تھوڑے عرصہ مین وہ رہا کردیا گیا اور برائے نام صلح ہوگئی ۱۴۵۹ء مین پھر لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے جنگ بلورھیتہ واقع ضلع اسٹفرڈ مین پھر فتح پائی۔ پھر ۱۴۶۰ء مین بمقام سوتھمپٹن پر

اونھون نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پل کو چھین لیا
اور چھہ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی
موقوف رہی اور اسقف ونچسٹر نے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر مشتہر
کردیا کہ جو لوگ فورًا اپنے اپنے گھرون مین پھر جائین اونھین امان دیگئی
اب کیڈ کے ساتھہ ایک آدمی بھی نرہا اور اوسنے پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن
کچھہ نہو سکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامی نے اوسے اسکس
کے ایک باغ مین دیکھہ لیا اور قتل کیا اور ہزار مرکس اوسکے قتل
کا انعام پایا۔ ظن غالب یہ ہے کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور
اگر وہ ظفریاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتے

خاندان لنکسٹر پر مدت سے ادبار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی
آگئی کہ جنگ خانگی شروع ہوگئی۔ نواب یورک سلطنت لینیکی تدبیرین
پختہ کرچکا تھا اب اونکو عمل مین لانیکا عین وقت تھا۔ یہ سچ ہے کہ شاہ
ہنری کے یہان لڑکا پیدا ہوا تھا اور بڑی خوشیان ہورہی تھین
مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ تھے کہ بادشاہ نواب سمرسٹ پر
بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے
نورمنڈی کا صوبہ کھوادیا ہے اور پھر بادشاہ نے صوبہ گین کے
لے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور رنجواستہ
خاطر ہوئی۔ اس نازک وقت مین بادشاہ کو جنون ہوگیا اور عنان مہام

ہوگئی یہانتک اوسپر پارلیمنٹ مین نالش کی اور اوسے ملک بدر کر دیا مگر اسپر بھی اوسے یہ امید باقی تھی کہ کیلی مین قیام کی مجھے اجازت ملے گی لیکن چند جنگی جہازون نے اوسکی کشتی شکستہ کا تعاقب کیا اور اونکے کپتان نے اوس سے بہین طور کلام کیا کہ خوش آمدی ای نمکحرام - الغرض دو دن کے بعد ایک کشتی پر جلاد اور تختۂ قتل اور ایک زنگ آلود تلوار اوس مقام پر پونہچے اور اس عجیب تختہ پر نواب سفّک کا سر جدا کیا گیا

اس حادثۂ جانکاہ سے ہنری کو صدمۂ عظیم ہوا اور اہل کینٹ کو جنہون نے نواب سفّک کے گرفتار کرنیکو جہاز بھیجے تھے یہ خبر پونہچی کہ ہم سے سخت انتقام لینے کا سامان ہورہا ہے - یہ کینٹ کے لوگ اونہین باغیون کی نسل سے تھے جنہون نے ٹایلر کا ساتھ اسمتہ فیلڈ کو معرکہ مین دیا تھا - الغرض یہ لوگ بسرداری جیک کیڈ پھر آمادۂ فساد ہوئے اور اونہون نے اپنا نام مورٹیمر مشہور کردیا جو نواب یورک کا چچازاد بھائی تھا - پادشاہی فوج مقام سون اوکس پر باغیون سے منہزم ہوئی اور اوس کا سردار قتل ہوا - کیڈ نے یہ چال کی کہ سردار مقتول کی زرہ خود مین لی اور لنڈن تک چلا گیا اور جب وہ وہان پہنچا تو شاہ ہنری کنلورتھ کو راہی ہوا غرض اب باغیون کا کوئی روکنے والا نہ رہا اور وہ شہر لنڈن مین داخل ہوئے اور کیڈ نے ہنگام عبور دریا پل کی رسیان اپنی تلوار سے کاٹ دین ---- دو دن تک باغی لنڈن پر قابض رہے تیسرے روز جب

...ے ایک انگلنڈ کی امیرادی کو اپنی زوجہ اور شریک سلطنت کرکے
...یا- اِس امیرزادی کا نام جاین بوفرٹ ہی اور یہ نواب بیمی سٹ
...بیٹی تھی-

خاندان لنکسٹر کے رُکن رَکین نواب گلوسٹر اور اوسکا
چچا کارڈنل بوفرٹ تھے- اگرچہ یہ دونون امیر امور سیاست مین
باہم رقیب تھے مگر دونون نے یکدل ہوکر ہنری کی سلطنت کو سنبھالا
اور ہنری کا یہ حال تھا کہ جون جون سن زیادہ ہوتا تھا ہر روز اوس سے
ایسے امور وقوع مین آتے تھے جنسے فساد عقل ظاہر تھا لیکن یہ دونون
ارکان دولت چھہ ہفتہ آگے پیچھے دنیا سے رحلت کرگئے اور اب
رچارڈ نواب یورک کو سلطنت لینے کے خیالات بندھنے لگے-
نواب موصوف مان کی جانب سے شاہ اڈورڈ سوم کے منجھلے بیٹے
اور باپ کیجانب سے اوسکے چھوٹے بیٹے کی اولاد مین تھا

جب ہنری کا وزیر وفاشعار دنیا سے اوٹھہ گیا تو نواب یورک...
کے دن پھرے — اودھر فرانسیس کے صوبے پادشاہ سے چھن گئے...
اس سبب سے تمام انگلستان اوس سے برہم ہوگیا اور چونکہ نواب سفک...
کے مشورہ سے صوبہ انجو اور مین پادشاہ نے رانی رئیس فرانسیس...
کو مسترد کردیے تھی لہذا نواب موصوف سے خائنہ لوگون کو عدا...

ماحصل یہ ہوا کہ نواب اعظم برگنڈی نے بادشاہ فرانس سے مصالحہ کر لیا اور اوسکی شراکت اختیار کی۔ الغرض شہر پیرس بہت جلد انگریزوں کے قبضہ سے نکل گیا اور ۱۴۴۴ء میں اونہوں نے بخوشی بادشاہ فرانس سے دو برس کے واسطے مصالحہ کر لیا۔ دوسرے سال شاہ ہنری نے رِنی رئیس صوبہ اَنجو و میئن کی دختر حسینہ و جمیلہ مارگرٹ سے کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کر لی اور یہ صوبے مینن و انجو بہ تنسیخ رسم عام دولہن کے باپ کو مسترد کر دیے۔ یہ صوبے فرانس کی کنجیاں کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کیے گئے تو سارے ملک میں ہوا دیا اوگئی۔ اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریائے لوائر سے عبور کر آئی اور شہر روان و نورمنڈی اوسکے مطیع و منقاد ہو گئے۔ شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنانِ عزیمت بسمت جنوب منعطف کی اور شہر بشہر بادشاہ ظفر پناہ کا مطیع و خیر خواہ ہوا یہاں تک کہ ۱۴۵۱ء میں خلیج ڈوورا تک و پس نیفا بادشاہ انگلستان کا جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سوا کیلی کی گڑھی کے کہ اوسپر ایک انگریزی جھنڈا رہ گیا تھا۔ پس انگریزوں کو جو فرانسیس میں سلطنت کرنے کا خیال خام تھا اوسکا انجام یہ ہوا۔

ہنری ششم کے ابتدائے عہد میں (۱۴۲۴ء) جیمس شاہ اسکاٹلینڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

خواہ اس سبب سے کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا پھسلانا منظور تھا۔ القصہ یہ عورت ذرہ پہنکر اور شرغہ گھوڑے پر سوار ہوکر اور لینس کے بچانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور فوج انگریزی کو نکالدیا اس سبب سے اوسکا لقب مجاہدۂ اورلینس ہوگیا۔ دو مہینے کے عرصہ مین شاہ چارلس نے شہر رہیمس مین تاج پہنا اور اوس مدعیۂ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کی صپاین کی جنگ مغلوبہ مین اوس عورت کو ایک کماندار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کرلیا اور متولی انگریزی کے ہاتھہ بیچڈالا اور چھہ مہینے قید رہکر وہ عورت بہ تہمت سحر روان کے بازار مین زندہ جلادی گئی۔

مدعیۂ رسالت زندہ جلادی

شاہ ھنری کہ ہنوز لڑکا تھا ویسٹ منسٹر مین مزین بہ تاج شاہی ہوا اور پیرس دار السلطنت فرانس مین بھی اوسکی تاجداری کے رسوم ادا کئے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس شہر رہیمس مین تاج پہن چکا ہے لہذا ھنری کی تاجداری خود پیرس دار السلطنت مین کیجائے مگر پیرس مین ھنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھا سنہ ۱۴۳۵ع مین شہر آرس مین ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسیسون نے بہت چاہا کہ دونون بادشاہو مین مصالحہ ہوجائے مگر کچھہ نہوا۔ اب دو سانحے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے انگریزی سلطنت فرانسیس مین متزلزل ہوگئی ایک سانحہ نواب بڈفرڈ کا انتقال تھا دوسرا

انگریزی دریاے لوار سے عبور کرکے جو صوبے کہ شاہ چارلس کے تحت حکومت ہین اونہین تاخت و تاراج کرے مگر بنابر قول بعض مورخین کے متولی ولایت فرانس یعنے نواب بڈفرڈ اس امر سے مانع ہوا۔ الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اورلینس کا محاصرہ کیا اور بیرون شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب و غریب ہو گیا یعنے **مچھلیون کی لڑائی**۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار کچھ رسد کی گاڑیان لشکرگاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام رُوویر پر فرانسیسی سوارون نے اوسپر حملہ کیا اور اوسنے اونھین بھگا دیا چونکہ رسد کی گاڑیون مین نمکین مچھلیان بکثرت تھین اس سبب سے اس لڑائی کا نام یہ ہو گیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی کی جرأت و استقلال سے اہل فرانس ہمت ہار گئے اور شہر اورلینس سے مایوس ہو گئے

مگر دفعتہً زمانہ کا رنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی نے کہ ایک دیہاتی سراے مین خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی اور عند الملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اسواسطے بھیجا ہے کہ انگریزون کو اورلینس سے نکالدون اور حضور کو (یعنے چارلس کو) ریمس مین لیجاؤن۔ پادشاہ فرانس نے اس مدعیہ رسالت کا نہایت اعزاز و احترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اوسکے افسانہ کا اوسے یقین آ گیا

کونسل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بڈفرڈ
عم پادشاہِ شیرخوار متولی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا
ہمفری نواب گلوسٹر مخاطب بخطاب حافظ مملکتِ انگلستان ہوا۔

ہنری پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد پادشاہ فرانس
نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بخطاب چارلس ہفتم پادشاہ ہوا۔
دریاے لوا د عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی مین حدِ فاصل
تھی۔ جنگ کرونٹ (۱۴۲۳ء) اور جنگ ورنول (۱۴۲۴ء) مین نواب بڈفرڈ
نے فرانسیس مین انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلوسٹر نے جیکولاین
شاہزادی بویریا سے شادی کی اور بربناے وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد
ممالک ندرلنڈس کا مدعی ہوا۔ نواب بربنٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا
مدعی ہوا اور نواب گلوسٹر کے دعوے کا مانع و قادح ہوا اور نواب بربنٹ کی اعانت
وتائید اوسکے ابن عم رئیس اعظم برگنڈی نے کی پس اسطرح سے رئیس
موصوف پادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلوسٹر
نے اپنے وطن مین بھی بوفرٹ اسقف ونچسٹر سے کہ نہایت
متکبر اور صاحب مکنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بڈفرڈ
کی حکومت فرانسیس مین ضعیف ہوگئی

آخرالامر ۱۴۲۸ء مین ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سیاہ

## فرانس

چارلس ششم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## اسپانیہ

ہنری سوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۰۶ع

جان دوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہ جرمنی

سجسمنڈ . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

جان بست و سوم . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۱۵ع

مارٹن پنجم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## باب سوم

عہد شاہ ہنری ششم مولد ونڈسر ـ سنہ ولادت ۱۴۲۱ع ـ سنہ جلوس ۱۴۲۲ع ـ سنہ وفات ۱۴۷۱ع

چونکہ بوقت جلوس اس بادشاہ کا سن کل چھہ مہینے کا تھا لہذا بیس آدمیوں کی

اسواسطے کہ اوسکی فتوح نے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ جس بات کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کرلیا اور اکثر چیزون کے محصول مادام الحیوۃ اوسے معاف کر دئے اور ان محصولون کی ضمانت پر اوسنے بہت سار روپیہ قرض لیا- آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر مخارج مداخل سے بڑھجاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیلی مین صرف ہوجاتا تھا- انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی بادشاہ کے وقت مین ہوئی کہ اسنے ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون مین بنوایا- ان بیڑون مین جنھین شاہ ھنری نے بنوایا تھا یا سوداگر کے جہاز ہوتے تھے یا اور ملکون کے جہاز بکرایہ لیے جاتے تھے- شاہ ھنری نے رچارڈ وھٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عہدۂ کوتوالی سے سرافراز کیا اور اس سوداگر نے ایک جہاز مسمی بہ کیٹ مین کئی مرتبہ بقصد تجارت سفر دریا کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچون کے بہلانے کی کہانی نکلی ہے اور وہ بہت مشہور ہے-

## سلاطین معاصرین

**اسکاٹ لنڈ** — سنہ وفات

جیمس اول . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

شاہ ھنری کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود بادشاہ فرانس کا دربار گرد تھا۔ شاہ ھنری نے عین اوج و سطوت مین اس دار فانی سے رحلت کی۔ اوسکے مرض مین اسورّخین نے اختلاف کیا ہے لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و میخواری اوسکی جوان مرگی کا باعث ہوئی۔ اوسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان مین لیگئے اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا۔ اوسنے فقط ایک بیٹا ھنری ششم تھا۔ اوسکے بعد اوسکی زوجہ ملکہ کیتھراین نے اون ٹیوڈر سے کہ شرفاء ویلس مین سے تھا عقد کر لیا اس طرح خاندان شاہی ٹیوڈر کی بنیاد پڑی۔

ھنری پنجم شجاع اور مدبّر و سیاست دان تھا۔ اوسکے غرور و نخوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اوسکا عدل مستقیم رعایا کے نزدیک اوسکے عیوب و جرائم کا کفارہ تھا۔ وہ فوج کا بڑا پیارا تھا کہ اوسکی رکاب ظفر انتساب مین ہمیشہ اوسے فتح و فیروزی نصیب ہوئی یہ پادشاہ کشیدہ قامت اور لاغر تھا۔

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار عظیم حاصل کیا وہ یہ تھا کہ کوئی قانون بے اس محکمہ کی منظوری کے نافذ نہوگا۔ جتنا روپیہ رعایا نے اس پادشاہ کو دیا اوتنا کسیکو نہ دیا تھا

## چارلس هنری فرانسیس کا پادشاہ ہو

شاہ هنری اپنی دولہن کو ساتھ لیکر تھوڑے دنون کے لیے انگلستان مین آیا تھا کہ ایک ایسی خبر وحشت اثر سنی کہ اولٹا فرانسیس کو پھر گیا۔ پادشاہ فرانس کے ولیعہد نے فوج اسکاٹ لنڈ کی مدد سے سپاہ انگریزی کو مقام بوجی پر شکست دی اور شاہ هنری کے بھائی نواب کلیرنس کو قتل کرڈالا۔ هنری کو یہ امید تھی کہ اسکاٹ لنڈ والے اپنے پادشاہ سے نہ لڑینگے اس خیال سے وہ اونکے پادشاہ جیمس کو کہ قید تھا لڑائی مین لیگیا۔ یہ امید پادشاہ کی نہ برآئی مگر چونکہ وہ ہمیشہ فتح نصیب رہا لہذا اس دفعہ بھی اوسنے دشمن کو نکالکر قصبہ بورجن مین کردیا اور قلعہ مُو کو کہ قریب پیرس پای تخت فرانس کے واقع تھا اور نہایت مستحکم تھا مغلوب کرلیا اس سبب سے اہل فرانس کی حریفانہ تدبیرین باطل ہوگئین۔

اب شاہ هنری کی طمع ملک گیری اقصی مدارج کامیابی کو پونہچ گئی تھی۔ تمام ملک شمالی فرانس تا ساحل دریاے لوار اوسکے قبضہ مین تھا اور تاج فتح و فیروزی جو اوسنے جنگ اگنکورٹ اور رُوون مین پایا تھا اوس مین سے ایک تار بھی نہ گرنے پایا تھا۔ اودھر تو پیرس مین عید فتح کی خوشیان ہو رہی تھین ادھر لورین

تعاقب نکیا اور ڈوورکو چلا گیا۔ جب پادشاہ ڈوور مین بفتح وفیروزی پونہچا تو رعایا کی خوشی کی حد و پایان نہ تھی یہانتک کہ لوگ اوسکے جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر مین کودپڑے اور ہزارون آدمی احسنت احسنت کہتے ہوے زیر پرچم نشانہاے ظفر لنڈن تک پادشاہ کے ساتھ گئے اور پارلیمنٹ نے بلا درخواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے دیا اور مادام الحیوۃ اوسے اون اور چمڑے کا محصول معاف کردیا۔

سنہ ۱۴۱۷ع مین محاربہ فرانس پھر شروع ہوا۔ پادشاہ انگلستان نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہانتک کہ چھ مہینے کے محاصرہ کے بعد شہر روون کو فتح کرلیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اوسکے قبضہ مین آگیا۔ اب ایک ایسا حادثہ ناگہانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت سے لینیکی بہت سہل راہ نکل آئی۔ وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہواخواہان شاہ فرانس نے بکرو دغا مار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ فرانس کے خون کے پیاسے ہوگئے اور شاہ ھنری کے شریک ہوگئے اس سبب سے ھنری کو اتنی قوت ہوگئی کہ اوسنے حاکمانہ شروط مصالحہ پادشاہ فرانس کو لکھہ بھیجے اور مصالحہ ٹروئز منعقد ہوا جسکی شروط ضروریہ یہ ہین۔ اوّل یہ کہ شاہ ھنری فرانسیس کی شاہزادی کیتھراین کو اپنے حبالہ عقد مین لائے۔ دوّم یہ کہ تاحیات پادشاہ ضعیف الدماغ چارلس ھنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے۔ سوّم یہ کہ بعد وفات شاہ

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کیسی بھی وہان سے دور
نہ تھا اور وہان کی فتح جو یاد آئی تو ہر انگریز کا دل شیر ہوگیا۔ دوسرے دن
علی الصباح انگریزی کماندار کہ سوا فتح کے شکست کا نام نجانتے تھے آگے
بڑہے اور للکارتے ہوے بڑہے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اونکے
ہاتھون مین تیز نکیلی لکڑیان بھی تھین اُن لکڑیون کی اونھون نے ایک
ترچھی قطار اپنے سامنے باندہ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی
فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اوسکی آڑ مین انگریزی تیراندازون نے
تیرون کا مینہ برسادیا بعد اوسکے کمانون کو پھینک کر سوارون کے ساتھ
صفوف شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ وار ٹوٹ پڑی اور فوج فرانسیسی کا
پہلا اور دوسرا اور تیسرا حصہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود بادشاہ
ھنری عین شدت جدال و قتال مین مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی
مرتبہ گرز گران اور شمشیر بران اوسکی حلق پر رکھدی مگر اوسے گزند نہ پہونچا
بادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی سراسیمہ
اور پریشان ہوگئی کہ اوسنے کچھہ سوار پوشیدہ دیہ اگنکورٹ مین
کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھون نے مکانات مین آگ
لگادی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مفرور ہوئی اور خود سپہ سالار
فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھہ ہزار سردار اور سواران جرار
اوسی روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی مین فقط سولہ سے
آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ھنری نے فوج فرانسیسی کا

جمع کیا۔ مگر جنگ مین اس سبب سے تاخیر ہوگئی کہ لوگون نے سازش کر
چاہا کہ نواب مارچ کو پادشاہ کردین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہوگئی
لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہمدم و ہمراز بلکہ ہمخواب تھا اور
رچارڈ نواب کیمبرج پادشاہ کا ابن عم بجرم بدخواہی معاقب
بسزاے موت ہوے ۔

اب پادشاہ ایک بیڑا جہازون کا تیار کرکے اور تیس ہزار
آدمی ساتھ لیکر بندرگاہ سوتھمٹن مین سوار ہوا اور دریاے
سین تک پونہچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ مین قلعہ ہرفلور کہ دریا
مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لے لیا
بعد اوسکے وہی فوج جو بسبب شدت بیماری و کثرت زخمہاے کاری کے
نصف رہگئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سے جاے
جس راہ سے کہ اڈورڈ سوم کا لشکر ظفر پیکر گیا تھا۔ الغرض جب
پادشاہ منزل مقصود پر پونہچا تو دریاے سوم کے پل ٹوٹے پاے اور
کنارون پر دیکھا کہ تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک
مقام غیر محفوظ دریا مین دیکھا اور بسرعت تمام اوس مقام سے عبور کر کے سیدھا بسمت کیلی راہی
ہوا مگر سپہ سالار فرانسیسی قریب دیہ اگنکورٹ کے قدوم مخالف کا منتظر تھا اور
جب شب تیرہ و تار و شدت امطار مین سپاہ جرار انگریزی نے مشاہدہ
کیا کہ فرانسیسی لشکر مین جا بجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانسیسی ہنٹ لاکھ

کیا- اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی مسٹ صوف کو پکڑ کر مجلس ٹاور میں
لے گئے اور پادشاہ نے پادریون کے خوش کرنے کے واسطے اوسکے عقیدہ
کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ مشتہر کیا- الغرض نواب کو بھی مجلس سے
نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیساے سینٹ گائل مین جمع کر کے
آمادۂ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصف شب کو باغیون پر
ٹوٹ پڑا اور اونھین منتشر و پریشان کر دیا- اونکا پیشوا تو بھاگ گیا مگر
اونمین سے اکثر گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب
اولڈ کیسل رئیس فرقۂ باغیہ حملہ آوران اسکاٹ لنڈ کا شریک
ہوا اور بجرم بغاوت والحاد زندہ جلا دیا گیا-

ابتک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ
فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ھنری پنجم اس خطاب کا سزاوار ہوا کہ
اسنے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جانکر اڈورڈ سوم کے دعوی
سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصالحہ بریٹنی کی تکمیل و ایفا
چاہا- اس درخواست کے جواب مین پادشاہ فرانس نے کچھ گیند
بھیجدیئے اسسے یہ کنایہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے
لڑنا کیا جانے- یہ ھنری پر بڑا خار گذرا اور اوسنے لڑائی کا سامان
کیا اور نواب بڈفرڈ کو متولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو
رکھکر بہت سے روپیہ قرض لیا امرا و ارکین دولت کو بعزم جنگ فرانس

# باب دوم

## شہنشاہ ہنری پنجم — مولد مونمتہ — سنہ ولادت سنہ ۱۳۸۸ء — سنہ جلوس سنہ ۱۴۱۳ء — سنہ وفات سنہ ۱۴۲۲ء

پہلے تو شاہزادہ ہال بڑا بدمعاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب پادشاہ شجاع و جری ہنری پنجم ہو گیا — پہلے اس پادشاہ نے یہ امر کیا کہ پرانے مصاحبوں کو برطرف کر دیا اور چھانٹ چھانٹ کر عقیلوں کو اپنا ندیم کیا جنمیں سر ولیم گیسکوئن سب سے زیادہ مشہور و ممتاز تھا — پادشاہ نے نواب مارچ کو رہا کر دیا اور امراے پرسی کی جاگیر بلاسے سبے ورمان کے بیٹے کو واگذار کر دی —

ہنری کے ابتدا عہد میں فرقہ لولرڈس تہذیب ملت
تھی میں کوشش کرنے کے سبب سے مورد عتاب سلطانی ہوا — اس فرقہ
ں سر جان اولڈ کیسل تھا جو بخطاب نواب کوبھم
تھا — رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمدم و ہمراز تھا اور بعضوں
ہے کہ شیکسپیر شاعر کی نقل مسمّی بہ فالسٹاف کا موضوع
ا ہے — بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتوں سے
ور اپنے قلعہ کولنگ کو فرقہ لولرڈس کا مامن ماوا بنانے

## فرانس

چارلس ششم . . . . . . . . . . . . . . .

## اسپانیه

هنری سوم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہان جرمنی

ونسلاس . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۰۰ع
رابرٹ . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۱۰ع
سجسمنڈ . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

بونیفیس نہم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۰۴ع
انوسینٹ ہفتم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۰۶ع
گوگری دوازدہم . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۰۹ع
الگزنڈر پنجم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۴۱۰ع
جان بست وسوم . . . . . . . . . . . . .

ہمین سمجھا دیا جاے —

اس پادشاہ کے عہد مین پہلی مرتبہ تخالف مذہبی کی سبب سے
ظلم و تعدی ہوئی اور **ولیم ساٹر** قسیس کلیساے سینٹ او...
واقع لنڈن مقتول ہوا — قسیس موصوف اپنے مقتدے وکلف
اصول و عقائد مین ثابت قدم رہا اور متہم بکفر و زندقہ ہو کر سنہ ۱۴۰۱
مین زندہ جلا دیا گیا —

پیشتر انگلستان مین توپ کا رواج اسی پادشاہ کے وقت
مین ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۴۰۵ع مین **ھنری** نے شہر برِک کا
محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے
پڑا کہ اوسکے پرخچے اڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازے
کھول دئے —

## سلاطین معاصرین

...کاٹ لنڈ

| | |
|---|---|
| | سنہ وفات |
| ...ٹ دوم . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۴۰۵ع |
| ...س اوّل . . . . . . . . . . . . | |

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا۔ اوسکا عالم خوف و اضطرار
مین ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد مین پہلی
مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصون نے اوسے ذلیل
و حقیر کرنیکے واسطے اپنے دستانے زمین پر پھینکدیے اور ہنگام تقریر
پادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھہ بات ہی نہ تھی۔ پادشاہ موصوف
میانہ قد تھا اور آخر زمانہ مین ایک دانہ اوسکے منہ پر نکل آیا تھا اس
سبب سے اوسکا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے وہمی لوگ کہتے تھے کہ یہ سزا
پادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسکروپ
اسقف اعظم کنٹربری کو کہ باغیان پرسی کا متوسل تھا قتل
کروا ڈالا۔

اس پادشاہ کے عہد مین محکمہ عوام پارلیمنٹ نے تدریجا
اپنی قوت بڑہائی چنانچہ اوس قانون کو اونھون نے بحال رکھا جسکے
بموجب وہ اور اونکے نوکر نظربندی اور حبس سے بری تھے اور اونھون نے
یہ اختیار حاصل کیا کہ بعوض عرائض تحریری کے تقریرًا اپنے مطالب
عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر مین بیباکی
و آزادی زیادہ ہو گئی اور ارباب محکمہ عوام نے یہ حق اپنا مستقر
و ثابت کر دیا کہ ہماری راے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات مین
ہم کہین اوسمین ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہو اور اوسکا حساب

مصاحب کو گیسکوئین منصف اعلی نے قید کا حکم دیا تو شاہزاد[ے نے]
منصف مذکور پر تلوار کھینچی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور [illegible]
کو پکڑ کر خاص پادشاہی کونسل مین بھیجدیا تا کہ معلوم ہو کہ خاندان ش[اہی]
بھی پابندی قانون سے آزاد نہین - شاہزادے نے بخوشی جج کا ح[کم]
اور پھر کچھ اوسنے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا -
پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہوًا شاہزادہ کے مُنہ سے نکل گئے ا[ور]
[illegible] سے معلوم ہوا کہ پادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا چاہتا ہے پس شاہزاد[ہ]
[illegible] کے حجرہ مین چلا گیا اور پادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا
کہ حضرت فدوی کو مار ڈالین مگر ذلیل نہ فرمائین

شاہ ھنری کا سن کچھ ایسا نہ تھا مگر صرع کے دورون نے اوسے ضعیف و مضمحل کر دیا - آخری دورہ پادشاہ کو ویسٹ منسٹر [illegible]
[illegible]ن آیا اور وہ کنٹربری مین دفن کیا گیا - اوسنے دو شادیان
[کی]تھین اوسکی پہلی بی بی میری بوھن دختر نواب ھیرفرڈ تھی
[illegible] دوسری زوجہ جاین شاہزادی نوار تھی - جاین کو کوئی اولا[د]
[نہ]تھی - میری کی اولاد ھنری پنجم ٹامس نواب کلیرنس
نواب بڈفرڈ ھمفری نواب گلوسسٹر بلانچ اور [illegible]
[illegible]

ھنری چہارم جری اور بیدار مغز اور چالاک تھا اور بڑا [illegible]

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مرنیکے مسترد کر دینا چاہیے تھا مگر بادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب مین شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پوئکٹائیرس مین انگریزون نے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک تو طرفین نے علانیہ لڑائی کا اظہار نہین کیا مگر امراء فرانسیسی ہنری کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہانتک کہ اب اونھون نے اوسکے ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوے کہ اونکے سبب سے اسکاٹلنڈ اور فرانس مین ہنری کو غلبہ ہوگیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکاٹلنڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیس کے مدرسہ مین تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہ آیا اور وہ مقام پیونسی پر گرفتار ہوگیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اورلینس کے قتل ہونے سے فرانسیس مین آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اورلینس اور خاندان برگنڈی کے افروختہ ہوتی۔ ہنری کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہوگیا یہانتک کہ صوبجات اکوٹین اور پوئٹو اور انگولیم پھر اوسکے قبضہ مین آگئے۔

آخر زمانہ مین بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے ہنری کی زندگی تلخ ہوگئی گرچہ کبھی کبھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتین ظہور مین آجاتی تھین چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیعہد کے ایک بد معاش

مگر شاہ ھنری کے بڑے دشمن دو امیر تھے اور وہ دو
باپ بیٹے تھے اور اونکا نام پرسی تھا۔ باپ بخطاب نواب
نورتھمبرلنڈ مشہور تھا بیٹا بسبب تیزی اور آتش مزاجی کے
بلاسبے دُرمان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہین کہ جس بادشاہ کو ان
دونون امیرون نے خود تخت پر بیٹھایا تھا اوسپر انھون نے کیون تلوار
کھینچی۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ ھنری نے سرادمنڈ مورٹیمر
باشندہ ویلس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلاسبے دُرمان
کا عزیز تھا اس سبب سے وہ بادشاہ سے منحرف ہوگیا۔ الغرض آون گلنڈوور
اور اہل اسکاٹلنڈ امرا پرسی کے شریک ہوئے اور مقام
شروزبری پر بادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ
ہوئی مگر بلاسبے دُرمان کے مارے جانے سے ھنری کی فتح
ہوئی۔ نواب نورتھمبرلنڈ کہ بسبب بیماری کے شرکت جنگ سے
معذور رہا تھا بلا عذر بادشاہ کا مطیع ہوگیا اور اوسکا قصور معاف کردیا
گیا مگر پھر وہ باغی ہوگیا اور اسکاٹلنڈ اور ویلس مین آوارہ و
سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈکسٹر واقع ضلع یورک مین
مارڈالا گیا۔

...ازابلا شاہزادی بیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ مین
...شاہ فرانس سے بھی نزاع ہوئی اسواسطے کہ حسب اقرار طرفین ملکہ موصوفہ کا

اس بادشاہ نے پہلے مہم اسکاٹ لنڈ سر کیا- نواب ڈگلاس و نواب پرسی مین کہ رئوسا حدود جنوبی اسکاٹ لنڈ سے تھے نائرہ بغض و عداوت قدیمہ پھر مشتعل ہوا- الغرض مقام نسبٹ اور کوہ ھوملڈن پر اسکاٹ لنڈ والون نے شدید شکست کھائی-

کئی مرتبہ غدر و فساد ھنری کی سلطنت مین مخل و حایج ہوا- ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ رچارڈ زندہ ہے اور اسکاٹ لنڈ مین ہے اور نواب مارچ بھی جیتا تھا لہذا بادشاہ کا حق سلطنت ناقص تھا- ایسی ایسی وجوہ و دلائل سے لوگون نے نزع سلطنت کی تدبیرین کین لیکن کچھہ پیش رفت نہ گئی-

ھنری چہارم کے تمام عہد سلطنت مین ایک شخص اوون گلنڈاور نام ویلس کا باشندہ تھا خودسر ہوا اور بادشاہ کا مطیع نہ ہوا- یہ شخص لندن کے تہاؤ ف مدرسوت کا تعلیم یافتہ تھا اور شاہ رچارڈ دوم کا جلودار و سلحدار رہا تھا- جب وہ اپنے ملک ویلس مین پھر آیا تو سبب کمال تجربہ و ثبات کے بہت مشہور ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے ایک حصہ بادشاہ کے دوست خاص تھے بہ گئے- اور ان سے بہت لوگ بادشاہ سے منحرف ہو گئے-

نزع ہر دو صوبہ مذکورہ از حکومت انگریزی ... ایضاً ... سنہ ۱۳۷۵ع

# سلطنت خاندان لنکسٹر

| | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| ہنری چہارم ... | پسر جان نواب لنکسٹر ... | سنہ ۱۳۹۹ع |
| ہنری پنجم ... | (پسر) ... | سنہ ۱۴۱۳ع |
| ہنری ششم ... | (پسر) ... | سنہ ۱۴۲۲-۱۴۶۱ع |

# باب اول

## عہد شاہ ہنری چہارم ملقب بولنگبروک

سنہ ولادت سنہ ۱۳۶۶ع ـ سنہ جلوس ۱۳۹۹ع

سنہ وفات ۱۴۱۳ع

اب وارث خاندان لنکسٹر سریرآرائے سلطنت انگلستان ہوا چونکہ ادمنڈ نواب مارچ شعبہ اوسطے خاندان پلین ٹجنٹ سے تھا لہذا حسب قانون وراثت انگریزی مستحق سلطنت یہی شاہزادہ تھا اس خوف سے پادشاہ نے اوسے مقید بقید شدید کیا۔ ایک مدت کے بعد یہ قاعدہ اصول اولیہ قانون سلطنت انگلشیہ میں داخل ہوا کہ اکبر اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

| سانحہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| تاجداری رابرٹ بروس | اڈورڈ اول | سنہ ۱۳۰۶ع |

## تغیرات در آئین ملکی

| | | |
|---|---|---|
| انعقاد کونسل کلیرنڈن | ہنری دوم | سنہ ۱۱۶۴ع |
| نفاذ فرمان میگنا چارٹا | جان | سنہ ۱۲۱۵ع |
| تقرر پارلیمنٹ مجنون | ہنری سوم | سنہ ۱۲۵۸ع |
| تعیین محکمہ عوام پارلیمنٹ | ایضاً | سنہ ۱۲۶۵ع |
| تقرر کونسل آرڈینرس | اڈورڈ دوم | سنہ ۱۳۱۰ع |
| تعیین پارلیمنٹ عجیب | رچارڈ دوم | سنہ ۱۳۸۸ع |

## محاربات و مصالحات

| | | |
|---|---|---|
| جہاد سوم با اہل اسلام | رچارڈ اوّل | از سنہ ۱۱۹۰ع تا سنہ ۱۱۹۲ع |
| جنگ بووینس | جان | سنہ ۱۲۱۴ع |
| جنگ لنکن | ہنری سوم | سنہ ۱۲۱۷ع |
| جنگ لوس | ایضاً | سنہ ۱۲۶۴ع |

جان وکلف ..... سنہ ۱۳۸۴ء مین وفات کی —
ضلع یورک کا رہنے والا تھا —
بیلیال کالج واقع اکسفرڈ
مین علم الہیات کا مدرس اعلی
تھا — اور صحف سماویہ کا مترجم
اور مہذب ملتِ مسیحی ہے

جان باربر ....... آبرڈین کا اسقف تھا —
اسنے قریب سنہ ۱۳۷۱ء کو رابرٹ
بروس کے حال مین ایک کتاب
نظم کی

## تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلین ٹیجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۲۹۹ء)

| سوانح عامہ | عہد وقوع | سنہ وقوع |
|---|---|---|
| قتل بکٹ اسقف اعظم | ... هنری دوم ....... | سنہ ۱۱۷ |
| ممانعت عبادت ازجانب پوپ | .. جان ... | از سنہ ۱۲۰۸ء تا ۱۲ |
| بیلیال پر سلطنت اسکاٹ لنڈ | ... اڈورڈ اول ..... | سنہ ۱۲۹ |

اسکاٹ لنڈ کے لوگوں نے گرفتار کرکے جنگ بینک
بون کا حال نظم کروایا

## در انگریزی طبقۂ اوسط

جان گوئر ........ سنہ ۱۳۲۰ع سے سنہ ۱۴۰۲ع تک رہا —
اسنے اشعار نصیحت آمیز
تصنیف کیے

جیوفری چاسر ........ سنہ ۱۳۲۸ع سے سنہ ۱۴۰۰ع تک رہا —
یہ سب سے اوّل اور بڑا شاعر
انگریزی ہے اور یہ شاہ اڈورڈ
سوم اور رچارڈ دوم کے
اہل دربار میں سے تھا — اسکی
مشہور کتاب حکایات
کنٹربری ہے

جان مینڈوِل ........ سنہ ۱۳۰۰ع سے سنہ ۱۳۷۲ تک رہا —
اسنے ایک کتاب سیاحت ممالک
مشرقیہ انگریزی اور فرانسیسی اور
لاطینی زبانوں میں تصنیف کی

## مشاہیر اہل تصنیف زمانہ سلاطین پلاین ٹیجنٹ

(از سنہ ۱۱۵۹ء تا سنہ ۱۳۹۹ء)

### درزبان سیمی سیکسن

لیمون ......... ضلع وُرسٹر مین بمقام اریلی رجس کا قسیس تھا۔ اسنے قریب سنہ ۱۲۰۰ء کے تاریخ انگلستان نظم کی

### درزبان انگریزی قدیم

رابرٹ باشندہ گلوسٹر ... سنہ ۱۲۳۰ء سے سنہ ۱۲۸۵ء تک رہا۔ اسنے تاریخ انگلستان نظم کی

رابرٹ مینّنگ ......... برن کا رہنے والا تھا۔ یہ بھی مورخ تھا

بَیسٹَن ......... راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ اڈورڈ دوم اسکاٹ لنڈ مین اس غرض سے لیگیا تھا کہ اوسکی فتوح کا حال نظم کرکے سنائے مگر اوسے

بیدار ہوے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم و نثر دو فنون ایجاد
ہوے۔ شعرا اطالیہ کی نغمہ سنجی و شیرین سخنی نے
جیوفری چاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ اوسنے
کتاب مشہور بہ حکایات کنٹربری نظم کی اور قریب
اسی زمانہ کے جان وکلف کے مصنّفات شائع ہوے۔
جسطرح چاسر ابوالشّعرا انگریزی مشہور ہے اوسیطرح
وکلف کو ابوالنّثار کہنا بجا ہے۔ یہ مصنف طبقۂ اوسط
زبان انگریزی کے بانی ہین اور یہ طبقہ لسان ملکہ الزبتھ
کے عہد تک جاری رہا۔

ن بین بڑی قیمتی ہوتی تھین یہانتک کہ مجموعۂ صُحف
ساویہ قلمی کی قیمت چارسے روپیہ تھی—

فتح نورمن سے جو تغیرات ہوے وہ زبان
انگلوسکسن پر بھی موثر ہوتے اور اب یہ زبان بھی
سکسن یعنے سکسنِ مخلوط یا غیرہ خالص ہوگئی اور یہی
ہیئت اس زبان کی تازمان ہنری سوم باقی رہی—
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب زبان قدیم مین تغیر ہوکر اوسے
جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اس زبان مین
ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف
ہوجاتے ہین اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے
ہین اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جسقدر اہل زبان کی
ترقی ہوتی ہے اوسیقدر زبان کی بھی ترقی و توسیع
ہوتی ہے اور جسطرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے
ہین اوسیطرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہین—
الغرض زبان اور اہل زبان مین ملازمت ہے—
اڈورڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان
فاتحین نورمن کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد
جب اس بادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاٹھی اوسکی
بھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
و منزلت پس کچھہ تعجب نہین کہ جو تعلیم کہ فی زمانِنا
معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھہ خیال نکرتے
تھے — بڑے آدمیون کو فقط سپاہگری اور نجّاری
کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
اور اگر کچھہ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک ظریف
کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو ہجّے لگاتے تھے
بڑے بڑے الفاظ بالکل اُڑا جاتے تھے —
فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر اون کا علم بھی محدود
و محصور تھا فنّ الٰہیّات سے اونہین بہت شوق تھا
لیکن بعد اوسکے اور علوم و فنون کا بھی کچھہ شوق
ہوا — جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
وکالت طبابت معلّمی یہ پیشے پادریون سے متعلق
تھے — ہر خانقاہ مین ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
تھا اور اوس مین راہب بکمال سہولت و اطمینان
کتابون کی نقلین لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
حاشیہ پر جدول طلائی اور انواع و اقسام کے
عمدہ رنگون کی جدول بناتے تھے لہذا قلمی

ی تھین اور کمر چینین رنگ برنگی اور اونکی سنہری ڈابون مین پیش قبض
جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون پر سوار
و کر سیر و شکار کو جاتی تھین۔ شاہ رچارڈ دوم کی بی بی آین شاہزادی
ھیمیا نے عورتون کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا۔

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لہو و لعب سے اقدم و اولی تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقہ آہنی کسی چیز مین لٹکا دیتے تھے اور سردار گھوڑے اوڑاتے ہوئے اوس حلقہ کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے مین لٹکی ہوتی تھی اور اوسکے ہاتھہ مین کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برچھی اوس تصویر کے بیچوبیچ مین پڑتی تھی وہ تو نلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اوسکی برچھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ اناڑی اوسکے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوسپر اس زور سے پڑتی تھی کہ معاذ اللہ۔ گھڑ دوڑ اور سانڈون کی لڑائی یہ دو کھیل ایسے تھے کہ ادنی و اعلی سب کو مرغوب تھے۔ مگر غربا کو تیر اندازی کا بڑا شوق تھا اور اونھین بادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اتوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیر اندازی مین مشق کیا کرین اور ان اوقات مخصوصہ مین اور قسم کے لہو و لعب کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھیلنا۔ جس زما

کے لوگ اِس حکم سے مستثنیٰ تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاٹ لنڈ اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریزی کسانون کو خریف کاٹنے مین مدد دیتے تھے - زراعت کا شغل علماء و قسّیسین کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بکٹ اسقف اعظم اور اوسکے اتباع راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتون مین کٹے ہوے درختون کے گٹھے باندھا کرتے تھے - انہین راہبون کے سبب سے اوس زمانہ کے باغون مین ترقیان ہوئین -

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ کی وضع معلوم ہو جائے گی - وضعدارون کی پوشاک یہ تھی کہ جوڑی جوڑی آستینون کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے - پاجامے گھٹنون سے بھی اونچے - جرّابین رنگ برنگی - جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری زنجیرون سے کمربند مین باندھی جاتی تھین - داڑھیان لمبی لمبی بلدار - بالون کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوے - چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان اونپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کڑھی ہوئین اور ٹھڈی کے نیچے بوتامون سے بندھی ہوئین - بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیان چھجے دار ہوتی تھین اور بعضی ٹوپیان دو فٹ اونچی ہوتی تھین اور اونکے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی - سایۓ بڑے لمبے چوڑے

کہ دو ایک پلنگ رکھے ہین تین چار مونڈھے تپائیان پڑی ہین چھ سات دسپنے پھکنیان رکھی ہین ایک پیتل کی پتیلی رکھی ہے اوسپر ایک پیتل کی رکابی اور ایک کٹورا رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اون کا بیوپار کرتے تھے۔ بلکہ پادشاہون کو بھی پشمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جب پادشاہ نے کریسی کا معرکہ سر کیا تھا وہ اشجع واحسن ملوک انگلستان تھا مگر اوسکا ہمعصر شاہ فرانس اوسے ازراہ مضحکہ **پادشاہ پشمینہ فروش** کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقے تھے اول سردار اور سواران جلو شاہی اور اونکے اتباع وحواشی دوم سواران سبک سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑون پر سوار اکثر اسکاٹلنڈ کی لڑائیون مین بھیجے جاتے تھے سوم تیر انداز جنکی تیز دستی سے جیسے بڑے معرکے سر ہوے۔ اونکی کمانین دو قسمون کی تھین نیم کش کمانین جنسے پینڈلی تیر لگاتے تھے اور خمیدہ کمانین جنسے سادے تیر لڑتے تھے۔ چتے چپیٹے اونکے ہاتھون مین برچھیان سر پر جھلم گلے مین دوہری کرتیان سینہ پر تختہ آہنی دستانے۔ اوس زمانہ مین روپیہ کی کیا قدر تھی یہ کچھ مزدوری کی مقدار سے معلوم ہو سکتا ہے۔ گھسیارہ آٹھ پائی اور مزدور ایک آنہ اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور تھوئی دو آنہ روز پاتا تھا۔ کسیکو یہ اجازت نہ تھی کہ اپنے قرب وجوار سے دور جاکر مزدوری

مگر نسبتہ ڈربی اور اسٹافرڈ اور لنکشیر

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلنڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت
مین داخل تھا۔

# باب ۱۰ دہم

## طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان پلین ٹیجنٹ

سلطان شیردل کے زمانہ مین قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج
پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوسدن سے شروع ہوا جسدن سے عوام یعنی
وکلا۔ رعایا شریک پارلیمنٹ ہوے اور جو کچھہ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہگئی تھی
وہ محاربہ روز نمین بالکل منہدم و منعدم ہو گئی۔

رفتہ رفتہ امرا و شرفا مین نفاست اور شایستگی آگئی۔ گرم مصالح
کے استعمال سے کھانیکا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازون اور مٹی کے
...نون اور کوئلہ کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش
...ادہ ہو گئی۔ چھپرون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین۔ اس زمانہ کے
...عمارت کو گاتھک کہتے ہین اور اسکی خاص صفتین یہ ہین کہ محرابین
...رہ دار ہوتی ہین اور نقش و نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے۔ مگر اسباب
...ابتک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول زمیندار کے گھر مین بڑی کرامت یہ تھی

جنوب و مشرق کا حصہ جہان انگریز بستے تھے سرحدّ انگریزی کھلاتا تھا
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھون نے پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ع
مین مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلنڈ کے حالات مین ایک ماجراے عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی بادشاہ ہو جاؤن
الغرض بادشاہ موصوف اپنے بھائی رابوٹ سے مدد لیکر بہمراہی چھ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبہ السٹر مین پونچا اور مقام کیرک فوکس
مین تاج شاہی سر شوریدہ پر رکھا اور صوبہ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ ۱۳۱۸ع مین بروس فوج انگریزی سے لڑائی مین مقام فاگھر پر
قریب ڈنڈلک کے مارا گیا

قریب زمانہ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلنڈ مین
تھے اونکے متضاد فرقے ہو گئے حملہ آوران قدیم کی اولاد احفاد سکنہ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقہ اوّل کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنے ہبلٹ سے مختلط ہو گئے تھے اور اونکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلنڈ ان ایرلنڈ کے انگریزون
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلنڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہان کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و جرمانہ

روس نے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہین ہے
غرض اوسنے سوارون کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کمانداروں کو پس پا
کیا پھر ان گایل اور جزائر شمالی کے لوگون کو ساتھ لیکر اس زور شور سے
حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفون کو تہ و بالا کر دیا کہ اتنے مین بیس ہزار
آدمی مثل سیل قریب کے پہاڑ سے اوتر آئے اور انگریز خوف زدون
کی نظرون مین تو یہ ایک تازہ فوج اسکاٹ لنڈ والون کی کمک کو
آئی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے گدڑ تھے اور لوٹ کی طمع سے
آئے تھے الغرض انگریز سرپٹ بھاگے اور بروس کی پکی فتح ہوئی —
اوس روز سے بینک برن اسکاٹ لنڈ کے شہرون مین نہایت
مشہور و معروف ہو گیا

اس لڑائی کے بعد اڈورڈ دوم نے دو مرتبہ بہت خفیف سی
کوشش کی کہ اسکاٹ لنڈ مین اپنی حکومت قائم کرے اور دو ہی
مرتبہ اسکاٹ لنڈ والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاٹ لنڈ
کی خودسری اور اوس ملک کے بادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی
نے سنہ ۱۳۲۸ء مین بمقام یورک ایک خاص اجلاس کر کے قبول کر لیے —
اس ماجرے کے ایک سال کے بعد رابرٹ بروس مر گیا اور امیر
ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس مین لیجا کر دفن
کرنا — امیر موصوف نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

اور بروس نے کومن کو کٹار سے مار ڈالا۔ یہ گناہ بروس کو مض
ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پر تاج پہنا (سنہ ۱۳۰۶ء

اڈورڈ اوّل کے مرنے سے اسکاٹ لنڈ حکومت غیر سے
بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم و بیش ہوا کی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاٹ لنڈ
کو ایک ہی ضرب مین فنا کردے۔ غرض لاکھ آدمی کی فوج لیکر وہ حدود
جنوبی اسکاٹ لنڈ کو طے کر گیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر
فراہم ہو سکا۔ دونون فوجون مین مقام بیمک بون پر قریب شہر
اسٹرلنگ کے مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے ایک روز پیشتر بروس ایک چھوٹی
سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوئے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سردار
کو قتل کیا جسکا نام هانری ڈی بوھن تھا اور اوسنے صفوف لشکر
کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا۔ قبل آغاز جنگ کہ اہل اسکاٹ لنڈ
مصروف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوے۔ انگریزی سوار کہ اپنی
فتح سے مطمئن تھے ایکبارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب و خاسر ہو کر رجعت
قہقری کی اسواسطے کہ تمام میدان جنگ مین گڑھے کھدے ہوے تھے
اور اونپر تیز نکیلی لکڑیون کی باڑہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گھانس بچھی تھی۔
تب پچاس ہزار تیر خونخوار تگرگ وار انگریزی کمانون سے برس پڑے۔

غرض چند ہی مہینے مین ایک قلعہ بھی اسکاٹ لنڈ کا فوج انگریزی
کے قبضہ تصرف مین نرہا—

شاہ اڈورڈ بسرعت تمام فلینڈرس سے آیا اور
لاکھہ آدمیون کی فوج جمع کر کے بعزم پیکار جانب اسکاٹ لنڈ
روانہ ہوا—بادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو برباد پایا اور چاہتا
تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکاٹ لنڈ کے امیرون
نے بمکر و فریب اوسے کہدیا کہ والیس فالکرک کے جنگل مین ہے
اسی جنگل مین دونون فوجون مین مقابلہ ہوا اور انگریزی کماندارون
کے ہاتھہ میدان رہا— والیس چند برس اور اپنے ملک کی پہاڑون
مین دشمن سے لڑا کیا مگر سنہ ۱۳۰۵ع مین اوسکے ایک چھوٹے دوست یعنی جان
مونٹیتھ نے اوسے دغا سے دشمن کے حوالے کردیا اور اوسکو پابزنجیر
کرکے لنڈن مین لائے اور پھانسی دیکر اوسکا سر کاٹ ڈالا او تشہیر کیا—

اب دوسرا ستارہ افق اسکاٹ لنڈ سے طلوع ہوا یعنی
رابرٹ بروس نواب کیرک نے سلطنت کا دعوی کیا—یہ شاہزادہ
اوس بروس کا پوتا تھا جو بلیال سے لڑا تھا—مگر رابرٹ بروس
کا رقیب ریڈ کومن باشندہ بیڈ نوک تھا— دونون حریفون مین
مائنورایٹ فرایرس کے گرجے مین قریب ڈمفریز کے مقابلہ ہوا

لیکن اسکاٹ لنڈ کا بچانیوالا موجود تھا - وہ سَر ولیم والیس تھا - اس جوانمرد وطن دوست نے آٹھ برس تک (یعنے سنہ ۱۲۹۷ء سے سنہ ۱۳۰۵ء تک) اپنے ملک کی حمایت و حراست کی - وہ سر میلکم والیس باشندہ اِلرَسلی کا منجھلا بیٹا تھا - اِلرَسلی ایک قریہ حوالی شہر پیزلی مین ہے - سَر میلکم والیس نے کہ قد و قامت اور جرأت و شجاعت مین دیو تھا ایک انگریز کو جسنے شہر ڈنڈی مین اوسکی کچھ اہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل مین عاقبت گزین ہوا تھا وہان اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوے اور اوسنے اون قلعون کو جنمین حُرّاس و حُفّاظ انگریزی متحصّن تھے مغلوب کرنا شروع کیا - نواب سرّی اور نواب کرسنگھم ایک فوج عظیم لیکے چلے کہ اوس زبردست کو زیر کرین - والیس نے قریب شہر اسٹرلنگ کے جہان دریاے فورتھ پر پل چوبین بنا تھا مورچہ لیا اور اوسکی فوج دریاے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی لیکن بسبب تودہاے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی جب نواب سرّی نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کے تمسخریّہ و استہزا اور نواب کرسنگھم کی ملامت و شناعت سے غیرت مین آکر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا - جب نصف فوج انگریزی دریا سے عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوف شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی جرأت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

اسکاٹ لنڈ کو آتی تھی کہ جزائر ادکنی مین بہ سن ہشت سالگی انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جسکے سبب سے اسکاٹ لنڈ کئی برس تک پادشاہ انگلنڈ کے حلقۂ اطاعت مین رہا۔ رابرٹ بروس اور جان بیلیال حریف و رقیب تھے اور دونون اپنا سلسلۂ نسب شاہ ولیم ضیغم کی طرف منتہی کرتے تھے۔ بروس شاہزادی ازابلا کا بیٹا تھا اور ازابلا ڈیوڈ نواب ھنٹنگڈن کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب ھنٹنگڈن ولیم ضیغم کا بھائی تھا۔ بیلیال شاہزادی مارگرٹ کا پوتا تھا اور مارگرٹ ولیم ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اوّل نے بیلیال کے موافق فیصلہ کیا اور اوسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ پر متمکن کیا۔ مگر اوسنے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی ذلتین اوٹھائین کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہوکر بگڑ کھڑا ہوا۔ اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلۂ بغاوت کو غنیمت سمجھکر اوسنے بیلیال کو معزول کیا اور اسکاٹ لنڈ کو جنوب سے شمال تک تاخت و تاراج کیا اور نواب سرّی کو اوس ولایت بلے والی کا متولّی اور ھیوڈی کرسنگھم کو خزانچی اور ولیم اورمسبی کو منصف اعلی مقرر کیا۔

اہل اسکاٹ لنڈ نے اونہین سمندر مین نکالدیا۔ ھیکو جزائر آرکنی مین پونہچا اور شکست کے غم مین مرگیا۔ اس فتح کے سبب سے جزائر مغربی سلطنت اسکاٹ لنڈ سے متعلق ہوگئے۔ بعد چند مدت کے مارگرٹ دختر الگزنڈر سوم کی شادی ارک شاہ نورويے سے ہوئی۔ الگزنڈر سوم فہم و فراست مین دوسرا الفرڈ تھا۔ اوسنے امرا کی قوت اسطرح توڑدی کہ اونکے متعلقین ملازمین کم کردیئے اور عدل و انصاف خالص جاری کرنیکے واسطے اوسنے تمام ملک کو چار ضلعون مین منقسم کیا اور اون مین ہر سال خود دورہ کرتا تھا۔ عنفوان شباب مین وہ ایک شب تیرہ و تار مین ساحل دریا پر سوار جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکراکر دریا مین گرپڑا اور اوسمین سے مردہ نکلا۔ یہ سانحہ ۱۲۸۶ء مین ہوا

بعد الگزنڈر سوم کے ملکہ مارگرٹ وارث تخت و تاج ہوئی۔ اس شاہزادی کا باپ ارک شاہ نورويے تھا اور ماں مارگرٹ اسکاٹ لنڈ کی شاہزادی تھی۔ اڈورڈ اوّل نے اپنے جد ھنری دوم کے دعوے مملکت اسکاٹ لنڈ کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکاٹ لنڈ کی کمسن شاہزادی مارگرٹ سے کرے جو بہ لقب شاہزادی ناکتخدائے نورويے مشہور تھی مگر سنہ ۱۲۹۰ء مین یہ شاہزادی

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا
کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سے نارتھمبرلینڈ کے اسکاٹ لنڈ کو رکھوں گا۔
شاہ رچارڈ شیر دل نے اپنا حق اعلیٰ نسبت مملکت اسکاٹ لنڈ
کے دس ہزار مرکس پر بیچ ڈالا تھا۔ انچاس برس سلطنت کرکے ولیم
اوّل نے ۱۲۱۴ء میں وفات کی۔ اس پادشاہ نے سب پادشاہان اسکاٹ
لنڈ سے زیادہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اوّل کے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم پادشاہ ہوا۔
یہ پادشاہ اکثر اسمین مشغول رہا کہ ضلع کیتھنس کے باشندگان ڈینس
اور سیلٹس سکنہ کوہستان اور اسکاٹس وحشیان گیلوی کے
غدر و فساد کو دفع کرتا رہا۔

الگزنڈر سوم اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ بوقت جلوس
اوسکا سن کل آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت میں اوسکی شادی
مارگرٹ دختر ہنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی۔ اس پادشاہ
کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اوسنے اہل نورمنڈی کو حملہ کو روکا اور
ظفریاب ہوا۔ حملہ آوران نورمنڈی نے بسرداری اپنے پادشاہ ھیکو
کے جزائر بیوٹ و آرن فتح کیے اور ساحل لارگس پر وارد
ہوے مگر طوفان عظیم نے اونکے جہازوں کو پارہ پارہ کردیا اور

ملکہ مارگرٹ ........ (دختر پسر) ........ بسنہ ۱۲۸۶ء
جان بیلیال ........ (از نسل ڈیوڈ اوّل) .... بسنہ ۱۲۹۲ء
سر ولیم والیس ........ (متولی سلطنت) ........
رابرٹ بروس ........ (از نسل ڈیوڈ اوّل) .... بسنہ ۱۳۰۶ء
ڈیوڈ دوم ........ (پسر) ........ بسنہ ۱۳۲۹ء–۱۳۷۱ء

میلکم چہارم ڈیوڈ اوّل کا پوتا سریر آرای سلطنت اسکاٹ لنڈ ہوا۔ اس بادشاہ کا باپ شاہزادہ ھنری تھا جو جنگ نورتھ الرٹن سی بہزار دشواری بھاگا تھا۔ شاہ میلکم کو لوگ کواری لڑکی کہتے تھے خواہ اس سبب سے کہ اوسکی صورت لڑکیوں کی سی تھی خواہ اس وجہ سے کہ وہ مثل لڑکیوں کے ڈرپوکنا تھا۔ شاہ ھنری دوم کو دباؤ سے اوسنے نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ اوسے دیدیا تھا۔ میلکم چہارم نے مقام جڈبرا مین سنہ ۱۱۶۵ع مین انتقال کیا

بادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اوّل تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے ضیغم کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے اسینے شیر کا ہمرکا اپنی سپر پر بنوایا تھا۔ ولیم نے اسبات کی کوشش کی کہ نورتھمبرلنڈ اور کمبرلنڈ کا علاقہ کہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا تھا پھر لے لے اور اس کوشش مین اوسے انگریزی فوج نے مقام انولک پر گرفتار کرلیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنے ھنری دوم

. . . . . . . . . . . . . . . . . .
...نری . . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہان جرمنی

...چارلس چہارم . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۴۸ع
...ونسیسلاس . . . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

...گرگری یازدہم . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۷۸ع
...ربن ششم . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۸۹ع
...بونیفیس . . . . . . . . . . . . . . . . .

# باب ۹ نہم

## حالات اسکاٹ لنڈ وایرلنڈ درعہد ہفت پادشاہان پلین ٹجنٹ از سنہ ۱۱۵۳ع تا سنہ ۱۳۷۷ع

### ہمگی ۱۲۱ سال ۔ ۸ شاہان اسکاٹ لنڈ

| پادشاہان اسکاٹ لنڈ | | سنہ جلوس |
| --- | --- | --- |
| میلکم چہارم . . . . . . | (نبیرۂ شاہ ڈیوڈ اوّل) . . . | سنہ ۱۱۵۳ع |
| ولیم اوّل . . . . . . . . | (برادر) . . . . . . . . . . | سنہ ۱۱۶۵ع |
| الگزنڈر دوم . . . . . . | (پسر) . . . . . . . . . . | سنہ ۱۲۱۴ع |
| الگزنڈر سوم . . . . . . | (پسر) . . . . . . . . . . | سنہ ۱۲۴۹ع |

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے ارڈر اف دی باتھ
کہتے ہین اور قلعہ ونڈ سر کی عمارت ختم ہوئی لیکن بادشاہ کے ظلم سے
بیچارے کاریگرون کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعۂ فرامین
شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت ادائے رسوم تاجداری ایک
سردار دستانہ ہاتھہ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جسکو
بادشاہ کی سلطنت مین کچھہ کلام ہو بسم اللہ آئے ہمین گو وہمین میدان
اوس زمانہ مین تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھہ
باقی ہے اور بوقت جلوس بادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے۔

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

رابوٹ . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۹۰ع

رابرٹ سوم . . . . . . . . . . . . . .

### فرانس

چارلس پنجم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۸۰ع

چارلس ششم . . . . . . . . . . . . . .

### اسپانیہ

ھنری دوم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۷۹ع

جان اول . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۹۰ع

هنری چہارم پادشاہ کیا اور رچارڈ کی معزولی کی خوشی کی اور نواب ہیرفرڈ
کو پادشاہت کی مبارکبادی دی ۱۴۰۰ع کے پہلے مہینے مین پادشاہ معزول
نے محبس پونٹیفراکٹ مین انتقال کیا اوسکی موت کا سبب یا منع
طعام یا ضرب قاتل بدانجام ہوا۔ بعض مورخین اسکاٹ لنڈ نے یہ روایت
لکھی ہے کہ شاہ رچارڈ اسکاٹ لنڈ مین بھاگ گیا اور وہان
کے پادشاہ نے مدت تک اوسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرلنگ مین
راہی ملک بقا ہوا۔ شاہ رچارڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

رچارڈ دوم اور اڈورڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی
تھی اور انتظام مملکت و عنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی
اور انجام بھی دونون کا ایک ہوا۔ رچارڈ کو آرایش و نمایش کا از حد
شوق تھا اور اوسکے کپڑے سونے اور جواہرات سے لدے رہتے تھے
اور دس ہزار آدمی اوسکی خواصی مین رہتے تھے — دو سال اسکے
اخیر مین اوس سے ایسے امور سرزد ہوئے کہ اونسے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خودسری پر مرتا تھا اور اسی کے پیچھے اوسنے
جان دی۔ یہ پادشاہ خوبصورت تھا مگر اسمین زنانہ پن تھا اور جلدباز
تھا اور بات رک رک کے کرتا تھا

اسی پادشاہ کے عہد مین ہنڈی کا رواج انگلستان مین ہوا

اور مطلق العنان ہوگیا اسکے تین سبب ہوے اوّل یہ کہ نواب گاوسٹر واللہ اعلم کسطرح سے محبس کیلی مین مار ڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون پارلیمنٹ عجیب نے جاری کیے تھے وہ سب پادشاہ نے منسوخ کر دیے سوم یہ کہ اون کا محصول مادام الحیوۃ اوسے بخشدیا گیا۔ نواب نورفک اور نواب ھیرفرڈ پسر جان نواب گھینٹ مین لڑائی ہوئی پادشاہ نے دونو نوابون کو ملک بدر کر دیا۔ نواب نورفک کو تو مدت العمر ملک سے نکالدیا اور نواب ھیرفرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم دیا۔ نواب نورفک کو انگلستان مین پھر آنا نصیب ہوا مگر نواب ھیرفرڈ پھر آیا اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ پادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کر لی تھی نواب موصوف فقط بیس آدمیون کے ہمراہ مقام ریونسپر واقع ضلع یورک مین وارد ہوا مگر جب وہ لنڈن مین پونہچا تو ساٹھہ ہزار آدمی اوسکی حمایت کو جمع ہوگئی تھی۔ رچارڈ بسبب باد مخالف کے تین ہفتہ تک ایرلنڈ مین رکا رہا اور جب مقام ملفرڈ ھیون پر پونہچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئے۔ الغرض مقام فلنٹ پر نواب ھیرفرڈ نے پادشاہ کو قید کرکے بکمال ذلت وخواری لنڈن مین بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ کر دونون محکمون کے ممبر قصر الامارۃ ویسٹ منسٹر مین جمع ہوے جہان تخت شاہی خالی پڑا ہوا تھا اور اوسپر زربفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور شاہ رچارڈ کو معزول کیا اور نواب ھیرفرڈ کو بخطاب شاہ

مرواڈالا اور باقی مقربان دربار شاہی کا مال و اسباب ضبط کر لیا — شاہ رچارڈ سوقع تاک رہا تھا آخر جب بائیس برس کا ہوا تو قید تولیت سے اپنی تئین رہا کیا اور چند سال بہ رحم و انصاف حکومت کی مگر اوسکے مزاج مین ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن مفسدین و اشرار مین وہ گھرا ہوا تھا اوسنسے سر بر ہوتا

جب ۱۳۹۴ع مین این ملکہ بھیمیا مر گئی تو پادشاہ نے دوسری شادی ازابلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اوسکا سن کل آٹھ برس کا تھا — مگر اس سے عظیم تر یہ ماجرا ہوا کہ فرقہ لولرڈس حادث ہوا — اس فرقہ جدید کا پیشوا جان وکلف تھا جس نے شاہ اڈورڈ سوم کے آخر عہد مین پیشوائی کلیسائے روم یعنی پوپ اور اوسکے اتباع و اشیاع کی ردو قدح شروع کی تھی — اس شخص نے صحف مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگریزی مین کیا اور ایسی کتابین تصنیف کین جنسے مذہب پراٹسٹنٹ کا تخم انگلستان کی سینہ مین جم گیا — یہ مصلح دین مسیحی جان نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظل عاطفت مین رہا اور بآرام و راحت اس دنیائے فانی سے رحلت کی — لولرڈس کے معنے گانیوالے ہین اور ان لوگون کو لولرڈس اسواسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا گاتی تھے

سال آخری مین اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خود سر

کہ ٹایلر تو ایک دغاباز آدمی تھا اب مین خود تمھارا سردار ہون — بادشاہ کی اس جرات نے باغیون پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہوگئے اور بلوہ موقوف ہوگیا — لیکن بادشاہ نے وعدہ عفو کی وفا نہ کی اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی دلوادی —

بادشاہ فرانس اور شاہ اسکاٹ لنڈ نے باشتراک انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن کچھہ نہو سکا — اس زیادتی کا بدلہ رچارڈ نے شاہ اسکاٹ لنڈ سے یہ لیا کہ اوسکے ملک مین گھس گیا اور ابرڈین تک پونہچ گیا اور شہر اڈنبرا اور ڈنفرم لین اور پرتھ اور ڈنڈی کو جلا کر خاک کر دیا — لیکن ۱۳۸۸ع مین قبیلہ ڈگلاس اور قبیلہ کرسی مین بمقام اُوٹربرن پر لڑائی ہوئی اوسمین انگریزون نے شکست کھائی — اس لڑائی کا نام چوِی چیس مشہور ہے اور اسکا ذکر اکثر پرانے گیتون مین ہے

جنگ چوی چیس ۱۳۸۸ء

شاہ رچارڈ بسبب کمسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیرون پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اوسکے چچا خار کھاتے تھے اور امور سلطنت مین دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اوسکا یعنی نواب گلوسسٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا — پارلیمنٹ نے کہ حیرت افزائی اور بیرحمی ادونون صفتون سے متصف تھی بادشاہ کے دو مقرب مصاحبونکو

فلپ ششم . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۵۰ع
جان . . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۶۴ع
چارلس پنجم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## اسپانیہ

الفونزو یازدہم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۵۰ع
پیڈرو . . . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۶۸ع
ھانری دوم . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لوی چہارم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۴۷ع
چارلس چہارم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## پوپ

جان بست دوم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۳۴ع
بنیڈکٹ دوازدہم . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۴۲ع
کلمنٹ ششم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۵۲ع
انوسینٹ ششم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۶۲ع
اربن پنجم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۷۰ع
گرگری پنجم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

سپاہی اور ملاح بناڈالتا تھا اور سوداگری کے جہازون کو بیگار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد مین پوپ نے جو پادریون پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہوگیا اس ٹیکس کا نام پہلا پھل ہے کیونکہ جن پادریون کو نئے عہدے ملتے تھے اونکی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ مین وہ درجۂ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی گارٹر کہتے ہین اور ڈیوک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادہ سیاہ پوش کو ڈیوک آف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد مین کولون کے ایک راہب سوارٹز نے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سے فن جنگ مین تغیر عظیم واقع ہوا۔

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

| | سنہ وفات |
|---|---|
| رابرٹ اوّل . . . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۳۲۹ع |
| ڈیوڈ دوم . . . . . . . . . . . . . . | سنہ ۱۳۷۰ع |
| رابرٹ دوم . . . . . . . . . . . . . . | |

### فرانس

| | |
|---|---|
| چارلس چہارم | سنہ ۱۳۲۸ع |

کہ سکسن اور نورمن اور برٹن ان تینون قوموں مین جو عداوت
قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور اونکی موالفت
و مخالطت سے قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نورمن و کمانداران
سکسن و تیراندازان ویلس جنگ کریسی و پوکٹیرس مین
پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایک ہی بلا مین مبتلا تھے اور سب اپنی
ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہو گئے اور اب یہ ہوا کہ نورمن
فرنچ زبان جو کچہریون اور مدرسون اور پارلیمنٹ مین مستعمل تھی متروک
ہونے لگی اور سیدھی سادھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی بادشاہ کے عہد مین محکمہ امرا اور محکمہ عوام پارلیمنٹ
مین فرق بیّن ہوگیا اور دونون محکمون کے ممبر علیحدہ علیحدہ مکر دون مین
اجلاس کرنے لگے محکمہ عوام کا اجلاس سینٹ اسٹیون کر گرجے
مین ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم)
مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض
مین ارباب محکمہ مذکورہ نے بہت سے مفید قانون بادشاہ سے منظور کروا لیے
ابتک یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس
اور گھوڑے اور گاڑیان اور اور ضروریات سفر اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کے
واسطے ضبط کر لیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہوگیا۔ اڈورڈ
سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہانتک بڑھایا تھا کہ بیچاری غریبون کو پکڑ پکڑ کے

انگریزی مین ضعف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کی ہی اور پوکٹیرس
مین ہاتھہ آئے تھے وہ اڈورڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگری
نکل گئے یہانتک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی مین سے اب فقط کیلی + بورڈو
اور بیون اوسکے پاس رہگئی - بڑھاپے مین اڈورڈ نے بڑے
رنج سہے - ایک رنج تو اوسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اوسکے کہنے مین نرہی
تھی اور بیجا شکایتین کرتی تھی دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مر گیا اسپر طرّہ
یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و ذہین و بدوضع عورت آلِس پیّرس نامی پر
عاشق ہوا اور اوسنے پادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غرور و نخوت شاہی سب تشریف
لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہگیا پھول اور پتّے سب جھڑ گئے آخر
صرصر مرگ نے شجر حیات کو فنا کر دیا اور پادشاہ نے برس روز بعد شاہزادے
کے مقام شین مین قریب رچمنڈ کے انتقال کیا اور ویسٹ
منسٹر مین دفن ہوا - اس پادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چار لڑکے
زندہ رہے - شاہزادۂ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس جان
نواب لنکسٹر جو گھنٹ مین پیدا ہوا تھا اور اڈمنڈ نواب
یورک یہ شاہ اڈورڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے -

شاہ اڈورڈ کا چال چلن اچھا تھا - وہ بہادر اور عقلمند اور
رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع مین اوسنے جادۂ اعتدال سے
قدم بڑھایا مگر یہ خطا اوسکی عفو پذیر ہے - اوسکی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

ظالم سن بیٹا گرفتار ہوگیا۔ ان دونون اسیرون کو شاہ اڈورڈ
بفتح و فیروزی انگلستان مین لے گیا

پس اب انگلستان مین دو پادشاہ مقید تھے ڈیوڈ شاہ
سکاٹ لنڈ جسنے گیارہ برس کی قید کے بعد سنہ ۱۳۵۷ء مین فدیہ
دیکر اپنی بندی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو مصالحہ بریٹنی مین
رہا کردیا گیا۔ اس مصالحہ کو اہل تاریخ مصالحہ عظیمہ کہتے ہین اور اسکی
بموجب شاہ اڈورڈ دعوی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار
ہوگیا اور بعوض ممالک مقبوضہ آبائی کے پوئیٹوگاین اور شہر کیلی
اوسکے قبضہ مین رہگئے۔ شاہ جان کا فدیہ تیس لاکھ اشرفی قرار پایا تھا
جب وہ یہ مبلغ خطیر ادا کرسکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیووی مین
انتقال کیا۔ سیووی ایک محل مقام اسٹرانڈ مین تھی اور یہ
مقام مضافات شہر لنڈن مین بہت آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبہ گین مین حکمران رہا اور اسپانیہ
کے پادشاہ پیڈرو ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ مہم
باعث قرضداری اور مخل صحت شاہزادہ موصوف ہوا اپنی مجبوری
انگلستان مین پھر آیا اور وہان گھل گھل کر مرگیا۔ اس شاہزادہ سے
اپنی چچازاد بہن جون سے شادی کی تھی اور اوس سے ایک بیٹا
تھا۔ جبکہ شاہزادہ موصوف فرانسیس سے چلا آیا تھا جب سے وہان

لہذا اب ایسی و بار شدید انگلستان مین نہین آتی جیسے مشرق کی بعض تنگ اور کثیف شہرون مین ہوتی ہے اور اس احتیاط و صفائی کے سبب سے اون امراض و بائیہ مین بھی خفت ہو گئی ہے جو بہ مشیت ایزدی ابتک اس قوم (انگریز) پر مسلط ہوتے ہین —

اس اثنا مین فلپ شاہ فرانس مر گیا تھا اور اوسکا بیٹا جان بادشاہ ہوا تھا۔ ۱۳۵۵ء مین انگلستان اور فرانسیس مین پھر لڑائی شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا اہتمام خاصتہً ولیعہد کے سپرد ہوا جسکا لقب بسبب اوسکی سیاہ زرہ کے شاہزادہ سیاہ پوش ہو گیا۔ پہلی لڑائی مین فوج انگریز تو اون صوبون کے تاخت و تاراج کرنے مین مشغول رہی جو بورڈو کے گرد و نواح مین واقع ہین — دوسری لڑائی پوکٹیرس مین ہوئی ولیعہد پادشاہ انگلستان فرانسیس کے بیچوں بیچ مین پہنچ گیا تھا جب واپسی مراجعت کی تو اپنی فوج کی ستگنی فوج اپنی اور بورڈو کے درمیان حائل پائی پس سوا جنگ دلیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ شاہزادہ کی خوش قسمتی سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختہای انگور کے فرانسیسی فوج کے سوار آگے نہ بڑھ سکے اور جنگ کرسی کی طرح اس لڑائی مین بھی انگریزی تیراندازون نے معرکہ مارا۔ اِن تیراندازون نے جھاڑیون کی آڑ مین لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زرہون کو توڑ کر نکل گئے اور پہلا اور دوسرا گروہ فرانسیس کی فوج کا پس پا ہوا آخر پادشاہ فرانس پیادہ پا تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

ملک مین مردہ جانور سڑا کیئے اور اونکی عفونت سی ہوا کی سمّیت اور زیادہ ہوتی محنت اور تجارت بند ہو گئی صدہا غربا۔ ایک ایک دن مین ہلاک ہوے امرا اپنے قلعون کے دروازے بند کر کے بیٹھہ رہے غرض شہر مین مصیبت و بربادی نظر آتی تھی۔ وبا کے بعد بہت سی خرابیان ہوئین۔ تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غربا کی جان پر وبا ہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیمار ہی بچے اونھون نے ملک چھوڑ دیا۔ اناج کی کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہو گئے کیونکہ اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کٹواتا کھانے کی لاگت چوگنی ہو گئی۔ عوام الناس کے زعم مین نزول بلا کا یہ سبب تھا کہ اوس زمانے کے مرد داڑیون کو بل دے دیکر چڑہاتے تھے اور عورتین مردون کا لباس پہنتی تھین لہذا سرکار نے قانون جاری کیا کہ لباس مین اسراف نہونے پائے۔ ایک گروہ شدید التعصّب لوگون کا ھنگری سے آیا انکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے اوپر کوڑی مارتے ہوے سارے ملک مین گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلا عظیم دفع ہو جائے۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ اوس زمانے مین جو انگلستان مین امراض وبائیہ ایسے شدید و مہلک و مزمن ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ تھا کہ مکانات اور سڑکین صاف نرہتی تھین اور لوگ کثیف رہتے تھے چونکہ اب اس ملک مین مکان ہوادار ہوتے ہین اور نالے موریان صاف رہتی ہین اور غذا اصلح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

استعمال اسی جنگ کرسی مین ہوا

جس سال یہ لڑائی ہوتی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور لڑائی ہوئی جسے نولس کہرس کہتے ہین۔ اس لڑائی کی اصل یہ ہے کہ جب ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے اپنا ملک پھر پایا توشاہ فرانس کا طرفدار بنکے انگلنڈ پہ حملہ کیا فلپا شاہزادے ھنیںالٹ ذاوسے شکست دی اور گرفتار کر لیا فی الحقیقت شاہزادی بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھی جیسا اوسکا شوہر تھا

اب فاتح جنگ کرسی نے شہر کیلی کا محاصرہ کر لیا لیکن نہ اوسنے دُھس بنوائے نہ محصورین شہر پر گلین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک اونپر آب و دانہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے تو بمجبوری شہر کے دروازے کھولدیے اس شہر مین بادشاہ انگلستان نے اپنی رعایا کو بسایا چنانچہ دوسے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا اور انگلستان سے اسباب تجارت یہان آکے فروخت ہوتا تھا۔
اب ملک الموت نے ایسی پھونک ماری کہ سب لڑنیوالون کا دم بند ہوگیا۔ ایک مرض خوفناک جسے کالی بلا کہتے ہین ممالک ایشیا اور بلاد جنوبی یورپ کو صاف کرتا ہوا فرانس اور انگلستان پر نازل ہوا۔ لنڈن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

نکر پر حملہ کر نیکو بڑہا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا منہ برسا دیا اور لشکر
فرانسیسی نے جھٹ ہمت کھایا مگر اوسپر تیرون کا منہ پڑا گیا اور گھوڑے پر
گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگے
اب پیدلون مین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفین آگی بڑہین اور
انگلستان اور فرانسیس کی فوجین گتھہ گئین۔ شاہ اڈورڈ ایک
یون چکّے پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھہ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسی ایسا
یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوسنے
مدد مانگی بادشاہ نے مدد ندی اور کہا کہ اس لڑکے کو آپ ہی لڑنے دو آج کا
معرکہ اسی کے ہاتھہ رہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی بیاندازون
کی صفین چیر کر اپنی فوج مفرور سے جا ملے مگر کچھہ نہو سکا اور بڑے بڑے
بہادر سردار اوسکی فوج کے مر مر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مارا گیا
اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسّی بھی
شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ سوسے
سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بھمیا
بھی اس لڑائی مین مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندہا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
مین لیگئے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑون کی لگامین اوسکے گھوڑے کی
کی لگام مین باندہ دی تھین اور اس بادشاہ کا خود جسمین چار شتر مرغ
کے لگے ہین اور اسکا تمغہ جسمین یہ کندہ ہے۔ مین خدمت کرتا ہون
یہ دونون چیزین ابتک ولیعہد بادشاہ انگلستان پہنتا ہے لکھا ہے کہ پہلے توپ کا

مدّعی سلطنت ہوے اور ان دونون کا دعوی اسپر مبنی تھا کہ
اڈورڈ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور فلپ ٹیس ویلوی اوسکا
بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت سے
محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محجوب الارث
رہا اور فلپ بادشاہ ہوگیا۔ بادشاہ انگلنڈ نے ساری ملک کا اون
اور ٹین ضبط کرلیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اپنی سپر پر
بادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین نیّت کہ اب
اپنا حق میدان جنگ مین بزور شمشیر ثابت کرون گا۔ دو لڑائیون
مین تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیم پر
جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورنی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے اوسے
مار کر نکالدیا پھر برس روز تک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتوین
برس فوج انگریزی شہر کین مین داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
روبرو دریاے سین اور سوم سے عبور کرگیا اور کرسی مین
فتح پاتی جتے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
چمکی اور بادل گرجا۔ سہ پہر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
بسرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیرانداز دن انگریزی

لشکر پر حملہ کر نیکو بڑہا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا مینہ برسادیا اور لشکر فرانسیسی نے جہرٹ کہایا مگر اوسپر تیرون کا مینہ پڑا کیا اور گھوڑے پر گھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بہاگے۔ اب پیدلون مین لڑائی شروع ہوئی اور پیچھے کی صفین آگی بڑہین اور انگلستان اور فرانسیس کی فوجین گتھہ گئین۔ شاہ اڈورڈ ایک پون چکی پر کہڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکہہ رہا تہا اور اپنی فتح کا اوسی ایسا یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوسنے مدد مانگی بادشاہ نے مدد نہ دی اور کہا کہ اس لڑکے کو آپ ہی لڑنے دو آج کا معرکہ اسی کے ہاتھہ رہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی تیراندازونکی صفین چیر کر اپنی فوج مغرور سے جا ملے مگر کچہہ نہو سکا اور بڑے بڑے بہادر سردار اوسکی فوج کے مر مر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بہی مارا گیا اب اوسکو سوا بہاگ جانیکے اور کیا چارہ تہا۔ دوسرے دن اسی بہی شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ سو سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بہمیا بہی اس لڑائی مین مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندہا تہا اور اسے چار سردار لڑائی مین لیگئے تہے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑون کی لگامین اوسکے گھوڑے کی لگام مین باندہ دی تہین اور اس بادشاہ کا خود جسمین چار پر شتر مرغ کے لگے ہین اور اسکا تمغہ جسمین یہ کندہ ہے۔ مین خدمت کرتا ہون۔ یہ دونون چیزین ابتک ولیعہد بادشاہ انگلستان پہنتا ہے۔ لکہا ہے کہ پہلی توپ کا

تابعی سلطنت ہوے اوران دونون کادعوی اسپر مبنی تھا کہ
اڈورڈ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور فلپ ڈیس ویلوی اوسکا
بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت سے
محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محجوب الارث
رہا اور فلپ بادشاہ ہوگیا۔ بادشاہ انگلنڈ نے سارے ملک کا اون
اور ٹین ضبط کرلیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اپنی سپر پر
بادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین نیت کہ اب
اپنا حق میدان جنگ مین بزور شمشیر ثابت کرون گا۔ دو لڑائیون
مین توکسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیم پر
جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورانی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے اوسکو
مار کر نکالدیا پھر برس روز تک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح وشکست نہوئی آخر ساتوین
برس فوج انگریزی شہر کین مین داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
روبرو دریاے سین اور سوم سے عبور کرگیا اور کرسی مین
فتح پائی جسسے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
چمکی اور بادل گرجا۔ سہ پہر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
بسرداری امیر النکن اور ایک گروہ جینوا کے تیراندازون کا انگریزی

مختصر سے رائزنگ مین ستائیس سواریان رگڑا کی اوس حال مین ایک دفعہ پادشاہ بتکلفا وسے دیکھنے کو جاتا تھا —

اس اثنا مین رابرٹ بروس شاہ اسکاٹ لنڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا ڈیوڈ صغیر السن تھا — اڈورڈ بیلیال نے جسکا کہ باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکاٹ لنڈ کا حاکم رہا تھا بڑی سرگرمی سے کوشش کی کہ اوس ملک کو لیلے اور شہر برک کا محاصرہ کرلیا — چونکہ وہان کا قلعہ بہت ضروری اور کثیر المنفعة تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکاٹ لنڈ اوسکی حفاظت و حمایت کے واسطے گیا اور کوہ ھالیڈون پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ ہوا کہ وہ بیلیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکاٹ لنڈ نے بڑی شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیلیال کے ہاتھہ آئی اور اضلاع جنوبی دریاے فورتھ چند مدت تک شاہ اڈورڈ کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورڈ نے بڑی جد و کد کی کہ فرانسیس اور انگلنڈ ان دونون ملکون کی سلطنت میری ذات خاص مین جمع ہوجاوے — فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینون بیٹے لاوارث مرے تھے لہذا اڈورڈ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

اور اونکا تعاقب دشوار تھا۔شاہ اڈورڈ نے حکم دیا کہ جو شخص
بتلا وے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اوسے درجہ سرداری
اور ہزار روپیہ سالانہ مادام الحیوۃ دونگا۔ ٹامس روکبی نے
یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دریا ویر پر لیگیا جسکے دوسرے
کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہوئی اور پانچوین دن
شب کو جبکہ دونون لشکرون مین سناٹا تھا اسکاٹ لنڈ کی فوج
اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متخاصمین مین
مصالحہ ہوگیا اور اڈورڈ نے مورٹیمر کی صلاح سے یہ امر
قبول کرلیا کہ اسکاٹ لنڈ کی سلطنت انگلنڈ سے علیحدہ
اور خودسر ہے۔اس مصالحہ کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا
کہ شاہ اڈورڈ نے اپنی بہن جاین کی شادی ڈیوڈ شاہزادہ
اسکاٹ لنڈ سے کردی ۔

اس مصالحہ سے ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کی بڑی
بدنامی ہوئی اور ادھر اونھون نے پادشاہ کے چچا نواب کینٹ
کو مروا ڈالا ادھر شاہ اڈورڈ خود جوان ہوا اور اب اوسکا
سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اونکے
خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگئی نواب مورٹیمر کو قلعہ
نوٹنگھم مین گرفتار کرکے ایک درخت پر پھانسی دیدیا ملکہ ازابلا

# شہنشاہان جرمنی

البرٹ . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۰۸ء

ھنری ہفتم . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۱۲ء

لوی چہارم . . . . . . . . . . . . . .

# پوپ

کلمنٹ پنجم . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۱۴ء

جان بست و دوم . . . . . . . . . . . . . .

# باب ہفتم

## عہد شاہ اڈورڈ سوم - مولد ونڈسر سنہ ولادت ۱۳۱۲ء - سنہ جلوس ۱۳۲۷ء - سنہ وفات ۱۳۷۷ء

اڈورڈ سوم کمسنی مین پادشاہ ہوا — وہ اور اوسکے وزرا ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کے بس مین تھے اور انھین اختیار کلی تھا

اسکاٹ لنڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی پر حملہ کیا اور چونکہ اوس فوج مین سب سوار تھے اور ہر سوار کی خرجین مین سوا ایک تھیلی کی تھیلی کے اور کچھ سامان نہ تھا لہذا وہ ایسے تیز جاتے تھے

شروع ہوا اور سود ہ للعہ سیکڑا ہوگیا اور ہنڈی کا رواج ہوا اور اہل انگلستان اور اہل وینس مین در باب تجارت عہد وپیمان ہوا — علاوہ برین ایک سانحہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلرس مغلوب ومخذول ہوا اور مدرسۂ عالیہ ڈبلن قائم کیا گیا اور سنہ ۱۳۰۸ع مین ٹیّل نے ملک سوٹن رلنڈ کو خود سر وخود مختار کرلیا —

| سلاطین معاصرین | سنہ وفات |
| --- | --- |
| **اسکاٹ لنڈ** | |
| رابرٹ اول | |
| **فرانس** | |
| فلپ چہارم | سنہ ۱۳۱۴ |
| لوی دہم | سنہ ۱۳۱۶ |
| فلپ پنجم | ۲۲ |
| چارلس چہارم | |
| **اسپانیہ** | |
| فرڈرک چہارم | |
| الفونزو یازدہم | |

جاملا غرض تھوڑے ہی عرصہ مین ملکہ موصوفہ فوج فرانسیسی کو ہمراہ لیکر
ضلع سفک مین پونہچی — پادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ
کی اطاعت قبول کرلی پس پارلیمنٹ نے اوسے سلطنت سے معزول
کردیا اور اوسکے بیٹے کو پادشاہ کردیا — پادشاہ معزول کو قلعہ بقلعہ
پھرایا تا اینکہ مجلس برکلی مین وہ بظلم وستم مارا گیا — اوسکے قتل کا
حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اوس شب تیرہ و تار مین مجلس سے کئی بار
چیخنے کی آواز آئی دوسرے دن صبح کو جو برسٹل کے لوگ اوٹھے تو پادشاہ
کو مردہ پایا اور اوسکی لاش کو خفیہ گلوسٹر مین دفن کردیا —
شاہ اڈورڈ دوم کے کئی اولاد تھی — اڈورڈ سوم اوس کا
جانشین ہوا جان چھٹپن مین مرگیا شاہزادی جین نے ڈیوڈ
دوم شاہ اسکاٹلنڈ سے شادی کرلی اب شاہزادی الینور
باقی رہی —

اڈورڈ دوم متلوّن المزاج اور کاہل الوجود تھا —
دن بھر سیر وشکار مین مصروف رہتا تھا رات بھر ناچ رنگ مین
مشغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت مصاحبین مخصوصین پر چھوڑ
دیا تھا — اوسکی صورت اپنے پدر جنگ جو کی مشابہ تھی

اسی پادشاہ کے عہد مین انگلستان میں ظروف گلی کا استعمال

تھوڑی سی روٹی ہوتی تھی۔ غربا درختون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بننا موقوف ہوگیا تھا کہ اناج ضایع نہو۔ جب قحط گیا تو وبا آئی۔ اُمرا نے اپنے نوکر چاکر برطرف کر دیے یہ بیچارے سوا چوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے الغرض غارتگری اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک مین بشدت ہوئی۔

اب اور دو شخص یعنے اسپنسر اور اوسکا بیٹا شاہ اڈورڈ کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ ان دونون نے بھی ویسی حرکتین کین جیسے گیوسٹن نے کی تھین لہذا انکا حال بھی ویسا ہی ہوا ان مصاحبین تازہ کے قصہ مین طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ ان دونون نے پھانسی پائی باپ نے برسٹل مین بیٹے نے ہیرفرڈ مین

پادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونٹیفراکٹ مین مروا ڈالا اسّے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا ابتک اوسکے دل مین کھٹکتا تھا لیکن نواب موصوف کے شرکا موجود تھے اور کچھ ایسے سانحے ہوے کہ اونکی قوت اور زیادہ ہو گئی۔ اڈورڈ اور اوسکی بی بی مین علانیہ لڑائی ہوئی اور ملکہ فرانسیس مین بھاگ گئی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا بھی وہین چلا گیا اونکے بعد نواب موریٹمر بھی کہ نواب لنکسٹر کے متوسّلین مین سے تھا اوسنے

دست بر قبضۂ شمشیر جمع ہوے اور اکیس ۲۱ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کرین اور سلطنت کی اصلاح و انصرام کرین ۔ ان امرا کا نام منتظمین مملکت ہو گیا ۔

اس اثنا مین بروس شاہ اسکاٹ لنڈ نے شہر لنلتہ گو اور رکسبرا اور اڈنبرا اور پرتہ لیلیے تھے اور شہر اسٹرلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اوسکے بچانیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا ۔ بروس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیون سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک برن مین کیا اور دشمن کو شکست دی ۔ پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے برک کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاٹ لنڈ کی کنجی کہلاتا تھا لیکن اوسنے پھر شکست کھائی اور مصالحہ کر لیا ۔ قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ بروس برادر پادشاہ اسکاٹ لنڈ ایرلنڈ مین آیا اور شہر کنو کفرگس مین تاج شاہی پہنا اور دو برس تک صوبہ السٹر پر قابض رہا آخر جنگ فاگن مین مارا گیا اور اوسکے مارے جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ مین پھر قائم ہو گئی

سنہ ۱۳۱۴ء اور سنہ ۱۳۱۵ء مین اہل انگلستان مصائب و آلام قحط مین مبتلا رہے ۔ اورون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دسترخوان پر بھی کچھ

# باب بست و ششم

## عہد شاہ اڈورڈ دوم ـ مولد کیرنارون ـــ
سنہ ولادت سنہ ۱۲۸۴ع ـ سنہ جلوس سنہ ۱۳۰۷ع ـ سنہ وفات سنہ ۱۳۲۷ع

شاہ اڈورڈ اول کی ہڈیان قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کی گئین ـ شاہ اسکاٹ لنڈ سے لڑائی موقوف رہی ـــ یہ امور تو پادشاہ متوفّٰی کی وصیت کے موافق ہوے ـ شاہ اڈورڈ دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فاسق وفاجر تھا اور ملک بدر کر دیا گیا تھا پھر بلا لیا اور تولیت و نظام مہام سلطنت اوسے سپرد کرکے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ و جمیلہ فلپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو روانہ ہوا ـــ گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر ارکین دولت خار کھاتے تھے اب اوسنے بیہودہ لقب اونکے رکھے اسلئے وہ غضبناک ہوے ـ پادشاہِ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شریر کو ملک بدر کیا لیکن دونون مرتبہ اوسے پھر بلاکر خلعت وزارت عنایت کیا آخرالامر امرا نے ایکا کرکے بسرداری نواب لنکسٹر اوسی قلعۂ اسکاربرا مین گرفتار کرلیا اور ضلع وارک مین کوہ بلیک لو پر اوسکا سر کٹوا ڈالا ـــ قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

البرٹ . . . . . . . . . . . . . . . . .

# پوپ

گرگری دہم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۷۶ء
انوسینٹ پنجم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۷۶ء
اڈرین پنجم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۷۶ء
جان بست و یکم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۷۷ء
نکولاس سوم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۸۰ء
مارٹن چہارم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۸۵ء
اونوریس چہارم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۸۷ء
نکولاس چہارم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۹۲ء
سلسٹن پنجم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۹۴ء
بونیفس ہشتم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۰۳ء
بنیڈکٹ یازدہم . . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۳۰۴ء
کلمنٹ پنجم . . . . . . . . . . . . . . .

## سلاطین معاصرین

سنہ وفات

### اسکاٹ لنڈ

الگزنڈر سوم ........ سنہ ۱۲۸۶ع
ملکہ مارگرٹ ........ سنہ ۱۲۹۰ع
بیلیال ........ سنہ ۱۲۹۶ع
طوائف الملوکی ........ سنہ ۱۳۰۶ع
رابرٹ اوّل ........

### فرانس

فلپ سوم ........ سنہ ۱۲۸۵ع
فلپ چہارم ........

### اسپانیہ

الفونز وہم ........ سنہ ۱۲۸۴ع
سینچو چہارم ........ سنہ ۱۲۹۴ع
فرڈیننڈ چہارم ........

### شاہنشاہان جرمنی

سنہ و[فات]

رڈولف ........ [سنہ] ۱۲۹۲
اڈلفس ........ [سنہ] ۱۲۹۸

ی رفع ہونے کے واسطے عرضیان دیتے تھے اِسلئے رفتہ رفتہ اونکو قوانین
نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا ــــ

جب یہود جام تلخ کام ظلم وجفا تا در دیچکی تو سنہ ۱۲۹۰ء مین
مملکت انگلستان سے نکال دیے گئے اور اکثر سناروں نے ملک لمبرڈی
سے آکر لنڈن مین محلہ لمبرڈ اسٹریٹ مین بود وباش اختیار کی
اور وہان یہودیون کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہو گئے اسی سبب سے
اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہو گیا اور جیسے وہان مہاجن اکثر آیا کرتے
ہین ــ اسی زمانہ مین پنکھیان اور عینکین اور مشرقی ملکون کا کاغذ اور شہر
وینس کے آئینے انگلستان مین مروج ہوے لکن کوئلون کے استعمال کی ممانعت
ہو گئی اسواسطے کہ اونکے دھوئین سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی اسکاٹ
لنڈ سے تختہای سلطانی اور وہ کرسی جسپر وہان کے بادشاہون کو تاج
پہنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان مین لے آیا اور اوس ملک
کے تمام کاغذات جلوا دیے کہ اونکے دیکھنے سے وہان کے لوگون کو لڑائی کا
حوصلہ نہ باقی رہے ــ شاہ اڈورڈ اوّل نے سنہ ۱۲۸۵ء مین خانقاہ
ویسٹ منسٹر کی عمارت کی تکمیل کی اور وہان وہ کرسی جسپر بادشاہ تاج
پہنتے تھے اور وہ پتھر جسپر بنا بر بعض روایات کے حضرت یعقوب عٰ بیت
ایل مین اپنا سر رکھکر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

…وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاٹ لنڈ
…ں لڑائی پر لے جانا—

پہلی بی بی الینور سے جو ۱۲۹۰ع مین مر گئی تھی اوسے
چار بیٹے تھے جنمین سب سے بڑا اڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ
دوم انگلستان کا بادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگرٹ
شاہزادی فرانس سے اوسے ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے اڈمنڈ
اور ٹامس

شاہ اڈورڈ مین بہت سی اچھی صفتین تھین— وہ بڑا
بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام مین بہت ذہین
و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ
طمع کرنا یہ صفتین تو بادشاہان پلاین ٹیجنٹ کی گویا جزء لاینفک
تھین— بادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا—

اس بادشاہ کے عہد مین دو تغیر عظیم آئین سلطنت مین ہوے
اوّل یہ کہ بادشاہ کو اسکا اختیار نرہا کہ بدون اجازت پارلیمنٹ کسی
پر ٹیکس مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوم یہ کہ جب
ارباب محکمہ عوام بادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اوسکے ساتھ اپنی شکایتوں

لن اوسنے مقابلہ نہوسکا اور تھوڑے ہی عرصہ مین مغلوب ہوگیا اور
تخت سلطنت پرسے اوٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنون کے بعد بادشاہ
کی اجازت سے نورمنڈی کو چلا گیا - اڈورڈ نے تمام
اسکاٹ لنڈ مین شہر الجن تک دورہ کیا اور وہان کے لوگون
سے جبرا اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہان سے مراجعت کی
تو تیس سرّی کو اوس ملک کا ایمن و محافظ مقرر کیا - بعد اڈورڈ
کی مراجعت کے اسکاٹ لنڈ مین پھر لڑائی شروع ہوئی لکن اس
لڑائی کی حکایت صرف اسکاٹ لنڈ کی تواریخ مین مرقوم ہے - وہ قصّہ
یہ ہے کہ اس لڑائی مین والیس اور بروس نے جو بیلیال کے
ہمسر (یعنے رابرٹ بروس) کا پوتا تھا بڑی جرأت و جوانمردی ظاہر
کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ خودسر و خود مختار ہوگیا -
تین برس قبل اس واقعہ کے اڈورڈ نے بادشاہ فرانس سے مصالحہ
کرکے صوبہ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ بادشاہ مذکور نے اوس سے
بفریب لے لیا تھا - جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنی شاہ اڈورڈ)
یہ خبر سنی کہ بروس مقام اسکون مین تخت سلطنت اسکاٹ لنڈ
پر بیٹھا تو وہ بہت آشفتہ خاطر ہوا اور اوسنے چاہا کہ کسی طرح
اسکاٹ لنڈ مین پونہچ جاؤن اور یہ اوسکا آخری مہم تھا - الغرض
اڈورڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل مین بستر بیماری پر پڑا رہا
اور مقام براوُن سینڈس مین انتقال کیا - مرتے وقت اوسنے

بدلے اوس مین سے ایک انگریز مسافر کو نکالکر جہاز کے مستول پر اوسے
پھانسی دیدی۔ یہ ماجرا سنکر سب ملاح سنٹ کی بندرگاہ کے
جمع ہوسے اور بہت سے جنگی جہاز آب نای ڈوور اور خلیج
بسکی مین اکٹھا ہوسے اور بہت سی لڑائیاں ہوین جنمین اکثر
انگریزون کی فتح ہوئی۔ شاہ اڈورڈ کو پادشاہ فرانس نے طلب
کیا لکن اوسنے وہان جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا۔
لڑائی مین صرف کرنے کو اوسنے کچھ روپیہ تو یہودیون کو لوٹ کر جمع کیا
اور کچھ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اون پر نصف
مرلٹ کے بدلے پانچ مرکس نے بوجھہ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
کے سوداگرون کی کوٹھیون مین جتنا اون اور چمڑا تھا اوسنے دومرتبہ
ضبط کر کے بیچڈالا۔ اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورٹس متھ
مین فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور پادشاہ کوچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
اوسنے سنا کہ ملک ویلس مین بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور جب
ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکاٹ لنڈ مین بلوی ہوا اس
سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا۔

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیال شاہ اسکاٹ لنڈ
کو لنڈن مین طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اوسکو
اپنی محکومیت بہت شاق معلوم ہوئی اور پادشاہ سے منحرف ہوگیا

مارگوٹ شاہزادی کے مرنے سے وارثان سلطنت اسکاٹ لنڈ مین جھگڑا پڑا اور تیرہ شخصون نے دعوی وراثت کیا لکن انمین سے جان بیلیال اور راوبٹ بروس کے دعوی کو ترجیح تھی۔ یہ دونون شاہزادے شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے جو شاہ ولیم ضیغم کا چھوٹا بھائی تھا بیلیال تو پادشاہ مذکور ایتنی ڈیوڈ کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور بروس اوسکی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا۔ اڈورڈ شاہ انگلستان نے اپنے تئین اس نزاع مین دست اندازی کرنے کا مستحق ٹھرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیم ضیغم کو ھنری دوم شاہ انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اوسنے اقرار کیا تھا کہ مین پادشاہ انگلستان کی رعیت ہون پس رچارڈ اوّل کو اسکا استحقاق نہ تھا کہ ولیم نے جو اپنی رعیت ہونیکی سند لکھدی تھی اوسے وہ پھیرداے اسواسطے کہ وہ دستاویز اوس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام پادشاہان انگلنڈ کا مال تھا۔ پس اس حیلہ سے اڈورڈ نے چاہا کہ اسکاٹ لنڈ کے مقدّمات مین دخل دے اور بیلیال کو اوس ملک کا پادشاہ مقرر کیا۔

ان واقعات کے تھوڑے سے ہی عرصہ کے بعد پادشاہ انگلستان اور شاہ فرانس مین جنگ بحری شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ انگریزی جہازرانون مین سے ایک شخص نے ایک نورمن کو مارڈالا پس نورمن لوگون نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور اوسکے ہم قوم کو

لہ اس شاہزادی کا خطاب نوروی کی بیگم مشہور ہے ۱۲

رئیس لولن نے پادشاہ کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا اور وائی کے راستہ مین فوج شاہی کا معارض و سدّراہ ہوا اور وہین پر مارا گیا بس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خودسری جاتی رہی — رئیس ویلس کو حوصلہ ملک گیری و آرزوئے خودسری پر مضحکہ کرنیکے واسطے پادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لنڈن مین بھیجدیا اور از راہ تمسخر اوسپر عشق پیچان کا تاج رکھکر محبس ٹاور کے دروازہ پر لٹکا دیا — بعد لیولن کے مارے جانے کے اوسکے بھائی ڈیوڈنی کچھ عرصہ تک پادشاہ کا مقابلہ کیا لکن خود اوسیکے اہل وطن نے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور پادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پائی — شاہ اڈورڈ پر لوگون نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کونوی پر اوسنے سب ویلس کے بھاٹون کو قتل کر ڈالا کہ مبادا اونکا اشعار پرتاثیر و شجاعت انگیز سنکر اونکے اہل وطن کو غیرت و حمیت آجاے اور وہ لڑائی سے نہ باز آئین — نہین معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط لکن گری شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور وہ مشہور ہے — پیشتر شاہ اڈورڈ اوّل ہی نے اپنے بڑے بیٹا اڈورڈ دوم کو اوسکی صغرسنی مین خطاب پرنس آف ویلس (شاہزادۂ ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اوس ملک کے ایک ضلع مسمی بہ کیرنارون مین پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ پادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے —

دو برس بعد ہنری کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اوسکی
بی بی نے ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا - اوس زمانہ مین الگزنڈر
شاہ اسکاٹ لنڈ بھی وہین تھا اور اوسکی مسافرت کا خرچ پچاس
روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا - شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو
تھی کہ ویلس اور اسکاٹ لنڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ برٹن
اعظم اوسکی سلطنت مین شامل ہو جاے -

انگلستان کے بادشاہون مین سے بہتون نے چاہا تھا
کہ ملک ویلس کو مغلوب کرلین لکن کچہ نہو سکا تھا - وہان کے لوگ
اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلمن کے جنگلون اور کہوون مین
رہتے تھے لہذا نورمن کے سوارون کا کچہ بس و نسونہ چل سکتا تھا
اور اونھین پا نہ سکتے تھے - ھکلن رمال نے خبر دی تھی کہ جب سکہ
بنایا جاے گا تو ایک شاہزادہ ویلس کا لنڈن مین پادشاہ کیا جائیگا
وہ زمانہ اب آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ ارتھر کے تخت پر قابض ہوا
اور اہل ویلس کے حوصلے بڑہے - جب شاہ اڈورڈ نے اہل
ویلس سے بیعت طلب کی تو اونکے رئیس لولن نے باستحقار و استخفاف بیعت سے
انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی - پانچ برس تک
شاہ انگلستان ملک ویلس مین پھرا کیا اور اوسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ
کوہستان کی لڑائی مین کار آزمودہ و مشاق تھی - الغرض اوس ملک کی

# باب پنجم

## عہد شاہ اڈورڈ اوّل ملقب بہ طویل السّاقین سنہ ولادت سنہ ۱۲۳۹ع سنہ جلوس سنہ ۱۲۷۲ع سنہ وفات سنہ ۱۳۰۷ع

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس مین مشغول جہاد تھا ایک کافر[ل] نے زہر آلود کٹارا اوسے ماری ـــ منقول ہے کہ اوسکی زوجہ الینور نے فرط محبت سے اوسکے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہو گیا ـــ اِس جہاد مین اوسنے چند چھوٹے چھوٹے کارنمایان ہوے اور اٹھارہ مہینے کے بعد وہ فلسطین (یعنے بیت المقدس) سے چلا آیا اور جزیرہ سسلی مین پونچکر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لیکن شہر گین مین اوسنے اور ایک شخص سے فساد ہو گیا اِسوجہ سے اوسکے گھر جانے مین تاخیر ہو گئی ـــ وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور رئیس چیلنس مین پہلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوتی جسمین انگریزی سردار غالب آتے ـــ قبل انگلستان مین پونہچنے کے اڈورڈ نے رئیس زادی فلنڈرس سے ایک قصہ طے کیا کہ اوسکے سبب سے اون کی تجارت مین بڑا خلل پڑ گیا تھا ـــ اس مال (یعنے اُون) کی قدر انگلستان مین بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے ـــ

ل اغلب ہے کہ اِسنے مسلمان مراد ہے ۱۲ ـــ

**سنہ وفات**

فریڈرک دوم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۵۰ع
طوائف الملوکی . . . . . . . . . . . . . تا سنہ ۱۲۷۳ع

## پوپ

اونوریس سوم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۲۷ع
سلیسٹن چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۴۱ع
گوگری نہم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۴۱ع
انوسینٹ چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۵۴ع
الگزنڈر چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۶۱ع
اربن چہارم . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۶۴ع
کلمنٹ . . . . . . . . . . . . . . سنہ ۱۲۶۸ع
گگری دہم . . . . . . . . . . . . . . . . . .

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

الگزنڈر دوم ............ سنہ ۱۲۴۹ع

الگزنڈر سوم ............

### فرانس

فلپ اگسٹس ............ سنہ ۱۲۲۳ع

لوئی ہشتم ............ سنہ ۱۲۲۶ع

لوئی نہم ............ سنہ ۱۲۷۰ع

فلپ سوم ............

### اسپانیہ

ہنری اوّل ............ سنہ ۱۲۱۷ع

فرڈرک سوم ............ سنہ ۱۲۵۲ع

الفونزو دہم ............

### شہنشاہان جرمنی

اوتھو چہارم ............ سنہ ۱۲۱۸ع

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس بادشاہ کے زمانہ مین ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل ململ وغیرہ کے انگلستان مین بلجیم کے لوگون نے بنا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون کا رواج ہوا — پہلے اسی بادشاہ نے نیوکیسل کے لوگون کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے کوئلے کانون مین سے کھود کر بیچا کرین - پتھر کا کوئلا انگلستان مین اس افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہان کے لوگون نے بہت روپیہ پیدا کیا ہے — اس بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین سکہ طلائی کا رواج ہوا اور راجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و فنون کو بڑا فائدہ ہوا — یہ حکیم بیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشے ایجاد کیے جنمین چھوٹی چیزین بڑی معلوم ہوتی ہین اور کئی قسم کی لالٹینین ایجاد کین کہ اون مین عجیب عجیب تماشے دیکھائی دیتے ہین یہانتک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے اسی زمانہ مین برّاعظم یوروپ مین ایک شخص پالس نامی باشندہ شہر وِنِس نے سمندر کے پانی کی پیمایش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اوسکی سوئی ... بہتی تنکون کے بیچ مین رکھی فقط

وہ کچہ زخمی ہوکر گرا اور اگر وہ یہ چلا کر نہ کہتا کہ مین ھنری نواب ونچسٹر تمہارا پادشاہ ہون تو مارا جاتا — اڈورڈ اپنے باپ کی آواز پہچان گیا اور اوسے بچانیکو دوڑا — رئیس لیسسٹر اپنے پسر مقتول کی لاش پر لڑا اور مارا گیا اور اوسکی لاش دشمنون نے پامال کر ڈالی —

اب تو پادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہوگئی خانگی لڑائی موقوف ہوگئی اور شاہزادہ مظفر یعنے اڈورڈ مجاہدین سینٹ لُوئی کا شریک ہوکر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا — ھنری نے اپنے بیٹے کی غیبت مین انتقال کیا — سوا جارج سوم کے اور کسی پادشاہ نے اتنی مدت تک سلطنت نہین کی جتنی مدت تک ھنری نے [illegible] اس عرصۂ دراز مین اوسنے بہت مصائب و آلام اوٹھائے جو آخر کو اوس[illegible] موت کے باعث ہوئے —

[illegible] پادشاہ سفیہ اور سادہ لوح اور بزدل اور کاہل تھا لکن [illegible] اون ایام نافرجام مین پادشاہ ہوتا تھا جبکہ جہاز سلطنت [illegible] مین گرفتار تھا اور اوسکے روکنے کو دست قوی [illegible] سے یہ پادشاہ بجبت و ملائمت [illegible] تھا اور بائین آنکھہ کا ڈھیلا کچہ جھکا ہوا [illegible] گئی تھی —

...تے ہوسے جمع ہوسے اور غیر ملکون کے سوداگر جو وہان مقیم تھے
...و نھین لوٹ لیا اور یہودیون بیچارون کو ناحق قتل کیا۔ شاہ
...ھنری نے شہر لیوس واقع ضلع سسکس مین شکست کھائی
...ور گرفتار کر لیا گیا دوسرے دن اوسکے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ نے
...ھی اپنے تئین باغیون کے حوالے کر دیا۔ آخر الامر بادشاہ اور
...باغیون مین مصالحہ ہوا اور اونھون نے اوسکو رہا کر دینے کا اقرار کیا
لیکن اس عہد کو وفا نہ کیا۔ اس مصالحہ کو مصالحہ لیوس کہتے ہین
...ھنری اور اوسکے دونون بیٹے قید شدہ پڑے رہے۔ شروع سال
آئندہ مین رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور امیرون اور
سردارون کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلا طلب کیے اور ان
سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ
کا نمونہ تھا یعنے پادری اور امرا بمنزلہ ہوس آف لارڈس
(محکمہ امرا) کے تھے اور وکلا اہل شہر و قصبات بمنزلہ ہوس
آف کومنس (محکمہ عوام) کے تھے۔

شاہزادہ اڈورڈ پھر سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم
مین جو ضلع ورسسٹر مین واقع ہے اوسنے اور رئیس لیسٹر سے
مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمسان لڑائی ہوی۔ رئیس لیسٹر
بادشاہ (یعنے ھنری) کو زبردستی میدان جنگ مین لے آیا اور

سے منحرف ہو گیا اور اودھر پادشاہ کا چھوٹا بھائی رچارڈ جسنے چوتھے جہاد مین کئی دفعہ فتح پائی تھی اور بعد اوسکے رومیون کا پادشاہ مقرر کیا گیا تھا ملک جرمنی کو چلا گیا آسیئے اوسکی سلطنت مین تزلزل پڑ گیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خواہان تھے اونکے حوصلے بڑہے - آخر الامر ویسٹ منسٹر مین کونسل ہوئی اور امرا مسلح و مکمل جمع ہوے پھر آکسفرڈ مین ایک اور کونسل ہوئی جو بنام پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امرا نے اصلاح امور سلطنت کے واسطے ایک کمیٹی چوبیس ۲۴ آدمیون کی مقرر کی - اس کمیٹی نے قواعد ذیل مقرر کیے - اول ہر ضلع کے آزاد لوگون کی طرف سے چار سردار بطور وکیلون کے پارلیمنٹ جدید مین شریک ہون - دوم ہر سال شریف یعنے وہ افسر جسنے انتظام ضلع اور انفاذ و اجرا قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ امرا سے مقرر کیے جائین سوم ہر سال سرکاری روپیہ کا حساب دیا جاے - چہارم ہر سال تین مرتبہ مجلس پارلیمنٹ منعقد ہو یعنے ماہ فروری اور جون اور اکتوبر مین لیکن امرا کی آپس کی نااتفاقی سے سلطنت کی اصلاح مین تاخیر ہو گئی اور پادشاہ فرانس محاکم یعنے سرپنچ مقرر ہوا اور اوسنے ہنری کے موافق فیصلہ کیا - اس فیصلہ نے آتش جنگ خانگی انگلستان مین پھر افروختہ کی - رئیس لیسٹر نے لنڈن پر قبضہ کر لیا اور جب سینٹ پال کے گرجے مین گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے کے گرد شور و غوغا

تقرر پارلیمنٹ مجنون ۱۲۵۸ء

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعون کی نسبت کچھ نزاع رہی — انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کے خاندان مین دو نسبتین ایسی ہوئین کہ اونکے سبب سے ان دونون سلطنتون مین موافقت ہو گئی — ھنری نے اپنی بڑی بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کردی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی مارگرات کا عقد بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دیا — شاہ انگلنڈ کی فوج اکثر ویلس مین گئی لکن فتح نپائی اور اوس ملک کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذراسے کوہی ملکون پر بدستور قابض رہے —

ازبسکہ شاہ ھنری فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست رکھتا تھا لہذا اوسنے وزیر سابق ڈیروچز کو اوسکے عہدہ پر بحال کردیا اور اوسکی وجہ سے اوس فرقہ والون کے بڑے مجمع ہوے اور جب شاہزادی الینور ملکۂ انگلستان ہوئی تو فرقہ پرووِنکیل کی بھی وہان کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہموطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار ہوا اور امرانے بلوی کیا اور اونکا سربراہ کار سِمن ڈی مونٹفرٹ رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا

اِدھر تو رئیس موصوف اپنے بہنوئی (یعنے پادشاہ

الغرض چالیس دن مین هیوبرٹ بھوک سے لاچار ہوکر نکل آیا اور اوسے قید کرکے ایک جھلخانے سے دوسرے جھلخانے مین بھجوایا آخرالامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنون کے بعد پادشاہ سے صفائی کرلی

علاوہ مہم مذکورۂ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی) سے ایک اور لڑائی لڑا — یہ جنگ اوس نے اپنی مان کے اصرار سے کی تھی جسنے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کرلی تھی — غرض ٹیلبرگ اور سینٹس مین دو لڑائیان ہوئین اور اگرچہ ان دونون لڑائیون مین کیسی فتح و شکست نہین ہوئی لکن غلبہ شاہ فرانس کا رہا اس اثنا مین کئی مرتبہ صلح ہوئی لکن شکست ہوگئی آخرالامر صلح کامل ہوگئی جسکے بموجب صوبجات مرقومۂ ذیل شاہ ہنری کو ملے لموسن پریگورڈ کی سی اور انکے عوض مین ہنری نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مفصلۂ ذیل دیے جو اوس زمانہ مین اوسکے قبضہ مین تھے — نورمنڈی مین انجو پویٹو —

جنگ ٹیلبرگ و سینٹس ۱۲۴۲ع

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنون تک رہی لکن اس عرصہ مین شاہ اسکاٹ لنڈ سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اگرچہ

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعون کی نسبت کچھ نزاع رہی — انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکاٹ لنڈ کے پادشاہ کے خاندان مین دو نسبتین ایسی ہوئین کہ اونکے سبب سے ان دونون سلطنتون مین موافقت ہو گئی — ھنری نے اپنی بڑی بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی مارگرٹ کا عقد بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دیا — شاہ انگلنڈ کی فوج اکثر ویلس مین گئی لکن فتح نپائی اور اوس ملک کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا ذرا سے کوہی ملکون پر بدستور قابض رہے —

ازبسکہ شاہ ھنری فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست رکھتا تھا لہذا اوسنے وزیر سابق ڈی رو چز کو اوسکے عہدہ پر بحال کر دیا اور اوسکی وجہ سے اوس فرقہ والون کے بڑے مجمع ہوے اور جب شاہزادی الینور ملکہ انگلستان ہوئی تو فرقہ پروونکیل کی بھی وہان کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہموطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار ہوا اور امرا نے بلوی کیا اور اونکا سر براہ کار سیمن ڈی مونٹفرٹ رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا ادھر تو رئیس موصوف اپنے بھنوئی (یعنے پادشاہ)

الغرض چالیس دن مین ھیوبرٹ بھوک سے لاچار ہوکر نکل آیا اور اوسے قید کرکے ایک جہلخانے سے دوسرے جہلخانے مین بھجوایا آخرالامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنون کے بعد بادشاہ سے صفائی کرلی

علاوہ مہم مذکورۂ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی) سے ایک اور لڑائی لڑا — یہ جنگ اوس نے اپنی ماں کے اصرار سے کی تھی جسنے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کرلی تھی — غرض ٹیلبرگ اور سینٹس مین دو لڑائیان ہوئین اور اگرچہ ان دونون لڑائیون مین کسیکی فتح و شکست نہین ہوئی لکن غلبہ شاہ فرانس کا رہا اس اثنا مین کئی مرتبہ صلح ہوئی لکن شکست ہوگئی آخرالامر صلح کامل ہوگئی جسکے بموجب صوبجات مرقومۂ ذیل شاہ ہنری کو ملے لموسن پریگورڈ کی سی اور انکے عوض مین ہنری نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مفصلۂ ذیل دیے جو اوس زمانہ مین اوسیکے قبضہ مین تھے — نورمنڈی مین انجو پوئیٹو —

جنگ ٹیلبرگ و سینٹس ۱۲۴۲ء

اس بادشاہ کی سلطنت بہت دنون تک رہی لکن اس ... اسکاٹ لنڈ سے کبھی لڑائی نہین ہوئی اگرچہ

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اوس مین
امر قرار پایا کہ فرانسیس پر حملہ کیا جائے اور اس مہم کی سعر کرنیکو تمام
رعایا نے اپنی جائداد منقولہ کا پندرہوان حصہ دینا اس شرط سے قبول
کیا کہ بادشاہ (ہنری) تیسری مرتبہ فرمان عام کی تصدیق و توثیق
کردے چنانچہ سر ایڈورڈ کوک لکھتے ہین کہ فرمان مذکور کل ۳۲ بتیس مرتبہ
تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثنا مین شاہ لوی نے صوبہ پوئیٹو
اور گین لے لیا تھا اور ہنری نے جو ان صوبون کے فتح کرنے
کو فوج بھیجی تھی وہ کامیاب نہوئی تھی پس بادشاہ کو لوگون نے یہ الزام
دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بحیلہ جنگ لیا تھا
عیش و عشرت مین ضائع و برباد کردیا۔ یہ الزام ہنری نے اپنے
وزیر ڈی برگ کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ
کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت مین وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب
بادشاہ نے اوس سے طلب کیا لیکن وہ محاسبہ نہ دے سکا اور
بُوینسرہس کے گرجے مین بھاگ گیا بادشاہ کے لوگ اوسے
ایک گھوڑے پر کس کر بجسم برہنہ وہان سے لنڈن کو لیگئے لیکن پھر
بادشاہ ڈرا کہ مبادا گرجے کی بے ادبی کرنے سے پادری لوگ مجھسے
ناراض ہوجائین اس خوف سے اوسنے ڈی برگ کو اوسی گرجے مین
پھر بھیجدیا لیکن کوتوال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کرلے اور اوسنے
اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوادی اور ایک حصار سا بنوادیا

لی یہ پادشاہ فرانس نے انگلستان کو جبتک نہ چھوڑا
جبتک کہ اوس ملک کیواسطے خوب کوشش نکر لی کہ ابتک وہ ملک گویا اوسی
کے قبضہ مین تھا لکن **لنکن** مین اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور
ہوکر اس عزم سے باز آیا — ادھر تو اوس نے لنکن مین شکست کھائی
اودھر اوسکے جنگی جہاز بندرگاہ **کیلی** مین **هیوبرٹ ڈی برگ**
نے تباہ کر دئے اسطرح سے کہ چونے کی بریان پسوا کر ہوا مین اڑادین
جب وہ چونا فرانسیسی اہل جہاز کی آنکھون مین لگا تو وہ بہت پریشان
ہوے پس اس انتشار مین اوس نے اونکے جہازون کی رسیان اور بادبان
کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گیئے

دو برس تک **پیمبر ولک** مدار المہام سلطنت انگلستان
رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوسکا عہدہ **هیوڈی
برگ** اور **پیٹر ڈی روچز اسقف ونچسٹر** کو ملا لکن ان
دونون وزیرون مین اتفاق نہوا اور **پینڈلف وکیل پوپ**
نے بڑی مشکل سے اونھین لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ
**هنری** جوان ہوا اور اوسکا سن سترہ برس کا ہوا تو **ڈی برگ**
اوسکا بڑا مقرب ہوگیا اور **ڈی روچز** نے اپنے تئین کم زور
پاکر وزارت کو استعفا دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج
روانہ ہوا

# باب چہارم

## عہد شاہ ھنری سوم مولد ونچسٹر سنہ ولادت سنہ ۱۲۰۷ع سنہ جلوس ۱۲۱۶ع سنہ وفات ۱۲۷۲ع

جان کی وفات کے بعد لوئی شاہ فرانس لنڈن اور اضلاع مغربی انگلستان پر قابض رہا لیکن وہ امراء جنسے شاہ جان سے فساد ہوا تھا اب اوسکے مرنے کے بعد اوسکا رنج و ملال جاتا رہا اور وہ اوسکے صغیر السن بیٹے ھنری کے پاس جمع ہوے اور گلوسٹر مین اوسکے سر پر بعوض تاج کے ایک سادی سنہری مندیل رکھدی اسواسطے کہ تاج تو واش کی امواج کی نذر ہو گیا تھا۔ تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ بادشاہ کے جلوس کی خوشی مین مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے رہین۔ چونکہ بوقت جلوس بادشاہ کا سن فقط دس برس کا تھا لہذا ارل پیمبروک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ اس عہد تازہ مین پہلا امر یہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان نے لکھا تھا) جاری رکھا گیا لیکن اوسکی ۶۱ اکسٹھ فصلون کا خلاصہ کر کے بیالیس ۴۲ فصلین کر دین۔

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ
سنہ وفا

ولیم ........................ سنہ۱۲۱۴
الگزنڈر دوم ........................

### اسپانیہ

هنري ........................

### فرانس

فلپ اگسٹس ........................

### شہنشاہان جرمنی

فلپ ........................ سنہ۱۲۰۸ء
اوتھو چہارم ........................

### پوپ
سنہ وفات

انوسنٹ سوم ........................ سنہ۱۲۱۶ء
ہنوریس سوم ........................

کے بدکارون مین سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم
ن سب سے زیادہ بے ایمان تھا — اوسکا قد لمبا تھا اور
ے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثت طینت و نامت
فس اوسکے چہرہ سے عیان تھی —

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے
ھنری رچارڈ اڈمنڈ اور تین بیٹیان تھین
جون الینور ازابلا

اس بادشاہ کے عہد مین لنڈن کا پل بالکل بنگیا اور
کنامی کی چٹھیون کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن
ین ہر سال ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ
ھنری فٹزلون پہلا کوتوال تھا اور مچھلیون کی خوب
جارت ہوئی اور دو قسم کی مچھلیون کی بڑی قدر تھی سامن
ور ھرنگس سامن تو دریا ڈی مین خوب ہوتی تھی اور
ھرنگس سینڈ ج کے کنارے کی فقط

ہوکر لوئی شاہ فرانس کو جسے جان کی بھتیجی منسوب تھی لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائین پس اب انگلستان بڑی بلاء مین گھر گیا اسواسطے کہ ایکطرف یہ خوف تھا کہ جب بادشاہان فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا ظلم و بدعت کرینگے ایکطرف اوس ظالم اظلم (یعنے جان) کا ڈر تھا کہ اگر اسی عالم تغیظ و غضب مین اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی دقیقہ انتقام لینے مین اٹھا نہ رکھے گا۔ لکن حق تعالی نے اپنے دست قدرت سے اس شر کو دفع کیا۔ شاہ لوئی بندرگاہ سینڈوچ مین وارد ہو چکا تھا اور جان اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ استنے مین ایک ایسا شدید طوفان آیا کہ پادشاہ انگلستان کا سب روپیہ اور جواہرات اور کاغذات ملکی بھگئے۔ یہ حادثہ جانکاہ جو اوسنے ساحل خلیج واش سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا۔ بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعضے کہتے ہین کہ اوسنے شراب و شفتالو کی اسقدر زیادتی کی کہ بیمار ہو گیا اور جانبر نہوا۔ غرض بادشاہ نے نامرجح مین انتقال کیا اور ورسٹر میں دفن کیا گیا۔ وفات جان ۱۹ اکتوبر ۱۲۱۶ء

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین — وہ بڑا نامرد اور خبیث اور بیحیا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

کیا جاسے گا — علاوہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا موثق و مصدق ہے جو زمانہ قدیم مین اہل لنڈن و دیگر بلاد کو عطا ہوے تھے اور اسمین اور ملکون کے تجار کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان مین رہین اور جب وہان سے جائین تو اون سے جبراً کچھ نہ لیا جاے پس اب حق تعالی کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجیے کہ وہ اس طرح بد بات کو بہتر کر دیتا ہے کہ اس بادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی بادشاہ کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان مین نہین لکھی ہے لکن اسیکی عہد جور مین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے —

جان قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف نکرونگا لکن اوسکے نزدیک قسم کی کچھ حقیقت نہ تھی دنی میڈ کے معرکہ مین تو وہ ہمہ تن خلق و مروت رہا لکن جب سب امرا وہان سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانون کے بکنے لگا کہ کیا منحوس دن مین کمبخت پیدا ہوا تھا — پہلی خبر جو اون امیرون نے سنی جنسے یہ سب قصہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جان) نے کرایہ کی فوج رکھی ہے اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے — آسمان شعلہاے قصبات وزراعات آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا مردم بلا رسیدہ و خانمان خراب سے پر — آخر امراء نے حراسان

متفق ہوئین اور جو لوگ انگلستان زاتھے اونمین ایک تازہ ہمت وحمیت قومی پیدا ہوئی ——

اس پادشاہ جابر کے ہاتھون سے امرا انگلستان اور اونکی خاندان عالیشان سنے ایسی ایسی ذلتین اور نقصان اوٹھائے کہ اونھون نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اوٹھائینگے ـ جب پادشاہ سنے اونکی معروضات سنی تو بآواز بلند کہا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی نہ مانگین لکن اوسے اون لوگون سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کڑے اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اوسنے بہت حیلہ حوالہ اور لیت ولعل کیا لکن آخرالامر ایک امر ایسا ہوا کہ اوسے اونکی عرض چار ناچار قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ تو گرجون مین تھے اون امرا آشفتہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو لے لیا اور مقام رَنّی میڈ مین جو اسٹینس اور ونڈسر کے درمیان مین واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا پر دستخط کرا لیئے ـ یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر مین اب تک موجود ہے اور اس مین نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایا سے انگلستان مین سے جو شخص آزاد ہے جبتک اوسکے ہم مرتبہ لوگ اوس کا فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظربند ہوگا نہ قید کیا جائیگا نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

اجرائی فرمان میگنا چارٹا سنہ ۱۲۱۵

...لنس میں شکست ہوئی اور اوسکی امید فتح منقطع ہوگئی تب اوس نے
...اہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحہ کی درخواست کی اور اوسکی
...رض قبول ہوئی —

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آنجو اور پوئیٹو
سے بھاگ کر انگلستان میں پناہ لی — یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنّی
تھے اور اس قابل تھے کہ بادشاہ کو خوش کریں رعیت بیچاری
ایسے متفنّیوں سے کیا خوش ہوتی غرض انھوں نے اپنے رنگ خو
خوب دربار شاہی میں جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو بادشاہ
کے بڑے مقرب تھے نکلوا دیا — جتنے عہدے اور جاگیریں بادشاہ
کے اختیار میں تھیں سب اوس نے ان نئے مصاحبوں کو دیدیں
اور اکثر امرا نورمن کو حیلے کر کرکے موقوف کر دیا اور اونکے
عہدے ان نو خیزوں کو دیدئے اور اونکی شادیاں امیروں اور
سرداروں کی لڑکیوں سے کردیں جو اوس زمانہ کے قانون کے
بموجب اوسکی تولیت میں تھیں اور اونھیں مالدار اور نابالغ
یتیموں کا متولی کر دیا — ان مصاحبین تازہ نے اخذ زمین ایسی
زیادتیاں شروع کیں کہ شرفا سکسن اور امرا نورمن کو انسے
نفرت کلی ہوگئی پس اسطرح سے یہ دونوں قومیں جو مدتہاے مدید
سے انگلستان میں رہتی تھیں اب جا کے بسبب ہمدردی کے آپس...

پر سیاہی آگئی سب لوگ اس بلائے بیدرمان سے نالان و پریشان تھے لکن بادشاہ کو کچہ اثر نہوا اور وہ اسکاٹ لنڈ اور ایرلنڈ اور ویلس مین گیا اور وہان کے لوگون سے زبردستی اپنی اطاعت قبول کروائی اور خراج لیا۔ اخر الامر پوپ نے شاہ فرانس کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کردے۔ اس حکم سے جان دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھہ ہزار جوان میرے ہمراہ ہے لکن انمین سے کسی پر مین اعتماد نہین کرسکتا لہذا اوس نے پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلنڈ اور آیرلنڈ کا خراج ہزار مرکس سالانہ مخزائن روم مین داخل کیا کرونگا فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ مین شہر بولون مین تھا انگلستان کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آب نائے ڈوور سے عبور کرکے ملک مذکور کو مغلوب کرلے لکن چونکہ جان پوپ کی بیعت کرچکا تھا لہذا فرنڈ رئیس فلنڈرس شاہ فرانس کو حملہ انگلستان سے مانع ہوا پس اوس نے غیظ مین آکر صوبہ فلنڈرس کو شہر گھینٹ تک تاراج کردیا لکن اوسکے جنگی جہازون کو ولیم لونگ سورڈ رئیس سیلسبری نے جو انگلستان کی فوج بحری کا سردار تھا منتشر و پریشان کردیا۔ اس فتح سے جان بہت خوش ہوا اور صوبہ پوئیٹو کو فتح کرنے گیا لکن اس اثنار مین اوسکے شرکاء یعنے شاہ اوتھو اور فرنڈ کو شہر

جان نے اپنی پہلی زوجہ جوناکو طلاق دیکر ازابلا
رئیس زادی انگولیم سے شادی کرلی حالانکہ وہ رئیس
مارچ سے منسوب تھی ـــ اس رئیس زادی کو
ورغلانے سے اور شاہزادہ آرتھر کے قتل کرنے سے بہت لوگ
شاہ جان کے دشمن ہوگئے اور صوبجات نومنڈی اور انجو اور
مائین اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹربری کے اسقف کا عہدہ خالی ہوگیا تھا لہذا
راہبون نے جان ڈی گری اسقف ناسچ کو وہان کا
اسقف اعظم مقرر کیا لکن پوپ انوسینٹ سوم نے اسٹیون
لینگٹن کو اوس عہدہ پر مقرر کیا راہبون نے تو پوپ کی بات
مان لی لکن بادشاہ نے پوپ کا حکم نہ مانا اور اون سب راہبون
کو اونکی خانقاہون سے نکالدیا اور اونکا مال ضبط کرلیا اسواسطے
کہ اونھون نے اوسکے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گری
سے بیوفائی کی تھی ـــ بادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے
سب پادریون کو ممانعت کردی کہ کسی رسم مذہبی مین دخل نہ دین
پس چھہ برس تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے
بند ہوگئے اور اونکے گھنٹون مین یونہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا
اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیا مسیح کی تصویرون

# باب ۳ سوم

## عہد شاہ جان ملقب بہ سینسٹر وکیلٹ لنڈ سنہ ولادت ۱۱۶۶ء سنہ جلوس ۱۱۹۹ء سنہ وفات ۱۲۱۶ء

چونکہ شاہ رچارڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وصی اپنے بھائی جان رئیس مورٹین کو کر گیا۔ بعد وفات پادشاہ مذکور سوتھمپٹن مین کونسل ہوئی جسنے اوسکی رای کو بحال رکھا اور ویسٹ منسٹر مین جان کو تاج پہنایا۔ من حیث سلسلۂ نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اوسکے بڑے بھائی جیوفری کا ایک بیٹا موجود تھا جسکا نام ارتھر رئیس برٹین تھا اور جسکا سن اوس زمانہ مین بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے پادشاہ نے اس لڑکے کے دعوی سلطنت کی تائید کی لکن قلعۂ میربو واقع پویٹو مین اوسکے چچا جان نے اوسے گرفتار کیا اور محبس روئن مین مقید کیا جہان پھر اوسکا کچھ پتا نہ معلوم ہوا بعض کہتے تھے کہ جان نے اپنے ہاتھ سے اوسے قتل کیا۔ شاہزادہ ارتھر کی بہن الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم والپسین قلعۂ برسٹل مین مقید رہی۔

# سلاطین معاصرین

## اسکاٹ لنڈ

ولیم

## فرانس

فلپ آگسٹس

## اسپانیہ

الفونزو

## شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

فریڈرک اول ........ ۱۱۹۰ء

ہنری ششم ........ ۱۱۹۷ء

فلپ ........

## پوپ

کلمنٹ سوم ........ ۱۱۹۱ء

سلسٹن سوم ........ ۱۱۹۸ء

انوسینٹ سوم

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہیں ہو سکتا —

اسی پادشاہ کے عہد مین ایک شخص نامی سرفیبن شال نامے ہوا
اور اسنے رعایا پر ایسے بھاری ٹیکس باندھے کہ لندن مین بلوے ہوا
اس بلوے کا بانی ایک شخص فاٹزوسبرگ (درازریش) نامی تھا
جسنے پھانسی پائی — تین شیرون کا متر که جواب تک پادشاہان
انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجد یہی پادشاہ تھا —
مسلمانون سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوئے کہ
انہین جہادون کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قومین ایک امر پر
جمع ہو گئی تھین لہذا بہ نسبت سابق کے انمین فی الجملہ محبت و تپاک بڑہا
اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہان کا مال بافراط
انگلستان مین آنے لگا اور وہ ملک اون شریرون اور بدمعاشون سے
پاک ہو گیا جنکے فتنہ و فساد سے ہمیشہ وہان کے لوگون مین ایک تلاطم عظیم رہتا
تھا لکن ان سب فائدون سے بڑہ کے یہ فائدہ ہوا کہ امرا کی قوت گھٹگئی
اور اونکی جاگیرین دولتمند عوام کے ہاتھ آئین اس وجہ سے ان اوسط
درجہ کے لوگون کا پایہ بلند ہوا اور انہین جہادون کے سبب سے
انگلستان کے آئین مین وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے
پارلیمنٹ مین ھوس آف کومنس (محکمۂ عوام)
مقرر ہوا فقط

شخص وِڈُمھی نامے کے علاقہ مین ایک خزانہ نکلا اوس مین سے کچھ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالُز مین اوسکا محاصرہ کرلیا اوسکی دیوار پر سے ایک تیر آکر بادشاہ کے شانے مین لگا ایک نادان جرّاح نے پیکان نکالا اور زخم سڑ گیا۔ جب وہ قلعہ فتح ہوگیا تو لوگ گُرڈن کمان دار کو گرفتار کرکے پادشاہ کے بستر مرگ کے قریب لائے رچارڈ نے اوسے بخشدیا لکن باوجود اس عفو شاہی کے پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کمبخت جوان کی کھال کھنچوا ڈالی۔ اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونٹیورا ڈ مین اپنے باپ کی پائنتی دفن کیا گیا۔

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھون مین عجب آب و تاب تھی اور اوسکی بال بھورے اور گھونگھروالے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر مین کامل تھا چنانچہ اکثر مورخین اور افسانہ گویون نے اسکے ان اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ پادشاہ جوانمردی اور سپاہگری کا نمونہ تھا لکن جو شخص دس برس انگلستان کا پادشاہ رہا ہو اور اس عرصہ مین کل چھہ مہینے اپنی رعایا مین رہا ہو اور جسکی بہترین فتوح اوسکی رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی ہون ایسا شخص

مبلغ مذکور رعایاے انگلستان سے لے لیا تو اوسے چھوڑ دیا —

ابتک بادشاہ فقط چار مہینے انگلستان مین رہا تھا جب قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا — جبکہ وسنے قید سے رہائی پائی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونون کو آفت مین مبتلا پایا — اوسکے بھائی جان نے متوسلی سلطنت ولیم لونگ چیمپ کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک مین تھا فلپ بادشاہ فرانس اون ریاستون کو دبایا چاہتا تھا جو اوسکے ملک مین تھین بلکہ کیا عجب ہے کہ شہر عقر مین جو وہ شاہ رچارڈ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اوسکا منشا یہی ہوا ہو — رچارڈ کے انگلستان مین آنے کے ساتھ ہی اوسکے بھائی (جان) کا جتھا ٹوٹ گیا اور اوسنے بکمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اوسکی مان کی شفاعت سے اوسکا گناہ بخشدیا گیا —

باقیماندہ ایام عہد رچارڈ فرانسیس کی لڑائیون مین گذرے اور ان لڑائیون مین رعایاے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا دو برس مین بادشاہ نے رعایا سے ایک کرور دس لاکھ روپیہ لیکر انہین لڑائیون مین صرف کیا — ایک قلیل بات پر یہ بادشاہ فرانسیس مین لڑا اور مارا گیا — وہ بات یہ تھی کہ اوسکی رعایا مین سے ایک

سپرد کیا —

جب بادشاہ خلیج وِنس کے شمالی کنارے پر پونہچا تو اوسکا جہاز تباہ ہوگیا پس اوسنے حاجیون کے بھیس مین سفر کیا اور اپنا نام ہیو سوداگر مشہور کیا اور شہر وِیانا تک بحفاظت پونہچا لکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ بیوقوف دستانے پہنکر بازار مین سودا لینے گیا اور دستانہ اوس زمانہ مین دولت و امارت کی علامت تھی پس لیوپلڈ میر اسٹریا نے جسے بادشاہ مذکور نے شہر عقر مین اپنے ہاتھ سے مارا تھا اوسے گرفتار کرلیا اور پہلے تو قلعہ ٹایرن اسٹین مین اوسے مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ھنری ششم نے اوس شیر پا بزنجیر کو چھہ لاکھہ روپیہ کا مول لیکر قلعہ ٹایرل مین محبوس کیا — اوسکے چھوٹنے کی یہ داستان ہے کہ ایک گویا فرانسیس کا بلونڈل نامے اوس ملک مین سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونہچا جہان رچارڈ قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور اوس مین ایک ٹپا خود بادشاہ کا بنایا ہوا گایا بادشاہ نے جو وہ چیز سنی تو وہ بھی قیدخانے کے اندر سے گانے لگا پس وہ گویا سمجھہ گیا کہ یہ انگلستان کا بادشاہ گا رہا ہے — بڑی حجت و تکرار سے بادشاہ کا فدیہ دس لاکھہ روپیہ مقرر ہوا اور رچرڈ اوسکے گرفتار کرنیوالے نے

پرسے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ سے فلپ
محاصرین کی فوج مین موجود تھا لکن اوسی بادشاہ شیر دل یعنے رچارڈ
کے آنے سے محافظین شہر کے دل پر خوف و رعب طاری ہوا شہر
رچارڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے
کھولدیے گئے۔ جب شاہ رچارڈ اور فلپ سسلی مین تھے
اون مین کچھ ملال ہوگیا تھا اور جیسے یہ ملال بڑھتا گیا اس سبب سے
فلپ بحیلہ بیماری رچارڈ سے رخصت ہو کر اپنے ملک فرانسیس کا
عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے رچارڈ سے قسم کھائی کہ تمہارے
ملک پر حملہ نکرونگا۔ شہر عقر سے رچارڈ مجاہدین نصاری کو
شہر یافہ کو لیگیا اور جہان جہان سلطان صلاح الدین نے اوسسے
مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامر حامیان صلیب مسیحی قریب بوار
بلدہ مقدسہ اورشلیم (بیت المقدس) پہنچگئے لکن چونکہ لڑائی
اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوی کے لشکر مین قلت ہوگئی
تھی اور آپس کی نا اتفاقی اور بغض و حسد نے اونکی قوت کم کردی تھی لہذا
اونکے سردار نامدار یعنے شاہ رچارڈ نے مجبور ہو کر مراجعت کی
حالانکہ وہ غنیمت (یعنے بیت المقدس) جسکی طمع مین اوسنے مواجب
خسروانہ ترک کردیے تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے۔ غرض جہاد
تمام ہوا اور جب بادشاہ انگلستان اوس ارض مقدس سے وداع ہوا
تو دست دعا بلند کرکے اوسے فضل و رحمت الٰہی کے

ہم مسلمانون سے تیسرے جہاد پر واقع صوبہ بر گنڈی مین جمع کین اور مسلمانون سے تیسرے جہاد پر آمادہ ہوے — ان دونون پادشاہون کے لشکر مین لاکھہ آدمی تھی — شہر لاینس مین پونہچکر شاہ ہنری نے شاہ فلپ کو رخصت کیا اور کہا کہ ہم سے اور آپ سے اب شہر میسینا واقع جزیرہ سسلی مین ملاقات ہوگی — جاڑے کی فصل مین یہہ دونون پادشاہ جزیرہ سسلی مین رہے اور رچارڈ نے چالیس ہزار اونس سونا پادشاہ ٹنگرڈ سے اوسکی بہن جون کے جہیز مین زبردستی لیا — اس منزل مین بھی رچارڈ اور فلپ مین بہت سی رنجشین ذرا ذرا سی باتون پر ہوئین — جزیرہ صنوبر مین دونون پادشاہون نے پھر مقام کیا اور یہان رچارڈ نے برنگیریا شاہزادی نوار سے شادی کی — پادشاہ نے جزیرہ صنوبر مین اسواسطے توقف کیا تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہان کے پادشاہ ایزاک (اسحق) کو گرفتار کر لیا اور چاندی کی بیڑیان پہنا کر اوسے قیدخانہ مین ڈالدیا — قریب برس روز کے بعد پادشاہ انگلستان شہر عقر مین پونہچا جو لڑائی کا مرکز تھا — دو لاکھہ آدمیون کی قبرین جو دیوار ہاے شہر مذکور کے سامنی بنی ہوئی تھین اس بات کی گواہ تھین کہ یہان بڑی بھاری لڑائی ہوئی تھی صلاح الدین پادشاہ کفار[1] شہر عقر کی گرد کو پہاڑون

[1] ظاہر ہے کہ یہان کفار سے مراد اہل اسلام ہین اور اس مین کچہہ تعجب نہین کیونکہ ہر اہل ملت اپنی مخالف مذہب کو کافر کہتے ہین جب مسلمان نصاری کو کافر کہتے ہین تو وہ مسلمانونکو کافر کیون نہ کہین گے ۱۲ مترجم

کے ساتھ ہی لوگون نے ہلڑ مچا دیا اور سب نے چلّا کر کہا کہ بادشا
حکم ہے کہ ان سب کافرونکو قتل کرو پس اونھون نے سب یہودیون
کے مکانات مین آگ لگا دی اور اسقدر قتل کیا کہ سڑکون پر اونکی خون
کے چھینٹے اڑتے تھے لکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یورک مین ہوا کہ
وہان پانچ سے یہودیون نے مع اپنے اہل و عیال کے پناہ لی تھی
محافظین قلعہ نے اون بیچارے یہودیون کا محاصرہ کرلیا اور ہرچند اونھون
نے روپیہ دیا لکن کسی نے نہ مانا۔ آخر اونھون نے اون لوگون کے جلانے
کو جو اونکے خون کے پیاسے تھے سب مال و زر اپنا آگ مین ڈالدیا
اونکے اپنے بچون کو قتل کرکے ایک دوسرے کو چھریان مار مار کے
مرگئے۔ اون مین سے چند لوگون نے امان مانگی اور قلعہ کے دروا
کھول دیئے لکن محاصرین نے اونھین امان نہ دی اور اندر گھس کر سبکو تہ تیغ
کیا۔ علاوہ یورک کے لن۔ نورچ۔ اسٹمفرڈ۔ اڈ منا
سبری۔ لنکن ان سب شہرون مین خدا کے خاص بندو
کی آواز آہ و زاری و نالہ و بیقراری بلند تھی۔ ان بیچارون کی قاتلو
کو کچھ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ رچارڈ خود اونکی لوٹ مین
شریک تھا لکن اوسنے ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ یہودی ہماری پناہ مین ہین

بعد اس سانحہ کے رچارڈ شاہ انگلستان نے او
فلپ آگسٹس بادشاہ فرانس نے اپنی فوجین بیابان وزیلے

# باب دوم

## شہنشاہ رچارڈ ملقب بہ شیردل سنہ ولادت سنہ ۱۱۵۷ع سنہ جلوس ۱۱۸۹ع سنہ وفات سنہ ۱۱۹۹ع

رچارڈ اپنے باپ کی خبر وفات سنتے کے ساتھہ ہی انگلستان مین چلا آیا اور ویسٹ منسٹر مین تاج پہنا اگرچہ انگلستان کی سلطنت کی اوسے آرزو نہ تھی بلکہ اوسے یہ دھن تھی کہ فلسطین مین کے میدان جنگ مین نام حاصل کرون لہذا پہلے ہی اونسے مسلمانون سے جہاد کرنیکے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین کین اور اس مہم مین اونسے اپنے باپ کے خزانے صرف کر ڈالے اور سلطانی عہدے اور فرمان متعین بیچ ڈالین اور جو ملک اوسکے باپ نے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ سے چھین لیا تھا اوسکے عوض مین دس ہزار مرکس لیکر واگذار کردیا — اس بادشاہ کے عہد مین یہودیون نے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائین یہ لوگ اوس زمانہ مین مہاجن اور سود خور تھے اور انکے روپیہ کے صندوقون پر سب کے دانت تھے اور اونکی قوم کو فرانسیس سے کوڑے مار مار کر اور تبر سے کچل کچل کر نکالدیا تھا اور اونکو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے لوگ بھی ہمسے یہی سلوک کرین پس جسدن بادشاہ کے سر پر تاج رکھا گیا سب اسکے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوئے اونکے دیکھتے

## شہنشاہ جرمنی

فریڈرک ..........................

## پوپ

آناس ٹیشیس چہارم .............. سنہ ۱۱۵۴ع

اڈرین چہارم (انگریزوں میں سے فقط ایک ہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاس بریکسپیر تھا) .............. سنہ ۱۱۵۹ع

الگزنڈر سوم .............. سنہ ۱۱۸۱ع

لیوشیس سوم سنہ ۱۱۸۵ع

اربن سوم .............. سنہ ۱۱۸۷ع

گرگری ہشتم .............. سنہ ۱۱۸۷ع

کلمینٹ سوم ..........................

دورہ کیا کرین اور ہر دورہ مین تین منصف جائین اور چونکہ شاہ
سٹیون کے عہد کی خانگی لڑائیون کے سبب سے شہر ونچسٹر
بہت خراب و برباد ہوگیا تھا لہذا اوسکے بدلے لنڈن دار السلطنت
انگلستان مقرر کیا گیا فقط

## سلاطین معاصرین

اسکاٹلنڈ — سنہ وفات

میلکم چارم ........................ سنہ ۱۱۶۵ع

ولیم ........................

## فرانس

لوی ہفتم ........................ سنہ ۱۱۸۰ع

فلپ اگسٹس ........................

## اسپین

الفونزو ہشتم ........................ سنہ ۱۱۵۸ع

سینچو سوم ........................ سنہ ۱۱۵۸ع

الفونزو نہم ........................

رنگین کیا — ھنری کو پانچ بیٹے تھے ولیم ھنری جیوفری رچارڈ جان انمین سے فقط دو بیٹے رچارڈ اور جان اوسکے بعد زندہ رہے — اوسکی بیٹیون مین سے شاہزادی ماڈ نے ھنری رئیس سکسنی سے شادی کرلی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ خاندان عالی شان ہی جو بالفعل سریر آرائے سلطنت انگلستان ہی — ھنری کے چال چلن مین اپنے گھرانے کا چھاپہ تھا — وہ بڑا متکبر و حریص تھا لکن اسکے ساتھہ دانا اور دور اندیش بھی تھا — اوسکے غیظ کو لوگ درندۂ صحرائی کا غضب کہتے ہین اور اوسکی بے ایمانی اوسکی شیرین زبانی اور مردم سازی سے ظاہر نہوتی تھی — اوس کے عہد مین تجارت کی بہت ترقی ہوئی اور عیسائیون نے اہل اسلام سے جہاد کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلاء و خوشبوئیات و جواہرات و ملبوسات انگلستان مین لاتے اور لنڈن کی دوکانون کو اوس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے بڑا عظم یورپ مین تجارت کے واسطے گوشت اور صدف اور پشم اور رانگا اور چمڑا اور کپڑا جاتا تھا — اسی کے عہد مین انگلستان مین شیشہ کا رواج ہوا اور ۱۱۸۰ع مین وہان کے لوگون نے اپنے گھرون کے دروازون مین شیشہ لگائے — اس بادشاہ نے یہ قانون مقرر کیا کہ منصف اور حکام عدالت سال مین چھہ بار ملک کا

اوسکے اسٹرانگ بو ۱۲۰۰ آدمی لیکر آیا اور شہر واٹر فرڈ اور ڈبلن کو مغلوب کرلیا اور قلعے اور گڑھیان ایک دوسرے کے بعد فتح کرلین ہرچند ایرلنڈ کے لوگون نے چاہا کہ دشمنون کو اون قلعون سے نکال دین لکن کچھ نہوا آخر شاہ ہنری خود ایرلنڈ کو فتح کرنے گیا اور متعارف راہ سے سفر کیا یعنے ملفرڈ ہیون سے واٹرفوڈ کو گیا اور جب اوس ملک مین پونہچا تو وہان کے سب رئیسون نے اوسکی اطاعت قبول کرلی سوا امرا السٹر کے کہ اونھون نے اوسکی اطاعت اپنی ذلت سمجھی — جب شاہ ہنری نے انگلستانکو مراجعت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جان کو جسکا سن بارہ برس کا تھا ایرلنڈ کا حاکم مقرر کیا — جب ایرلنڈ کے رئیس شاہزادے کے مجرے کو حاضر ہوے تو اوس احمق لڑکے اور اوسکے مصاحبون نے اونھین ذلیل ورسوا کیا اور اونکی داڑیان نوچ ڈالین اس حرکت سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہوگئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت بڑہگئی ایرلنڈ کی فتح سے یہی سوانح مراد ہین جو مذکور ہوی لکن اوسکی فتح کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی —

تسخیر آئرلنڈ سنہ ۱۱۷۲ع

چار برس بعد بکٹ کے قتل کرنیکے شاہ ہنری نے اوسکی قبر پر جاکر توبہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر مین پا برہنہ پھرا اور مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئین زمین پر گرادیا اور

تھے اور اونکا شہر ڈبلن تجارت مین لنڈن کا نقطہ مقابل تھا لکن
اکثر لوگ اوس ملک کی بھیڑین وغیرہ چرایا کرتے تھے اور اونکے کپڑے کچّھ
اون کے بنے ہوتے تھے اور اونکے مکانات لکڑی اور جھانکڑے کے ہوتے
تھے اور وہ اوس ہنر کو بھول گئے تھے جسّے اونکے آبا و اجداد نے ایسے
ایسے عجیب گنبد و برج بنائے تھے جنکے دیکھنے سے بڑے بڑے
محقّقین آثار سلف حیران ہوتے ہین — اہل ویلس کی طرح یہ لوگ
بھی مین کاری اور رباب نوازی مین فائق تھے —

ڈرمونٹ شاہ لینسٹر اور اوسراریٹ شاہ لیرہم
مین لڑائی ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ڈرمونٹ اوسراریٹ
کی بی بی کو لے بھاگا تھا لکن شہنشاہ اوکونوبر کی مدد سے
ڈرموٹ کو اوسکی زوجہ پھر مل گئی — آخرالامر لڑائی
ہوئی اور ڈرموٹ کو اوسکے دشمن نے آیرلنڈ سے
نکالدیا — ڈرمونٹ نے ہنری سے انگلستان مین
سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور سر چارڈ دی کلیر
رئیس پیمبروک جسکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابرٹ
فٹزاسٹیون اور مارس فٹزجیرلڈ نے اوسکی نوکری قبول
کی فٹزاسٹیون ۱۴۰ سردار اور ۳۰۰ تیرانداز لیکر خلیج بینٹو مین آیا اور
شہر وکسفرڈ کو مغلوب کرلیا اوسکے بعد فٹزجیرلڈ آیا بعد

تھین اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کردیا — جب یہ خبر
بادشاہ کو نورمنڈی مین پونہچی تو اوسکے مُنہ سے یہ کلمہ نکل
گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہین لکن انمین سے کوئی اتنا
نہین کہ اس مفسد پادری کے ہاتھ سے مجھے چھڑاتے — چار
سردارون نے یہ کلام بادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوے اور کنٹربری کے بڑے
گرجے مین گھس کر بکٹ کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکا دماغ
پارہ پارہ کر کے محراب کلیساے مقدس مین ڈالدیا — اس ظلم و جفا کر
جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونھین
بڑا صدمہ اور افسوس ہوا —

تذکرہ مستقل اعظم ۱۱۷۰ء

ھانري کر عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلنڈ مملکت
انگلستان مین شامل ہوگیا — اوس زمانہ مین یہ جزیرہ چھہ صوبون پر
منقسم تھا یعنے لینسٹر — ڈسمنڈ یا سوتھ منسٹر —
تھومنڈ یا نورتھ منسٹر — کونّاٹ — السٹر —
میتھ — صوبۂ میتھ خاصۂ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا
دعوی اوکونورس بادشاہان کونّاٹ کو تھا — ایرلنڈ کی
بندرگاہین اوسٹ مین یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ مین تھین
جو ڈینمارک کے قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

تھے اور اونکا شہر ڈبلن تجارت مین لنڈن کا نقطہ مقابل تھا لکن
لوگ اوس ملک کی بھیڑین وغیرہ چرایا کرتے تھے اور اونکے کپڑے کچھ
ون کے بنے ہوتے تھے اور اونکے مکانات لکڑی اور جھاڑ کے ہوتے
تھے اور وہ اوس ہنر کو بھول گئے تھے جسمین اونکے آبا و اجداد نے ایسے
ایسے عجیب مسدور یبح بناتے تھے جنکے دیکھنے سے بڑے بڑے
محققین آثار سلف حیران ہوتے ہین — اہل ویلس کی طرح یہ لوگ
بھی بین کاری اور رباب نوازی مین فائق تھے —

ڈرمونٹ شاہ لینسٹر اور اورواک شاہ لیدرم
مین لڑائی ہوئی اسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ڈرمونٹ اوروارک
کی بی بی کو لے بھاگا تھا لکن شہنشاہ اوکونور کی مدد سے
ڈرموٹ کو اوسکی زوجہ پھر مل گئی — آخرالامر لڑائی
ہوئی اور ڈرموٹ کو اوسکے دشمن نے آیرلنڈ سے
نکالدیا — ڈرمونٹ نے ہنری سے انگلستان مین
سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور رچارڈ ڈی کلیر
رئیس پمبروک جسکا لقب اسٹرانگ بو تھا اور رابرٹ
فٹز اسٹیون اور مارک فٹز جیرلڈ نے اوسکی نوکری قبول
کی فٹز اسٹیون ۱۴۰ اسوار اور ۳۰۰ تیر انداز لیکر خلیج بینو مین آیا اور
شہر وکسفرڈ کو مغلوب کرلیا اوسکے بعد فٹز جیرلڈ آیا بعد

تھین اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کردیا — جب یہ خبر بادشاہ کو نور منڈی مین پونہچی تو اوسکے مُنہ سے یہ کلمہ نکل گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہین لکن انمین سے کوئی اتنا نہین کہ اس مفسد پادری کے ہاتھہ سے مجھے چھڑاتے — چار سرداروں نے یہ کلام بادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوے اور کنٹربری کے بڑے گرجے مین گھس کر بکٹ کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکا دماغ پارہ پارہ کر کے محراب کلیسائے مقدس مین ڈالدیا — اس ظلم و جفا کر جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونھین بڑا صدمہ اور افسوس ہوا — تذکرہ استقف اعظم ۱۱۷۰ء

ھانری کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلنڈ مملکت انگلستان مین شامل ہوگیا — اوس زمانہ مین یہ جزیرہ چھہ صوبون پر منقسم تھا یعنے لینسٹر — ڈسمنڈ یا سوتھ منسٹر تھومنڈ یا نورتھ منسٹر — کوناٹ — السٹر — میتھ — صوبۂ میتھ خاصۂ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا دعوی اوکونورس بادشاہان کوناٹ کو تھا — ایرلنڈ کی بندرگاہین اوسط مین یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ مین تھین جو ڈینمارک کے قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

استقدر بڑھی کہ عداوت باطنی ہوگئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوئی تو خصومت ظاہری ہوگئی۔ اس نزاع کا سبب قریب پادریوں کے حقوق کا اظہار و اہتمام تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان نورمن کے عہد دولت میں قوم سکسن میں سے پہلے اسی شخص نے منصب جلیل اسقف اعظم حاصل کیا تھا اس سبب سے اوسکے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ پر اوسکی تقویت و تحریص کی۔ شاہ ھنری نے چاہا کہ پادریان متہم بجرم کے جرائم کی تحقیقات متعلقان پادشاہی کیا کریں بکٹ اس امر سے پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریوں کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہے کہ اونکے افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی میں ہوا کرے۔ اس قضیہ کے انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ میں کونسل ہوئی اور کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا۔ پہلے تو بکٹ اس فیصلہ سے راضی ہوگیا لیکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کردیا اور جب اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانس میں بھاگ گیا۔ چند برس کے بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ میں اور شاہ ھنری میں مصالحہ کروادیا لیکن جب بکٹ انگلستان میں پھر آیا تو جو جاگیریں اوسے بجلدوی خدمت اسقفیت عظمی عطا ہوئی تھیں اونھیں ضبط پایا اور ھنری کی مرضی بھی ہوئی کہ وہ جایداد اوسے مسترد کردی جائے لہذا پھر اوس میں اور پادشاہ میں نزاع شروع ہوئی اور جن پادریوں کے قبضہ میں اراضی متعلقہ کلیسائے کنٹربری

ایک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامس ای بکٹ رکھا اور اوسے علوم مذہبی
تعلیم کیے یہان تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ مین بمشاہرہ
ہزار روپیہ سالانہ کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم
کنٹربری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامس ای بکٹ کو منصف
اعلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ
پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہوگیا

یہ شخص شان و شوکت مین پادشاہ سے بھی بڑھ گیا اور ہزارون سوار
اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکے
دسترخوان پر کسیکی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بن بلاتے چلے آتے
تھے کہ اونہین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر
بیٹھہ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹربری
کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلی مدارج کلیسائے مسیحی ہے
ویسے ہی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعتہً اپنی وضع بدل ڈالی اور عہدہ
منصفی اعلی کو استعفا دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا
ویسا ہی اب جزرس و کفایت شعار ہوگیا اور امرا کی صحبت عیش چھوڑ کر
چند راہبون کی صحبت خشک اختیار کی —

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور نفرت

استقدر بڑھی کہ عداوت باطنی ہوگئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوئی تو خصومت ظاہری ہوگئی اس نزاع کا سبب قریب پادریوں کے حقوق کا اظہار و اعظام تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان نورمن کے عہد دولت مین قوم سکسن مین سے پہلے اسی شخص نے منصب جلیل اسقف اعظم حاصل کیا تھا اس سبب سے اوسکے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ پر اوسکی تقویت و تحریص کی — شاہ ہنری نے چاہا کہ پادریان متہم بجرم کے جرائم کی تحقیقات منصفان پادشاہی کیا کرین بکٹ اس امر سے پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریون کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہے کہ اونکے افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی مین ہوا کرے — اس قضیہ کے انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ مین کونسل ہوتی اور کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا — پہلے تو بکٹ اس فیصلہ سے راضی ہوگیا لکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کردیا اور جب اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانسیس مین بھاگ گیا — چند برس کے بعد پوپ الگزنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ مین اور شاہ ہنری مین مصالحہ کروادیا لکن جب بکٹ انگلستان مین پھر آیا تو جو جاگیرین اوسے بجلدوی خدمت اسقفیت عظمی اعطا ہوئی تھین اونھین منضبط پایا اور ہنری کی مرضی بھی نہوئی کہ وہ جایداد اوسے مستردکردی جائے لہذا پھر اوس مین اور پادشاہ مین نزاع شروع ہوتی اور جن پادریون کے قبضہ مین اراضی متعلقہ کلیسا کے تھی انکو حرا...

ایک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامس ای بکٹ رکھا اور اوسنے علوم مذہبی
تعلیم کیے یہان تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ مین بمشاہرہ
ہزار روپیہ سالانہ کنٹربری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم
کنٹربری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامس ای بکٹ کو منصف
اعلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ
پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہوگیا

یہ شخص شان و شوکت مین پادشاہ سے بھی بڑھ گیا اور ہزارون سردار
اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکے
دسترخوان پر کسیکی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بن بلاتے چلے آتے
تھے کہ اونھین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر
بیٹھ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹربری
[illegible] مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلی مدارج کلیسا سے ہے
ویسے ہی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعتہ اپنی وضع بدل ڈالی اور عہدہ
منصفی اعلی کو استعفا دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا
ویسا ہی اب [illegible] شعار ہوگیا اور امراکی صحبت عیش چھوڑکر
چند درویشون کی صحبت [illegible] اختیار کی —

[illegible] سے نفرت شروع ہوئی اور نفرت

کے عہد مین بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھین اور انگلستان مین نیا سکہ جاری کیا اور جو مفسد کہ خانگی لڑائیون کے زمانہ مین اور ملکون سے اس ملک مین گھس آئے تھے (اور جو اونھین چار پیسے دیتا تھا اوسیکو شریک ہو جاتے تھے) اون سب شریرون کو نکال دیا لکن سب سے مشکل کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے اونکے قلعے اور حصار فی النار کر دئے

اس بادشاہ کے عہد کی نصف مدت سے زیادہ تک ایک شخص ٹامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان مین رہے اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل اسلام نے فلسطین کی لڑائی مین قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کر دیا جب وہ اپنے وطن کو پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لکن وہ فقط دو لفظ انگریزی جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگئی اور گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن مین پونہچی تو گلی گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی اوس زن مسلمہ نے اوس مرد نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

# باب اوّل

عہدہ شاہ هنري دوم ملقب به كرٹ مينٹل سنه ولادت
سنه ۱۱۳۳ع — سنه جلوس ۱۱۵۴ع — سنه وفات ۱۱۸۹ع

خاندان پلين ٹيجنٹ كے باني جيوفري رئيس انجو اور شاهزادی ماڈ دختر هنري دوم شاه انگلستان تهی — پلين ٹيجنٹ کے معنی لغت لاطینی مین جھاڑو ہے اور اِس خاندان کا یہ لقب اسواسطے ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اوّل انجو بیت المقدس کی زیارت کو گیا تھا تو اوس نے ازراہ عجز وانکسار جھاڑو کے تنکون کا تاج پھنا تھا لہذا اوسکے جانشینون نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا شعار رکھا اور اونکا لقب بھی اسپر ہوگیا —

شاہ هنري نوجوان تھا اور اوسکی ترقی واقبال کے آثا
عیان تھے — عمدہ ترین صوبجات فرانس اوسکے قبضے مین تھے اور
ساحل مغربی ملک مذکور اوسکی تحت حکومت تھا اور جب اوس
الینور شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی اوسکے ملا
مقام ویسٹ منسٹر مین تاج پھنا — کئی سال تک باد
موصوف اون خرابیون کی اصلاح مین مشغول رہا جو اسلی

# زمانہ
## پادشاہان پلین ٹجینٹ در انگلستان از سنہ ۱۱۵۴ء تا سنہ ۱۴۸۵ء کل ۳۳۱ سال
۱۴ پادشاہ

## اسمائے سلاطین پلین ٹجینٹ

| | سنہ جلوس |
|---|---|
| ہنری دوم | سنہ ۱۱۵۴ء |
| رچرڈ اول ..... (پسر) | سنہ ۱۱۸۹ء |
| جان ..... (برادر) | سنہ ۱۱۹۹ء |
| ہنری سوم ..... (پسر) | سنہ ۱۲۱۶ء |
| اڈورڈ اول ..... (پسر) | سنہ ۱۲۷۲ء |
| اڈورڈ دوم ..... (پسر) | سنہ ۱۳۰۷ء |
| اڈورڈ سوم ..... (پسر) | سنہ ۱۳۲۷ء |
| رچرڈ دوم ..... (نبیرہ) | سنہ ۱۳۷۷ء |

| [illegible] عظیمہ عہد پادشاہان نورمن | سنہ وقوع |
| --- | --- |
| [illegible] نے شہر یورک مین دربار کیا ........ | سنہ ۱۰۶۹ع |
| [illegible] پادشاہان انگلستان کا مطیع ہوا ........ | سنہ ۱۰۷۲ع |
| [illegible] ڈومسڈی بک تالیف ہوئی ........ | سنہ ۱۰۸۰ع سی سنہ ۱۰۸۶ع تک |
| [illegible] دوم کی عہد مین امیر موبری نے بلوہ کیا ........ | سنہ ۱۰۹۵ع |
| عیسائیون نے پہلا جہاد مسلمانون پر کیا ........ | سنہ ۱۰۹۶ع |
| ہنری اول کی عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہو گیا ........ | سنہ ۱۱۲۰ع |
| شاہ اسٹیون کی عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی | سنہ ۱۱۳۹ع |
| شاہزادہ ہنری انگلستان مین وارد ہوا ........ | سنہ ۱۱۵۳ع |
| محاصرہ شہر جربری در عہد شاہ ولیم اول ........ | سنہ ۱۰۷۴ع |
| جنگ ٹنچبری در عہد شاہ ہنری اول ........ | سنہ ۱۱۰۶ع |
| جنگ بری نول ........ ایضاً ........ | سنہ ۱۱۱۹ع |
| جنگ اسٹنڈرڈ در عہد شاہ اسٹیون ........ | سنہ ۱۱۳۸ع |
| جنگ لنکن ........ ایضاً ........ | سنہ ۱۱۴۱ع |
| محاصرہ آکسفرڈ ........ | سنہ ۱۱۴۲ع |

# زمانہ پادشاہان پلین ٹجنٹ در انگلستان از سنہ ۱۱۵۴ع تا سنہ ۱۴۸۵ع کل ۳۳۱ سال

۱۴ پادشاہ

## اسماء سلاطین پلین ٹجنٹ

| | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| ہنری دوم | | سنہ ۱۱۵۴ع |
| رچرڈ اول | (پسر) | سنہ ۱۱۸۹ع |
| جان | (برادر) | سنہ ۱۱۹۹ع |
| ہنری سوم | (پسر) | سنہ ۱۲۱۶ع |
| اڈورڈ اول | (پسر) | سنہ ۱۲۷۲ع |
| اڈورڈ دوم | (پسر) | سنہ ۱۳۰۷ع |
| اڈورڈ سوم | (پسر) | سنہ ۱۳۲۷ع |
| رچرڈ دوم | (نبیرہ) | سنہ ۱۳۷۷ع |

## سوانح عظیمہ عہد پادشاہان نورمن

شاہ ولیم اول نے شہر یورک مین دربار کیا ........ ۱/
میلکم اول بادشاہان انگلستان کا مطیع ہوا ........ ۲/
ڈومسڈی بک تالیف ہوئی ........ سنہ ۱۰۸۰ء ۱۶/
ولیم دوم کے عہد مین امیر موبری نے بلوی کیا ........ ۹۵/
عیسائیون نے پہلا جہاد مسلمانون سے کیا ........ ۹۶/
ہنری اول کے عہد مین شاہزادہ ولیم غرق ہوگیا ........ ۱۲۰/
شاہ اسٹیون کے عہد مین شاہزادی ماڈ انگلستان مین وارد ہوئی ۹/
شاہزادہ ہنری انگلستان مین وارد ہوا ........ ۵۳/
محاصرہ شہر جربری در عہد شاہ ولیم اول ........ سنہ ۱۰۷۷
جنگ ٹنچبری در عہد شاہ ہنری اول ........ سنہ ۱۱۰۶
جنگ برنول ........ ایضاً ........ سنہ ۱۱۱۹ء
جنگ اسٹنڈرڈ در عہد شاہ اسٹیون ........ سنہ ۱۱۳۸ء
جنگ لنکن ........ ایضاً ........ سنہ ۱۱۴۱ء
محاصرہ اکسفرڈ ........ سنہ ۱۱۴۲ء

جبتک قوم نورمن کی حکومت انگلستان مین رہی جبتک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھون نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچہ رونق پائی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکر ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے سمی سکسن (یعنے نیم سکسن) کہتے ہین - یہ زبان مرکب شاہ ہیان کے عہد تک جاری رہی جب سے ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نورمن زبان مین برابر جھگڑا رہا کبھی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کبھی یہ اوسے مغلوب کرلیتی تھی - جس زمانہ مین فرمان مسمی مگناچارٹا جاری ہوا اِن دونون زبانون مین پھر مقابلہ شروع ہوا آخر الامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدید کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے —

انگلستان مین القاب خاندانی کا رسم بھی نورمن لوگون سے نکلا آن القاب کے وجوہ مختلف ہین صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہوتے ہین مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت وجسامت کے آرم اسٹرانگ (یعنے قوی بازو) ہوگیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر واھیٹ ھیڈ (مو سفید) ہوگیا ہے بعضے کا لقب بسبب اوسکی تیزی و چالاکی کے سوفٹ (تیز) ہوگیا ہے ہنر اور پیشے بھی اکثر القاب کے سبب ہین مثلاً اسمتھ (لہار) فاکنر (باز دار) ٹیلر (درزی) ملر (پسن ہارا) —

...را اونکا لباس زُھد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے
...شع دارون کی نازک پوشاک سے کچھ کم نہ تھا —

نورمن لوگون کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے
...کے سکہ مین کچھ تھوڑا ہی سا فرق ہوا اور کچھ تھوڑے سے سکے
...ر ملکون سے انگلستان مین رائج ہوئے جنمین مَی لُٹ جو اس زمانہ کے
...ا شلنگ اور سہ پنس کے برابر تھا اور زیچن جسکی مقدار وشلنگ
...ر ہ پنس تھی بڑے سکے تھے جس سکے کا نام زیچن تھا اوسے
...سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکہ ملک اٹلی کا تھا اوسی مجاہدین
...یسائی نے اوس ملک سے لاکر انگلستان مین رائج کیا تھا —

نورمن زبان مین ایسے الفاظ بہت سے تھے جو لڑائی او...
...سپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود
...دشاہ اور اہل دربار شاہی کی بھی زبان تھی لہذا گرجون اور کچہریون
...ور مدرسون مین سب جگہہ اوسیکا استعمال ہونے لگا چنانچہ لکھا ہے
...ہ اسکول کے لڑکے لاطینی کتابون کا مطلب فرانسیسی یعنی نورمن
...بان مین بیان کرتے تھے — اسی زمانہ مین ایک مرکب زبان بھی
...نگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہین اس زبان مین
...ورمن لوگ اپنے سکسن خدمتگارون اور رعایا سے کلام کرتے تھے

کہ کندھے پر ایک تنبورا لٹکا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا
ایک زنجیر گلے مین پڑی ہوئی اور اوس مین ایک مضراب بندھی ہوئی
مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پھنے ہوئے بہت سے
گھنٹے باندھے ہوئے رنگ برنگی کپڑے پھنے ہوئے اور جراب
ایک سرخ ایک زرد — بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک
چھوٹی سی ٹوپی پھنے ہوئے اوسکے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوئے پاؤن مین
فقط کھڑاون جرابین ندارد ہاتھہ مین ایک جریب اوسکے نیچے ایک
لوہے کی شام اور اوپر ایک خرمے کی ٹھنی لگی ہوئی — سکسن غلام
کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوئے چمڑے کے کپڑے گلے مین
سور کی کھال کا جوتا پاؤن مین اوس مین ایک چمڑے کا تسما لگا ہوا وہ تسما
آدھی ران تک لپٹا ہوا گلے مین ایک پیتل کا پٹّا پڑا ہوا اور اوس مین
اوسکے مالک کا نام کھدا ہوا — یہودی کی پوشاک مین ایک چھوٹی سی
زرد چوگوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی — یہودی شاہ ولیم
منصور کے عہد مین انگلستان مین آتے تھے اگرچہ اس عرصہ مین وہ ذلیل
بھی ہوئے ہنسی بھی گئی لٹے بھی بہت لکن اڈورڈ اوّل کے زمانے
تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے — نورمن عورتین اندر ریشمی کرتے
پھنتی تھین اوپر ڈھیلے ڈھیلے لنبی آستینون کی جامے زمین تک
لٹکتے ہوئے — پادری لوگون کا تمغۂ اجتہاد ایک دبیز خاتم طلائی تھی

لہ مُہر کی انگوٹھی ۱۲—

بہت ہلکے — بڑے آدمیون کے سونے کی کمرون مین تو کچھ واہیات
کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے
پلنگ پوش بھی پڑے ہوتے تھے لیکن غریبون کو یہ بھی نصیب تھ
بیچارے بیل اور بھیڑ کے چمڑے ہی پر پڑ رہتے تھے —

جسطرح نورمن لوگون نے کھانے قسم قسم کے ایجاد کیے
اوسی طرح پوشاکین بھی نئی نئی طرح کی نکالین — اوس زمانے کے وضع دارون
کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوتی لنبی لنبی گھونگروالے بال کندھون
پر پڑے ہوے ایک ڈھیلا سا کرتا گھٹنون تک پہنے ہوے ایک کارچوبی
کمربند باندھے ہوے اور اس سب پر ایک چھوٹا زرق برق لبادہ جسمین
بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنہری لچکہ لگا ہوا — ان لوگون
کے جوتے بہت ہی عجیب قطع کے ہوتے تھے کچھ دنون تک تو جوتے کی پنجے
[illegible] لنبی مینڈھے کے سینگ سے بلدار رہی بعد اوسکے اونکے طول
[illegible] ترقی ہوتی تو اسقدر ہوئی کہ پہننے والے بیوقوفون نے سونے
[illegible] چاندی کی زنجیرون سے اون سوسمارون کو گھٹنون مین باندھنا
[illegible] کیا — ان لوگون کی ٹوپیان چھوٹی چھوٹی مخمل کی ہوتی تھین اور
[illegible] لنبے موزے بہت سے ڈورون سے پنجے کے گرد لپٹے رہتے
تھے — قوم نورمن مین عجیب عجیب قسم کے لوگ تھے جنسے
[illegible] زمانے کی اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتی ہین — [illegible] کی قطع تھی

نورمن لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ نورمن لوگون نے انگلستان کی غذائین بدل دین خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے زندہ جانورون کے نام ہین مثلاً اکس (بیل) شیپ (بھیڑ) کاف (بچھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہین لکن ان جانورون کے گوشتون کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہین سب نورمن زبان کے ہین مثلاً بیف (گای کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) ویل (حلوان کا گوشت) — اوس زمانہ مین دعوتین بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھین اور جو خدمتگار اونکا اہتمام کرتے اونھین سیورس کہتے تھے اور اونسے بالادست اور خدمتگار تھے جنکی خدمت کا تمغہ سفید عصا تھا — دسترخوان پر طرح طرح کے سالن اور شکار کیئے ہوئے جانورون کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی شیرمالین چنی جاتی تھین — امراء نورمن اور اور ملکون کی شرابین پیتے تھے اور جب خوب جھک جاتے تھے تو ایک جام اور پیتے تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غرباء سو وہ بیچارے اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی شراب سے جی خوش کرلیتے تھے — اوس زمانہ مین کھانے کے وقت تہذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اوسکا خیال نکرتا تھا ہنسا جاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سکسن لوگون مین سے ایک شخص نے اہل نورمن کی محفل مین کھانا کھاکر وہان سے ہاتھ پوچھا نہ بلایا کہ تری خشک ہوجاتی پس اہل محفل اوسپر

لگی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ مطلق نرہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گہری خندق کھدی ہوتی تھی اوس مین پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پل ہوتا تھا کہ جب چاہتے تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پل کے ایک کنارے پر دشمن کے روکنے کے واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعے کے متصل میر قلعہ اور اوسکی رعایا کے نوکرون کے مکانات اور دوکانین ہوتی تھین اور لہار اور بڑھئی اور چمڑے والے اور نان بائی اور قسائی اور درزی اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسیکے قریب رہتے تھے اور ان بیچارون نے اپنے جھونپڑے قریب قریب اسواسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ بہت نازک تھا اور اکٹھا رہنے مین حفاظت رہتی ہے پس اوس زمانہ کا قلعہ قلعہ کا ہے کو ایک خاصا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزارون مکانات اور دکانین تھین۔

اہل نورمن کا طرز معیشت سکسن لوگون کے طریقہ سے معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنے نورمنس) فقط دو وقت کھانا کھاتے تھے امرا و شرفاء دن کا کھانا نو بجے کھاتے تھے اور رات کا کھانا سہ پہر کو قریب چار پانچ بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونے سے پیشتر بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل انگریز لوگون کی میزون پر رکھے جاتے ہین او نہین سب سے پیشتر

کے دنون مین مضبوط و محفوظ رہین چنانچہ ان قلعون کے آثار جلالت آثار ابتک انگلستان مین جابجا موجود ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعون کے سبب سے اوس زمانہ کے امیر خود بادشاہ سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سربر ہوتے تھے۔ ان عمارات کہنہ کی خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابین گول ہین بخلاف آج کل کی مکانات کے کہ اونکی محرابین اُبھری ہوتی ہین اور اونکر دریچے گوتھ کی عمارت کی قطع پرنشتر نما ہوتے ہین۔ ان مکانات قدیم مین سب سے زیادہ مستحکم و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی تھی اور اوس دیوار مین ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیان ہوتی تھین اور اس برج کی دیوارون کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی اور اسمین پانچ درجے ہوتے تھے جنمین سب سے نیچے کے درجے مین قیدی رہتے تھے اوسکے اوپر کے درجے مین غلّہ رہتا تھا اوسکے اوپر کے درجہ مین سپاہی رہتے تھے باقی رہے سب سے اوپر کے دو درجے سو اون مین خود امیر اور اوسکا اہل وعیال رہتا تھا اور اس برج کا دروازہ تیسرے درجے مین ہوتا تھا اور اوسکے اندر ایک دور دار زینہ بنا ہوتا تھا اور اوس زینہ کے بیچوںبیچ مین ایک مضبوط پھاٹک ہوتا تھا اوس پھاٹک کے اوپر دار بڑا سا دبیز تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیئے اوسے ہٹا لیجیے جب چاہیئے پھر چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک کل لوہے کی دندانون مین

خطاب ملکہ کشور حسن و محبت باقیماندہ معرکون کی کارفرما و صدر نشین ہوتی تھی — دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جسمین ایک ایک گروہ پہلوانون کا لڑتا تھا یہان تک کہ بادشاہ یا کوئی بڑا رئیس چھڑی سے اونھین اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین اٹا ہوا کارفرمائے معرکہ یعنی ملکہ کشور حسن و محبت کے حضور مین آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانباز کو تاج عزت سے سرفراز کرتی تھی — جب سردار لڑ چکتے تھے تو پیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیراندازی اور گتکہ بازی اور مینڈھے لڑانا اونھین بہت پسند تھے — اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بنیٹی ہلانا تھا اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان قریب دو فٹ کے لنبی بیچ سے پکڑتے تھے اور کبھی یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو مارتا تھا یہ وار خالی دیتا تھا کبھی دونون ریلتے تھے — اسی نیزہ بازی کے مشابہ اون لوگون کی کشتی بھی تھی اور جس طرح سکسن لوگ مجرمون کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسیطرح یہ لوگ (یعنے نورمن) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصوروار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نورمن لوگ قلعے اسواسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑے

انعام لاتے اور برآمدون سے روپے اور اشرفیون کی بوچھار ہوجاتی تھی۔ اکھاڑہ کے بیچ مین سرداران مبارزطلب قدوم مخالف کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدان کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا نقطۂ مقابل قرار دیتے تھے اوسکی سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہوتا تھا تو شمشیر آبدار و نیزہ خونخوار سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر پائے سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا تو فقط کارنمائی اور ہنرآزمائی سلاح صلاح سے مدنظر ہوتی تھی۔ صدائے قرنا پر میدان کی دونون جانب سے پہلوانان ہل تز زن زن گھوڑے اوڑاتے ہوئے بیچوبیچ مین آکر اس زور سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والے دہشت مین آجاتے تھے اگر یہ دونون پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون کے ٹکڑے اڑجاتے تھے اور گھوڑے شل ہوکر گھٹنون کے بل گرپڑتے تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کی خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہ کمبخت پہلوان چکرا کر پشت زین سے زمین پر گرتا تھا اور اوسکو زخمون سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہوجاتا تھا۔ یہ حیان جوکھم کی لڑائی کہ نورسن لوگون کی دانست مین تماشائی لطیف وشغل دلپذیر تھا اکثر دو یا تین دن رہتی تھی اور پچھلے دن جو پہلوان جنپر غالب آتا تھا اوسکے گھوڑے اور زرہین انعام مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازنین

ین حادث ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ زرہون پر لنبی لنبی قبائین
پہنتے تھے اور اونکے دہنے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب
لگی ہوتی تھی لکن جب لڑائی نہوتی تھی تو فقط سفید کپڑے پہنے رہتے تھے۔ جو لوگ
جہاد کو جاتے تھے اونکی علامت بھی صلیب مسیحی تھی انگریزون کی صلیب
سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگون کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردمان جرمنی
کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیرون اور سردارون کا خاص شغل تھا
جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک
چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے
اونمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جمگھٹے
ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونون جانب لڑنے والے سردارون کے
خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی
قدر و منزلت اوس زمانہ مین تھی زرہون وغیرہ مین کیلین ٹھوکتے
تھے اور اونکے ہتوڑون کی کھٹکھٹاہٹ دور تک سنائی دیتی تھی
جب یہ سامان ہوچکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی ہدی ہوتی تھی
وہ چالاک گھوڑون پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور اونکے آگے
بہت سے نقیب صدائے قرناسے اونکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لانیئے

جو لڑائیون مین مارے گئے تھے اونکی قبرون کے بیچ مین تنہا اور
خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادرون کی سلاح کو باین نظر دیکھا
کرتا تھا کہ یہی ہتھیار مجھے بھی ملین گے — جب سردار اپنے تئین خوب
سجتا تھا تو از سرتا پا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی زرہ فولاد کی ہوتی تھی
جسکے پتر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچے وہ نرم چمڑے
کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلغی لگی ہوتی تھی اور ڈھال
پر تین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیزہ اوسکا خاص آلۂ جنگ تھا
علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا (جسے
خنجر ظلم کے بدلے) خنجر رحم کہتے تھے اس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو
ذبح کر ڈالتا تھا اور اکثر تبر یا گرز بھی رکھتا تھا گرز ایک لکڑی کا سوٹا
ہوتا تھا جسکے سرے پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا
تھا — گرز چوبین پادریان نورمن کا بڑا محبوب آلۂ جنگ تھا یہ پادری
زرق برق زرہون پر بڑے بڑے سیاہ جبّے پہنکر میدان قتال مین جاتے
تھے اور اونکی اقسام و عہود مانع خون ریزی تھے لکن مانع سرکوبی و مغز کنی
مطلق نہ تھی — ٹمپلس[1] ایک مشہور فرقہ جنگی راہبون کا تھا جو سنہ ۱۱۱۸ع

[1] فرقہ اسلیے سے پیدا ہوا کہ اوس زمانہ مین جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو واسطے جاتے
تھے اونکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اورشلیم مین ہیکل یعنی معبد خاص کے قریب ایک مکان مین
کچھ راہب نوکر تھے چونکہ عبادتخانہ کو انگریزی مین ٹمپل کہتے ہین اور یہ لوگ خاص بیت المقدس کے پاس رہتے تھے اسی سبب
انسے ٹمپلاین یعنی ہیکل کے رہنے والے کہنے لگے آخر اون راہبون سے ایک فرقہ پیدا ہوا اور اونکو ٹمپلس کہنے لگے ۱۲ —

...ینے ماتحت لوگون سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمھین لڑائی مین ...ریک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی ... وہ امرا کو طلب کرتا تھا اور امرا شرفا کو جمع کرتے تھے اور شرفا ...نی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس ...سطرح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم علم بادشاہی کے گرد جمع ہوتی ...تھی — اس قانون کی وجہ سے امرا کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا اور اکثر وہ بادشاہ سے منحرف ہو جاتے تھے اور ہمیشہ آپس مین لڑا کرتے تھے —

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک فرع تھی — سرداری کی راہ سے بادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونون کی تعلیم و تربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنے پہلے بادشاہ و فقیر دونون امیرون کی خواص رہتے تھے بعد اوسکے اونکے مصاحب ہو جاتے تھے بعد اسکے کہین اونھین سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور تمغہ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جوتون مین سونے کے کانٹے لگا دیے جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے — جو شخص درجہ سرداری پاتا تھا اوسے کچھ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ اونکے ایک رسم یہ تھا کہ جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اوسکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور کسی تاریک گرجے مین چلا جاتا تھا اور وہان بڑے بڑے بہادر

# باب پنجم

## طرز معاشرت قوم نورمن

جب نورمن لوگون نے انگلستان کو فتح کیا تو وہان بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اوس قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہین اور اوسکا اثر اہل انگلستان پر اوس نورمن بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو بوسورانہ کی لڑائی مین مارا گیا - یہ سچ ہے کہ قبل فتح نورمن کے بھی سکسن لوگون مین ایسے ہی قانون کے کچہ آثار تھے لکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یوراپ مین ہوئی خاص کر کے قوم نورمن کے زمانہ مین — اس قانون (یعنے فیوڈل) کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جسکے معنی پارہ زمین ہین اسکی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ مین تھا یعنی اسامی مالگذاری مین سرکار کو غلہ یا مواشی یا روپیہ نہ دیتے تھے بلکہ کچہ تھوڑی سی یہ چیزین دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے — تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلع امرا کو دیدیتا تھا امرا اپنے ضلعون کو شرفا پر تقسیم کر دیتے تھے شرفا اپنے اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسامیون کو دیتے تھے لکن ان جملہ مراتب مین ہر افسر

ہین اس باب مین نزاع ہوئی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسای سینٹ انڈریوز کے اسقف کی تقدیس کا ہمین استحقاق ہے - بادشاہ نے بکمال استقلال اپنے ملک کے پادریون کی تائید کی سنہ ۱۱۲۴ع مین اوسنے انتقال کیا اور ڈیوڈ اوّل اصغر اولاد میلکم کینمور بادشاہ ہوا - یہی بادشاہ جھنڈی کی لڑائی مین جسکا ذکر سابق مین ہوا شاہزادی ماڈ کی طرف سے لڑا تھا لیکن یہی لڑائی بیدلی سے لڑا - یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا اسکے عہد مین اسکاٹ لنڈ کے لوگون نے زراعت اور تجارت اور صناعی مین بڑی ترقی کی - ایک دن لوگون نے دیکھا کہ بادشاہ فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اوسکے ہاتہ اسطرح ایک دوسرے سے ملے ہین کہ گویا دعا مانگ رہا ہے - یہ حادثہ سنہ ۱۱۵۳ع مین ہوا -

پس اسطرح سے جبکہ سلاطین نورمن سلطنت انگلستان پر قابض تھے بادشاہان سکسن سریر آرای مملکت اسکاٹ لنڈ تھے اور اونکی سرکار روسا سکسن کی بڑی جاے پناہ تھی کہ وہ اہل نورمن کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے - اسی خاندان شاہی سکسن سے وہ شاہزادی (یعنی دختر شاہ میلکم کینمور) پیدا ہوئی جسکی شادی ہنری اوّل بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے ان دونون متضاد قومون مین (یعنے اہل سکسن اور قوم نورمن) اتحاد ہو گیا فقط

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان اوسکے دسترخوان پر رکھی گئین

اس زمانہ مین بادشاہان اسکاٹ لنڈ حکومت صوبہ کمبرلنڈ اور نورتھمبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو مین میلکم نے اپنی جان دی — اوسنے قلعہ النوک کا محاصرہ کیا اور اوسی حال مین ۱۰۹۳ء مین مارا گیا —

کینمور کے بھائی ڈونلڈ باین مین اور اوسکے بیٹے ڈنکن مین کہ ولد حلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا — ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہوگیا لکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اوسے نکال دیا — اٹھارہ مہینے مین ڈنکن مارڈالا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہوگیا لکن ۱۰۹۷ء مین انگلستان کی فوج نے اس غاصب کہنہ سال کو تخت سے اوٹھا دیا —

ڈونلڈ کے بعد اڈگر پسر میلکم کینمور بادشاہ ہوا اور نو برس بامن وآسائش سلطنت کی —

اڈگر کے بعد اوسکا بھائی الگزنڈر اول تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسمین اور انگلستان کی بادریوں

# باب پنجم چہارم

## حالات اسکاٹ لنڈ در عہد سلاطین نورمن از سنہ ۱۰۵۶ء تا سنہ ۱۱۵۳ء — ۹۷ سال — ۶ پاشاہ

| تاریخ جلوس | اسماء پادشاہان اسکاٹ لنڈ |
|---|---|
| سنہ ۱۰۵۶ء | میلکم سوم ............ |
| سنہ ۱۰۹۳ء | ڈونلڈ بین ....... (برادر) ....... |
| سنہ ۱۰۹۴ء | ڈنکن ...... (پسر میلکم سوم) ...... |
| سنہ ۱۰۹۵ء | ڈونلڈ بین ...... (ز ملک پھر چھین لیا) ...... |
| سنہ ۱۰۹۷ء | اڈگر ...... (پسر میلکم سوم) ...... |
| سنہ ۱۱۰۶ء | الگزنڈر اوّل ...... (برادر) ...... |
| سنہ ۱۱۲۴–۱۱۵۳ء | ڈیوڈ اوّل ...... (برادر کوچک) ...... |

میلکم سوم بادشاہ اسکاٹ لنڈ کا لقب کینمور (یعنی عظیم الرّاس — بڑ سرا) تھا — دو برس بعد نورمنس کی انگلستان فتح کرنیکو پادشاہ موصوف نے مارگرٹ شاہزادی سکسن و دختر شاہ اڈگر اتھلنگ سے عقد کر لیا تھا — اس شاہزادی نے اسکاٹ لنڈ مین مذہب مسیحی کی ترقی مین بڑی سعی کی اور اوسیکی بدولت میلکم کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اوسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوئی

## اسپین

الفونزو ششم ..............

## شہنشاہان جرمنی

سنہ وفات

لُوتھیر دوم ................ سنہ ۱۱۳۸ء
کونرڈ سوم سنہ ۱۱۵۲ء
فریڈرک اوّل.................

## پوپ

انّوسینٹ دوم .............. سنہ ۱۱۴۳ء
سِلسِٹن دوم................ سنہ ۱۱۴۴ء
لیوشیس دوم .............. سنہ ۱۱۴۵ء
یوجینیس سوم................ سنہ ۱۱۵۳ء
انس ٹیشیِس پنجم...........

جو اوسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے دیئے جاتیں ان مصالحہ کو ہنوز ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا اور خانقاہ فیورشیم واقع ضلع کینٹ مین اپنی زوجہ اور بیٹی کے قریب دفن کیا گیا ـــ

بظاہر تو یہ بادشاہ جری اور چالاک اور مستقل المزاج اور دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے تحمل و بردباری پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد مین خانگی لڑائیان بہت ہوئین لہذا ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہون کو ہونا چاہیئے ـــ یہ بادشاہ دراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

ڈیوڈ اول .................... سنہ ۱۱۵۳ع

میلکم چہارم ....................

### فرانس

لوئی ششم .................... سنہ ۱۱۳۷ع

لوئی ہفتم ....................

سرداروں کو سفید کپڑے پہنوائے تاکہ اسٹیون کے پہرے کے
لوگ اونھین نہ روکین اور اونھین ہمراہ لیکر اوس برفستان مین بھاگی
اور دریاے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہوگیا تھا بے کشتی عبور
کرکے شہر والنگفرڈ مین پونہچی بعد اسکے شاہزادی ماڈ چار برس
اور انگلستان مین ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصہ مغربی ملک
مذکور مین رہی اور گلوسٹر اوسکا دارالحکومت رہا بعد اوسکے نورمنڈی
کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین و مددگار یعنی مایلو
رئیس ہیرفرڈ اور رابرٹ رئیس گلوسٹر مرگئے تھے ـــ

اس عرصہ مین ملکہ ماڈ کا بیٹا ہنری جوان ہوا اور شہر
کرلائیل مین اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجہ امارت عنایت
کیا ـ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نورمنڈی اور انجو کی
ریاستین اوسے ملین اور چونکہ اوسنے الینور رئیس زادی پوبٹو
زوجہ مطلقہ شاہ فرانس سے شادی کرلی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکے قبضہ مین
آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے اوسے فرانس مین اقتدار حاصل ہوا اور اوسنے انگلستان پر حملہ
کیا تاکہ اپنے نانا کی سلطنت اسٹیون سے چھین لے لیکن اسٹیون کے بڑے بیٹے
یوسٹیس کے مرنے سے لڑائی موقوف رہی اور شہر ونچسٹر مین بادشاہ اور شاہزادہ مین
مصالحہ ہوگیا ـ شروط مصالحہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ہنری
کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اور صوبجات

نہ دیکھا اور ایک مکان بھی آباد نہ پایا۔ پہلے تو شاہزادی ماڈ
کامیاب ہوئی اور لنکن کی لڑائی مین شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اوسکی
تلوار اور تبر پرزے پرزے ہو گئے اور ایک پتھر اوسکے سر مین لگا جسکے صدمے
سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اوسے قید کر لیا اور بہت
بھاری بیڑیان پہنا کر برسٹل کیسل کے محبس مین مقید کیا اور
اوسکی زوجہ میٹلڈا رئیس زادی بولون ضلع کینٹ مین چلی گئی
پادریون نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لیکن اوسکی
عجب و غرور سے جو لوگ اوسکے بڑے سرگرم ناصر و معین تھے وہ بھی
الگ ہو گئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
اور لنڈن مین گھس آئے جب ماڈ نے اہل شہر کے گھنٹون کی آواز اور
اونکے نعرے سنے تو اوسپر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر
اکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اوسکے اوسنے شہر ونچسٹر پر حملہ کیا
لیکن شکست کھائی اور اوسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہو گیا بس اس
شکست سے وہ بالکل برباد ہو گئی اور اسٹیون جو رئیس گلوسٹر
کے عوض مین رہا کر دیا گیا تھا پھر سریر آرائے ممالک انگلستان ہوا۔
لیکن شاہزادی ماڈ اکسفرڈ مین لڑا کی اور اسٹیون نے اوس کا
محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سرما تک محاصرین
کو روکے رہی باین امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
سے باز آئے گا لیکن قحط سے ناچار ہو کر اوسنے قلعہ چھوڑ دیا اور تین

اور دوسری سال کی شروع مین دونون بادشاہون مین مصالحہ ہوگیا۔ تمام صوبہ نورتھمبرلنڈ سوا شہر بیمبرا اور نیوکیسّل کے بادشاہ اسکاٹ لنڈ کے بیٹے ھانری کو دیدیا گیا اوسنے پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوالے کئے ۔

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی ماڈ انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوئی اوسکے ہمراہ رکاب ایک سے چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع سسکس مین تھی بعد اوسکے اسٹیون نے بہمت مردانہ مصلحت حکیمانہ اوسے شہر برسٹل مین چلے آنے کی اجازت دی جہان اوسکا سوتیلا بھائی رابرٹ رئیس گلوسٹر رہتا تھا۔ اب خود انگلستان کے بادشاہ اور پادشاہزادی مین لڑائی شروع ہوئی اوس ملک کے رئیس جو اپنے مستحکم قلعون مین مثل بادشاہون کے رہتے تھے اس لڑائی کو چپکے دیکھا کئے اور کسی فریق کے شریک نہوی اور اونھون نے بکمال بیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کرلیا اور بڑی بڑی تکلیفین پونہچائین اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگون نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعضے ضلعون کی تو یہ کیفیت ہوگئی کہ اگر کوئی شخص اون مین دن بھر پھرتا تو ایک کھیت بھی مزروع

ہاتھہ پکڑے ہوے لڑائی پر تلے ہوے تھے اور قسم کہاتے تھے کہ یا آج فتح کرینگے یا مر جائینگے پس اونھون نے حق تعالی سے نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوے۔ اسکاٹ لنڈ کی فوج نعرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے لوگون کو پسپا کر دیا اور مینہ و میسار کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی لیکن علم کے گرد انگریزی سوار برابر سپر چھپائے ہوئے کھڑے رہے — فوج سکسن کی تیراندازون نے تیرون کا مینہ برسا دیا اس باران تیر مین اسکاٹ لنڈ کے بہادرون نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا کہ دشمن کی صفین چیر کر گھس جائین لیکن اونھون نے ناحق اپنے تئین ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیے آخر نشان اژدر شجاعان اسکاٹ لنڈ خون آلود و دریدہ پرچم و سرنگون (مثل باد صرصر) اوس میدان پر خطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ فوج جرار بھی رو بفرار ہوئی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالیتاب (مانند صبا) عازم میدان وغا ہوئی تھی — اسکاٹ لنڈ کے لوگ بارہ ہزار سے زیادہ کام آئے — ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو شہر کولائیل مین فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکا بیٹا ھنری بھی اوس سے آکر ملا جو اپنے تئین انگریزی سردار بنا کر فوج کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل مین بھاگ گیا تھا۔ لیکن باوجود اس شکست کے اسکاٹ لنڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور روساء کو اختیار دیا جاوے گا کہ اپنے جنگلون مین شکار کھیلین اور اپنے علاقون مین اور قلعے بنوائین۔ اسٹیون کی ان عنایات سے بہت سے پادری اور رئیس اوسکے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شق کا نتیجہ سریع یہ ہوا کہ سارے انگلستان مین ایک سنئے چھبیس ۲۶ قلعے علاوہ قلعہاے سابق کے بنے اور ان قلعون مین امراء غدار مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگون کا مال واسباب لوٹ لیا کرتے تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے۔

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکاٹ لنڈ نے شاہزادی ماڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس مین تین مرتبہ بکمال بیرحمی نورتھمبرلنڈ کو غارت و تاراج کیا اسواسطے کہ اوس صوبہ کو وہ اپنا سمجھتا تھا۔ تیسرے حملہ مین یہ غارت گر ضلع یورک مین پونہچا لکن وہان مقام نورتھالرٹن پر روساء شمالی اور اونکی رعایا نے اوسکا مقابلہ کیا ان لوگون کو تھرسٹن استقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا تھا۔ اسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہین انگریزی فوج کے جہازون مین ایک جہاز کا مستول سب سے بلند تھا اور اوسپر تین ولیان سکسن کے جھنڈے تھے اور اوسکی چوٹی پر ایک صلیب مسیحی اور ایک چاندی کا صندوق جسمین تبرک عشاء مقدس[۱] عیسوی تھا نصب تھا۔ سرداران فوج انگریزی ایک دوسرے کا

جھنڈے کی لڑائی ۱۱۳۸ع

[۱] یہ ایک قسم کی روٹی ہے جسے عیسائی بہت متبرک سمجھتے ہین ۱۲

# باب چہارم

## عہد شاہ اسٹیون امیر بلوی سنہ ولادت ۱۱۰۵ع سنہ جلوس ۱۱۳۵ع سنہ وفات ۱۱۵۴ع

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بمقابلہ ماڈ دختر بادشاہ مذکور تخت سلطنت ہوا۔ یہ شاہزادہ شاہ ولیم منصور کی بیٹی اڈیلا کا سنجھلا بیٹا تھا جسنے رئیس صوبہ بلوئی سے شادی کرلی تھی اور خاندان شاہی مین سب سے اوّل تھا اوس زمانہ کے لوگون کی یہ راے اوسکے موافق تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردون کے لیے ذلت کی بات ہے اوسکے بھائی ہنری نے جو ونچسٹر کا اسقف تھا بڑے پادریون کو اوسکے موافق کرلیا اور پای تخت کے لوگ اور اہل لنڈن اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوے۔ شاہ ہنری کی لاش کو جو بسبب بعض دواؤن کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ ریڈنگ مین لے گئے اور اسٹیون نے خود اوسے کاندھا دیا۔ جب بادشاہ دفن ہوچکا تو سب پادری اور رئیس آکسفرڈ مین جمع ہوے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرافراز ہوچکا تھا اون سبکے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین گلڈ موقوف کردیا جائیگا اور پادریون کے حقوق کی نگہداشت کی جاوے گی اور

# فرانس

سنہ وفات

فلپ اول .................... سنہ ۱۱۰۸ع

لوی ششم ....................

# اسپانیہ

الفونزو ششم .................... سنہ ۱۱۰۹ع

الفونزو ہفتم .................... سنہ ۱۱۳۴ع

الفونزو ہشتم ....................

# شہنشاہان جرمنی

ہنری چہارم .................... سنہ ۱۱۰۶ع

لوتھیر دوم .................... سنہ ۱۱۲۵ع

ہنری پنجم ....................

# پوپ

پیسکل دوم .................... سنہ ۱۱۱۸ع

گلیشیس دوم .................... سنہ ۱۱۱۹ع

کیلکسٹس دوم .................... سنہ ۱۱۲۴ع

اونوریس دوم .................... سنہ ۱۱۳۰ع

انوسینٹ دوم ....................

ماڈ کے دعوی سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھہ ہی اسکی اوسکی شادی جیوفری پلین یجنٹ رئیس انجو سے کردی حالانکہ اوسکا سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتۂ قرابت اہل فرانس سے مضبوط ہو جاسے لکن اس نسبت سے نہ انگریز خوش ہوے نہ اہل نورمن اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی ماڈ اور اوسکے شوہر مین ہمیشہ جھگڑے ہوا کیے جنسے ہنا دونی کی زندگی تلخ ہوگئی —

ایک دن بادشاہ نے اسقدر مچھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور سات دن علیل رہا آخر مقام سینٹ ڈینس واقع نورمنڈی مین انتقال کیا — شاہ رُوفس کے مانند یہ بادشاہ بھی بے رحم و بے ایمان و عیاش تھا لکن لیاقت و تہذیب مین اوس سے زیادہ تھا — اوسنے لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلرک یعنے عالم لطیف ہوگیا اور چونکہ اکثر لوگون نے اوسکے مار ڈالنے کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت مین اسقدر شک ہوگیا تھا کہ اکثر سونے کا کمرہ بدلا کرتا تھا اور ڈھال تلوار اپنے تکیہ کے قریب رکھتا تھا — بڑی آرزو اوسکی یہ تھی کہ میری سلطنت برّاعظم یورپ مین ہو جاسے اسواسطے کہ وہ رعایائے انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور اونہین فقط اس قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

آکر بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہین کہ اس حادثہ جانکاہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ پھر کبھی عمر بھر نہ ہنسا مگر اس حادثہ سے رابرٹ کے بیٹے کی امید بر آئی اور اس عرصہ مین اوسنے فلنڈرس کی ریاست لے لی تھی لکن اوسے شہر آلوسٹ کے دروازہ پر کسی شخص نے تلوار ماری کہ وہ ہلاک ہوا اور اوسکے مرنے سے ھنری کا کوئی شریک وسہیم نورمنڈی کی ریاست مین نرہا۔

شاہزادہ ولیم کے مرنے سے دو برس بیشتر ھنری کی زوجہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ برس سے ملکہ بادشاہ سے واقف نہوئی تھی اور عبادت اوراور امور نیک مین مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جی بہلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان مین پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریائے لی پر بنا۔ اوسنے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے ھنری پنجم شاہ جرمنی سے شادی کر لی لکن چھ مہینے کے بعد بیوہ ہوگئی۔ شاہ ھنری کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جسکا نام اڈیلی تھا اور اوسکا باپ لوین کا رئیس تھا لکن اوسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث ہو ا
سنہ اُمرا درباریون سے اور امراء سے قسم لی کہ میرے بعد شاہزادی

جسکا سن اٹھارہ برس کا تھا نورمنڈی کو گیا کہ وہان کے رئیسون سے اپنی بیعت لے لکن جب وہان سے پھرا تو راستہ مین شاہزادہ دریا مین ڈوب گیا — اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فٹز اسٹیون نامی نے جسکا باپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان مین لایا تھا اوسنے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہوجیے اوسکے جہاز کا نام وھایٹ شپ تھا اور اوس پر پچاس کار آزمودہ ملاح تھے — اور جہاز تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وھایٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا رہا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابین پیا کیے اور کھانے چکھا کیے اور جب رات ہوئی تو چاندنی مین روانہ ہوئے اور جہاز بھگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پونہچ جائین کہ اونکا جہاز مقام آلڈرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا — شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو چلاتے سنا تو اوسسے نرہا گیا اور اوسے لینے کو پھرا جہاز کے لوگ جو اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھ سے وہ ڈوب گئی — شاہزادہ کے ساتھیون مین سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکے ماں باپ سے کہتا سوا ایک غریب قسائی کے کہ وہ روون کا رہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا — یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوص بچشم گریان

شکست کھائی اور قید کرلیا گیا اور انگلنڈ کو بھیجدیا گیا وہان تیس برس تک
قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسل مین مرگیا اور برس روز کے
بعد اوسکا بھائی بھی مرگیا۔ بعض مورخین کہتے ہین کہ شاہزادہ موصوف
کی آنکھین جلادی تھین فی الحقیقت ھنری کرافعال اس تہمت کے
مصدّق ہین۔ ھنری اور رابرٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک
لڑائی رہی اور لوٗی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی لکن بریمنول کی
لڑائی مین ھنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو
دے دی

ان خانگی لڑائیون مین شاہ ھنری اور اہل کلیسا سے جھگڑا
رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعوی تھا کہ پادری اپنی جاگیرون
کی عوض مین میری طاعت کرین اور جو باتین اونکی نسبت میرے اجداد
کرتے تھے وہی مین بھی کرون یعنے مثل اپنے اجداد کے مین بھی جو پادری
اور سرداران خانقاہ نئے ملازم ہون اونہین خاتم وعصا، اجتہاد بہان
شان وشوکت شاہی بطور خلعت دیا کرون۔ انسلم اسقف جو پوپ
کی طرف تھا دو بارا شہر بدر کیا گیا آخر الامر ھنری اپنے دعوون سے
دست بردار ہوا لکن اسنے اوسکی اصل حکومت مین کچھ فتور نہین پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کرکے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

جسکا سن اٹھارہ برس کا تھا نورمنڈی کو گیا کہ وہان کے رئیسون سے اپنی بیعت لے لکن جب وہان سے پھرا تو راستہ مین شاہزادہ دریا مین ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھہ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فٹز اسٹیون نامی نے جسکا باپ ولیم منصور کا جہاز انگلستان مین لایا تھا اوسنے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہوجیے اوسکے جہاز کا نام وہایٹ شپ تھا اور اوس پر پچاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وہایٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا رہا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابین پیا کیے اور کھانے چکھا کیے اور جب رات ہوئی تو چاندنی مین روانہ ہوئے اور جہاز بھگائے لیے جاتے تھے تا کہ بادشاہ کے جہاز تک پونہچ جائین کہ اونکا جہاز مقام آلڈرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا۔ شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطے کہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو جو چلاتے سنا تو اوسنے نرہا گیا اور اوسے لینے کو پھرا جہاز کے لوگ جو اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھہ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ کے ساتھیون مین سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکے ماں باپ سے کہتا سواے ایک غریب قسائی کے کہ وہ روؔؔؔ ون کا رہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوص بچشم گریان

# باب سوم

## عہد شاہ ھنری اوّل ملقب بہ بوکُلرک یعنی فاضل سنہ ولادت ۱۰۶۸ء - سنہ جلوس ۱۱۰۰ء - سنہ وفات ۱۱۳۵ء

ھنری ولیم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے
کے ساتھ ہی ونچسٹر مین آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے
اور جب خزانون پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو بسرعت
تمام گیا اور دوسرے اتوار کو مارس اسقف لنڈان نے اوسکے
سر پر تاج شاہی رکھا - رابرٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بیت المقدس
سے اپنے وطن کو آتے ہوئے اٹلی مین پڑا رہگیا - مثل اور غاصبون
کے ھنری نے بھی پہلے وہ امور کئے جنسے رعایا خوش ہوئی —
اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جسمین یہ اقرار مندرج تھا کہ کرفیو
گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گلڈ ٹیکس موقوف کر دیا جائے گا
شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کر دیے جائینگے اور جو شکایتیں
کہ رعایائے انگلستان کو ولیم منصور کے عہد سے چلی آتی ہین و
رفع کر دیجائین گی — بادشاہ موصوف نے میٹلڈا دختر میلک
شاہ اسکاٹ لنڈ و برادرزادی اڈگر اتھلنگ سے شاد
کی اس وجہ سے خاندان شاہی نورمن و سکسن ایک ہو

چہرہ سرخ تھا اور بات کرنے مین ہکلاتا تھا — اس بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رعیت سے کی کہ اوسکی رفاہ کے واسطے ایک دیوار مجس ٹاور کی گرد اور ایک پل دریاے ٹیمس پر اور ایک ایوان ویسٹ منسٹر مین بنوادیا فقط

## سلاطین معاصرین

### اسکاٹ لنڈ

سنہ وفات

میلکم سوم ........................ سنہ ۱۰۹۳ع

ڈونلڈبین ...... (معزول ہوا) ......... سنہ ۱۰۹۴ع

ڈنکن ........................ سنہ ۱۰۹۵ع

ڈونلڈبین سنہ ۱۰۹۷ع

اڈگر ........................................

### فرانس

فلپ اول سنہ وفات

### اسپین

الفونزو ششم ........................................

### جرمنی

هنری چہارم ........................................

### پوپ

اربن دوم ........................................

پاسکل دوم ........................................

ولیم رو فس ظلم سے قتل کیا گیا۔ جسدن یہ سانحہ ہوا اوسدن وہ اپنی شکار گاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسیٹ مین تھا۔ چونکہ شب گذشتہ کو اوسنے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس زمانہ کی رسم کے موافق اوسنے قبل دوپہر کے کھانا کھایا اور اوسکے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہوکر جنگل مین شکار کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوسکے ساتھی سب پیچھے رہگئے شام کو جو دیکھا تو اوسے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیر اوسکے سینہ مین پیوست دیکھا۔ وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی مین لادکر شہر ونچسٹر مین لے گئے اور وہان بے نماز و تلقین گرجے مین دفن کر دی۔ نہین معلوم کسنے یہ تیر ستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹایرل کے سر تھوپتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑ کر بادشاہ کے سینہ مین لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوسکے بھائی ہنری نے اوسے مار ڈالا۔

ولیم رو فس بڑا لوٹیرا اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوسمین اچھی نہ تھی یہ تو اوسکی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فربہ تھا اور بال بھورے تھے اور

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونون بھائیون مین پھر تلوار چلی لیکن اوسیوقت
رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نورمنڈی اور مین کی
ریاست لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عوض
مین دس ہزار مارکس مجھے عنایت کیجیے (ایک مارک تیرہ شلنگ
چار پنس کے برابر تھا) — اس عرصہ مین عیسائیون کے جہاد[1]
شروع ہوگئے تھے — پوپ اربن دوم کے استغاثہ و فریاد اور
پیٹر راہب کے نعرۂ الجہاد الجہاد نے تمام اقلیم یورپ کو سسلے
سے نوروی تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اول عازم بیت المقدس
ہوے تاکہ اپنے نجات دہندہ (یعنے حضرت مسیح ع) کا روضہ کفار[2]
کے ہاتھ سے چھڑالین سر رابرٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال
اشتیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا —
ولیم نے بلامضایقہ صلح قبول کرلی اور دس ہزار مارکس بیچارے
...رون سے زبردستی لیکر رابرٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا
...وسکی فوج کا فلسطین (یعنے بیت المقدس) کا زادراہ
... اڈگرا تھلنگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد
...ہوا —

...تیون کی اصطلاح مین ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہین ۱۲ مترجم
...اسسے مراد اہل اسلام ہین اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنا بر مخالفت مذہب
...صرانیت محل تعجب نہین ہے ۱۲ مترجم

تینس برس تک رئیس باغی ونڈ سَر کیسَل کے قیدخانہ مین پڑا رہا—

رُوفس کی فضول خرچی کی کچہ حد نہ تھی—اکثر رالف کے ذریعہ سے بادشاہ مذکور لوگون سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص (یعنے رالف) رُومَن کیتھولک کا پادری تھا اور بڑا بدوضع تھا اور اوسکا لقب فلیمبرڈ یعنے مشعل تھا—اس پادری مکار کے اخذ زر کی تدبیرون مین سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہون کو اور اسقفون کے عہدون کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ انسے بچے بادشاہ کے کام آئے اور جن پادریون کو عُہدے ملتے تھے اونسے عطاے خدمات کی عوض مین بہت سا روپیہ لیتا تھا—ان بیچارے پادریون مین سب سے زیادہ ظلم آنسلم قائم مقام لین فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ کے جبر سے تو اوسنے عہدۂ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اوسکی کارندے رالف نے اوسپر ایسے ظلم کیے کہ اوسے انگلستان چھوڑ دینا پڑا—

حالانکہ ولیئم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا کہ جو قلعے تم سے لیے ہین اونکا عوض دونگا لیکن یہ عہد اوس نے وفا نہین کیا اسواسطے کہ جھوٹ بولنا اوسکی عادت مین داخل تھا

بادشاہوں میں مصالحہ ہوگیا۔ اس مصالحہ کے ایک برس کر بعد یہ حادثہ ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزوں نے شہر کارلائل میں بستی بسائی ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک میں داخل سمجھتا تھا لہذا یہ سنکر وہ بہت غصہ ہوا اور نورتھمبرلنڈ پر حملہ کیا اور وہان قلعہ النوک کے قریب مر گیا بعض مورخین نے بادشاہ موصوف کے مرنیکی یہ حکایت لکھی ہے کہ رابرٹ ڈی مونبری نے قلعہ کی کنجیان اپنے نیزہ میں لٹکا کر بادشاہ کو دین وہ نیزہ اوسکی آنکھہ میں چبھو دی اوسیدن سے اوسکا نام پرسی یعنے آنکھہ پھوڑ ہوا۔ رافس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لیکن اوسے فتح کرنا نصیب ہوا آخر مجبور ہوکر اوسنے سابق ہی کی تدبیر پر قناعت کی اور اوس کوہستان کے گرد قلعہ بندی کردی۔

رابرٹ موبری جو روسائے نورتھمبرلنڈ میں سب سے زیادہ قوی تھا باغی ہوگیا اور بیمبرا کے قلعہ میں محصور ہوا ولیم کا حملہ اوسپر کارگر ہوا لیکن اوسے فریب سے اوس گڑہی سے بلا لیا اور قید کرکے قلعہ کی دیوار کے سامنے لائے اوسکی بی بی میتلڈا اڑائی اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے نکیا جبتک یہ نہ دیکھا کہ جلاد اوس شخص کے شوہر کی آنکھیں نکالنے کی تیاری کر رہا ہے تب اوسکی جان بچی کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیان بادشاہ کو دیدین

عہد وزارت کے ظلم بھی یاد کیے لہذا انہون نے رُوفس کی
کی اور او نہین ساتھ لیکر بادشاہ نے رُوچسٹر کا قلعہ
لے لیا اور اسقف باغی (یعنے اوڈو) کو شہر بدر کر دیا اور
نورمنڈی کو روانہ کر دیا اوسکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن
گالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے —

نورمنڈی کی ریاست جسکا رئیس رابرٹ تھا
بہت ضعیف ہو گئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا
لکن بڑا سست تھا رُوفس نے جو یہ کیفیت اوس صوبہ کی دیکھی
تو اوسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریاے ساین کے دہنے
کنارے پر تھے اونکے حکّام وحفّاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ
خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار مین کر لیے اور جب فریب سے
لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لکن روساء نورمن اور
شاہ فرانس نے دونون بھائیون مین مصالحہ کروا دیا اور طرفین
نے اقرار کیا کہ جب ہم مین سے ایک شخص مرجاے تو دوسرا
دونون کے ملک پر قابض رہے —

جب ولیم اہل نورمن کے مقدمات سے فارغ ہوا تو
اوسنے میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ پر لشکرکشی کی لکن دونون

# باب دوم

## عہد شاہ ولیم روفس سنہ ولادت ۱۰۵۶ھ سنہ جلوس
## سنہ وفات ۱۱۰۰ع

ولیم جسکا لقب بسبب سرخ رنگ ہونے کے رُوفس
ولیم منصور کا سنجھلا بیٹا تھا۔ شاہ منصور مذکور کا بڑا بیٹا
رابرٹ حسب وصیت اپنے باپ کے نورمنڈی
کا رئیس ہوا لیکن ادھر تو وہ اپنے رئیس ہونیکی خوشیان
شادمان میں کر رہا تھا اور ادھر اوسکا بھائی روفس کہ بہ نسبت
اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت لینے
کی فکر میں تھا اور انگلستان میں آگیا تھا اور ہنوز شاہ منصور کی
وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اوسنے سلطنت لے لی
یہ امر خاص کرکے لین فرانک اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض روسا نے خفیہ سازش کرکے چاہا کہ رابرٹ
و بادشاہ کردیں اس سازش خفیہ کا بانی کار اوڈو واسقف اور نواب
ینٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیم کی سلطنت تازہ میں
ل پڑ گیا لیکن چونکہ بادشاہ نے انگریزون کو کچھ اختیارات
روزہ دیگر راضی کرلیا تھا اور اونہون نے اوڈو

## سلاطین معاصرین

| | |
|---|---|
| **اسکاٹ لنڈ** | سنہ وفات |
| میلکم سوم .................... | |
| **فرانس** | |
| فلپ اول .................... | |
| **اسپین** | |
| سینکچو دوم .................... | سنہ ۱۰۷۳ء |
| الفونزو پنجم .................... | |
| **شہنشاہ جرمنی** | |
| ھنری چارم .................... | |
| **پوپ** | |
| اسکندر دوم .................... | سنہ ۱۰۷۳ء |
| گرگری ہفتم .................... | سنہ ۱۰۸۵ء |
| وکٹر سوم .................... | سنہ ۱۰۸۷ء |

صدمے سے چند ہفتے کے بعد ولیم شہر رُوئن مین مرگیا - اوسکے مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سرا کو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سی پڑی رہی آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھا کر شہر کَین مین اوسے لے گیا اور وہان دفن کردیا -

شاہ ولیم منصور کی سیرت اور صورت تواریخ سکسن مین مرقوم ہی - وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھاپے مین حریص بھی ہوگیا تھا اور اپنی مرضی مین دوسرے کی دست اندازی کا روادار نتھا اور پستہ قد اور بڑا جسیم و شحیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا اور اوسکے رعب و دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوت و جسامت تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑے پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

چینسری - اکس چکس - کومن پلیز - اور اتنے شہرون مین قلعہ بندی ہوئی یعنے سنٹ پورٹس - ڈوور ہیسٹنگس ڈومنی ہایتھ اور سینڈ بچ اور جیسے ابتک دو اور شہرون مین قلعہ بندی ہوتی ہے یعنے ونچلسی اور رای جب ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چلینل کو اوس ملک مین شامل کیا ٹیکس مسمی بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگون کا مال واسباب ضبط کر لیا چنگی اور اور محصول مقرر کیے یہانتک کہ دس ہزار روپیہ روز سے زیادہ اوسکی آمدنی ہوگئی مگر اسپر بھی اوسکی طمع کم نہوئی اور سکسن لوگون کے حق مین تو اوسکی سلطنت ایک عالم مصیبت وبلا تھا جسکی ابتدا خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہا قحط ووبار تھی وبا ۱۰۶۸ء مین بسبب شدت باران وطغیانی طوفان کر پیدا ہوئی تھی —

ولیم بڑہاپے مین ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ اوسپر فرانسیس کا بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی — انگلستان کے بادشاہ نے شہر میننٹ کا محاصرہ کر کے اوسمین آگ لگادی اور خود اوسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اوسکے گھوڑے کا پاؤن جلتی ہوئی راکھ پر جو پڑا تو وہ گرا اور اوسکا سینہ زین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آئی اور وہ زخم پک گیا اور اوسکو

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس مین ہر ایک علاقہ کی وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصون پر منقسم کیا ہے زمین مزروع علفزار ترائی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اور امور تفصیلاً لکھے ہین ــ یہ کتاب چھہ برس مین ختم ہوئی تھی یعنی سنہ ۱۰۸۰ع سے سنہ ۱۰۸۶ع تک تصنیف ہوئی اور اسکی دو جلدین قلمی اب تک موجود ہین

وہ گھنٹہ جس کا نام کرفیو بل تھا آٹھہ بجے رات کو بجایا جاتا تھا باین غرض کہ شہر مین آگ اور روشنی مین بالکل بجھا دی جائین اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کیئے مگر جو سکے ہین کہ بادشاہ نے اِسے از راہ عقلمندی اسواسطے جاری کیا تھا کہ مکانات چوبین آگ سے محفوظ رہین ــ اوس قانون مسمّے بہ فورسٹ لاز کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بنڈیلا یا کوئی اور شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزای سخت ملے گی کہ اوسکی آنکھین نکلوا ڈالی جائین گی چنانچہ یہی قانون انگلستان کے قواعد شکار کی اصل ہے ــ جتنی زمین کہ ونچسٹر (پایہ تخت) اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا ایک بڑا سا رمنہ بطور شکار گاہ کے بنوالیا تھا اور جو جھونپڑے اور گرجے اوس پر تھے اونھین جلوا کر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ زمین ابتک باقی ہے اور اسے نیو فورسٹ کہتے ہین ــ اِسی بادشاہ کے عہد مین یہ عدالتین مقرر ہوئین ــ جسٹس آف دی پلیس

اوسنے چاہا تھا کہ پوپ کی ریاست لے لے۔ لکن ولیم کو اپنے لڑکون سے بڑے صدمے پونہچے ــ رابرٹ جو سب مین بڑا بیٹا تھا اور جسکا لقب قصیر الساقین تھا برلے نام نور منڈی کا رئیس تھا۔ اوسکی بھائی ولیم اور ھنری اوسکی حکومت پر خار کھاتے تھے اور اونھون نے اوسے ذلیل کیا اسطرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک چھوٹے سے شہر مین فرانسیس کے جسکا نام لا ایل ہے سڑک پر چلا جاتا تھا کہ اونھون نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر پھینکدی پس رابرٹ اپنی بھائیونسے بدلا لینے کو ننگی تلوار لیکر دوڑا لکن باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسی شب کو اوس شہر سے چلا گیا اور پانچ برس تک گردونواح کے ملک مین آوارہ پھرا کیا اوسکی مان میٹلڈ اخفیہ اوسکی خبر گیری کرتی رہی ــ آخرالامر رابرٹ نے جربروی کے قلعہ مین قیام کیا اور شاہ ولیم نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے مین مقابلہ ہوا لکن نہ اُسنے اِسے پہچانا نہ اِسنے اوسے اور رابرٹ نے اپنے باپ کا ہاتھ زخمی کر دیا ــ

ولیم نے بڑے کام یہ کیئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ڈومسڈی بک ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج دیا جسے کرفیو بل کہتے ہین اور کچھ قانون بنائے جنکا نام فورسٹ لاز ہے ــ

سکسن کے پادریون سے جبراً و قہراً اپنے گرجے پادریان نورمن
کے حوالے کر دیتے ان پادریون مین سب سے زیادہ ممتاز لین فرینک
تھا وہ انگلنڈ کے مقام پر کنٹربری کا اسقف مقرر کیا گیا۔
اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقون سے نکال دیے گئے اور جنگلون
مین بھاگ گئے اور وہان سے چھاپے مارا کیے ان زمیندارون
مین هیرورڈ بہت مشہور تھا اوسنے جزیرۂ ایلائی مین ایک
قلعہ چوبین بنایا اور چونکہ اوسکے گرد ترائیان بہت تھین لہذا مدت تک
اوسنے ولیم کا کچھ خوف نکیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ جسنے
اڈگرا تھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کرلی تھی یہ
سونچا کہ شاہ ولیم منصور سے بی دوستی اور آشتی کیے کچھ چارہ نہین
لکن جو اہل سکسن کہ اوسکے ملک مین بھاگ آتے تھے اونہین
اوسنے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیم کی آخر زندگانی بہت سے صدمون سے تلخ ہوگئی۔
بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہوئے تھے
اوسکا ملک چھین سنے کی تدبیرین کرنے لگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ
سنے شکست دی اور قید کر لیا اور ہر قیدی کا دھنا پاؤن کٹوا ڈالا۔
اوڈو برادر اخیافی بادشاہ موصوف بھی مورد عتاب سلطانی ہوا اور
بادشاہ کے مادام الحیوۃ نورمنڈی مین قید رہا اسواسطے کہ

مہان رکھا- ولیم نے مفسدون سے یورک کا محاصرہ ترک کروا دیا اور اوس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھر آیا لکن چند جہاز ڈینس لوگون کے بروقت پونہچے اونکی اعانت سے انگریزون نے وہ شہر پھر لے لیا- بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونہچا انگریزون نے بلوی کیا وہ اون پر پھر پڑا اور اونھین شکست دیکر ملک شمالی کا پایہ تخت (یعنے یورک) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہان کرسمس (یعنے بڑے دن) کو دربار کیا اور اپنا تاج ونچسٹر سے منگوا بھیجا بعد اوسکے بادشاہ تمام شہر یورک اور ڈرہم مین پھرا اور ہر جگہہ آگ لگادی اور جسے پایا قتل کرڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام لیاکہ جتنا ملک دریای اوز اور ٹاین کے درمیان مین تھا بالکل جنگل ہوگیا اور قریب سو برس تک اوس زمین پر ہل نہین چلا فقط کچہ جلے ہوے مکانات وغیرہ ادھر اودھر نظر آتے تھے- جب شاہ ولیم منصور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بناگیا اور اون مین نورمن کی فوج چھوڑ گیا-

اب سیکسن لوگون کی نہ کچہ عزت رہی نہ کچہ اختیار رہا اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہگئی- افسران بادشاہی سے خانقاہین تک نہ بچین جو اوس زمانہ مین گویا صراف خانے تھے اور وہ ناخدا ترس اون مقدس خزانون کو بھی لوٹ لیگئے-

دریاے نکلی وہ اس زور و شور سے بھڑکا کہ اسطرح کبھی بھڑکا تھا —
تھوڑے عرصے کے بعد ولیم انگلستان مین پھر آیا اگرچہ اوسکے رعب سے فساد
رفع ہوگیا لیکن مغرب اور شمال مین کچھ فساد رہا — اگزیٹر کے مغلوب ہونے
سے مغرب مین امن وامان ہوگئی اور اِڈوِن اور مورکر جنھون
نے علم بغاوت بلاد شمال مین افراختہ کیا تھا اونپر شبخون مارا اور اونکو
زبردستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یورک کے لوگ بھی
مطیع ہوگئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ
بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا — ہیرلڈ بادشاہ کی بیٹون جنھون
نے آیرلنڈ مین جاکے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلنڈ
مین آکے ایک مرتبہ برسٹل کے قریب مقام کیا اور ایک مرتبہ قریب
بلی متھ کے لیکن دونون مرتبہ اونھون نے نقصان اوٹھایا اور
نکال دیے گئے —

انگلستان کے شمال کے لوگون نے پھر بلوہ کیا اور شہر ڈرہم
مین چند سوار نورمن کی فوج کے قتل کر ڈالے اور شہر یورک کا
محاصرہ کرلیا اور بادشاہ اڈگر بھی اون مفسدون سے آکر ملا اوسکا
آنا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی ماں بہنون کو لیکر ھنگری کی طرف چلا تھا کہ
راستے مین طوفان آیا اور اوسکا جہاز شمال کی جانب بہگیا اور
شاہ میلکم نے کچھ مدت تک اوسی شہر ڈن فرم لین مین اپنا

فرمان لکھدیا اور بادشاہ معزول اڈگر سے بکمال لطف و محبت مثل دوستون کے پیش آیا لیکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تلوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تلوار ہی سے لازم ہو پس اوسنے سیکسن لوگون کی جاگیرین اپنے ملک کے امیرون کو دیدین تاکہ وہ اوسی کے پاس ہین اور جو امرا دولتمند کہ ستیلاک کی لڑائی مین مارے گئے تھے اونکی بیبیون اور بیٹیون کی شادی اپنی قوم کے لوگون سے کردی اور اپنے ملک نورمنڈی کے گرجے انگلستان کے اسباب غنیمت سے آراستہ کیے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہان ایک علم طلائی بادشاہ ھیرلڈ کا بھی بھیجا۔ ولیم نے ایک گڑھی لندن مین بنوائی یہ گڑھی اوس مقام پر تھے جہان اب محبس ٹاور ہے اور اپنے استحکام کے لیے ونچسٹر مین ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ مین انگلستان کا پای تخت تھا —

چھہ مہینے تک تو ولیم اس سامان مین مشغول رہا بعد اوسکے اپنے ملک نورمنڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رئیسون کو اپنے ساتھہ لیتا گیا اور اپنے دوست فٹز وسبرن اور اپنے برادر اخیافی اوڈو کو اپنے طرف سے حاکم کر گیا —— ان دونون حاکمون نے ایسے ایسے ظلم اور سختیان کین کہ سکسن لوگ سب برہم ہوے پھر ہرچند اونھون نے چاہا کہ نائرہ فساد فرو

لیا تھا اور اوسکے وزرا۔ اسٹگنڈ اسقف کنٹربری اور دو سکسن رئیس یعنی اڈون اور موُرکُر تھے ۔ ولیم نے برکھمپسٹڈ مین اپنا کیمپ ڈالا اور شمالی شہرون کی آمد و رفت بند کردی ۔ بادشاہ (اڈگر) کے ملازمین مین نااتفاقی پڑگئی اور سب سے پیشتر اسٹگنڈ ہی نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہوگئی ۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ولیم کو بادشاہ کا پیام پونہچا کہ ملک حاضر ہے اوسنے قبول کر لیا اور اوسکے ہواخواہون نے (یعنے نورمنس نے) اوسپر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح عؑ کو ولیم نے وسٹ منسٹر مین تاج پہنا لکن فساد ہوا اور بوقت ادائے رسوم تاجداری الڈرڈ اسقف یورک نے سکسن لوگون سے پوچھا کہ تم ولیم کے بادشاہ ہونے سے راضی ہو اون سب نے چلاّ کر کہا ہان جو ہین نورمن لوگون نے جو اوسوقت مقام وسٹ منسٹر مین تھے یہ کلام سنا گویا کسی نے اونھین اشارہ کیا کہ اونھون نے گھرون مین آگ لگا دی اور لوٹنا شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیم اور چند پادری اندر رہگئے ۔ بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور رسم تاجداری ختم ہوگیا۔ اس سانحہ کے سبب سے سکسن لوگون کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی ۔

ابتداے عہد مین تو ولیم نے اچھی باتین کین ۔ اوسنے جو سکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لنڈن کو ایک نیا

# زمانہ

سلاطین نورمن در انگلستان – از سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۱۵۴ء کل ۸۸ سال – ۴ بادشاہ

| | |
|---|---|
| بادشاہان نورمن ........ | تاریخ جلوس |
| ولیم اوّل ملقب بہ ولیم منصور ........ | سنہ ۱۰۶۶ء |
| ولیم دوم ملقب بہ رُوفس ........ | سنہ ۱۰۸۷ء |
| ھنری اول ملقب بہ بوکلرک ..... (برادر) ..... | سنہ ۱۱۰۰ء |
| اسٹیون رئیس بلوی ..... (برادرزادہ) ..... | سنہ ۱۱۳۵ء تا سنہ ۱۱۵۴ء |

# باب اوّل

## عہد شاہ ولیم اول ملقب بہ منصور – سنہ ولادت سنہ ۱۰۲۷ء – سنہ جلوس سنہ ۱۰۶۶ء – سنہ وفات سنہ ۱۰۸۷ء

ولیم منصور رابرٹ رئیس پنجم نورمنڈی کا ولد غیر حلال تھا – اوسکی زوجہ مٹلڈا دختر بالڈون رئیس پنجم فلنڈرس تھی

بعد جنگ ھیسٹنگس کے بادشاہ مذکور شہر ڈوور کو بسرعت تمام روانہ ہوا اور اہل ڈوور نے اوسکی اطاعت قبول کر لی اور آٹھہ روز تک وہان ٹھہرا رہا یہانتک کہ نورمنڈی سے اور فوج اوسکی مدد کو آئی اور بعد اوسکے وہ بعزم سیکا... لنڈن کو روانہ ہوا – لنڈن مین کونسل وِٹن نے ڈگر ایتھلنگ کو بادشا...

# تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ سلاطین انگلوسیکسن

| سوانح | سنہ وقوع |
|---|---|
| ورود قوم جوٹس در انگلستان .......... | سنہ ۴۴۹ ع |
| تقرر ہفت ریاستہای سکسن .......... | سنہ ۵۸۲ ع |
| اگسٹاین راہب انگلستان مین وارد ہوا .......... | سنہ ۵۹۶ ع |
| سیبرٹ نے مدرسہ عالیہ کیمبرج معین کیا .......... | سنہ ۶۳۴ ع |
| ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے .......... | سنہ ۷۸۷ ع |
| گبرٹ بادشاہ ہوا .......... | سنہ ۸۲۷ ع |
| الفرڈ بادشاہ مقرر ہوا .......... | سنہ ۸۷۱ ع |
| الفرڈ نے مدرسہ عالیہ اکسفرڈ مقرر کیا .......... | سنہ ۸۸۶ ع |
| ڈینس لوگ قتل کیئے گیے .......... | سنہ ۱۰۰۳ ع |
| جنگ کوہ ھنگسڈون .......... | سنہ ۸۳۵ ع |
| جنگ مرٹن .......... | سنہ ۸۷۱ ع |
| جنگ اتھنڈیون .......... | سنہ ۸۷۸ ع |
| جنگ اسٹمفرڈ برج .......... | سنہ ۱۰۶۶ ع |
| جنگ ہیسٹنگس .......... | سنہ ۱۰۶۶ ع |

سیڈمن ........ وھِٹ بی کا راہب تھا اور بہت
قدیم مصنف انگلو سیکسن
زبان کا تھا اسنے معرفت آلہی اور خلق
عالم مین اشعار کہے اور صدی ہشتم عیسوی مین ۶۸۰ء

الفرڈ ........ بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا —
اوسنے ان کتابونکا ترجمہ انگلو سیکسن
زبان مین کیا یعنی زبور مقدس
تاریخ مصنفہ پادری بیڈ صاحب
حکایات لقمان حکیم (سنہ ۹۰۱ء مین انتقال کیا) فقط

آسر ........ ویلس کا رہنے والا تھا — اس نے
الفرڈ بادشاہ کا تذکرہ لکھا سنہ ۹۰۹ء
مین انتقال کیا فقط

ایلفرک ........ اسکا لقب نحوی تھا - اسنے لاطینی زبان
کی نحو و صرف لکھی اور صدی دہم کے
آخر مین کنٹربری کا اسقف مقرر
ہوا اور انگلو سیکسن زبان
مین ۸۰ سے خطبے لکھے فقط

بہت سی تغیرات ہوئے لکن اونکی زبان نہین بدلی بلکہ صورت وسیرت
اور معنی وترکیب مین ہمیشہ سکسن زبان رہی فقط

## مصنفین مشہور عہد بادشاہان سکسن

گلڈاس .......... پہلا مورخ انگلستان کا تھا سنہ ۵۷۰ء
مین وفات پائی فقط

آلڈھلم .......... ایک مشہور عالم لاطینی تھا سنہ ۷۰۹ء مین انتقال کیا فقط

بیڈ .......... ملقب بہ وینریبل یعنے محترم سندرلنڈ
مین پیدا ہوا تھا۔ اس عالم کی بڑی تصنیف
تاریخ کلیسائے انگلس ہے
سنہ ۷۳۵ء مین اسنے وفات پائی فقط

آلکون .......... یورک مین پیدا ہوا تھا اور بیڈ کا
شاگرد تھا اور شاہ چارلمین کا اوستاد
تھا۔ اسنے شعر اور الہیات اور مبادی علوم
مین کتابین تصنیف کین سنہ ۸۰۴ء مین انتقال کیا فقط

جان اسکوٹس ایریجینا ... ایرلنڈ کا رہنے والا تھا قریب وسط
صدی نہم کے ہوا اور اکثر فرانس مین رہتا
تھا اور اوس زمانہ جاہلیت مین دنیادار
لوگون مین فقط یہی شخص ذی علم تھا فقط

پاتے تھے تو اور فنون کا عمل کرتے تھے - ان ملّاؤن مین جو سب سے زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویرین کھینچا کرتے تھے اور سونے چاندی وغیرہ کی چیزین بنایا کرتے تھے اور یہ شغل اونھین بہت مرغوب و مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجون کے گھنٹے اور رنگین آئینے انھین پادریون کے بنائے ہوے اور رنگے ہوے تھے - اوس زمانہ مین درس و تدریس فقط خانقاہون مین ہوتی تھی اور یہ بات کئی برس تک رہی اور انھین خانقاہون کے خاموش حجرون سے چند کتابین علوم

انگلوسیکسن کی نکلین —

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل انگلوسیکسن زبان ہے مثلاً کتب مقدسہ سماویہ اور بلگرمس پراگس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکون پر اور گھرون مین بولی جاتی ہے اوس مین اکثر الفاظ اوسی زبان کے ہین — ڈینس لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ مین کر دیا اور کچھ شہرون وغیرہ کے نام بھی رکھے کہ وہی نام ابتک باقی ہین مثلاً جن نامون کے آخر مین لفظ بی ہے جیسے ڈربی انگلبی جلبی وغیرہ جسکے معنے ڈینس کی زبان مین شہر ہین وہ اوسی زبان کے ہین لکن ڈینس کی سلطنت جو انگلستان مین رہی تو اوسکا اثر قوی اور دائمی وہان کی زبان پر نہین ہوا اور اگرچہ جیسے اب تک اوس ملک کے باشندونمین

جب انگلو سیکسن لوگ انگلستان مین آکر بسے تھے تو اون کا مذہب زشت و بیہودہ بت پرستی تھی اور یہی مذہب کل اقوام شمالی یورپ مین مروج تھا۔ اِن بت پرستون نے ہفتہ مین ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکہا تھا چنانچہ اونہیں کے طریقہ پر انگریزی مین دنون کے نام ہین مثلاً سنڈے (اتوار) اصل مین سینڈیگ تھا اور منڈے (پیر) منڈیگ کہ یہ دونون دن بت پرستون نے آفتاب و ماہتاب کی پرستش کے لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوزڈی (منگل) جسکی اصل ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویڈنس ڈے (بدہ) جو اصل مین وُوڈنِس ڈیگ تھا وڈن دیوتا کا دن تھا اور تھرسڈے (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور دیوتا کا دن تھا اور فرایڈے (جمعہ) جو اصل مین فرایسڈیگ تھا فرایا دیوتا کا دن تھا اور ساٹرڈے (ہفتہ) جسکی اصل سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے مخصوص تھا یہ دیوتا اونھون نے رومیون کے دیوتاؤن مین سے لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان مین اگسٹاین کے زمانہ سے پیشتر رائج ہوچکا تھا لکن انگلو سیکسن سے کفر و بت پرستی اوس وقت دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور اسکے تابعین ضلع کینٹ مین وارد ہوے۔ انگلو سیکسن کے ملا جب امور دینی سے فرصت

گھانس پھوس پر پڑکر سو رہتے تھے۔ عورتون کی اوقات بہ نسبت مردون کے آسائش سے اور فائدے کی باتون مین صرف ہوتی تھی اور وہ کاڑھنے یا بننے مین مشغول رہتی تھین اور کتان اور اُون کو کپڑے بنتی تھین اور اپنے مردون کے لیے لنبی لنبی عبائین اور تنگ تنگ شلوکے اپنے ہاتھہ کے بنے ہوے کپڑے کے بناتی تھین۔ بعضی چیزین اونکی کاڑھی ہوئی ابتک موجود ہین جنسے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انمین سے ایک کارچوبی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نورمن کی لڑائیون کی تصویرین بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہین

انگلوسیکسن کے زمانہ کے سکّہ کا حال اچھی طرح نہین معلوم۔ معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکون کے سکّے اون مین رائج تھے اور اون مین جو سکہ سب سے زیادہ مروج تھا اوسی بایزنٹ کہتے تھے وہ اس زمانہ کے پندرہ پونڈ (یعنے ما عہ) کے برابر تھا۔ یہ تو سونے کے سکون کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو اونکے استعمال مین تھے وہ پنی اور ہپنی اور فارذنگ تھے جو مقدار اور قیمت مین اس زمانہ کے فلورن[1] اور شلنگ اور سکس پنس کے مشابہ تھے۔ تانبے کا سکہ اون مین ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے اسٹایکا کہتے تھے اور جسکی قیمت اوس زمانہ کی فارذنگ کی ربع تھی اور اس زمانہ کی پنی سے کچھ زیادہ تھی

[1] فلورن ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور شلنگ ۸ر کے اور سکس پنس ۴ر کے ۱۲

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ اسکے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی مچھلیان اور بڑی چھنے ہوئے میدہ کی شیر مالین اور دال یہ سب چیزین بھی کھاتے تھے۔ مشروبات مین میڈ اونھین بہت مرغوب تھا میڈ ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کر کے بناتے تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گائے کا گوشت اور گیہون کی روٹی یہ چیزین بہت عمدہ اور لطیف غذاؤن مین داخل تھین اور امرا مین بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے اونکے دسترخوان پر یہ نعمتین ہوتی تھین جو کچھ بچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف بھیجدیا جاتا تھا جہان غلامون کتون اور بازون مین دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھگڑا ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد مے نوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے یہان تک کہ سب کے سب حتی کہ پادری بھی بدمست ہو جاتے تھے۔ جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے مین کٹتا تھا اہل محفل پانچ تارون کا ستار باری باری بجاتے تھے اور اوسپر غزلین گاتے تھے۔ ان لوگون کی محفل شہوت پرستی اور بدمستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی کیسی کہ روکھی ہان اگرچہ نمک ہو موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اوسکے شرابیون کی بھیانک آوازون مین اور شورہ پشتون کی تلوارون کی جھنجھناہٹ مین ستار کے سُر سب غائب ہو جاتے تھے اور یہ شور و غل سونے کے وقت تک رہتا تھا۔ یہ بدمست جہان ناچتے کودتے تھے وہین کپڑون سمیت

لکڑی کے بنا کیے لکن ساتوین صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتین پختہ بنے لگین- اوس زمانے کی عمارات کے جو کچھ نمونے ابتک باقی ہین اونکی یہ کیفیت ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے بدتراشے پتھرون کے بنے ہوئے ہین اور اونکی قطع کچھ بھدی واہیات سی ہے لکن یہ بخوبی ثابت نہین کہ یہ مکانات انگلو سیکسن لوگون کے ہین-

انگلو سیکسن مین جو عمدہ سے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز معاشرت بھی نیم وحشی لوگون کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانے مین کم سے کم چار سے برس تک تو سارے ملک مین لڑائی جھگڑے رہے اور جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہین ہوتا- جب وہ لوگ لڑائی سے فارغ البال ہوتے تھے تو اون مین سے امرا ہرن وغیرہ اور باز کے شکار سے اپنا جی بہلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکتے تھے تو مالک اور غلام سب کے سب بلا تکلف و امتیاز ایک ہی دالان مین آکر بیٹھتے تھے اس دالان کے ایک جانب چبوترے پر ایک واہیات سی میز رکھی ہوتی تھی اور اوسپر پردے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پائے اور اس میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سیخ پر سے اوتار اوتار کے بکمال ادب دوزانو جھک کر اپنے مالکون کو دیتے تھے اور وہ قردلی سے

نے کا یہ طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھولتے ہوئے پانی کی گرجا مین رکھدیتے
ے اور اوس مین ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈالدیتے تھے اور سب دیکھنے والون
کے سامنے مجرم متہم اپنے دست برہنہ گرم پانی مین ڈالدیتا تھا اور وہ
ہا یا پتھر نکال لیتا تھا - جب یہ ہو چکتا تھا تو پادری اوسکے جھلسے ہوے
تھہ پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اوسپر کلیسا کی مُہر کردیتا تھا
ور تیسرے دن اوسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اوس مجرم کو
ری کردیتا تھا - آگ سے امتحان کرنیکا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی
لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھدی جاتی تھی اور مجرم متہم
اوسی ہاتھہ مین پکڑکر تین قدم چلتا تھا بعد اوسکے اوسے پھینک دیتا
تھا اور جسطرح پانی سے آزمائش مین بیجرمی یا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اوسیطرح
اس مین بھی ہوتا تھا - چھہ سے برس کے زمانے مین **انگلوسیکسن**
لوگون کے مکانات بہت درست ہوگئی تھی بیشتر تو وہ مکان کاہی کو تھر
جھوپڑے تھے کہ اونپر چھپر پڑے ہوتے تھے اور دیوارون مین چھید بنے
ہوتے تھے جنمین سے روشنی آتی تھی - اور مکانات کا کیا ذکر بڑی بڑی
گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح
جڑی نہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ **الفرڈ** بادشاہ کی محلسرا
کی دیوارون مین اتنی اتنی بڑی درارین تھین کہ اون مین سے ہوا کے
جھوکے آتے تھے اور شمعین بجھہ بجھہ جاتی تھین تو بادشاہ نے اونکے واسطے
لالٹینین بنوائی تھین - ایک مدت تک اشراف واجلاف کے مکانات

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اوسکی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنے اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اوسکا قاتل بعد ثبوت جرم کے اوسکی وجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلاف قانون کرتا تھا تو اوسکی جان کے بدلے بادشاہ اوسکا خون بہا ضبط لیتا تھا۔ غلام یا قید کیے جاتے تھے یا کوڑون سے پیٹے جاتے تھے لکن آزاد لوگون مین سے ادنی شخص بھی اس ذلت سے محفوظ تھا۔ متاخرین سلاطینِ **انگلوسیکسن** کے زمانے مین چوری اس کثرت سے ہوتی کہ اوسکی سزا قتل مقرر ہوئی لکن **کنیوٹ** بادشاہ نے یہ سزا موقوف کردی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اوسکی آنکھین اور کان اور ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹوا ڈالتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متہم ہوتا تھا اوسکے بری ہونے کی دو صورتین تھین پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھاتا اور اپنے ہمسایون مین سے چند اشخاص اپنی قسم کی تصدیق کے لیے لاتے یہ لوگ جو اوسکی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اوسکے جرم ہوتی تھی اور اکثر چار سے بہتر تک ہوتی تھی۔ اگر مجرم سے یہ تدبیر بن نہ تھی تو اوسکا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے ا

عقلاء کہلاتی تھی اور ممبران کونسل بڑے بڑے پادری اور رؤساء
امراء تھے۔ یہ کونسل سال میں تین روز منعقد ہوتی تھی یعنے روز ولادت
حضرت مسیح کو جسے کرسمس کہتے ہیں اور روز عید ایسٹر کو جس دن
جناب مسیح آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وٹ سن ٹائڈ
کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی لیکن با
کونسل اور بعض مواقع مخصوصہ پر بھی طلب کر لیے جاتے تھے — یہ لوگ بادشاہ
کے مشیر تھے اور مجریان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکمجات عدالت کی
نظارت انہیں سے متعلق تھی۔ اونکے اختیارات کا جزو اعظم سابق میں
بیان ہوا وہ جزو تعیین وتشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک میں مختلف محکمجات عدالت تھے اور قطع نظر اور
مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت جو بیس پینز سے زیادہ کے ہوتے تھے
انہیں محکموں میں حکام اور گواہوں کے روبرو طے ہوتے تھے — احکام قوانین
کا اجرا کچھ افسروں سے متعلق تھا جنھیں ریوز کہتے تھے اور ہر ضلع
کا افسر کلان شیر ریو کہلاتا تھا اس افسر کے مثل اب انگلستان میں
شرف ہے۔ انگلو سیکسن کے آداب اخلاق درست پاک نہ تھے
بہترین سلاطین انگلو سیکسن شراب خواری اور اس سے بھی بدتر جرائم
سے ملوث تھے۔ اوس زمانہ میں چوری اور خون عام جرم تھے اور ان
جرموں کی سزا اسیقدر جرمانہ تھا۔ شرفاء و امراء انگلو سیکسن میں

کرتے تھے جو ادسکے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نورمن زبان مین فیُل کہتے تھے اور سیکسن زبان مین ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (یعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگون کو شرفا۔ نورمن و تینس (یعنے خانزاد) کہتے تھے۔ علاوہ اون لوگون کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلّت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بناڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو اونکی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلوارین اور نیزے وہ کمبخت عالم آزادی مین باندھتے تھے اونھین کو ایک مجمع عام مین اوتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھدیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کے ہاتھ کے نیچے رکھدیتے تھے اور ہنسیا اور گای گور وچرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤن کے فیض وجود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دستکاری سے روپیہ حاصل کرکے اپنی بندی خلاص کر لیتے تھے۔ غلامون کی بیع وشرا رسم عام تھا اور غلام کی قیمت بیل کی قیمت کی چوگنی تھی اور ملک سے غلام آتے تھے لکن اور ملکون مین انکے بیچنے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلوسیکسن کی قوم کے کنار دریا رہتے تھے وہ لونڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑے فائدے اوٹھاتے تھے۔ شہر برسٹل مین بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر مین وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

## انگلوسیکسن کی بڑی کونسل وتینگمو یعنی جماعت

...گلوسیکسن بادشاہون کی بیبیان وضع میں اور آبرو مین اپنے ملک کی شہزادیون کی مشابہ تھین نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیون کے مثل ...ین - انگلف راہب سے نقل ہے کہ لڑکپن مین اکثر ایسا ہوتا تھا ... جب مین مدرسے سے پڑھ کر آتا تھا تو ملکہ اڈتہ زوجہ شاہ اڈورڈ مجاہد مجھے ٹھہرا کر نحو صرف کا سبق پڑھواتی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو ... روپیہ دیتی تھی اور اپنے سودی خانے مین بھیجا دیتی تھی —

بادشاہ کے بعد امرا کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اوسے کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنی محکوم رعیت کو اوسکی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور اپنے اپنے ضلعون کی عدالتون کے صدر تھے اور ایک اسقف بھی عدالت مین اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مالگذاری شاہی کا اونکو ضلعون سے ملتا تھا اوسکی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی — چھوٹے چھوٹے رئیس تھینس کہلاتے تھے — ان رئیسون مین وہ لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ھایڈ زمین ہوتی تھی — سب سے پست تر مرتبہ کسانون کا تھا اور انھین کے ہم مرتبہ اور اہل قصبات کو بھی کہہ سکتے ہین - قصبات کے لوگ تجارت کرتے تھے اور اکثر امور مین آزاد تھے انگلوسکسن کی قوم مین قریب دو ثلث کے لوگ غلام تھے - انمین سے اکثر اپنے مالک کی جاگیر پر بسر کرتے ...

ایک ھایڈ زمین بیس ہزار بیگھہ کے برابر ہے پس پانچ ھایڈ زمین لاکھ بیگھہ کے برابر ہوئی ۱۲

جس شخص نے ایرلنڈ کو غارتگران ڈینس کے ظلم سے بچایا وہ ایک بادشاہ برایان بُجی رو تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس ۲۵ لڑائیوں میں شکستدی سب سے آخر اور بڑی لڑائی کلونٹارف کے کنارے شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ میں اپنی فتحیابی کا شکر خدا کی درگاہ میں ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کے لشکر کے فراریون میں سے کسی شخص نے اوسے دیکھ لیا اور قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۱۰۱۴ء میں ہوا فقط

# باب ششم

## طرز معاشرت قوم انگلوسکسن

کل قوم انگلوسکسن[1] کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجاتا تھا تو کونسل وٹن اوسکے عزیزون مین سے کسی شخص کو بادشاہ کر دیتی تھی اور اکثر بادشاہ اوسی شخص کو کرتے تھے جو سلطنت کے لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا اور اوسکی نسبت مراسم شاہانہ ادا کیجاتی تھے یہ امر ایڈبرگا شاہزادی ویسکس کے زمانہ تک باقی رہا اوسنے اپنے شوہر کو زہر دیا اس سبب سے یہ مراسم شاہانہ نسبت شاہزادیون کے موقوف ہوگئے اور اونکا خطاب صرف لیڈی (بیگم) رہگیا کوئی شاہزادی بادشاہ نہین ہوئی سوای جوڈتھ زوجہ شاہ اتھلولف کے وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت

[1] انگلوسیکسن سے وہ قوم مراد ہے جو بلاک سکسنے آکر انگلستان میں بسی تھی لیکن اوسکی سکونت کو اتنا زمانہ گذرا تھا کہ فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے۔

# حالات آیرلنڈ

اگرچہ آیرلنڈ بہ نسبت انگلستان اور اسکاٹلنڈ [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] اسکاٹلنڈ [illegible]
[illegible] آیرلنڈ [illegible]
[illegible]
[illegible] ذریعہ [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] کے قبضہ میں [illegible]
[illegible] آیرلنڈ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
آیرلنڈ میں [illegible] آیا [illegible]
کے [illegible] تارا پایۂ تخت قدیم آیرلنڈ میں واقع تھا [illegible]
[illegible] آیرلنڈ کے لوگ علم و فنون [illegible]
حاصل ہوئے اور ان کے علماء [illegible] ترقی [illegible]
اقلیم یورپ سے گروہ کے گروہ طالب علموں کے آیرلنڈ [illegible]
آتے تھے بعض کتب تاریخ اور کتب [illegible] آیرلنڈ کی سلطنت [illegible]
میں [illegible] کی لکھی ہوئی ابتک موجود ہیں۔ ڈینس کی لوٹ مار نے
آیرلنڈ کے لوگوں کا [illegible] مٹا دیا اور تمام ملک [illegible] میں آلودہ [illegible]

نکے پیرے اوسیطرح جمے رہے یہانتک کہ بعض لیران نورمنڈی نی جوش شجاعت سی
نے پیرے توڑکر دشمن کا تعاقب کیا هیرلڈ مع فوج دفعتہً اونکی صفوف
شکستہ مین گھس گیا اور اونکا حلقہ اسطرح توڑ دیا جسطرح میخ لکڑی کو توڑتی ہے
هارڈ یہ ڈا کی گردن مین تیر لگا اور زمین پر گرا اور تھوڑی دیر کر بعد ٹوسٹک
بھی اوسکے قریب مرکر گرا۔

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو ولیم رئیس
نورمنڈی سسکس کے کنارے پر قریب پیونسی کے وارد ہوا اور
فوراً هیسٹنگس کو روانہ ہوا۔ شاہ هیرلڈ شہر یورک مین دعوت
کھا رہا تھا کہ ولیم کے آنے کی خبر اوسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی
فوج کے دن رات چلا گیا یہانتک کہ ۳۔ اکتوبر کو وہ سینلاک پہاڑ پر پہونچا جو
هیسٹنگس سے نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اسی مقام پر اوسنے اپنا
لشکر آراستہ کیا۔ اوسکی فوج مین سب پیدل تھے اور بڑی بڑی تبر باندھے تھے
الغرض ۱۴۔ اکتوبر کو صبح تڑکے نورمن کی فوج حملہ کرنیکو بڑھی آگے علم ہدایت شیم
پوپ تھا اوسکے آگے کماندار تھے اونکے پیچھے پیدل زرہ پہنے ہوئے اور
ان سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ نورمن کی فوج کا جسمین سب سردار تھے
مع مرکب غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تیرون نے سراکثت دخون کیا
اور فوج نورمن کی صفین توڑ دین ولیم کے مارے جانے کی خبر سنکر
اوسکی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے مین ولیم سر برہنہ گھوڑے پر

پریشان تھی—

ایڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل وِٹن نے ھیرلڈ پسر
گوڈوِن کو بلامضائقہ بادشاہ کردیا اسواسطے کہ ایڈگر اتھلنگ بسبب
خرسن کے اس قابل نتھا کہ اوس شر وفساد کے زمانے مین بادشاہ ہوتا—
ن ناانصافی کی مکافات شاہزادہ ایڈگر سے یہ کی گئی کہ اکسفرڈ کی ریاست
وے دیدی گئی ھیرلڈ کی تقدیر مین یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے اسواسطے
کہ جسدن سے وہ تخت پر بیٹھا نورمن کے حملے کا خوف اوسے لگا رہا—
ولیم رئیس نورمنڈی نے بربناے وصیت ایڈورڈ مجاہد سلطنت انگلستان
کا دعوی کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نورمنڈی مین لڑائی کا سامان
ہونے لگا—

اس اثنا مین وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہین وہم و
گمان بھی نہ تھا— هارڈریڈا بادشاہ نوروے نے اور ٹوسٹگ
برادر ھیرلڈ نے یورک پاے تخت نورتھمبرلنڈ لے لیا— ھیرلڈ
شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹیمفرڈ پر جو دریاے ڈروِنٹ پر ہے
دشمن سے دوچار ہوا— نوروے کی فوج کے نیزہ دارون نے پل پر حلقہ
باندھ لیا اونکی برچھیان چمکتی تھین اور اونکے سرون پر پرچم علم شاہی لہراتا
— انگریزی سوارون نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ حاصل نہ

اڈورڈ کو یہ خوف ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہوگا اور بڑی بڑی خرابیان ہونگی اس خوف کے دفع کرنے کے لیے اوسنے کونسل وٹنگمو کے مشورے سے اڈمنڈ روئین زین کے بیٹے اڈورڈ کو ھنگری سے بلوا بھیجا۔ شاہزادہ اڈورڈ اپنی بی بی اگتھا اور اڈگر اور مارگرٹ اور کرسٹنا تینون لڑکون کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی مدت بعد انگلستان مین داخل ہونے کے مر گیا۔ قریب اسی زمانے کے ھیرلڈ کے جہاز نورمنڈی کے کنارے کے قریب غرق ہو گئے اور ولیم نے اوسے گرفتار کرکے بڑی شدید و غلیظ قسم لی کہ میرے دعوے کی نسبت تخت انگلستان کی تائید کرنا۔

شاہ اڈورڈ پینسٹھ برس کی عمر مین مر گیا اور قبرستان ویسٹ منسٹر مین دفن کیا گیا۔ یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے خود بنوایا تھا اوس مقام پر جہان پیشتر سینٹ پطرس حواری کے نام کا گرجا تھا۔ قریب سو برس بعد اڈورڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگون نے اوسے زمرۂ اولیا مین داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اوسکا نام اڈورڈ مجاہد ہو گیا۔ اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ اوسنے ایک مجموعۂ قوانین تالیف کیا اور جو باتین کہ اگلے زمانے کے قوانین اچھی تھین وہ سب اوسمین لکھدین اور ٹیکس ڈین گلڈ اوس زمانے مین موقوف کر دیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و ہلاکت مواشی کے نہایت مضطر

قریب پہونچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم رئیس نورمنڈی
مع اپنے سرداروں کے انگلستان مین وارد ہوا اور بادشاہ نے اوسکی دعوت کی
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوسے اپنا ولی عہد کیا۔ ولیم نے ہر شخص کو فرانسیسی زبان بولتے
سنا اور دیکھا کہ ڈوور اور کینٹربری اور بڑے بڑے شہرون کے
قلعون مین نورمن فوج کا پہرا ہے اور اسیطرح اور بہت سی باتین نورمن لوگون
کی قوت کی دیکھین۔

دوسرے برس گوڈون انگلستان مین پھر آیا اور پادری بڑا
رئیس اسٹگنڈ کے مشورے سے اڈورڈ نے اوس سے مصالحہ کرلیا۔
گوڈون تھوڑے عرصے کے بعد مرگیا اور اوسکی بیٹے ہیرلڈ کو اوسکا عہدہ
اور ملک ملا۔ جب اڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ ہیرلڈ کی قوت
بڑھتی جاتی ہے تو اوسے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرقی کی ریاست جو پیشتر
ہیرلڈ سے متعلق تھی اَلفگر کو دیدی پس ہیرلڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور
الفگر کو ویلس مین نکالدیا لیکن آخرکو اوسنے اپنی ریاست پھیرلی۔
ہیرلڈ کا بھائی ٹوسٹگ نورتھمبرلنڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود ہیرلڈ
ویلس کے لوگون پر غالب آیا اس سے اوسکا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا۔ ہیرلڈ کا
خوف ویلس کے لوگون پر ایسا غالب ہوا کہ اونھون نے اوسکا یہ حکم قبول کرلیا کہ
جو شخص ویلس کے باشندون مین سے خندق کے آگے بڑھے گا اوسکا دہنا ہاتھ
کاٹ ڈالا جائیگا۔ ۱۰۶۳/۶۴

(یعنی امرا نورمن) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور انہین عہدہ ہا جلیلہ سے ممتاز کیا۔ بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پادری خطبے نورمن فرانسیسی زبان مین لکھتے تھے۔

جب امرا انگلستان نے یہ چال دیکھا تو وہ ناراض ہوگئے اور گوڈون نے فساد مین تقدیم کی۔ شاہ اڈورڈ نے گوڈون کی بیٹی اڈیتھ سے شادی کی تھی اور اوسکے بیٹون کو معزز عہدے دیے تھے لیکن اوس سرکش امیر نے رشتہ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احسانات کو فراموش کیا اور اوسکی حکومت سے انکار کیا۔ شہر ڈوور مین جو گوڈون کی حفاظت مین تھا بادشاہ کے بہنوئی یوسٹیس رئیس نورمنڈی کے نوکرون مین اور اوس شہر کے لوگون مین بڑا ہنگامہ شدید ہوا۔ بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ ڈوور کے سرکشون کو سزا دے اوسنے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ مین تاخیر ہوئی تا اینکہ کونسل اعظم امور متنازع فیہ کا فیصلہ کرے۔ اسی اثنا مین گوڈون کی فوج نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا پس اوسنے ناچار ہوکر فلانڈرز مین پناہ لی۔ ملکہ اڈیتھ کی جاگیر ضبط کرکے خانقاہ وھرویل مین اوسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ھمپ شیئر مین تھی اور اسکی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی۔

جونہین یہ فساد شروع ہوا شاہ اڈورڈ نے ولیم رئیس نورمنڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نورمنڈی کے جہاز انگلستان کے

# باب چہارم

## بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان مین دوبارا ہوئی—

از سنہ ۱۰۴۱ع تا سنہ ۱۰۶۶ع - ہمگی ۲۵ سال - دو بادشاہ

سنہ جلوس

اڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پسر اتھلرڈ) .......... سنہ ۱۰۴۱ع

ہیرلڈ ثانی .......... (پسر ارل گوڈون) ... سنہ ۱۰۶۶ع

بوقت وفات شاہ ہارڈی کینوٹ اڈورڈ پسر اتھلرڈ وبرادر اخیافی ہارڈی کینوٹ انگلستان مین تھا اور خاص کرکی گوڈون کے زور سے اوسنے وہان کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اڈمنڈ روئین تن کا بیٹا جیتا تھا اور اوسکا دعوی نسبت سلطنت انگلستان کے اورکے دعوی پر مقدم تھا لکن خاندان سکسن کے دوبارا بادشاہ ہونے کی خوشی مین لوگ حقدار کو بھول گئے— اڈورڈ سے رعایا ایسی خوش تھی کہ جو چیزین بادشاہان سابق نے عطا کی تھین وہ سب اوسنے پھیر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مفلس تھا کہ اتنی رعایت اوسکی ضرور تھی- علاوہ برین جتنا روپیہ اوسکی بدذات مان ایما نے جمع کیا تھا وہ سب اڈورڈ نے ضبط کر لیا اس سے اوسکا مایہ قلیل کثیر ہو گیا- بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیس برس وہ رئیس نورمنڈی کے دربار مین رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ اپنے لڑکپن کے دوستون پر

...تھے سوار تھے - کوئی عجیب غریب سانحہ اس بادشاہ کے عہد میں نہیں ہوا -
...ڈنمارک کے بادشاہوں میں سے یہ انگلستان کا آخری بادشاہ تھا -
...بادشاہ ہارڈی کینیوٹ ایک ڈینس امیر کی شادی کے سامان میں
مشغول تھا کہ یکایک مرگیا اور ونچسٹر میں دفن ہوا -

## سلاطین معاصرین

سنہ جلوس

### اِسکاٹ لنڈ

ڈنکن اول سنہ ۱۰۳۴ع

میکبتھ سنہ ۱۰۴۰ع

### فرانس

ھنری اول سنہ ۱۰۳۱ع

فوج کثیر کے خوف سے اس قصد عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہزادی ایمّا نے اڈورڈ کے چھوٹے بھائی آلفرڈ کو نورمنڈی مین خط لکھہ بھیجا جسکے سبب سے وہ انگلستان مین چلا آیا اور مقام اِلائی مین ہیرلڈ کے افسرون نے اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور اس جفا سے اوسے قتل کیا۔ ایمّا ڈر کر بالڈوِن رئیس فلینڈرس کے پاس بھاگ گئی۔ شاہ ہیرلڈ نے آکسفرڈ مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

ہارڈی کینیوٹ (یعنی کینیوٹ زورآور) بہت سے جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ مین اوسنے ہیرلڈ کے مرنے کی خبر سنی۔ جب وہ انگلستان مین داخل ہوا تو لوگون نے فوراً اوسکی بادشاہت قبول کرلی لیکن بیشتر جو اوسنے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس بادشاہ نے بڑی نامردی کی بات کی کہ ہیرلڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اوسے قبر سے کھود کر نکال لیا اور سر جدا کر کے دریاے ٹیمس مین اوسے پھنکوا دیا۔ بالڈوِن رئیس فلینڈرس کی نسبت یہ شبہہ ہوا کہ یہ شاہزادہ الفرڈ کے خون ناحق مین شریک تھا اور بادشاہ کو اوس سے نفرت ہوگئی مگر اوسکے ہمسر امیرون نے اوسکے بیجرم ہونے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈوِن نے شاہ ہارڈی کینیوٹ کو بہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جسکے دبوسہ مین سونے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوسمین اسّی جوان سونے اور چاندی کے زیور سے

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگون کی مغفرت کے واسطے دعا کروائی جنھین اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیون کا لباس پہنکر عصا ہاتھہ مین لیے ہوئے پوپ کی زیارت کو روم مین گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصول کثیر جو مسافرون سے لیا جاتا ہو انگریز حاجیون کو معاف کردیا جائے ۔ اسی بادشاہ نے عیسائی مذہب ڈینمارک مین رائج کیا ۔ اوسنے شیفٹسبری مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا ۔ پہلی بی بی سے اوسکے دو بیٹے تھے سوین اور ہیرلڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پیشتر شاہ اتھلرڈ کی زوجہ تھی ایک بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ہارڈی کینیوٹ تھا ۔ سوین کو نورمنڈی کی ریاست ملی ہیرلڈ نے انگلستان لے لیا ہارڈی کینیوٹ نے چاہا تھا کہ ڈینمارک ہی پر قناعت کی ۔

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ہارڈی کینیوٹ کو ملے لیکن ہیرلڈ نے جسکا لقب سبک رو تھا انگلستان پر بلا تاخیر قبضہ کرلیا ۔ کونسل وٹن اکسفرڈ مین جمع ہوئی اور انگلستان کو دونون شاہزادون مین تقسیم کردیا ہیرلڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریاے ٹیمس دیے اور ہارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریاے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈینمارک ہی مین اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون رئیس وسکس پر چھوڑ دی ۔ قریب اس زمانے کے اڈورڈ پسر اتھلرڈ سوتھمٹن مین وارد ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعوی کیا لیکن دشمن کی

اوسنے ڈینس سپاہیون کو موقوف کردیا اور بہت سا انعام دیکراونھین اونکے ملک مین بھجوادیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کرلینے ملک کے اوس سے ناراض نہون - فقط تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردلی کے واسطے رہنے دیے اور اونکی نسبت آئین سخت کا پابند رہا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بادشاہ نے شدت غضب مین ایک سپاہی کو جان سے مارڈالا بعد اوسکے اوسنے اپنا تاج اور عصاے سلطانی اہل فوج کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ میرے جرم کی مجھے سزا دو وہ سب چپکے ہورہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جرمانہ کیا جسکی مقدار جرمانہ قانونی سے نوحصے زیادہ تھی - پھر ایک مرتبہ وہ سوتھیمپٹن کے بندرگاہ مین بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبون نے کچھ خوشامد کی باتین کین بادشاہ نے ان خوشامدیون کے خفیف کرنے کو اپنی کرسی کنار دریا رکھدی اور موجون کی طرف خطاب کرکے کہا کہ پھرجاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو اون احمق خوشامدیون کو بہت ملامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اوس سلطان جلیل الشان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے - ایسی ایسی باتون سے اوسے کینیوٹ اعظم کا خطاب حاصل ہوا -

علاوہ انگلستان کے نورویی سویڈن اور ڈینمارک بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہین کہ میلکم شاہ اسکاٹ لنڈ سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی - آخر عمر مین اس بادشاہ نے اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقوی اختیار کیا - اوسنے خانقاہین

# باب سوم

## حکومت بادشاہان ڈینمارک در انگلستان

### از ۱۰۱۷ع تا ۱۰۴۲ع ہوگی ۲۴ سال ۳ بادشاہ

| بادشاہان ڈینمارک | | سنہ جلوس |
|---|---|---|
| کینیوٹ | (پسر سوین) | ۱۰۱۷ع |
| ہیرلڈ | (پسر) | ۱۰۳۶ع |
| ہارڈی کینیوٹ | (برادر اخیافی) | ۱۰۴۲-۱۰۳۹ع |

شاہ اڈمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت کینیوٹ کو ملی۔ اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرون کو دفع کرے۔ ایتھلرڈ کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی اڈوی اڈورڈ الفرڈ۔ اڈوی کو تو کینیوٹ نے مرواڈالا اڈورڈ اور الفرڈ نے نورمنڈی مین پناہ لی اور اونکی مان ایما نے شاہ کینیوٹ سے شادی کر لی۔ اڈمنڈ ریئن تن کے چھوٹے لڑکے سویڈن مین بھجوا دیے اور وہان سے وہ ہنگری مین رہ گئے جہان اڈمنڈ جوان مر گیا۔ کینیوٹ نے پہلے تو انگلستان کے چار حصے کر کے چار افسرون کے سپرد کر دیے لیکن پھر انکے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کر لیا۔

جہازون کا کنٹل کیا جائے - اس مصالحہ کے ایک مہینے کے بعد اُڈمنڈ مرگیا اور کینیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہوگیا - اس بادشاہ کے مرنیکا سبب تحقیق نہین - اسنے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اور اُڈمنڈ فقط

## سلاطین معاصرین

فرانس ............ سنہ جلوس
چارلمین ............ سنہ ۷۷۰ء
لوئی اول ............ سنہ ۸۱۴ء
چارلس بالڈ ... (گنجا) ............ سنہ ۸۴۰ء
لوئی دوم ............ سنہ ۸۷۷ء
لوئی سوم ............ سنہ ۸۷۹ء
چارلس فیٹ ... (فربہ) ............ سنہ ۸۸۴ء
چارلس سمپل ... (سادہ لوح) ............ سنہ ۸۹۸ء
راؤل ............ سنہ ۹۲۳ء
لوئی چہارم ............ سنہ ۹۳۶ء
لوتہیر ............ سنہ ۹۵۴ء
لوئی پنجم ............ سنہ ۹۸۶ء
هیوکیپٹ ............ سنہ ۹۸۷ء
رابرٹ اول ............ سنہ ۹۹۶ء

ل سکسن کی طرف سے اوسکے پاس بطور یرغمال کے تھے اونکی ناکین اور کان
رہاتھہ کٹوا ڈالے۔ اب جو اِتھلرڈ کی فتح ہوئی تو اوسنے بھی ڈینس لوگونکو
تل کرنا شروع کیا اس سبب سے ڈینش نے انگلستان پر پھر حملے کیے اور اِتھلرڈ
کا دشمن تو ہی کینیوٹ پھر آیا اور شہر سنڈِج مین جو اوس زمانے مین بڑے
بندرگاہ تھے مقام کیا۔ کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا
پاے تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنا مین اِتھلرڈ مرگیا اور اوسکا بیٹا اِڈمنڈ
بادشاہ ہوا۔ شاہ اِتھلرڈ نے دو شادیان کی تھین پہلی زوجہ اوسکی الفلڈا
تھی اوس سے تین بیٹے تھے اِڈمنڈ اِڈوی اتھلسٹن دوسری
زوجہ ایما دختر رچارڈ رئیس نورمنڈی تھی اس سے دو بیٹے تھے
اِڈورڈ اور الفرڈ —

اِڈمنڈ ملقب بہ روئین تن سات مہینے تک اپنے باپ کی
سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس اثنا مین ڈینس نے
بسرداری کینیوٹ لنڈن پر دو بار حملہ کیا لیکن کامیاب نہو سکے —
آخرالامر ان دونو بادشاہون نے جزیرہ اَولنی مین جو دریاے سِورن
مین واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون حریف آپسمین لڑے بھی
بعد اوسکے مصالحہ کرلیا اور انگلستان کو تقسیم کرلیا سکسن لوگون نے ٹیمس
کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کرلیا اور فریقین
مین یہ عہد ہوا کہ ڈین گلڈ ٹیکس دونون کے ملک سے لیا جائے لیکن اوس سے

اور مصیبت ڈینس کے نہب وغارت سے اور زیادہ ہوگئی - بادشاہ نے
جسکا لقب کاہل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گرون کو روپیہ دینا
منظور کیا اور سوا پادریون کے ہر فرقے کے لوگون پر جنکے پاس کیقدر زمین
تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈین گلڈ کہتے ہین - اس بیہودہ تدبیر کا نتیجہ یہ ہوا
کہ دزدان دریا کے دل کے دل ٹڈی کے مانند انگلستان پر گرے - پہلے ہی
ٹیکس سالانہ اوس ملک مین جاری ہوا - غرض شاہ اتھلرڈ کی مشکلین بڑھتی گئین
اور اپنی بیوقوفی سے اوسنے یہ حرکت مجنونانہ کی کہ تمام قوم ڈینس کو قتل کر ڈالا
- یہ خونریزی ۱۳ - نومبر کو ۱۰۰۲ء مین سینٹ برائس کے عرس کے
دن واقع ہوئی - ڈینمارک کے بادشاہ سوین نے جو یہ حال پر ملال سنا
کہ میری بہن گنہلڈ ابھی ماری گئی تو اوسکی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع
فوج انگلستان پر چڑھ آیا اور کئی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت
انتقام لیا - سوین نے آکسفرڈ اور ونچسٹر کو مغلوب کر لیا اور اوسکے
نام کا ڈھنڈورا باتلہ مین پٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن مین بھی
اوسکی دوہائی ہوگئی - اتھلرڈ بھاگ کے جزیرہ وایٹ مین چھپا اور وہان سے
اپنی دوسری بی بی ایما کے ملک نورمنڈی ہی مین بھاگ گیا - تین مہینے
بعد اس ماجرے کے سوین تھر گینسبرا واقع ضلع لنکن مین مرگیا اور
فتح کیا ہوا ملک اپنے بیٹے کینیوٹ کو دے گیا - لیکن سکسن لوگون نے
تب وہ اتھلرڈ کو پھر بلایا اور اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ کینیوٹ
بمشکل ان کو چھوڑ کر جب وہان سے جانے لگا تو انتقام شدید لیا

ہی کہ اوسنے ڈیلس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہین اپنے واسطے پسند کرلین
دوسنے اونکی قوت توڑدی اسطرح سے کہ ریاست نارتھمبرلینڈ کو تقسیم کیا کہ ایسے دو
صاحبون پر تقسیم کردیا اور ویلس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہرسال خراج کے عوض
تین سو بھیڑیون کے سرکار مین داخل کیا کرین اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ
تھوڑے برس مین اوس ملک کے جنگل بھیڑیون سے خالی ہوگئے - اسی بادشاہ کے
حکم سے جتنے وزن اور پیمانے انگلستان مین مستعمل تھے اونکی ایک مقدار خاص مقرر
ہوگئی - اڈگر نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اوسکی ماں ایتھل فلیڈا
سے تھا اور اتھلرڈ دوسری بی بی الفرڈا سے تھا -

جلوس بادشاہ اڈورڈ شہید ۹۷۵ع

اڈگر کے بعد اوسکے بیٹون مین سلطنت پر جھگڑا ہوا اگر ڈنسٹان
اسقف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہت نے اوسکی
جان لی - ہنوز اوسکی سلطنت کو چار برس بھی نہ گذرے تھے کہ ایک شخص نے او
کٹار ماری اوسوقت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کورف واقع
ضلع ڈورسٹ مین تھا جہان اوسکی سوتیلی ماں الفرڈا رہتی تھی وہ چاہتی تھی
کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہوجائے - بادشاہ کے اسطرح مارے جانے سے اوسکا لقب
اڈورڈ شہید ہوگیا -

اڈورڈ کے مارے جانے سے اتھلرڈ کو سلطنت تو ملگئی
لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی - قحط و وبا سے تمام ملک پر مصیبت چھاگئی

نہ رکھتا تھا - اسکے عہد مین ڈنسٹن اسقف نے چاہا کہ اہل کلیسا کا سیاست ملک مین اختیار کلی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا نکیا لہذا ڈنسٹن اوسکا دشمن ہوگیا - الگوا شاہزادی کے باب مین بادشاہ اور اسقف موصوف مین کچہ جھگڑا ہوا اور اسقف شہر بدر کیا گیا - شاہزادی آیرلنڈ مین بھجوادی گئی تھی تاکہ اوس سے اور بادشاہ سے مفارقت ہو جائے جب وہ وہان سے پھری تو اوڈو اسقف کنٹربری نے بڑی بیرحمی سے اوسے قتل کر ڈالا - مرسیا اور نورتھمبریا کے لوگون نے بلوہ کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈگر کو اپنا بادشاہ بنایا - اڈوی نے مجبوری بلاد جنوبی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا بعضے کہتے ہین کہ ملک کے غم مین مرگیا -

اڈوی کے بعد اڈگر کو کونسل وٹن نے بادشاہ کیا - اس بادشاہ کو مصلح امواسطے کہتے ہین کہ اسکے وقت مین انگلستان کو دشمن بیرونی واندرونی سے کچہ گزند نہین پہونچا - یہ بادشاہ تھا تو ذرا سا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا - تمام انگلستان اور اوس سے متعلق جزیرے اوسکے مطیع تھے اور اوسکا معمول تھا کہ ہر سال ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شاہزادون نے اوسکی کشتی دریاے ڈی مین شہر چسٹر تک کھینچی - اس بادشاہ نے پادریون سے بڑے سلوک کیے خصوصاً ڈنسٹن سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ مرسیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسٹن کو اپنے ملک مین پھر بلا لیا تھا اب اوسے کنٹربری کا اسقف کر دیا - شاہ اڈگر کو لوگ یہ الزام دیتے ہین کہ اوسنے نورتھمبریا کے ڈینس لوگون سے رعایت کی

## اتھلستن کے بعد اڈمنڈ اڈورڈ کلان کا بیٹا تخت نشین

ا۔ اس بادشاہ نے الگوا سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام اڈوی دوسرے کا نام اڈگر تھا۔ پہلے تو اڈگر کو بسبب خورد سالی کے سلطنت نہ ملی مگر پھر وہ بادشاہ ہوا اور ڈینس لوگون کو ان پانچ شہرون سے نکالدیا کہ مدت سے یہ اونکے قبضہ مین تھے۔ ڈربی۔ لسٹر۔ نوٹنگھم۔ سٹمفرڈ۔ لنکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال عروج ہوا تو ایک شخص لیولف نامے نے جسے چھہ برس پیشتر اسنے چوری کی علت مین اپنے ملک سے نکلوادیا تھا سے ایک کٹار ماری کہ یہ مرگیا اوسوقت بادشاہ پکلچرچ واقع ضلع گلوسٹر مین تھا اور خاصہ کھاتا تھا۔

## اڈگر کے بعد کونسل وٹنگموٹ نے اڈمنڈ کے بھائی اڈرڈ کو

بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید مین مبتلا تھا جسکے سبب سے اسکا دل و جسم دونو ضعیف ہوگئے تھے اور کاروبار سلطنت اسکے وزیر کرتے تھے جنمین ٹرکٹل اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ٹرکٹل پہلے تو صدرالصدور تھا بعد اوسکے خانقاہ کرائی لنڈ کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خانقاہ گلسٹن بری کا سردار تھا۔ شاہ اڈرڈ نے ونچسٹر مین وفات کی۔

## اڈرڈ کے بعد اڈوی ملقب بہ خوش رو تخت نشین ہوا۔

یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتون کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ لحاظ

شاہ اَلفرِڈ نے فیرنگڈن ضلع برکشیر مین انتقال کیا اور ونچسٹر مین دفن ہوا۔

اَلفرِڈ کے بعد اوسکا بیٹا اَڈورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ پہلے اسی بادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اسکے باپ اَلفرِڈ اعظم نے وصیت نامہ مین اپنا نام اَلفرِڈ شاہ اقوام مغربی سکسن لکھا تھا۔ اَڈورڈ کے چچازاد بھائی اتھلوالڈ نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت چھین لے مگر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور رہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ جامع کیمبرج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سو برس پیشتر اوسی مقام پر سیبرٹ شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیان چھوڑین۔

شاہ اَڈورڈ کا بیٹا اتھلسٹن کہ ولد حلال نہ تھا اوسکا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد مین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسکاٹ لنڈ اور ڈینمارک کے لوگون نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ انگلوسکسن زبان مین کروایا اور ہر گرجے مین ایک نسخہ اوسکا رکھوا دیا اور تجارت کی ترغیب دی اسطرح سے کہ جن سوداگرون نے تین سفر دریا مین اپنے جہازون پر کیے اونھین تھین کا خطاب عنایت کیا۔ اوسنے گلوسٹر مین انتقال کیا۔

اسی بادشاہ نے مدرسہ عالیہ آکسفرڈ مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امرا اپنے لڑکون کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزو قرار دیے ایک جزو وقت مین کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک مین مطالعہ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھتا تھا اور ان اوقات کی تعداد معلوم کرنے کے واسطے اوسنے کچھ شمعین ایجاد کی تھین کہ وہ بیس منٹ مین ایک انچ جلتی تھین —

لیکن ہم جانتے ہین کہ ایجاد و اجراے قوانین ملکی سے الفرڈ خطاب اعظم کا زیادہ مستحق ہوا — اوسنے ایک مجموعہ قوانین تالیف کیا اور اوسمین خاص خاص احکام شاہ اتھلبرٹ اور آفا کے درج کیے اور یہ قوانین اوسنے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کالعدم ہوگیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ اصول قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوگئے ہین ان اصول مین بہتر اور عمدہ تر یہ قاعدہ ہے کہ مقدمات کی تحقیقات اور انفصال جوری یعنی پنچایت کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے — الفرڈ نے تمام ملک کو ضلعون پر تقسیم کیا اور ہر ضلع مین پرگنے مقرر کیے اور ہر پرگنے کے دس دس حصے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اوسکی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اوسکا رعب و خوف اسقدر غالب تھا کہ یہ مثل مشہور ہے کہ اگر الفرڈ کے وقت مین سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اوسکے چھونے تک کی جرات نہوتی —

اونہین کچھ ملک ساحل مشرقی پر عنایت کیا جو دریاے ٹیمس سے دریاے ٹویڈ تک تھا اور اوسے ڈین لا یعنی ڈین کا ملک کہتے تھے۔

ڈینس لوگ بسرداری هیسٹنگس بہ ۳۳۰ جہاز یکبارگی ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا لیکن الفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب مشکلین حل ہوگئین اور پھر اوسی کی فتح ہوئی۔ باقی ماندہ عہد الفرڈ مین امن امان رہی۔ ڈینس کا دوسرا حملہ ۸۹۳ء

آخر عمر مین شاہ الفرڈ اون تدبیرون کے انجام دینے مین مشغول رہا جو اوسنے رفاہ خلائق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت مین کی تھین۔ چنانچہ اوسنے بڑے مستحکم قلعے دریا سے دور اور ساحل دریا پر بنوائے کہ وہان سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہوسکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ مقرر کیا اور اسکے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے اونکے تین فرقے کیے ایک فرقہ سپاہ کو شہرون مین حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے اونمین سے ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام مین معروف رہتا تھا۔ اس بادشاہ نے خود تحصیل علم کرکے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کرکے علم کی ترغیب و ترقی کی اور اسکی دربار مین بڑے معزز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اوسنے کئی کتابین تصنیف کین انمین عمدہ کتابین یہ ہین۔

| | |
|---|---|
| ترجمہ حکایات لقمان حکیم در زبان سکسن | تاریخ کلیسیاے سکسنی تصنیف پادری بیڈ صاحب |

جس جزیرے مین بادشاہ چھپا تھا اوسکا نام اتھلنی تھا اور وہ بہت مرطوب تھا اور دریاے پیرٹ اور ٹون کے درمیان مین واقع تھا — اس جزیرے مین بادشاہ کئی مہینے تک پڑا رہا اور اوسکے مصاحب کبھی کبھی اوسکے دیکھنے کو وہان جاتے تھے اور جنگ عظیم پر آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے —

جب الفرڈ نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر پر شب خون مارا اور اونکے سپہ سالار اُبّا کو شکست دی تو اوسنے چاہا کہ یکبارگی دشمن پر حملہ کرے — رباجے کا بھیس بدلکر وہ ڈینس کے لشکر مین چلا گیا اور اس خوبصورتی سے رباب بجایا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کسینے اوسے نہ روکا اور وہ سیدھا گتھرم سپہ سالار کے خیمہ مین چلا گیا اور وہان کئی روز تک خوب دعوتین کھائین اس اثنا مین اوسنے دیکھا کہ ڈینس غافل ہین اور اونکے آپس کے مباحثہ مین جو تدبیرین اونھون نے کی تھین وہ بھی اوسنے سن لین یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہان سے کھسک گیا اور سلوڈ کے جنگل مین آ اپنے دوستون کو طلب کیا اونھون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا — غرض سائسن اور ڈینس کی فوجون مین پائین کوہ اتھنڈیون ضلع سمرسٹ مین مقابلہ ہوا اور الفرڈ نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کرلیا اور ایسا لڑا کہ چودہ ہی دن مین گتھرم نے عاجز ہو کر بشرط چند الفرڈ کی اطاعت قبول کرلی — گتھرم اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہیون مین سے دین مسیحی قبول کرنے پر اور اصطباغ پانے پر راضی ہوئے اور اسکے صلہ مین بادشاہ نے

…ے شکست کھائی اور دشمن سے مصالحہ کر لیا اونھون نے بادشاہ سے مبلغ خطیر
…یکر وستیسکس کو تو چھوڑ دیا مگر مہسیا اور نور تھمبریا مین نہب
… و غارت اور قتل و قمع بڑی بیرحمی سے شروع کیا۔

ملک جنوبی دریاے ٹیمس کئی سال سے اَلفرڈ کے قبضہ مین تھا
اس عرصے مین اوسنے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ مین
بہت کام آئے ۔ ایک زمانے تک الفرڈ کا اقبال یاور رہا لیکن اب ایک
بلا اوسپر بغیر نازل ہوئی۔ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھرم
نامے جو ضلع گلوسٹر مین مقیم تھا شب کے وقت چپن ہم پر چڑھ آیا
چپن ہم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دریاے اون پر واقع تھا اور
اوس زمانے مین بادشاہ وہین رہتا تھا جب الفرڈ نے دیکھا کہ دشمن آپہونچا ہے
تو بھیس بدلکر بھاگا اور سور کے گلہ مین چھپا اور اوسکے رفقا کو ڈینس کی
فوج نے متفرق و پریشان کر دیا۔ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجب قصہ
لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی کھینچی ہے اور نظم بھی کیا ہے۔
وہ حکایت یہ ہے کہ جسکے گھر مین بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی تھ…
اوسکی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم ذرا روٹی دیکھتے رہو کہ جل …
بادشاہ ایسا متردد تھا کہ اوسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اوس عو…
نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بعضے کہتے ہین مارا بھی اور کہنے…
[illegible] الٹ پلٹ کرنے مین تو یہ بھولی اور کھانے کے وقت چالاک ہ…

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مار ڈالا جو بسبب اس حادثہ کے بری سینٹ اڈمنڈس یعنی مزار اڈمنڈ ولی مشہور ہوگیا۔

اڈمنڈ کے بعد الفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا لیکن چونکہ اس زمانے مین خوف بہت تھا لہذا وسیکس کے امیرون نے سلطنت الفرڈ کو دیدی کہ وہ اوسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔ بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اوسکی شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو مرسیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔ اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی مین مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس مین اوسے کسی آن چین نہین ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتین اوٹھائی تھین۔ کہتے ہین کہ پہلے اوس بادشاہ کو علم کا شوق اسکی مان اوسبرگا نے دلایا کہ اوسکے پاس ایک دیوان شعرا سکسن کا بہت عمدہ مطلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت راغب تھے پس اوسنے کہا کہ تم مین سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے پایا اور اوسیوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر اونسے اور الفرڈ سے ولٹن واقع ولٹ شیر مین لڑائی ہوئی اور الفرڈ

ون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی ماں جوڈتھ سے شادی کرلی
لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ
پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈون امیر
فرانسیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈون کو
فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے
بزرگوں میں سے تھی۔

شاہ اتھلبرٹ کا عہد فقط اسواسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک
کے لوگ جزیرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۸۶۶ء میں ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈینس لوگوں نے بڑا یورش کیا اور
بہت سی لڑائیاں اوس سے کریں انمیں دو لڑائیاں بڑی ہوئیں ایک اشٹن
میں اور ایک مرٹن میں۔ مرٹن کی لڑائی میں بادشاہ کو زخم کاری لگا۔
پہلے جس شخص کو انگلستان میں ارل یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ
الفرڈ تھا کہ اوسکے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔
بادشاہ کے عہد میں انگلستان میں بڑا قحط پڑا اور بعد اوسکے وبا آئی جس
انسان وحیوان دونوں ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شاہزادہ انگلستان

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مار ڈالا جو بسبب اس حادثہ کے
بری سینٹ اڈمنڈس یعنی مزار اڈمنڈ ولی مشہور ہو گیا۔

اڈمنڈ کے بعد الفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ
سلطنت کا وارث نہ تھا اسواسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت صغیر السن تھا
لیکن چونکہ اس زمانے مین خوف بہت تھا لہذا وسسکس کے امیرون نے
سلطنت الفرڈ کو دیدی کہ وہ اوسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔
بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اوسکی
شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو مرسیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔
اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی مین مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس مین
اوسے کسی آن چین نہین ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے
انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتین اوٹھائی تھین۔ کہتے ہین کہ پہلے اون بادشاہ
علم کا شوق اسکی مان اوسبرگا نے دلایا کہ اوسکے پاس ایک دیوان شعرا سکسن کا
بہت عمدہ مطلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت راغب تھے پس اوسنے
کہا کہ تم مین سے جو اسے پہلے پڑھے اوسیکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے
پایا اور اوسیوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر
اونسے اور الفرڈ سے ولٹن واقع ولٹ شیر مین لڑائی ہوئی اور الفرڈ

گون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی مان جُوڈِتھ سے شادی کرلی

لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ

پاس چلی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈوِن ایسم

فرانسیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈون کو

فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے

بزرگون مین سے تھی۔

شاہ اتھلبرٹ کا عہد فقط اسواسطے مشہور ہے کہ ڈینمارک

کے لوگ جزیرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۸۶۶ء مین ہوا۔

شاہ اتھلرڈ اول پر ڈینس لوگون نے بڑا یورش کیا اور

بہت سی لڑائیان اوس سے لڑین انمین دو لڑائیان بڑی ہوئین ایک اشڈن

مین اور ایک مرٹن مین۔ مرٹن کی لڑائی مین بادشاہ کو زخم کاری لگا۔

پہلے جس شخص کو انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ

الفرڈ تھا کہ اوسکے بھائی شاہ اتھلرڈ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔ ا

بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین بڑا قحط پڑا اور بعد اوسکے وبا آئی جس

انسان و حیوان دونون ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شاہزادہ انگلستان

سکسن لوگون سے قرابت رکھتے تھے اور اوسی قبیلہ اسکنڈنیویا سے تھے مگر یہ سکسن لوگون سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور تھور کے دین سے منحرف ہوگئے ہین۔ پہلے یہ ڈینس لوگ شہر لین موتھ مین آئے اور ایک مدت تک نہب و غارت مین مشغول رہے یہانتک کہ شاہ اگبرٹ نے اونھین صوبہ کورنوال مین کوہ ہنگسڈون پر شکست دی اور دوسرے سال وہ خود مرگیا۔

اگبرٹ کا جانشین اوسکا بڑا بیٹا اتھلولف ہوا جو پیشتر آبرت تھا۔ اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگا سے جو اوسکی ساقی اسلاک کی بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چارون شاہزادے باری باری بادشاہ ہوئے۔ آخر عمر مین شاہ اتھلولف مع اپنے چھوٹے بیٹے الفرڈ کے بقصد زیارت روم کو گیا اگرچہ الفرڈ پیشتر بھی وہان گیا تھا۔ اتھلولف کی دوسری زوجہ دختر چارلس بالڈ شاہ فرانس تھی جب اس شاہزادی کی شادی ہوئی تو یہ بارہ برس کی تھی۔ اتھلولف کے عہد مین پوپ نے رعایاے انگلستان پراس غرض سے ٹیکس جاری کیا کہ روم مین انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیٹرس پنس ہے۔ اسی بادشاہ کے عہد مین یہ رسم بھی جاری ہوا کہ ہرشخص اپنے مال کا دسوان حصہ پادریون کی نذر کرے اور ہر چارشنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈینش لوگون سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے۔ اتھلولف نے اسٹننبرج واقع ضلع اسکس مین انتقال کیا اور اسٹننگ واقع سسکس مین

| | | |
|---|---|---|
| اڈمنڈ اول | (برادر) | سنہ ۹۴۱ع |
| اڈرڈ | (برادر) | سنہ ۹۴۶ع |
| اڈوی | (برادر زادہ) | سنہ ۹۵۵ع |
| اڈگر | (برادر) | سنہ ۹۵۹ع |
| اڈورڈ شہید | (پسر) | سنہ ۹۷۵ع |
| اتھلرڈ دوم ملقب بہ کاہل | (برادر اخیافی) | سنہ ۹۷۸ع |

## بادشاہ صدی یازدہم عیسوی

### اڈمنڈ دوم ملقب بہ روئین تن — سنہ ۱۰۱۷ع

شاہ اگبرٹ نے ونچسٹر مین تاج پہنا۔ یہ شہر اوس زمانے مین انگلستان کا پاے تخت تھا۔ اس بادشاہ نے ایسے ایسے مہم سر کیے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا۔ اسے اگبرٹ (یعنی تیز چشم) اسواسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قومون کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہین۔ اس بادشاہ کے عہد مین ڈینمارک کے رہزنون نے اہل انگلستان کی ایذارسانی شروع کی۔ مثل قوم سکسن کے یہ لوگ جرمنی کے جنگلون سے آئے تھے اور شاہ چیارلیمین سے شکست کھا کر اوس ملک مین چلے گئے تھے جسے اب ڈینمارک کہتے ہین۔ اگرچہ یہ ڈینس و

کیا گیا اور جسمین یہ شہر انگلستان کا دار الملک ہے۔ بعد چند مدت کے سیبرٹ
اسکس نے بھی دین مسیحی قبول کیا اور اوسنے اپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ
مین تھا کھدواڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جسمین برا
اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھدواڈالا اور اوسکی جگہہ پہ ایک اور گرجا پول
کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ مین اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا او
دریاے فورتہ سے ٹیمس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فورتہ
کنارے پر ایک شہر بنایا جو ابتک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اڈنبرا
کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا
اور اونسے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اوسکے سرداروں نے او
اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش قطعاً ترک کردی اور اونکے بڑے مجسمے کو
مین سبقت کی اور ایک بت کیطرف کہ معبد کفار مین نصب تھا برچھی
تینتیس ۳۳ برس قبل اگسٹاین کے انگلستان مین آنیکے ایک راہب
بارہ رفیقون کے اسکاٹ لنڈ مین وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایونا
مدرسہ قائم کیا تھا اوسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے
اسکاٹ لنڈ مین مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہو

اڈون شاہ نورتھمبریا کا جانشین اوسو
نکال دیا گیا تھا وہان سے وہ جزیرۂ ایونا مین پہونچا
جب وہان سے مراجعت کی تو جزیرۂ

بنوایا جیسے یہ جزیرہ جزیرۂ مقدس کہلاتا ہے - فرقہ کلڈیز یعنی
ونڈین کے عقائد و اعمال کلاً و قاطبۃً کلیسائے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا
منائین کے مقلد کلڈیز کے سدّراہ ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امور
مین پوپ کا مطیع کردین - آخر الامر تابعین پوپ غالب آئے چنانچہ اکثر
متعلق بہ اعمال و عبادات دین مسیحی انگلستان مین راہبین روم نے رائج
یہ لفظ منسٹر (وہیر) کہ اصل وحی مین یہ لفظ مونسٹیریم تھا اور
کنڈل (شمع) کہ اصل مین یہ لفظ کینڈیلا تھا اور پریچ (وعظ کرنا)
مین یہ لفظ پریڈکاری تھا -

آخر الامر یہ سات ریاستین گھٹ کر تین رہ گئین یعنی نورتھمبر
اور وسیکس - نورتھمبریا کو تھوڑے ہی عرصہ مین بادشاہ
نے مغلوب کر لیا - ان بادشاہون مین سے ایک بادشاہ آفا جسکا
یہ تمام اس قابل ہے کہ کچھ حال اسکا لکھا جائے - اس بادشاہ نے باشندگان
مغلوب کیا اور اونھین کے پہاڑون مین اونھین قید کیا اسطرح سے کہ
ایک دیوار بنوادی اور اوسکے اوپر ایک خندق کھدوادی - ۱۰۱ دیوار
آفاس ڈایک کہتے ہین اور یہ دریائے ڈی سے خلیج برسٹل
بادشاہ نے بہت سا ملک وسیکس بھی مغلوب کیا اور اگرچہ
تھا لیکن اسنے کلیسائے مسیحی سے بڑے سلوک کیے اور اسکے محلات
معلوم ہوتا ہے کہ

کیا گیا اور جبسے یہ شہر انگلستان کا دار الملک ہے۔ بعد چند مدت کے سیبرٹ شاہ اسیکس نے بھی دین مسیحی قبول کیا اور اوسنے اپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا کھد واڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جسمین بڑا مقبرہ اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھد واڈالا اور اوسکی جگہہ پر ایک اور گرجا پولس کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ مین اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اوسکی دریاے فورتھ سے ٹیمس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فورتھ کے جنوبی کنارے پر ایک شہر بنایا جو ابتک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اڈنبرا یعنی اڈون کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا رقوم کو جمع کیا اور اونسے تبدیل مذہب کے وجوہ بیان کیے اور سکے سرداروں نے اوسکا تبتع کیا اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش قطعاً ترک کردی اور اونکے بڑے مجتہد کوفی نے کفر مین سبقت کی اور ایک بت کیطرف کہ معبد کفار مین نصب تھا برچھی کھینچ ماری تینتیس ۳۳ برس قبل اگسٹاین کے انگلستان مین آنیکے ایک راہب کولمبا بارہ رفیقون کے اسکاٹ لنڈ مین وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایونا مین مدرسہ قائم کیا تھا اور سکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے اونھون اسکاٹ لنڈ مین مدرسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہونچ گئے

اڈون شاہ نورتھمبریا کا جانشین آوسولڈ ...
نکال دیا گیا تھا وہان سے وہ جزیرۂ ایونا مین پہونچا اور وہان ...

# زمانۂ قوم سکسن ور انگلستان

ازنـ۴۱۰ـہ ع تا ۱۰۶۶ ء همگی ۶۵۶ سال

## باب اول

## هفت ریاستهای سکسن

ازنـ۴۱۰ـہ ع تا ۸۲۷ ء ـ همگی ۴۱۷ سال

رومیون کے زمانے مین انگلستان کے لوگ محفوظ و مامون رہے لیکن جب اونکی حکومت جاتی رہی تو اونکا حال بہت سقیم ہوگیا۔ پکٹ اور اسکاٹ گروہ کیا انگلستان کی سرحد کی دیوارین توڑ کر اندر گھس آئے اور شمالی ملک تخت و تاراج کیا اور ڈینمارک اور جرمنی کے وزوان دریا جنھین رومیون کے جنگی جہاز بھی نہ روک سکے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور ہلکے ہلکے ہیلون پر سوار دیہات و قصبات کو بیرحمی سے جلاتے ہوئے دریاؤن کو طے کر گئے اسیر خطرہ پیدا ہوا اہل انگلستان مین آپسمین جھگڑا پڑا ہوا تھا اور متنازعین مین رومی فریق کا سردار امبروشیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار ورٹیجرن تھا۔ انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبون نے کچھ کوشش کی کہ آپسمین اتفاق کرین اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بناکر اوسکا نام پنڈراگن رکھا مگر اس عہدہ شاہی سے ایسی لڑائیان ہوئین کہ اور بھی خرابی ہوئی۔ ورٹیجرن نے وزوندان دریا سے مدد مانگی کہ وہ اپنے تئین سایان البحر کہتے تھے ا۔ قد و کبود چشم و سرخ رنگ تھے اور اونکے بال لمبے لمبے زرد تھے اور لڑائی مین

مشتاق تھے اور کلہاڑی اور برچھی اور گرز یہ اونکے ہتھیار تھے اور اونکا بڑا دیوتا
اوڈن تھا اور اونکا بہشت والہالا تھا - ان لٹیرون کی انگلستان مین
بسنے کی حکایت محض روایت غیر معتبر ہے اگرچہ اوسمین بعض باتین سچ بھی ہین
وہ قصہ یہ ہے کہ جوٹس کے دو سردارون کو جنکا نام ہنگسٹ اور
ہورسا تھا ورٹیگرن نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا
اور یہ دونو سردار ابسفلیٹ مین جو ضلع کینٹ مین ٹھینٹ کے کنارے پہ
واقع تھا وارد ہوئے اور ورٹیگرن کے دشمنون کو شکست دی بعد اوسکے
وہ سردار خود ورٹیگرن سے منحرف ہوگئے اور کینٹ پر اپنا قبضہ کرلیا اور
اپنی قوم کے لوگون کو بلاکر اوسپر غنیمت تقسیم کردی - ایک اور حکایت کہ اوسکی
اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ ورٹیگرن ہنگسٹ کی بیٹی روینا
پر عاشق ہوا اس سبب سے اوسنے ضلع کینٹ جوٹس لوگون کو دے ڈالا -
اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریاے البٹ اور رھاین کے
مابین کے ملکون سے گروہ کے گروہ لٹیرون کے انگلستان کے جنوبی اور شرقی
کنارون پر آپہنچے اور وہان کے لوگون کو مغرب اور شمال کیجانب نکالدیا اور
جتنا ملک کہ بسیط تھا اوسپر قبضہ کرلیا - یہ لٹیرے تین قومون کے تھے جوٹس
انگلس - سکسنس -
پس سات ریاستین جنھین ہفت ریاستہاے سکسن
کہتے ہین اسطرح سے قائم ہوئین -

سلہ - یعنی باشندگان جٹلنڈ ۱۲

کے معنی مقدس جزیرہ ہین یہان کے لوگون نے اہل ویلس سے رسم و راہ لی
اور اس جزیرے مین قدیم قبائل سلٹ رہتے تھے جنمین رسوم مذہب ڈرئیڈ
بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیون کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت و تجارت وغیرہ مین ترقی کی اور سڑکون پر کنکر بچھائے اس سبب سے وہان کی آمد و رفت سہل ہوگئی - ان سڑکون کو اسٹریٹا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹریٹ بمعنی سڑک نکلا ہے - رومیون ہی نے وہان تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزین وہان پیدا ہوتی تھین اونھین روم اور متعلقات روم مین لیجاکر بڑے نفع سے بیچتے تھے - جو چیزین ورس نامین انگلستان سے روم وغیرہ مین تجارت کے واسطے جاتی تھین اونمین عمدہ یہ چیزین تھین غلہ پنیر - چونا - کھریا - صدف - موتی - انگلستان کے مواشی اور کتون اور گھوڑون کی بھی بڑی قدر تھی اور سیسا اور لوہا بافراط وہان سے اور ملکون مین جاتا تھا - تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ انگلستان مین رائج ہوا اور کچھ سکے اوس زمانے کے ایسے نکلے ہین جنپر مواشی کی تشکلین بیکوک ہین اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہین - چونکہ رومی لڑائی مین اکثر مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ اونکی زبان سے انگریزی زبان مین آئے تھے اور ابتک مستعمل ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے مین وہ لوگ مثل فوج کے رہے اور اونھین غلبہ اور تسلط رہا چنانچہ جن شہرون مین وہ لوگ رہے وہ چھاونیان تھین اور بہت مضبوط اور مستحکم تھین اور اونھین لاطینی زبان مین کیسٹرا یعنی کیمپ کہتے تھے - یہ لفظ ابتک باشکال مختلفہ ان شہرون کے نامون مین موجود ہے

لیسٹر - ونچسٹر - لیسٹر - ڈونکسٹر - ایک اور لفظ لاطینی
لونیا کی اصل لفظ لِنکن اور کولچسٹر مین موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ
رومی نام نہین باقی رہا تاہم یہ شہر رومیون کے زمانے مین حمامون کے واسطے مشہور تھا
رہ یہ امر مندرون اور پتھر کی تصویرون سے ثابت ہوا جو اوس زمانے کی بنی
وئی اب اس شہر (باتھ) مین نکلی ہین -

## تواریخ ضروریہ زمانہ رومیان در انگلستان

| | |
|---|---|
| ورود جولیس قیصر در انگلستان - | سنہ ۵۵ قبل حضرت مسیح ع |
| راجعت رومیان در انگلستان بعہد کلاڈیس قیصر - | سنہ ۴۳ ع |
| وفات شاہزادی بوڈیسیا - | سنہ ۶۱ ع |
| ابتدائے حکومت اگریکولا - | سنہ ۷۸ ع |
| بنائے دیوارہائے اگریکولا - | سنہ ۷۹ ع |
| جنگ کوہ گرامپیس - | سنہ ۸۴ ع |
| بنائے دیوار آڈریین - | سنہ ۱۲۰ ع |
| بنائے دیوار انٹونائن - | سنہ ۱۳۸ ع |
| وفات سویرس در شہر یورک - | سنہ ۲۱۱ ع |
| غود سری انگلستان - | سنہ ۲۸۸ ع |
| عروج سلطنت رومیان در انگلستان - | سنہ ۳۰۰ ع |
| شہادت سینٹ آلبن - | سنہ ۳۰۴ ع |
| رومیون نے انگلستان کو چھوڑ دیا - | سنہ ۴۱۰ ع |

کے کنارے کو اسکنڈ نیویا کے ڈاکوون سے بچائین اور وہ خود انگلستان کا
حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعویٰ سلاطین روم سے زبردستی
قبول کروالیا ۔ برٹن لوگون مین سے ایک شخص الکٹس نامے نے حاکم مرضون کو
شہر یورک مین کٹارے سے مار ڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کرلیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹین شیس کلورس قیصر سے لڑائی مین
مارا گیا اور رومیون کی سلطنت انگلستان مین پھر قائم ہوگئی ۔ اس قیصر نے
برٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کرلی اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدۂ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومین غیر شائستہ قومون کو مغلوب کرلیتی ہین
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہین وہ اون نقصانون سے برابر
ہو جاتے ہین جو اونھین اول مین ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیون
کی حکومت انگلستان مین رہی تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
آفتاب ۔ اول صدی عیسوی کے آخر مین مذہب عیسائی انگلستان مین رائج ہوا
بعضے کہتے ہین کہ پطرس یا پولوس حواری نے یہ دین وہان رائج کیا تھا
ڈیاکلیشین قیصر کے عہد مین برٹن لوگون نے صلیب مسیحی کے لیے
بڑی بڑی ظلم و ستم سہے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ مین شہید ہوا وہ سینٹ البن
تھا اور جس شہر مین یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرٹ فرڈ شیر مین ہے
اور اوسکا نام انھین شہید کے نام پر سینٹ البن رکھا گیا ہے ۔
قسطنطین اعظم شہر یورک مین پیدا ہوا تھا اوسکی ولادت سے

کاراسیس کا زمانہ ۲۹۶ع

ستان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اوسنے دین عیسوی کے وعظ و تلقین میں
ون کی بڑی تائید کی ہے اس سے بڑھ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملیگی جو اہل
ٹن کو فاتحین روم سے ملی کہ اونکے عہد حکومت میں اونھوں نے حضرت
مسیح کو پہچانا اور اونکی صاحب مقدس پر ایمان لائے -
آخر الامر گوتھ اور اور شمالی قومون نے ایسے شدید اور متواتر
یے کہ رومیون نے اپنی فوج انگلستان سے برخواست کر کے ممالک مقبوضہ روم کی
حفاظت کے واسطے بھیجدی اور برٹن لوگونکو اپنے لشکر مین بھرتی کر کے گال و
دیگر ممالک یورپ مین لڑنے کو بھیجا تھوڑے ہی عرصے کے بعد اونوریس بادشاہ نے
مصلحت جانکر اپنی سلطنت کے حدود گھٹا دیے اور اہل برٹن کو اپنی حکومت سے آزاد کیا
اور سب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کر دیے -

## اسکاٹ لینڈ اور ایرلینڈ کے اس زمانہ کا حال

ہم خوب نہین بیان کر سکتے - رومیون کے بنائے ہوئے حمام اور قلعون کے
آثار و علامات جو ابتک بوگھ ہیڈ اور آرڈخ مین ڈبلین کے قریب
اور اور مقامات پر باقی ہین اونسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کیجانب
خلیج موری تک پہونچ گئے تھے لیکن دریاے فورتھ کے شمال کی سمت
کے جنگل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہان بقاعدہ نہ لڑ سکتی تھی پس وہان کے وحشی لوگون پر
افواج روم کو فتح دائمی نہ حاصل ہوئی - رومیون کے زمانہ کے آخر مین جزائر
ارکنی اور شٹلینڈ اور اضلاع شمالی اسکنڈنیویا کے لوگون نے
چھین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ ابتک وہان موجود ہین - ایرلنڈ

کنارے کو اسکنڈ نیویا کے ڈاکوون سے بچایئن اور وہ خود انگلستان کا
مالک بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعویٰ سلاطین روم سے زبردستی
معزول کروالیا ۔ برٹن لوگون مین سے ایک شخص الکٹس نامے نے حاکم موصوف کو
شہر یورک مین کٹار سے مارڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کرلیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹین شیس کلورس قیصر سے لڑائی مین
مارا گیا اور رومیون کی سلطنت انگلستان مین پھر قائم ہوگئی ۔ اس قیصر نے
برٹن کی ایک شاہزادی ھیلینا نامے سے شادی کرلی اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطنین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدۂ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومین غیر شائستہ قومون کو مغلوب کرلیتی ہین
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہین وہ اون نقصانون سے برابر
بڑھ جاتے ہین جو اونھین اول مین ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیون
کی حکومت انگلستان مین رہی تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے صبح کاذب قبل طلوع
آفتاب ۔ اول صدی عیسوی کے آخر مین مذہب عیسائی انگلستان مین رائج ہوا
بعضے کہتے ہین کہ پطرس یا پولوس حواری نے یہ دین وہان رائج کیا تھا
ڈیاکلیشین قیصر کے عہد مین برٹن لوگون نے صلیب مسیحی کے لیے
بڑی بڑی ظلم و ستم سہے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ مین شہید ہوا وہ سینٹ البن
تھا اور جس شہر مین یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ھرٹ فرڈ شیر مین ہے
اور اوسکا نام انھین شہید کے نام پر سینٹ البن رکھا گیا ہے ۔
قسطنطین اعظم شہر یورک مین پیدا ہوا تھا اوسکی ولادت سے

ذکر شہادت سینٹ البن

ڈی پر ایک دریائے سورن پر اور ایک دریائے ٹیمس پر۔

۳۔ بریٹنیا سکنڈا ۔ اس صوبے مین ملک ویلس اور دریا
ٹیمس و ڈی کے مغرب کیطرف کا ملک داخل تھا۔

۴۔ میکسیما سیزرینسس ۔ اس صوبے کی حدّ جنوبی خلیج واش
اور دریائے ڈی تھی اور حد شمالی اڈرین کی دیوار واقع دریائے ٹاین تھی

۵۔ والنشیا ۔ اس صوبے مین وہ ملک داخل تھا جو اڈرین اور
انٹونائن کی دیوارون کے درمیان مین واقع تھا۔

۶۔ وسپیشیانا یا کیلیڈونیا ۔ اس صوبے مین تمام ملک
شمالی دیوار انٹونائن داخل تھا۔

ان صوبون مین سے چار صوبے تو رومیون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچوین
صوبے کو کچھ اگرکولا نے فتح کیا تھا کچھ آربکس نے اور کچھ تھیوڈوسیس
نے ۔ یہ شخص والنٹینین قیصر کے عہد مین ہوا تھا اور اسنے پانچوین صوبے کا
نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا۔ چھٹی صوبے مین سے فوج روم
ر تو گئی تھی لیکن کبھی اوسے فتح نہین نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہین معلوم کہ رومیون کے زمانے کے سالہائے آخری مین
نان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسی جزیرے کے لوگ خودسر
شین اور میکسیمین بادشاہ نے کاراشیس کو اوس ملک کا رئیس مقرر کیا
ن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکھٹا کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور اونکے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کمر مین لوہے کی زنجیر مین لٹکی رہتی تھی اور ایک برچھی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چمڑے کی ڈہال اونکے پاس رہتی تھی - فوج روم کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوش انتظامی سے ان وحشیون کا کچھ بس نہ چل سکا اور سیورس کیلیڈونیا کے جنگلون کو طے کر گیا اور سابق مین جو لوٹ مار اونھون نے کی تھی اوسکی سزا سخت اونھین دی اور اڈرین کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر ایک مضبوط دیوار پتھر کی بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے - ہنوز سیورس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈونیا کے لوگون نے پھر فساد کیا پھر وہ شمال کی جانب پھرا کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس اثنا مین شہر یورک مرگیا جسے اوس زمانے مین ابورکم کہتے تھے - سیورس قیصر کی بیٹی کیرکلا نے جستقدر ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب کیلیڈونیا کے لوگون کو دیدیا —

وفات سیورس قیصر سنہ ۲۱۱ع

رومیون نے انگلستان کو چھ صوبون پر منقسم کیا تھا جنکے نام ذیل مین قوم ہین

۱- برٹینیا پرایما - اس صوبے مین تمام بلاد جنوبی گلوسٹر و ٹیمس داخل تھے -

۲- فلیویا سزرینسس - اس صوبے مین وسط کے ضلعے داخل تھے اور یہ ایک مربع مین واقع تھے جسکا ایک زاویہ خلیج واش پر تھا ایک دریا

حاشیہ - سنہ انقدع ستر سطر ی —

جب بادشاہ آچکا تو رومیون کی فوج دریائے کورن کے پار اوتری اور ضلع اسکس
تک پہونچ گئی اور وہان ایک بستی بسائی اور اوسکا نام کیملوڈیونم رکھا اب
اس بستی کا نام کولچسٹر اور مالڈن ہے — وسپیشین پلٹس اپنی
سے زیادہ لڑا جسمین اوسے ہیمپشیر اور جزیرہ وائیٹ کی تسخیر
فتح نصیب ہوئی —

پلاشیس کی جگہ پر اوسٹوریس اسکیپیولا صوبہ دار
انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم برٹن سے رومیون کی عملداری میں رہتے تھے
اون سب کے ہتھیار چھین لیے — اونکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ برہم ہوئے
اور قوم سلیورس نے جو ویلس کے جنوب مین رہتی تھی بلوے مین پیش قدمی
کی اور اونکا سردار کیرکٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخرالامر رومی
برٹنس کی گڑھیون مین گھس گئے اور کیرکٹکس کی فوج کو شکست دی —
یہ افسر اپنی سوتیلی مان کارٹسمنڈوا پاس بھاگ گیا کہ وہ قوم برگنٹس
کی شاہزادی تھی اوسنے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیون نے اوسے
روم کی بازارون مین تشہیر کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے شہنشاہ
کے حضور مین لائے تو اوسنے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوسکا گناہ
معاف ہو گیا —

بوڈیسیا بھی قوم برٹنس کی سردار تھی — یہ عورت پرسوٹیگس کی
زوجہ تھی قوم ایسینی کی شاہزادی تھی — یہ قوم ضلع نورفاک اور
سفاک مین رہتی تھی — اس شاہزادی نے رومیون سے ایسی ذلتین اور ضرر

دریاؤن کی آڑ مین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریلتا ہوا ٹیمس کے پار اوتر گیا اور فوج مخالف تک پہونچ گیا کہ اونسے گھنے جنگلون اور فریب آمیز ترائیون مین مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج برٹن کا افسر خوب لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قومون کے سردار رومیون کا کمپو لے لین گے اور اونکے جہاز جلا دینگے لیکن جب اونسے یہ سنا کہ یہ کوشش اونکی کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص یرغمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر گال کو پھر گیا۔

رومیون کا دوسرا حملہ انگلستان پر ۴۳ء

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارا حملہ نہین کیا۔ اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہو سکی۔ کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہونچ گیا اور اپنی فوج والون کو برٹن کے پہاڑون کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خودون مین یہان کی سیپیان بھر لو تاکہ معلوم ہو کہ ہمنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ دہان کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی مین جشن کیا۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے برٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام اسباب ضروری لڑائی کا گال سے مہیا کر کے برٹن لوگون کو ٹیمس کے اوس پار بھگا دیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہانتک کہ بادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

ب بادشاہ آچکا تو رومیون کی فوج دریائے کور کے پار اوتری اور ضلع اسکس
ں پہونچ گئی اور وہان ایک بستی بسائی اور اوسکا نام کیملوڈونم رکھا اب
بستی کا نام کولچسٹر اور مالڈن ہے — وِسپیشین تکس لڑا بنو
سے زیادہ لڑا جب کہین اوسے ہیمپ شائر اور جزیرہ وائیٹ کی قومون پر
فتح نصیب ہوئی —

پلاشیس کی جگہہ پر اوسٹوریس اسکیپیولا صوبہ دار
انگلستان مقرر ہوا اور جو لوگ قوم برٹن سے رومیون کی سرحد مین رہتے تھے
اون سب کے ہتھیار چھین لیے — اوسکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ برہم ہو
اور قوم سیلیوریس نے جو ویلس کے جنوب مین رہتی تھی بلوے مین پیش قدمی
کی اور اونکا سردار کیرکٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخرالامر رومی
برٹنس کی گڑہیون مین گھس گئے اور کیرکٹکس کی فوج کو شکست دی —
یہ افسر اپنی سوتیلی مان کارٹِسمنڈوا پاس بھاگ گیا کہ وہ قوم بریگنٹس
کی شاہزادی تھی اوسنے اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیون نے اوسے
روم کی بازارون مین تشہیر کیا اور اوسکے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے قیصر روم
کے حضور مین لائے تو اوسنے ایسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوسکا گناہ
معاف ہو گیا —

بوڈیسیا بھی قوم برٹنس کی سردار تھی — یہ عورت نیرو قیصر
زمانے مین قوم ایسینی کی شاہزادی تھی — یہ قوم ضلع نورفاک اور
سفاک مین رہتی تھی — اس شاہزادی نے رومیون سے ایسی ذلتین اور

دریاؤن کی آڑمین خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لت کو ریلتا ہوا ٹیمس کے پار اوتر گیا اور فوج مخالف تک پہونچ گیا کہ اونے گھنے جنگلون اور فریب آمیز ترائیون مین مورچے باندھے تھے ۔ تھوڑی دیر تک تو فوج برٹن کا افسر خوب لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قومون کے سردار رومیون کا کمپو لے لین گے اور اونکے جہاز جلا دینگے لیکن جب اونے یہ سنا کہ یہ کوشش اونکی کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص یرغمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر گال کو پھر گیا ۔

رومیون کا دوسرا حملہ انگلستان پر سنہ ۴۳ء

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارا حملہ نہین کیا ۔ اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہوسکی ۔ کیلیگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج گال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہونچ گیا اور اپنی فوج والون کو برٹن کے پہاڑون کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خودون مین یہان کی سیپیان بھر لو تاکہ معلوم ہو کہ ہمنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہان کی غنیمت ہے ۔ جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی مین جشن کیا ۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے برٹن پر کچھ دخل پایا ۔ پلاشیس نے تمام اسباب ضروری لڑائی کا گال سے مہیا کر کے برٹن لوگون کو ٹیمس کے اوس پار بھگا دیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہانتک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا ۔

بھی تھی کہ وہان بیش بہا موتی بکثرت نکلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے معدن
تھے - پہلے قیصر نے چند گال کے سوداگرون کو جمع کیا لیکن اونھون نے
کوئی کام کی بات نہ بتائی - تب اوسنے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان
کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد اوسکے ۵۵ قبل مسیح اوسنے اسی جہاز جنمین
دو دستے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آبنائے ڈوور یعنی جسے لاطینی مین
فریٹم اوسیانی کہتے ہین عبور کیا اور جب انگلستان مین پہونچا تو دیکھا کہ کینٹ
کے بلند اور سفید کنارون پر برٹن لوگون کے گروہ کے گروہ آمادہ جنگ بیٹھے ہین
اور قیصر کو جہاز سے اوترنے کے مقام کرنے مین بڑی مشکل پڑی لیکن دسوین دستے کا
نشان بردار آگے بڑھا اور رومیون کے قواعد کام آئے - چار دن کے بعد ایسا
شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پریشان ہو گئے لیکن اوسنے اپنے شکستہ جہازون کو
پھر درست کر لیا اور بمصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور بس آمد و رفت مین
اوسے سترہ دن لگے -

جب گرمی کی فصل پھر آئی تو قیصر پانچ دستے فوج کے
لیکر جنمین تیس ہزار پیادے اور دو ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا
اور ضلع کینٹ مین دریا کے کنارے پر مقام کیا - اس اثنا مین انگلستان
کی قومون نے اپنی فوجین جمع کر لی تھین اور اونکا سردار کیسیولانس تھا
جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا - اس افسر نے داد مردانگی و ہنرمندی
دی اور کچھ عرصے تک رومیون کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختون اور

# زمانہ سلطنت رومیان در انگلستان

از ۵۵ قبل مسیح تا سنہ ۴۱۰ ع - ہمگی ۴۶۵ سال

## باب اوّل

### تہذیب و شائستگی اہل انگلستان و شیوع مذہب عیسائی دران ملک

جب جُولیس قیصر روم گال کی قومون کو مغلوب کر چکا تو اوسنے چاہا کہ انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ مین داخل کرے - اوسنے ایک دستہ فوج کا بسرداری پبلیس کریسّس جزایر وِنیٹک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا یہ چند جزیرے ہین اور انھین سے بڑے جزیرے کا نام بیل ایل ہے - قیصر نے اس دستہ کے سپاہیون سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے اور بڑی ہوشیاری سے لوگون نے مخفی کر رکھی تھی اور اوس راہ سے گال کے سوداگر انگلستان کو جاتے تھے - علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے مین طمع

ف۱ - یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی مین روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہین لیتے بلکہ روم قدیم یعنی اطالیہ مراد لیتے ہین اسے عربی مین رومہ کہتے ہین اور یہان بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت روم قدیم یعنی اطالیہ ہے - اگلے زمانے مین یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور ایشیا کوچک اور شام اور کردستان وغیرہ اسمین داخل تھا اور یہان کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پایۂ تخت رومہ دریائے ٹیبر پر واقع ہے اور یہان کا بادشاہ پوپ ہے اسے رومن کیتھولک یعنی نصاریٰ حضرت عیسیٰ کا خلیفہ جانتے ہین اور کسی زمانے مین پوپ کو تمام یورپ پر اختیار حاصل تھا اور وہان کے اکثر مطیع و منقاد تھے لیکن جب سے یہ دین مہذب یعنی مذہب پراٹسٹنٹ شائع ہوا جب سے پوپ کی روز بروز زائل ہوتی گئی یہانتک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے حاکم ہین تفصیل اس اجمال کی آگے معلوم ہو جائے گی - متعلقات اطالیہ مین رومہ - وِنس - جنوا - فلورنس - ٹیورن - یہ بہت مشہور شہر ہین - ۱۲ مترجم

بند کرکے جلا دیتے ہین اور اکثر ایسے آدمیون کی قربانی چڑہاتے ہین جنکی نسبت چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہے اسواسطے کہ انکے عقیدے مین یہہ ہے کہ مجرمون کی قربانی انکے معبودون کی درگاہ مین زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہین ملتے تو بلا تکلف بیگناہون کو قربان کر ڈالتے ہین بعضے گمان کرتے ہین کہ ان پتھر کے مکانات مین جنکا ذکر سابق مین کیا گیا وہ لوگ آدمیون کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ یہ عمارتین قربانگاہین نہ تھین بلکہ اونکے سردارون کے روضے تھے ـــ

ڈرُوِڈس بلوط کے درختون کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ کرتے تھے اور سال مین تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اوسدن جبدن غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدون کے ہر سال اِس مہینے کی چھٹی تاریخ جو قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا اونکے یہان نوروز ہوتا تھا اس عید مین یہ دستور تھا کہ اونکے ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر کی بیل[۱] کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اوس مقدس بیل کی ٹہنیان گرنے لگتی تھین تو اور ملا اپنی سفید قباؤن کے دامن پھیلا کر اونھین لیلیتے تھے ـ ان رسوم کی علامتین اتبک موجود ہین خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون مین کہ وہان کے لوگ ابتک مئی کی عید مین خوشیان اور تماشے کرتے ہین اور جب اناج کاٹا جاتا ہے تب بھی ایک عید کرتے ہین اور وسط گرما کی عید مین شام کو آگ روشن کرتے ہین اور کرسمس (یعنی روز ولادت حضرت مسیحؑ) کو درختون پر سے بیلین[۲] کاٹتے ہین ـ فقط

۱ اس بیل کا نام مسلٹو لکھا ہے ۱۲
۲ اس سے بھی وہی بیل مسلٹو مراد ہے ۱۲

اور وہ ایک قسم کے اونی کپڑے پہنتے تھے کہ اونمین بہت سے رنگ ہوتے تھے اور سونے اور چاندی اور برنج کی زنجیرین پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین سونے اور چاندی کے زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی انگوٹھیان اور زیور استعمال کرتے ہین اور اونکی برچھیان اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے ہوتے تھے اور ایسی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود ایسی ایسی عمدہ کلون کے ان وحشیون سے اس امر مین بڑھ نہین سکتے اور اونھون نے بڑی بڑی عمارتین پتھرون کو تلے اوپر رکھکر بنائی تھین چنانچہ ان بیڈھنگی عمارتون مین سے اِسٹُون ھِنج ضلع وِلٹ شِیَرْ مین اور اَسٹنس جزائر ارکنی مین ابتک موجود ہین ان اگلے زمانے والون کی یادگار چیزون مین سے بس یہی چیزین رہ گئی ہین جو ہمنے بیان کین اور انھین سے اونکی کیفیت دریافت ہوسکتی ہے۔

قوم سِلٹ کا مذہب مذہب ڈُرُوْاِڈْ تھا اور انکے ملاؤن کو ڈُرُوْاِڈس کہتے تھے اور انکا بڑا معبد جزیرہ مُوْنَا مین تھا جسے اب اَنگلسِی کہتے مین۔ یہ ملا یعنی ڈُرُوْاِڈس علاوہ ملاگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے تھے اور لوگون کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انمین اور عوام الناس مین مابہ الامتیاز یہ تھا کہ انکی قبائین لنبی ہوتی تھین اور داڑھیان بڑی ہوتی تھین اور انھین سب پر اختیار کلی تھا۔ یہ ملا تناسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگون کو ایک خدا کی عبادت تعلیم کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے اور انکی قربان گاہین مردون اور عورتون کے خون سے رنگین رہتی تھین چنانچہ قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون کے پنجرون مین

برٹن کا اگلے زمانے کا حال جولیس قیصر روم ٹاسیٹس مورخ جر
ڈیوڈورس سیکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا لکھا
انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین اس ملک مین جنگل اور ترا
بہت تھین اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب
مزروع تھے اور وسط ملک مین لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط دودہ اور گو
اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والون کو یہ غذائین بھی نہ میسر آتی تھین
وہ بہ مجبوری جنگلی درختون کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانورون کی کھالین
پہنتے تھے مگر اونکے دست و پا برہنہ رہتے تھے اوران اعضا سے برہنہ کو وہ ایک
درخت کے رس مین جسے ووڈ کہتے ہین نیلا رنگتے تھے - یہ لوگ بڑے بہادر
اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جولیس قیصر روم
لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہین گھوڑون پر بھی اور رتھون مین بھی اور
ایسے جیسے ٹکڑے ہتھیارون کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانون سے کھود کر نکالے گئے ہین
ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیون پر وہ لوگ لڑتے تھے اونکی دھرون مین ہنسیان
لگا دیتے تھے اور اگرچہ اون لوگون کے بہت سے قبیلے علٰحدہ علٰحدہ تھے
لیکن جب اونکے ملک پر کوئی بلا آنیوالی ہوتی تھی تو سب متفق ہو کر ایک شخص کو اپنا
سردار بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہو جاتے تھے تو اون سے مقابلہ کرنا بہت دشوار
ہوتا تھا - جو لوگ کہ برٹن کے جنوب مین رہتے تھے وہ بسبب اسکے کہ اونسے اور
گال کے لوگون سے راہ و رسم رہتا تھا بہ نسبت اور لوگون کے مہذب و شائستہ تھے

ووڈ سے مراد نیل ہے ۱۲

سلٹ لوگ تھے اور
پس واضح ہو کہ قدیم باشندے جزائر برطانیہ کے
اب ان جزیرون مین دو قومون کے لوگ رہتے ہین کہ اونمین فرق بین ہی یعنی
سلٹ اور گوتھ - ان دونو قومون کی اصل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یافث
بن نوحؑ کی نسل سے تھی - قوم سلٹ کے لوگ ویلس کارنوال جزیرہ
مین بلاد کوہستانی اسکاٹلینڈ اور بلاد جنوبی و شرقی ایرلینڈ ان
مقامات مین رہتے ہین - ان سب ملکون کے لوگون کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورات
مین فرق ہی اور انکے اوضاع و اطوار اور لباس مین ابتک بہت سی باتین اگلے زمانہ کی
موجود ہین - قوم گوتھ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب تر اضلاع
مین رہتے ہین - قوم سلٹ کے قریب ہی قریب برٹیتان لوگ ہین یہ لوگ
صوبہ برٹانگ کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانے مین ارموریکا کہتے تھے اور وہ
فرانسیس کے انتہاے مغرب مین واقع تھا - کئی سے برس پیشتر سنہ مسیحی کے فنیشیہ
کے جہاز ان افریقیہ اور اسپانیہ کے نوآباد ملکون سے انگلستان مین آئے تھے
اور اونکے آنے کی یہ وجہ تھی کہ اونھون نے سنا تھا کہ ان جزیرون مین ٹین کے بڑے بڑے معدن ہین
چنانچہ ہیرودوٹس مورخ یونانی جسنے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت
مسیحؑ کے تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور اونکا نام کیسی ٹریڈیز یعنی
ٹین کے جزیرے لکھتا ہے بعضے یہ گمان کرتے ہین کہ یہ جزیرے جزائر سلی ہین مگر
اوس زمانے مین یونانی ان جزیرون کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سوا اسکے کہ یہ موجود ہین

لـه - ان بلاد کو انگریزی مین ھائی لینڈس کہتے ہین ۱۲ —
لـه - ان نوآبادیون سے مراد افریقیہ مین کارتھیج اور اسپانیہ مین کیڈیز یعنی قادس

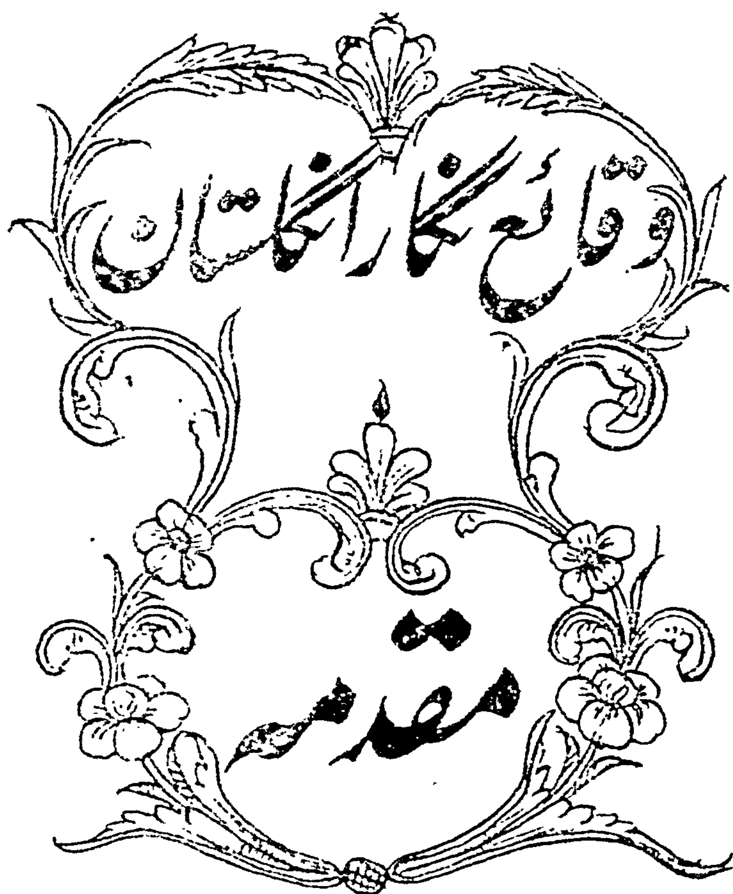
شاید اس قوم مین اور سِلٹی ینکس مین جو یُورپ کے شمالی ملکون مین ر
کچھ مناسبت ہے - یہ لوگ (اِسکوٹی) اوائل قرن مسیحی مین آیرلینڈ
شمال سے برٹن مین آئے تھے لیکن کئی سے برس کے بعد اِسکاٹ لین
نام سے مشہور رہا - جب رومیون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ مین
کے جنوب کے باشندے شمال کے لوگون کو کیول ڈیون یعنی جنگل کے رہنے و
کہتے تھے چنانچہ اسیوجہ سے رومیون نے اِسکاٹ لینڈ کا نام کیلیڈ و
رکھا - لفظ اِنگلینڈ کی مشتق منہ مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ یہ لفظ انگل لین
کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی[1] سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیکس
مین سب سے بڑی قوم کا نام تھا - چھوٹا جزیرہ یعنی آیرلینڈ اگلے زمانے مین ایرن
کہلاتا تھا یہ نام سیلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین - رومی لوگ
اس جزیرے کو ھائی برنیا اور انسولا سیکرا بھی کہتے تھے لیکن اب
اسکا نام ایرلینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتا ملسکتا ہے
یہ دونو جزیرے یعنی برطن اعظم اور ایرلینڈ - امریکاءِ برطنی
آسٹریلیا - کیپ کالونی - ہندوستان اور اور بہت سے چھوٹے
چھوٹے ملک جو زمین کے ہر طبقے مین ہین ان سب کے مجموع کا نام سلطنت برطانیہ
ہے - اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھین جو
نہ قدیم سے اتبک گذرے ہین اور جنکا علم قطعی ہمین ہے اور جنکے سبب سے اتنے ملک
م روے زمین پر منتشر ہین ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے -

[1] ایک قدیم قوم کا نام ہے جو جرمنی کے شمال مین رہتی تھی -

ٹرائی کا رہنے والا تھا - بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام
البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اسکے جنوب اور مشرق کے کنارے
کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اسکاٹ لینڈ کو ابتک
اسی نام سے پکارتے ہین لیکن اسکے املے مین گونہ فرق کردیا ہے اور البائن یا
البین کہتے ہین - یہ لفظ (البین) سلٹاک زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید
جزیرہ ہین اغلب ہے کہ لفظ البس اور الپ سے نکلا ہے - ملک ویلس کے
رہنے والے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سیکسن لوگون کا قاعدہ تھا کہ
جن لوگون کو وہ نہ جانتے تھے اونھین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ
ملیچھ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین -
ویلس کو کمبریا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تئین سیمری
کہتے ہین اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سمبری سے علاقہ رکھتے ہین
اسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین -

۵۱ ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیائی کوچک مین تھا یہان کے بادشاہ پرایم کے بیٹے پارس پر اسپارٹا کی
شاہزادی ہیلن عاشق ہوئی اور اپنے معشوق یعنی پارس کے ساتھ بھاگ گئی — اہل اسپارٹا اپنی شاہزادی
کے ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی ہتک اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر ٹرائی پر چڑھائی کی
تک لڑائی رہی آخر ۱۱۸۳ قبل حضرت مسیح کے اسپارٹا والون نے اہل ٹرائی کو شکست دی اور
ایک شاہزادہ انیس نامے اپنے بڈھے باپ انکیزیز کو اپنی پیٹھ پر لادکر بھاگا اور یوروپ کے
ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا - اسکینیس اسی انیس کا بیٹا تھا - اس لڑائی کے حال مین
شاعر یونانی نے جسے ابوالشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اوسکا نام ایلیڈ ہے اور اوسکا ترجمہ
اشعار مین پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲ — مترجم

۵۲ — یہ فرانسیس کا قدیم نام ہے ۱۲




واضح ہو کہ جزائر برٹانیہ اقلیم یورپ کے شمال و مغرب مین واقع ہین ان جزیرون مین سب سے بڑا جزیرہ جسے برٹن اعظم کہتے ہین برّ اعظم یورپ کے قریب واقع ہی اور چھوٹا جزیرہ جسکا نام آئرلینڈ ہی اوس سے ہٹکر مغرب کیطرف بحر اوقیانوس مین واقع ہی - برٹن اعظم کو اگلے زمانہ کے لوگ البین اور برٹینیا یعنی برٹانیہ کہتے تھے - اس جزیرے مین تین ملک ہین - انگلینڈ - ویلس - اسکاٹ لینڈ -

برٹن - البین - ویلس - اور اسکاٹ لینڈ ان نامون کی اصل بخوبی معلوم نہین ہی - بعضون نے یہ گمان کیا ہی کہ لفظ برٹن - برڈو فد کے نام سے نکلا ہے اور برڈوٹس - اسکینڈینیوں کا

تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیب و غریب ہین کہ نہ دیدنہ
نید اور خاص کر کے امید واران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور
البعلمان مدارس انگلو ورنیکولر کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت
غلطی ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے
پانی ہو جائے گی اور حالات کے یاد کرنے مین بالکل دقت نہ پڑے
گی - اِس کتاب کے ترجمہ مین صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا
زیادہ لحاظ کیا گیا ہے لفظی ترجمہ نہین کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا
چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے - مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ
مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی نامون سے اور بعض اصطلاحات
مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ اون مین کچھ تغیر و تبدل نہ کرسکا - ادا
مضامین مین حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبر و تحقیق کی
گئی ہے اور صحت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و متانت
عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہین
کیا گیا - ظاہرا کہین غلطی اور تسامح کا احتمال نہین ہے لیکن اگر
بمقتضاے بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مولف امیدوار عفو اور مترب
اصلاح ہے وَالعَفوُ عِندَ کِرَامِ النَّاسِ مَقبُولٌ وَمَ
اُبَرِّئُ نَفسِی اِنَّ النَّفسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوءِ اِلَّا مَا رَحِ
رَبِّی وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیمِ وَصَلَّی اللّٰ
مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الغُرِّ المَیَامِینِ وَصَحبِہِ الھُدَاۃِ الرَّاشِ

ابتداے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اورکسی حاکم کے
ت مین علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہین ہوا جو اب ہے یہی وجہ
ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ایسا سرفراز وممتاز کیا ہے کہ اب انکی
ب کی آنکھہ نیچی ہے اور سبکی جان نکلتی ہے چاہین کوئی صاحب بھلا
انین چاہین بُرا مانین راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ الحمد للّٰہ علیٰ احسانہٖ
کہ خدا نے ایسی قوم کو ہمپر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے
کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد معدلت مہد مین شیر اور بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہین جسکی عدالت مین امیر وفقیر حاکم ومحکوم شاہ وگدا بوقت
انصاف برابر کھڑے ہوتے ہین اور جسکی بدولت دولت علم ایسی ارزان
و فراوان ہے کہ ہر غریب وفقیر کہ وہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس نعمت کی
دولت کو ہم اپنے ہاتھہ سے گنوا دین اور اسّے متمتع نہون تو یہ ہماری
شومی طالع ہی — غرض آمدم بر سر مطلب — یہ بات پر ظاہر ہے کہ
ہندوستانیون کو حکّام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور او
عادات واطوار واخلاق وطرز معاشرت وعنوان سیاست جاننا او
اونکے ملک کی تاریخ اور تغیّرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر
بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرما
ہین وہ ایشیا کی تاریخین ہین غالب ہے یورپ کی اور خاص کر
انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے
اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائین گے اسواسطے کہ ایک

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہین کہ کوئی قوم
اور کوئی فرقہ اُنسے آنکھ نہین ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار
جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و رفعت
اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہوگئی اسکا کیا سبب ہر
کیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہین یا انکے قوای نفسانی و جسمانی
جمیع افراد انسان سے زیادہ ہین مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہین
ہے یہ بھی بشر ہین انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ
انہین خدا نے عقل دی ہے اور یہ اوسے کام مین لاتے ہین ہماری
طرح عقل کو ضائع و برباد نہین کرتے اِن لوگون کی ہمت عالی شب و روز
اسی مین مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم
اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمین کچھ نہ ملا نہین سہی بخلاف ہم لوگون کے
کہ منافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہین ہر شخص کو اپنے فائدہ
سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہین مگر
آفرین صد آفرین دانایان فرنگ کو کہ نہین محض اپنی قوم کی نفع اور
بہبودی کا خیال نہین اور قومون کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ
خیال ہے آپ دیکھین ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ سرکار لاکھا روپیہ
ہم لوگون کی تعلیم مین صرف کر رہی ہے بھلا اسمے سرکار کو کیا نفع ہے
سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لاکھا روپیہ
کہان اوڑا دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اس بات پر شاہد ہے




سُبحانکَ اَللّٰھُمَّ مَالِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشَاءُ

پاک جانتا ہون مین تجھے ای خدا کہ تو مالک ہی تمام دنیا کا تو دیتا ہی ملک جسے چاہتا ہے

وَتَنزِعُ المُلکَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ

اور تو لے لیتا ہی ملک جسے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جسی چاہتا ہی اور تو ذلیل کرتا ہی جسی چاہتا ہے

بِیَدِکَ الخَیرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ

بیچ ہاتھہ تیرے کے ہی نیکی بتحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تاریخ انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت خدا کے نظر آتے ہین کہ بشر کی عقل نہین کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل ثلث دنیا پر قابض ہین اور صدہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے کرکے ہم پر آکے حکومت کرتی ہین یہی لوگ کئی سے برس پیشتر جیسے تھے

## خاتمہ



## تمت

# تفصیل مضامین تاریخ نگار انگلستان

## زمانۂ رومیان

# تفصیلِ مضامینِ تاریخ نگارِ انگلستان

## زمانۂ رومیان

سبحانک اللهم لا علم لنا الا

ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

# تاریخ دولت جلیلہ برطانیہ و ایالت رفیعہ انگلشیہ

ملقب بہ

# وقائع نگار انگلستان

سررشتہ تعلیم اودہ میں کالیر صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوکر

سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی